اِنِّیْ اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتَابٌ کَرِیْمٌ

سلسلۂ دار المصنفین (۳۴)

رقعاتِ عالمگیر

[illegible] حضرت سلطان الہند [illegible] ور رقعات کا مجموعہ

مرتبہ و مصححہ

سید نجیب اشرف ندوی ایم اے رفیق دار المصنفین

باہتمام

مولوی مسعود علی صاحب ندوی

دار المصنفین کے مطبع معارف اعظم گڈھ میں چھپی

اِنّی اُلقِیَ اِلیّ کتابٌ کریم ٥

سلسلۂ دار المصنفین (۳۴)

رقعاتِ عالمگیر

یعنی

اعلیحضرت سلطان الہند محمد اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط و مکاتیب و رقعات، جو علم و ادب، آئین و سیاست اور تاریخ و حقائق کا مجموعہ ہین اور جو اُس عہد کے مختلف خطوط و مراسلات و منشآت کے متعدد دفترون سے سالہا سال مین فراہم اور تاریخی ترتیب پر یکجا کئے گئے ہین ۔

جلد اوّل

جسمین شہزادگی سے برادرانہ جنگ تک اعزہ کے نام خطوط متعدد ضمیمون کے ساتھ یکجا ہین،

مرتّبہ و مصحّحہ

سید نجیب اشرف ندوی ایم اے رفیق دار المصنفین

دار المصنفین کے مطبع معارف اعظم گڈھ مین چھپی

فہرست رقعاتِ عالمگیر حصۂ اول

نذر

رقعاتِ فاتحِ دکن

بنامِ شہریارِ دکن

رقعات عالمگیر کا یہ سلسلہ بصد ادب اعلیٰ حضرت رفیع المنزلت،

سکندرِ دوراں، افلاطونِ زماں، خاقان بن خاقان سلطانُ العلوم

سلطانِ دکن ہز اگزالٹیڈ ہائنس نواب میر عثمان علی خان

بہادر فتح جنگ، نظام الدولہ، نظام الملک، مظفر الممالک، آصفجاہ

سابع خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے نامِ نامی سے اعلیٰ حضرت کی اجازت

خاص سے منسوب کیا جاتا ہے،

چونکہ سلطان اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ سرزمینِ دکن کی فاتح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مکاتیب کی ترتیب

مقدمہ مین ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ فن انشا، مکاتیبِ اورنگ زیب، اس کی تاریخ کے ماخذون اور پھر ان کی روشنی مین اس کے حالات پر مشتمل تھا، ان صفحات مین یہ بتانا چاہتے ہین کہ ہم نے اپنے سلسلۂ مکاتیب کو کس طرح مرتب کرنے کا ارادہ کیا ہے،

ہم مقدمہ مین لکھ آئے ہین کہ ہم اورنگ زیب کی زندگی کو دو حصون مین منقسم سمجھتے ہین، (۱) عہدِ شاہزادگی، اور (۲) عہدِ حکومت، اور اسی اصول کی بنا پر ہمنے اورنگ زیب کے جتنے بھی خطوط ملے ہین ان کو دو حصون پر تقسیم کیا ہے، لیکن چونکہ ہر حصہ کے متعلق خطوط کا ذخیرہ کافی ہے اور وہ ایک جلد مین نہین آسکتے تھے، اس لیے ہم نے ان کو اس طرح مندرجۂ ذیل حصون مین تقسیم کیا ہے، کہ پہلے دو حصون کے خطوط شہزادگی کے حالات پر مشتمل ہین اور باقی تین حصون کے زمانۂ حکومت کے حالات پر، عہدِ شہزادگی والے دو حصون کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ حصۂ اول مین وہ خطوط ہین جو اس نے اپنے باپ شاہجہان، اپنی بہن جہان آرا، اور اپنے تینون بھائیون دارا شکوہ، محمد شجاع، اور مراد بخش اور اپنے بیٹون محمد سلطان اور محمد معظم کو لکھے ہین، اس کے ساتھ ہی ہم نے ضمیمون کی شکل مین ان مکتوب الیہم کے جو خطوط ہم کو مل سکے وہ دیدیئے ہین، کیونکہ جب تک ہم کو ان کے حالات، اور ان کے خیالات سے واقفیت نہ ہو تمام واقعات ہمارے سامنے نہین آسکتے،

اس سلسلہ مین ہم کو اس بات کا بہت افسوس ہے کہ شاہجہان کے وہ خطوط

وناظمِ اوّل ہین اور اس وقت بھی وہ اعلیٰ حضرت سلطانِ دکن کی مملکت مین آسودۂ خواب ہین، اور اِن خطوط و مکاتیب کا بڑا حصہ سرزمینِ دکن ہی سے وابستہ ہی، اور دولتِ آصفیہ نظامیہ کو اس سلطانِ مغفور سے گوناگون تعلقات ہین، اِسلئے فاتحِ دکن رحمہ اللہ کے اس مجموعۂ مکاتیب و مراسلات کیلئے سلطانِ دکن خلّد اللہ ملکہٗ کی ذاتِ والاصفات سے بہتر کوئی منسوب الیہ نہین ہوسکتا، اور ہم سپاس گذار ہین کہ اعلیٰ حضرت خلّد اللہ ملکہٗ نے اپنے انتساب سے اس سِلسِلہ کو مشرّف فرمانا منظور فرمایا ہے، دعا ہے،

تا جہان باشد واین گنبد گردان باشد
دہر فرمانبرِ عثمان علی خان، باشد
(شبلی)

خدّام
ارکان دار المصنفین
اعظم گڈھ،

کیا گیا ہے[1]،

۱۔ شاہ جہان بادشاہ :۔

(الف) عہد نظامت ملتان :۔

(۱) سفر وصلی ومراجعت،

(۲) انتظام محاصرۂ قندھار نوبت دوم،

(۳) روزنامچہ سفر بمحاصرۂ قندھار نوبت دوم (از ملتان تا قندھار)

(۴) محاصرۂ قندھار نوبت دوم،

(ب) عہد نظامت دکن :۔

(۱) مراجعت از قندھار و سفر تا برہان پور،

(۲) قیام نہ ماہہ برہان پور،

(۳) قیام دولت آباد،

(۴) فتوحات ریاستہائے ہمسایہ (الف) دیوگڈہ (ب) جوار (ج) کرناٹک،

(۵) جنگ باگلکنڈہ،

(۶) بیجاپور،

(۷) مکاتیب تہنیت وتبریک۔

(ج) علالت شاہجہان وجنگ برادران،

(د) بعد از عزلت شاہجہان (تلافی مافات)

[1] یہان پر ہم ایک مرتبہ پھر اس بات کو واضح کردینا چاہتے ہین کہ عہد شاہزادگی سے ہماری مراد اس وقت تک کی ہے جبکہ برادرانہ خانہ جنگی ختم ہوجاتی ہے، اور اورنگزیب کسی دوسرے دعویدار کے بغیر حکومت کرنا شروع کرتا ہے،

جو اس نے اورنگ زیب کو لکھے ہین، موجود نہین ہین، البتہ اورنگ زیب نے بعض خطوط مین اُن کے کچھ حصّے نقل کئے ہین اور ہم نے ان کو واوین کے بیچ مین دیدیا ہے، اس کے ساتھ ہی چونکہ مکتوب الیہم کے خطوط کی کوئی بڑی تعداد نہ تھی، اسلیے ہم نے ان کے وہ تمام خطوط جو کسی شخص کے نام بھی ہون انھین ضمیمون مین شامل کر دیئے ہین تاکہ ناظرین کو اُن کے تعلقات، اثرات، اور اعمال کے متعلق صحیح واقفیت ہوجاے، اسی طرح دوسرے حصّہ مین بھی ہم ضمیمہ کے طور پر ان تمام خطوط کو جو اس جلد کے مکتوب الیہم نے لکھے ہین شائع کر دینگے،

اس کے ساتھ ہی ہم نے یہ کوشش بھی کی ہو کہ جہان تک ہوسکے ہم خطوط کو تاریخ وار لکھین اور چونکہ اورنگ زیب کے اکثر خطوط مین اگرچہ سن نہین ہین لیکن تاریخین دی ہوئی ہین اُنکی روشنی مین اور خط کے اندر مذکورشدہ واقعات کے اعتبار سے ہم اس مین ایک حد تک کامیاب بھی ہوگئے ہین، استاد محترم سر جدو ناتھ سرکار نے اپنے آداب مین بھی خطوط کی انگریزی تاریخین لکھ لی ہین، اور یہ تاریخین بڑی حد تک ہمارے لیے شمع ہدایت ثابت ہوئی ہین، اس کے علاوہ ہم نے سلسلہ کو قائم رکھنے کے لیے ہر خط پر دو نمبر لگاے ہین، اوپر والا نمبر وہ ہے جو تاریخ کے کسی خاص حصّہ سے متعلق ہو اور نچلا عدد خطوط کی مسلسل تعداد کو ظاہر کرتا ہے، اس کے ساتھ یہ بھی جان لینا چاہیے کہ جو خطوط جن عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہین، ان مین صرف عنوانات ہی کے متعلق بیانات نہین ہین، بلکہ اون مین دوسری باتون کا بھی ذکر ہے مثلاً اگرچہ سرخی سفر دہلی ہے، لیکن ان خطوط مین صوبہ ملتان کے انتظام وغیرہ کے متعلق بھی حالات ہین، کیونکہ اورنگزیب صرف شہزادۂ اورنگ زیب ہی کی حیثیت سے سفر نہین کر رہا ہی، بلکہ وہ صوبہ ملتان کا گورنر بھی ہے اور اس لیے وہان کے حالات کا لکھنا اس کے لیے ناگزیر ہے،

موجودہ جلد عہد شاہزادگی کے خطوط کا حصّۂ اوّل ہے، اور اسی طرح مرتب

(۴) محمد شجاع :-

۱۶۲-۱۶۴، آداب عالمگیری، ۱۶۵ عالمگیر نامہ (۱۶۶) نسخہ نمبر ۲۲۵ مملوکہ کتبخانہ ندوۃ العلما لکھنؤ

(۵) مراد بخش :-

۱۶۷-۱۷۰، الف، آداب عالمگیری ب، ظفر نامۂ عالمگیری،

(۶) محمد سلطان :-

۱۷۱-۱۸۴، آداب عالمگیری،

(۷) محمد معظم :-

۱۸۵، آداب عالمگیری،

(۸) ضمیمۂ اوّل، (مکاتیب شاہجہان بنام)

(الف) داراشکوہ (۱۸۶) ظفر نامۂ عالمگیری،

(ب) محمد شجاع (۱۸۷) تاریخ شاہ شجاع،

(ج) اورنگ زیب (۱۸۸) عمل صالح، (۱۸۹) نسخہ انشا نمبر ایف ۵۶ مملوکہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال (الف ۱۹۰) فیاض القوانین و عمل صالح (ب) ظفر نامۂ عالمگیری (الف ۱۹۲) فیاض القوانین و عمل صالح (ب) ظفر نامۂ عالمگیری (۱۹۳) نسخہ انشا نمبر ایف ۵۶ مملوکہ اے ایس بی، و نسخہ نمبر ۱۸۸۸۱ متحفہ برطانیہ (د) مراد بخش (۱۹۴) عمل صالح (۱۹۵) شاہ شجاعی، (۷) مہابت خان (۱۹۶)، منتخب اللباب خافی خان،

۹۔ ضمیمۂ دوم، (مکاتیب جہان آرا بیگم بنام)

(الف) شہزادہ اورنگ زیب (الف ۱۹۷) فیاض القوانین و عمل صالح، (ب) ظفر نامۂ عالمگیری

(ب) راجہ بدھ پرکاش زمیندار سرمور (۱۹۸-۲۰۳) جے اے ایس بی، سلسلہ جدید جلد

(۷) ملازمان خود (الف) خواجہ شہباز (ب) مرشد پرست خان،

(۸) متفرقات، (الف) سیّد جعفر صاحب (ب) شیواجی بھوسلہ (ج) ساہو جی بھوسلہ؛

یہ تمام خطوط ایک ہی کتاب مین نہین بلکہ مختلف تاریخی کتابون اور انشا رکے مجموعون مین پھیلے ہوئے ہین، بعض خطوط ایسے ہین جنکو دو آدمیون نے الگ الگ لکھا ہے، اور اگرچہ مضمون ایک ہی ہے لیکن الفاظ بدلے ہوئے ہین، وہان ہم نے دونون عبارتین الف و ب کرکے دیدی ہین، اب ہم ذیل مین موجودہ حصہ کے ماخذون کی فہرست درج کرتے ہین:-

۱- بنام شاہجہان:-

خط نمبر ۱ تا نمبر ۱۱۶، آداب عالمگیری،

خط نمبر ۱۱۷، ظفرنامۂ عالمگیری، نمبر ۱۱۸ کتاب انشار نمبر الیف ۵۶ مملوکہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال،

(۱۱۹) الف، فیاض القوانین و عمل صالح (ایک عبارت) (ب) ظفرنامۂ عالمگیری (۱۲۰) فیاض القوانین و عمل صالح، (۱۲۱) ظفرنامۂ عالمگیری (۱۲۲) فیاض القوانین و عمل صالح (۱۲۳) نسخہ متحفہ برطانیہ ۱۶۳۱ء و ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نمبر الیف ۵۶،

۱۲۴، ۱۳۱، آداب عالمگیری، اس کے علاوہ خطوط نمبر ۲۶ و نمبر ۱۲۷ اور نمبر ۱۲۸، دستور العمل آگہی اور کچھ اختلافات کیساتھ منتخب اللباب (خافی خان) مین بھی ہین،

۲- دارا شکوہ:-

نمبر ۲۳ نسخہ نمبر ۱۸۰۸ مملوکہ متحفہ برطانیہ و نسخہ نمبر ۳۲/۳۷ مملوکہ کتب خانہ ندوۃ العلمار لکھنؤ،

(۳) جہان آرا:-

۱۳۳ سے ۱۶۰ تک آداب عالمگیری اور (۱۶۱) رقعات حمید الدین خان مملوکہ خانصاحب ظفر حسن خان صاحب،

(۱) جعفر خان (۵۶-۲۵۵)
(۲) شائستہ خان (۵۸-۲۵۷)
(۳) راجہ جسونت سنگھ (۶۰-۲۵۹)
(۴) مخلص خان (۲۶۱)
(۵) افتخار خان (۲۶۲)
(۶) نصیری خان (۲۶۳)
(۷) یکے از امراء (۲۶۴)
(ز) ملازمانِ خود،
(۱) خواجہ شہباز (۶۶-۲۶۵)
(۲) مرشد پرست خان، (۶۹-۲۶۷)

(مذکورہ بالا خطوط کا ماخذ:) فیاض القوانین،

(ح) متفرقات:-
(۱) سید جعفر صاحب (۲۷۰) — فیاض القوانین
(۲) شیواجی بھوسلہ (۲۷۱)
(ط) ساہوجی بھوسلہ (۲۷۴-۲۷۲)

(مذکورہ بالا دونوں خطوط کا ماخذ:) فرامین مملوکہ ڈی، بی، پرسنس (پرچہ نویس)

اس وقت تک جو کچھ بتایا گیا وہ ماخذ اور ترتیب کا حال تھا، خطوط کی صحت کے متعلق یہ کیا گیا کہ جس خط کے جتنے نسخے بھی مل سکین انکا آپس مین مقابلہ کرکے اختلافی تشریحات درج کیجائین، چنانچہ ہم کو آداب کے کئی نسخے ملے اور ہم نے ان کے خطوط کا مقابلہ کیا اور جس نسخہ مین جو اختلاف تھا اسے دکھایا، ان نسخون کے اشارات یہ ہین، جو نسخہ اصل قرار دیا گیا ہے وہ دار المصنفین کی ملکیت ہے،

نمبر ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء،

۱۰۔ ضمیمۂ سوم، (مکاتیب شہزادہ دارا شکوہ بنام)

(الف) شاہ دلربا (۲۰۴ - ۲۰۹) } فیاض القوانین
(ب) شیخ محب اللہ الہ آبادی (۲۱۰-۲۱۱) }

(ج) شہزادہ اورنگ زیب (۲۱۲) نسخہ نمبر ۱۰۰۰۸ تحفۂ برطانیہ و نسخۂ دار العلوم ندوۃ العلماء، ۳۷/۴۱۳۳۵

(د) شہزادۂ مراد بخش (۲۱۳) } فتوحات عالمگیری
(ہ) شہزادہ سلیمان شکوہ (۲۱۴) }

۱۱۔ ضمیمۂ چہارم، (مکاتیب محمد شجاع بنام)

(الف) شاہجہان (۲۱۵)-۲۱۹) } (فیاض القوانین، البتہ شاہجہان کے نام والے
(ب) ملا محمود جونپوری، (۲۲۰) } بعض خطوط نسخۂ انشا، نمبر ۳ مملوکہ مسٹر ولیم اروِن

مین بھی ہین)

۱۲۔ ضمیمۂ پنجم (مکاتیب محمد مراد بخش بنام)

(الف) شاہجہان (۲۲۱-۲۲۲) فیاض القوانین (۲۲۳) تاریخ شاہ شجاع (۲۲۴-۲۲۵)

فیاض القوانین،

(ب) جہان آرا، (۲۲۶) فیاض القوانین،

(ج) دارا شکوہ (۲۲۷) فتوحات عالمگیری،

(د) محمد شجاع (۲۲۸-۲۳۶) } فیاض القوانین،
(ہ) اورنگ زیب (۲۳۷-۲۵۴) }
(و) امرائے ملازمین شاہجہان:-

کہین بھی اختلاف ہوا ہے وہان عمل صالح سے مراد اس کا دوسرا نسخہ ہے اور نواب صاحب کے نسخہ کو نواب سے ظاہر کیا گیا ہے، اور فیاض القوانین کے جو بعض خطوط اروِن صاحب کے نسخہ نمبر ۱، ۳ مین ہین، اِن کو ان کے نام سے لکھا گیا ہے،

ظفرنامۂ عالمگیری کے بھی تین نسخے ہین، ان مین ایک ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کی نقل ہے، دوسرا دارالمصنفین کی ملکیت ہے، اور تیسرا ہمارا ذاتی ہے، سوسائٹی والے نسخہ کو اصل قرار دیا گیا ہے، دوسرے نسخہ کو صاف دوسرا نسخہ لکھا گیا ہے اور ذاتی نسخہ کو ق سے ظاہر کیا گیا ہے،

باقی ماخذون کا چونکہ صرف ایک ایک ہی نسخہ ملا، اسلیے ان کا مقابلہ تو نہین کیا جاسکا البتہ صحت کا حتی المقدور خیال رکھا گیا ہے،

کتاب کو ہر نوع مکمل کرنے کے لیے ابتدائً یہ خیال تھا کہ ہر حصّہ کیساتھ اس نسخہ مین جتنے آدمیون اور مقامون کے نام ہین، ان کے مفصل حالات تذکرون اور جغرافیہ کی کتابون سے آخر مین دیئے جائین[1] لیکن چونکہ کتاب کی ضخامت زیادہ ہوگئی، اس لیے طے یہ کیا گیا ہے کہ عہدِ شہزادگی کے تمام خطوط طبع ہوجانے کے بعد ایک ضمیمی جلد مین یہ چیزین مع مکمل فہرست کے شائع کی جائین تاکہ یہ جلد ایک ماخذ کی حیثیت سے کام مین لائی جا سکے،

اورنگ زیب اور مغلیہ خاندان کے دوسرے ارکان کی شان تحریر دکھانے کے لیے ان کی تحریرون کے متعدد عکس بھی دیے گئے ہین،

آخر مین اپنے سب سے بڑے محسن و کرمفرما استاد محترم سر جدوناتھ سرکار سی، آئی، سابق وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی کا نہایت خلوص کے ساتھ تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ ان کی ہدایت

[1] دیکھو روئداد ترتیب رقعات عالمگیری مطبوعہ معارف دسمبر ۱۹۲۶ء،

نام نسخہ مملوکہ	اشارہ	
۱۔ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال	ب	
۲۔ سرجدوناتھ سرکار	س	یہ نسخہ خدابخش خان مرحوم کے کتبخانہ والے نسخہ کی بہت صحیح نقل ہے،
۳۔ ابوعمر صلاح یافعی	ع	
۴۔ مدرسہ محمدیہ آگرہ	م	
۵۔ میرا ذاتی نسخہ	ن	

یافعی صاحب کے نسخہ کے متعلق مکاتیب عالمگیر کے سلسلہ مین مفصل طور سے لکھا جاچکا ہے، یہان پر نسخہ مدرسۂ محمدیہ آگرہ کے نسخہ کے بارے مین یہ بتادینا چاہتے ہین کہ یہ نسخہ بھی جناب یافعی صاحب کے نسخہ کی طرح نامکمل ہی، یہ اوّل و آخر دونون طرف سے ناقص ہے، اور فیاض القوانین کے ایک ناقص نسخہ کے ساتھ مجلد ہے، اوراق بھی صحیح طور سے نہین لگے ہوئے ہین، اسلیے خطوط کی ترتیب اس طرح ہوگئی ہی،

خطوط نمبر وسط ۳۶-۵۵، پھر ۷۲ اور ۷۳ یک بیک بیچ مین ختم ہوجاتا ہے، پھر ۷۶-۷۷، پھر ۷۳ کا باقی حصہ ۷۴ اور ۷۵، پھر ۷۷ کا باقی حصہ ۷۸ اور ۷۹ کا کچھ حصہ، پھر نصف آخر ۸۹-۹۰ پھر اوّل ۹۰ پھر ۹۲، ۹۹ - پھر ۱، صفحات اس طرح غلط لگے ہین:-

۱-۲۵، ۲۸، ۲۹-۲۶-۲۷، ۳۰-۳۱-۳۹، ۳۳، ۳۸، ۳۲، ۴۰، ۴۴، خط ۹۷ کے ابتدائی حصہ کے بعد ایک ورق غائب ہی،

اسی طرح ہم کو عمل صالح کے دو نسخے ملے، اور فیاض القوانین کے بھی دو، ایک اردن صاحب کا اور دوسرا جناب شمس العلماء صفی الملک نواب علی حسن خانصاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا اور جہان

رہنمائی اور بے لوث محبت کے بغیر یہ کام انجام نہین پا سکتا تھا، اس وقت سر محمد (ممدوح) عالمگیریات کے سب سے زیادہ مستند مورخ ہین، اور اس عہد کے لیے ان کا کتبخانہ شاید دنیا کا بہترین کتبخانہ ہے کہ اس بادشاہ کے متعلق ان کو دنیا کے جس کتب خانہ مین بھی جو نئی کتاب نظر آئی انھون نے فوراً اسکی نقل منگوائی، بہت سی کتابون کو انھون نے خود نقل کیا ہے اور یہ اُن کے علمی ذوق کی بہترین دلیل ہے، جب مین نے مدد کی درخواست کی تو انھون نے ایک سچے مصنف کی طرح فوراً مجھے اپنے پاس بلا کر اپنا پورا کتب خانہ میرے حوالہ کر دیا، مین تقریباً ایک سال اُن کے پاس رہا اس اثنا مین انھون نے نہ صرف میری علمی رہنمائی کی بلکہ ایک مشرقی میزبان کے تمام فرائض بھی انجام دیئے، اور دار المصنفین آنے پر بھی وہ میرے علمی و ذاتی معاملات مین اتنی ہی دلچسپی رکھتے ہین جتنا خاندان کا ایک بزرگ لے سکتا ہے، مین شاید تمام عمر ان کے احسان کے بار سے سبکدوش نہ ہو سکون گا،

شمس العلما نواب علی حسن خانصاحب، مولوی ابو عمر صلاح یافعی صاحب، مولوی مقبول احمد صاحب جناب تمکین کاظمی صاحب، اور مدرسہ محمدیہ آگرہ کے مدرس اعلیٰ میرے شکریہ کے مستحق ہین کہ انھون نے اپنے نسخے بھیج کر مجھے مقابلہ کے سلسلہ مین مدد فرمائی،

اسی سلسلہ مین مین جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اور اپنے محترم دیرینہ دوست پروفیسر محفوظ الحق صاحب ایم اے کا رہین منت ہون کہ اُنھون نے اس حصہ کے لیے اپنے بلاک عنایت فرمائے اور مؤخر الذکر بزرگ نے دوسرے بلاک بنوانے اور تمام کے چھپوانے کی تکلیف گوارا فرمائی، خداوند تعالیٰ ان بزرگون کو اُن کی علم دوستی کا صلۂ خیر عطا فرمائے، آمین،

شبلی منزل، اعظم گڈہ،

۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۲۹ء

نجیب اشرف ندوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنام شاہجہان بادشاہ

بہ

عہد نظامت ملتان

(۱)

سفر دہلی و مراجعت

۱

بموقفِ عرض می رساند که چوں آرزوے ادراکِ سعادتِ آستاں بوسیِ والا و تمنّاے دریافت استلامِ عتبۂ معلّٰی که قبلۂ توجّہ بادشاہانِ ربعِ مسکون است، عنانِ صبر و شکیبائی از پنجۂ اقتدار بدر بردہ، فدوی را ذره وار جویاںِ پرتوِ آفتابِ عالمتاب ساختہ بود، لاجرم با شوقِ بیش[1] نیامده از صدقِ ارادت و خلوصِ عبودیت ظاہر و باطن را مستعدِ استفاضۂ فیوضاتِ صوری و معنوی پیر و مرشدِ حقیقی گردانیده و خاطر از محافظت و بند و بستِ ایں حدود وا پرداختہ، شبِ چہاردہم ذیحجہ بقصدِ طوافِ آستانِ ملائک پاسبان[2] احرامِ کعبۂ حضور بستہ از شہر بیروں آمد، امیدوارست که[3] حسب الحکم جہاں مطاعِ منجمانِ رکابِ سعادت ساعت ملازمت سراسر عبادت اختیار نمایند تا ایں مریدِ عقیدت کیش که پیرویِ رضاے پیر و مرشد

---

[1] ت: بس زیاده، [2] ت: آسمان، [3] ت: نہیں ہے،

جهانبانی بنامِ اعلحضرت خاقانی سامعه افروز گشت وچوں باقبالِ بیزوال پیر و مرشد جهانیاں چنین فتحے دست داد لشکرِ منصور ازاں نواحی بصوبِ تته مراجعت نمود،

قبلهٔ دین و دنیا سلامت باستا ہاله ولد زمیندار گکراله که برہنمونیٔ توفیق ملک حسین را دیده بود، دریں وقت که بجهت اصلاحِ حالِ خود روانه ملتان شد گاہبه متهوّر برادر او که در سرحد کچھ بسر می برد از روے حسد و اغواے زمیندار آنجا جمعیت فراهم کرده[۱] بپرگنهٔ مذکور درآمده می خواست دست اندازی نماید، بندہاے درگاه والاخصوصًا پسرانِ امیر خاں، ضیاء الدین یوسف و ابوالمکارم و جمعے از سپاه که ملک حسین براے احتیاطِ شهر گذاشته بود، باغرابها و توپ خانه بقصدِ دفعِ آں مخذول شتافتند و تاب نیاورده راهِ ادبار پیش گرفت، بومی الیه تاکید نموده شد که در قلعِ مادهٔ فسادِ آں متهور اهتمام تمام[۲] بکار برد،

۲

بعرضِ مقدس می رساند، که فرمانِ عالیشان سعادت عنوان که از کمالِ عنایت و ذره پروری نامزدِ ایں مرید فدوی شده بود، باکاغذِ ساعت فیض اشاعت که دریں ولا بنجانِ حضورِ پرنور براے ملازمت سراسر سعادت اختیار نموده اند، شب مبارک[۳] دوشنبه بیست و چهارم ذیحجه در منزل هرتیه در حینے که سحابِ رافتِ الهی رحمت بار بود شرف ورود ارزانی داشته رحمت بر رحمت افزود، و سجداتِ شکر خداے حقیقی عز اسمه و تسلیماتِ عنایت خداوندِ حقیقی مدظله از سرِ صدق و اخلاص بتقدیم رسانید[۴]،

حکمِ اشرف عزِ نفاذ یافته که اگر آں مرید در آمدن سرعت نماید، دریں ساعتِ فرخنده، بسعادت ملازمت فائز می تواند شد،

---

[۱] ع جمعیت کرده، [۲] س اهتمام بکار برد،

[۳] س دبت طاعت [۴] ع "مبارک" نیست [۵] ع رسانیده،

جهانیان را سرمایهٔ دولت دارین می داند در آن زمان مسعود جبین اخلاص بسجدات بندگی نورانی ساخته
کامیاب مطالب دوجهانی گردد،

قبلهٔ عالم و عالمیان سلامت، قبل ازین، این مرید بوسیلهٔ عرضداشت بعرض اقدس رسانیده
بود، که چون[1] تمرداں نهمردی[2] و جوکیه که در کوهستان ولایت تته می باشند، صوبه داران سابق را اطاعت بواقعی
ننموده، پیوسته براه زنی و فساد روزگار می گزرانند، ملک حسین با جمعیتی[3] که همراه داشت به تنبیه و تادیب
آنها رفته است، درین ولا از عرضداشت او[4] و واقعه نویس آنجا ظاهر گشت، که موصی الیه با همراهان از سرحد
تته بده منزل بکاهره و بیله که گریزگاه قبائل نهمردی و جوکیه است، رفته خطبهٔ دولت و اقبال بنام نامی
و اسم سامی آنحضرت بلند آوازه ساخت، و دران مکان هارون و کهترل[5] برادر کانهودی سرداران
نهمردی و مرید سرگروه جوکیه بقدم انقیاد و اطاعت آمده پیشکش قبول کردند، جعفر نهمری خویش مان سنگه
زمیندار پنجور[6] کیچ و مکران از قبیل[7] و دو پسران علی و کارانی که عمدهٔ آن مرز و بوم است و حاجی رونجه[8] و جام جمعه
اعیان آن سرزمین که از عهد حکام ترخانیه تا حال رجوعی نداشتند، سر انقیاد بخط فرمان نهاده
مده[9] نام نهمردی متعلقهٔ کوهستان ولایت قندهار که سرحلقهٔ مفسدان آن ضلع است، و از سرحد خود گذشته
بقصد دست اندازی بجانب کاهره و بیله آمده بود، از وصول لشکر نصرت اثر بکوه تکار فرار نموده، بنابران
ملک حسین و جمعیتی از سپاه را براهبری زمینداران حدود بتادیب او فرستاده آنها شب درمیان هفتاد
کروه ایلغار کرده بر سر بنگاه او رفت، سردار[10] بجنگ پیش آمده با توابع خویش طعمهٔ تیغ خون آشام گردید
و چهل و چند کس با دختر او اسیر کردند[11]، و سپاه نصرت قرین اسیران و مواشی را گرفته مظفر و منصور بلشکرگاه
مراجعت نمودند، درین اثنا مان سنگه مذکور وکلا فرستاده نوشت که در پنجور و کیچ و مکران نیز خطبه

۱ ب متمردان و جوکیه ۲ ع باجمعی، ۳ ب "رود" نیست ع او واقعه نویس ظاهر شد ۴ ب کهترل برادر کانهود بجا ع
کسترل برادر کانهود ۵ ع پنجور و کیچ و مکران ۶ س از قبیل ۷ ع در جام جمعه ۸ ع بدو ۹ ع بجمعی ۱۰ س و ع داد بجنگ ۱۱ ع گشتند

بود از ہماں جا رخصت کرد،

قبلۂ جہان و جہانیاں سلامت! باوجودآنکہ ایامِ طراوت باغ و سرسبزیٔ درختاں نبود، امانضارت و تازگی سہ برگہ و نرگس و جلوۂ فوارہ و آبشار و صفائی عمارات عشرت نگار از فیضِ بہار کم نیست، در دو تختۂ یمین و یسار نزدیک خوابگاہِ مبارک نارنج و کنو ملہ بسیار و بغایت بالیدہ و رنگین بود، نقاشیٔ عمارات راکہ از بعض جاہا زبون شدہ و از رونق افتادہ حسب الحکم الارفع الاعلیٰ بدستکاری و پرداخت آں مشغول اند،

گلشنِ ہمیشہ بہارِ سلطنت و اقبال از جویبارِ عنایت ایزدِ متعال سرسبز و شاداب ماناد

۴

مرید فدوی آدابِ ارادت و تسلیماتِ عقیدت از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آوردہ بدست آویزِ نیاز بموقفِ عرض سعادت اندوزِ آں حضورِ اقدس اعلیٰ کہ منتہائے آرزوے مریدان است می رساند کہ دریں ہنگام فرخندہ انجام بتوفیقِ الٰہی و توجہ پیر و مرشدِ حقیقی، روز مبارک دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول[1] بسرہند رسیدہ بتماشاے باغاتِ عشرت افزا و تفرجِ عمارات خجستہ بنا پرداخت، باغچہ کہ در ضمنِ غسلخانۂ مبارک آراستگی یافتہ فی الجملہ طراوتے دارد و اگرچہ موسمِ شگوفۂ بادام گذشتہ است، لیکن شگوفۂ شفتالو خوب شدہ و لالہ نیز بسیار رنگین و نظرفریب است، امید کہ عنقریب منظورِ نظرِ کیمیا اثر گشتہ از یمنِ قدوم میمنت لزوم نضارت و تازگی از سر گیرد،

گلشنِ ہمیشہ بہارِ سلطنت و اقبالِ لایزال سرسبز و سیراب باد،

۵

مرید فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و آدابِ عقیدت و تسلیماتِ ارادت بجا آوردہ

---

[1] تا ایام ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۱ء ع فیض ۱۰۵۲ ع شاداب،

قبلۂ جہاں و جہانیاں سلامت! ازانجا کہ اشتیاقِ استلامِ عتبۂ علیہ بریں مرید مہجور مستولی بود و بخواست بطریقِ ایلغار بادراکِ ایں موہبتِ عظمیٰ شتابد و در ساعتِ اوّل خود را بملازمتِ اعلیٰ حضرت رساند، لیکن چوں حکمِ اقدس صادر شدہ بود، کہ منزل بمنزل بیاید و مع ہذا بعض امور کہ در انتظامِ مہامِ ملکی دخلے داشت و بے سامانئ لشکر و مردم[1] علاوۂ آں گشتہ، بنابراں اہمال و تاخیر واقع شد، بکرمِ ایزد تعالیٰ و عنایتِ پیر و مرشد امیدوار است کہ در ساعتِ مسعود حال کہ مختارِ انجم شناسانِ درگاہ والا است توفیقِ پاے بوس میمنت مانوس دریافتہ کامیابِ سعاداتِ دو جہانی گردد،

حکمِ جہاں مطاع بصدد رپیوستہ کہ انار بیدانہ کہ کمترین مریداں بدرگاہِ سلاطین پناہ ارسال می[2] دارد، بہ از انارِ جلال آباد است، ازیں نوید مسرت افزا خوش وقت و مبتہج گشت، خربوزہ ہر چند اگرچہ امسال در زبونی بجز بزہ، کابل نزدیک است، اما آنچہ بعددی می رسد[3] از روے عقیدت بحضور سراسر سرور می فرستد، زیادہ بے ادبی از حدِ ادب دور دیدہ بدعا ختم نمود،

۳

بعرضِ مقدس[4] می رساند، کہ صبحِ روز یکشنبہ غرۂ ماہ محرم مکرم در منزل الچہرہ بوصولِ عطیۂ خلعتِ خاصۂ زمستانی کہ از کمالِ لطف و مہربانی عنایت شدہ بود سرفراز گردیدہ آدابِ ارادت و تسلیماتِ عقیدت بتقدیم رسانیدہ با داے شکرِ[5] الطاف و عنایات پیر و مرشدِ حقیقی رطب اللسان گشت، ازانجا کہ ساعتِ ملازمت سراسر سعادت[6] نزدیک بود و اشتیاقِ ادراکِ[7] پابوسِ اقدس استیلا داشت، بے توقف فرداے آں کوچ نمودہ و زمانے بتماشاے باغِ فیض بخش و فرح بخش کہ از تعریف و توصیف مستغنی است پرداختہ روانۂ منزل شد و عضد الخلافت علی مردان خاں امیر الامرا را کہ در سیرِ باغ ہمراہ

---

[1] ع و مردم محذوف [2] ع داشتہ بود [3] ع برسد، [4] ع بعرض اقدس اعلیٰ [5] ع ۔ لفظ شکر تینوں نسخوں میں نہیں ہے، [6] ع سراسر افادت، [7] ع استیلام پاے اقدس،

۲

انتظامِ محاصرۂ قندھار نوبتِ دوم

۱/۹

مرید فدوی روے نیاز بآستانِ آں قبلۂ مراد کہ ظاہر و باطنش نظرگاہِ خداوندی است آوردہ، و آدابِ ارادت و عقیدت کہ متضمنِ سعاداتِ دوجہانی است ادا نمودہ، معروض می دارد
در ابتداء کہ ایں مرید از دار السلطنت لاہور رخصت ملتان می شد، در بابِ اسمٰعیل ہوت معروض داشتہ بود، کہ او از قدیم تعلق بصوبۂ ملتان دارد و چند گاہ است[۱] کہ خود را بصاحبِ صوبۂ پنجاب باز بستہ و حکم اشرف بعز صدور یافتہ بود کہ الحال ہم بدستور متعلق صوبۂ ملتان باشد و دراں ہنگام کہ ایں مرید بنواحیِ ملتان رسید، مردم را بطلبِ زمینداراں تعیین می کرد، نزد او نیز کس فرستادہ بود، و او نوشتۂ دادا بھائی را دست آویز ساختہ رجوع ننمودہ، ایں صورتِ ماجرا را بسعد اللہ خاں، نوشتہ بود[۲] کہ بعرضِ اقدس رسانیدہ جواب بفرستد، و چوں جواب نرسید و وقتِ تنبیہ او گذشت، بنا براں دراں ایام تادیبِ او موقوف ماندہ، ایں معنی موجبِ جسارت و دلیریِ او گشت، و دستِ تصرف بولایتِ مبارک بلوچ دراز کردہ سہ قلعۂ متعلقۂ او را متصرف شد، و چوں مبارک پیشِ ایں مرید اظہارِ تظلم نمود، باسد افغاں کہ دراں اواں برائے تحقیقِ راہِ بابری می رفت گفتہ بود کہ رفعِ ایں مناقشہ کند، و او ہمیں کہ آنجا رسید قلاع را از و انتزاع نمودہ بمبارک سپرد، و مقرر ساخت کہ دیگر پیرامونِ ایں حرکات نگردد، تا آنکہ مبارک بلوچ باز بدیدنِ ایں مرید آمد و اسمٰعیل کہ دماغش از بخارِ پندار پریشان شدہ

[۱] ب و ق ،،کہ،، نہیں ہے، [۲] ع نوشتہ داد

بعرضِ سعادت اندوزانِ حضورِ پرنور سراسر سرورمی رساند، فرمانِ عالیشان عنایت عنوان کہ از کمال فرّہ پروری و مرید نوازی مرقومِ قلمِ خجستہ رقم شدہ بود، روزِ سہ شنبہ بست و ششم[1] ربیع الاوّل در منزل سدھار دیو[2] شرفِ ورود و ارزانی داشتہ سعادت افزا گشت، شکرِ ایں مواہب و عنایات کہ زیادہ از حوصلۂ استعدادِ مریداں بظہور می رسد، بکدام زبان ادا تواند نمود، ؎

زباں ادا نتواند جہاتِ شکرش را

اگر بہر نفسے صد چوں من کند تقریر

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! ایں مرید صافی طویت بست و سوم شہرِ مذکور از دار السلطنت لاہور عبور نمودہ بجوائی ایمِہرہ رسید و بجہت سر انجامِ بعض ضروریات یک روز آنجا مقام کردہ روزِ دیگر کوچ نمودہ شکار کناں از پنج گرامی گذشتہ در منزلِ سیوم بکشتی نشست، انشاء اللہ تعالیٰ بتوجہ[3] باطن قدسی مواطنِ قبلۂ جہانیاں بدو منزلِ دیگر بسرحدِ جاگیرِ خود رسیدہ یازدہم ربیع الثانی داخل دار الامان ملتان خواہد شد، و بعد وصول حسب الحکم الاقدس بلاتوقف حسین ابدالی را مصحوبِ معتمدان روانۂ درگاہِ سلاطین پناہ خواہد ساخت،

آفتابِ سلطنت و جہانبانی از مطلعِ اقبال و کشورستانی تابندہ بادا،

ل میرے خیال میں اس تاریخ کو بست و ہفتم ہونا چاہیئے کہ مکتوب نمبر ۱۰ میں ۲۷ ربیع الاوّل روزِ دوشنبہ بتایا گیا ہے،

ٹ تع ۔ "در منزل سدھار دیو" نہیں ہے،

ٹ تب ۔ "بتوجہ" نہیں ہے، نسخۂ ب "بلاتوقف" نہیں ہے؛

آں برہماں طور کہ از حضور معلّیٰ رسیدہ بود مرقوم گشتہ از نظر اقدس خواہد گذشتہ، و راہ چپچہ را اگرچہ ملک حسین مذکور از راہِ نوحانی نشان می دہد لیکن خاطر ایں مرید از آں طریق جمع نیست و لشکرِ ظفر اثر را باآں راہ محمول بردن مناسب نمی داند، لہذا مقرر ساخت کہ ہماں راہ کہ بہادر خاں از میانِ لاہوت گذشتہ و از کردنیر و غزنین عبور کردہ بہ لشکرِ نصرت رہبر ملحق شدہ بود، عازم مقصد گردد، و بالفعل در پئے سرانجام راہ است، دیگر ہرچہ رائے مقدس اقتضا فرماید عین حکمت و محض مصلحت خواہد بود آفتابِ خلافت و جہانبانی از مطلعِ اقبال و ممالک ستانی لامع و تاباں باد۔

۳۸

بعرضِ مقدس میرساند، فرمان عالیشان کہ در جوابِ عرض داشتِ ایں مرید شرف صدور یافتہ بود، در ساعتِ مسعود و زمانِ محمود پرتوِ ورود انداختہ، سعادت افزا گشت، حکمِ جہاں مطاع عالم مطیع بنفاذ پیوستہ کہ آں مرید بموجبے کہ معروض داشتہ لشکرِ خونی بر سرِ عالم نوحانی بفرستد،

قبلۂ جہانیاں سلامت! ایں مرید حقیقتِ راہِ نوحانی و دیگر راہ ہا کہ از ملتان بقندھار میرود مصحوب امام قلی قراول عرضداشت نمودہ، بعرضِ اقدس خواہد رسید، اگر بالجزم عبورِ لشکرِ ظفر اثر بایں راہ واقع میشود، حکم مجدد زینت صدور یابد تا بلا توقف فوجے مستعد لائقِ تنبیہ او نامزد کنند کہ کام و ناکام او را بملتان بیاورند یا آوارۂ صحرائے ادبار سازند،

نہضتِ رایاتِ جاہ و جلال از کشمیر بے نظیر بصوب دار السلطنت لاہور مبارک خجستہ باد، اللہ تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ بندگانِ اعلیٰ حضرت بر مفارقِ ساکنانِ ربع مسکوں گسترده داراد،

فرستادنِ توپہا بکابل کہ محض الہام غیبی است بخاطر ملکوت ناظر رسیدہ مبارک است یقین کہ سرانجامِ ایں مہم عمدہ از قرار واقع صورت خواہد گرفت،

۱ن ۔ گذشت ، ۲ تس ، سرانجام آن راہ ، ۳ تس ۔ باد ۴ع نوحانی : ہمین ہر ۵ تس عرضداشت ۶ تس و تب بسرانجام ،

بسزاے کردار خود نہ رسیدہ بود مجدداً بتحریک بعض مردم عہد و پیمان را شکستہ قلاع مذبورہ از تصرف

کسان مبارک[1] مذکور برآورد و ایں وقت کہ طغیان او از حد گذشتہ و دود غرور بچشم او را از دیدن راہ

صواب پوشیدہ بود و مبارک[2] دوبارہ از دست تظلم او داد خواہ شد ایں مرید شیخ میر ملازم خود را با

جمعے بہ تنبیہ و تادیب او فرستادہ تا او را از خواب غفلت بیدار ساختہ قلعہا را بگیرد، چوں موحی الیہ با

ہمراہان خویش بآں سرزمیں درآمدہ، او تاب مقابلہ در خود نہ دیدہ قلاع مسطورہ را واگذاشت[3] و

برہنمونی توفیق بملاقات او قرار دادہ ارادۂ آمدن عیاں[4] نمود، و شیخ میر او را بعفو جرائم و تقصیرات

اُمیدوار ساختہ غرۂ شہر رجب المرجب با خود نزد ایں فدوی آورد، از آنجا کہ زمیندار عمدہ است و

ولایتش بغایت معمور[5] بملک نوحانی پیوستہ و جمعیتے[6] خوب ہمراہ دارد، و از تقصیرات گذشتہ نادم و پشیماں

گشتہ، اگر فرمان عنایت عنوان درباب استمالت و شرف ورود یابد در مہم نوحانی مراسم جانفشانی بجا آورد[7]

در یساق ظفر مساق قندھار نیز، در رسانیدن آذوقہ نہایت سعی بتقدیم خواہد رسانید[8]،

۲
۔

بعرض مقدس می رساند کہ فرمان عنایت عنوان کہ در جواب عرضہ داشت ایں مرید با عطیۂ

خلعت خاصہ مصحوب امام قلی قراول شرف صدور یافتہ بود، روز چہارشنبہ دوم شعبان المعظم پرتو وصول

انداختہ، سعادت بے اندازہ بخشید، آداب ارادت و تسلیمات عقیدت بجا آوردہ بادا ے شکر ایں الطاف

و عنایات رطب اللسان گشت[9] تفصیل منازل راہ نوحانی کہ حسب الالتماس ایں مرید حوالۂ موحی الیہ شدہ بود، رسانید[10]

پیر و دستگیر سلامت! راہ مذکور نوعے کہ از تقریر ملک حسین ابدالی و زمینداران آں مرز و بوم

معلوم شد و امام قلی نیز در اکثر جزہا تصدیق آنہا نمود بہیچ وجہ قابل عبور لشکر منصور نیست، چنانچہ کیفیت

[1] ع، ودیں، [2] ع مبارک مذکور، [3] ع ملتان [4] ع معمور و دلکشا،

[5] ع جمعے [6] تس رسید، [7] ع بستم [8] ع است، [9] ع "نوعے" محذوف،

اسمعیل بایں مرید عرضداشت کردہ بود، نشانے مشتمل بر مراتب استمالت بنام او نیز فرستاد کہ امیدوار
گشتہ بقدم اطاعت و انقیاد بصوب ملتان روانہ شود،

قبلۂ جہان و جہانیاں سلامت بحقیقت راہ نوحانی بتفصیلیکہ در فرمان عالیشان مندرج گردیدہ
تا ایں وقت معلوم ایں مرید نبود، الا دراں ایام کہ غلات ربیع را برنداشتہ بودند برائے دفع
مناقشۂ مبارک بلوچ فوجے بسرزمین اسمعیل ہوت تعیین میکرد، جمعے برسر عالم ہم می فرستاد تا
چنانچہ اسمعیل پیش ایں مرید آمد او را نیز کام و ناکام می آورند یا آوارۂ[1] صحرائے ادبار می ساختند و لشکر
ظفر رہبر بجمعیت تمام ازاں راہ متوجہ تسخیر قندھار می شد، الحال چوں ہنگام سواری نیست و مع ہذا
عالم مذکور کہ دریں مدت آب بلجام خوردہ یکایک بآمدن راضی نخواہد شد، اگر حکم اقدس زینت صدور
یابد کہ بالجزم لشکر نصرت اثر از میان محال زمینداری او روانہ صوب قندھار خواہد گشت ایں مرید
بعد از دو سہ ماہ کہ وقت سواری برسد فوجے برسر او تعیین کند کہ خواہ او در ملتان بیاورند یا از
سرزمین خودش بدر کنند، و چوں خاطر از جانب او با واقعی مطمئن[2] گردد، افواج قاہرہ آں اعز بیت عنایند ولا الامر اعلی[3]

۵/۱۰

بعرض مقدس میرساند، فرمان عالیشان کہ در جواب عرضداشت[4] ایں مرید کہ بصوب
امام قلی قراول ارسال داشتہ[5] شرف صدور یافتہ بود، در ساعت فیض اشاعت کرامت
وصول بخشید[6]، تسلیمات بندگی و آداب ارادت بجا آوردہ بایں عطیۂ عظمیٰ سرفراز گشت،

حکم جہاں مطاع بنفاذ پیوستہ کہ چوں آں مرید برائے رفتن خود بقندھار راہے کہ
بہادر خاں سر کردہ بود اختیار نمودہ مبارک است ؛

---

[1] ع: یا او را اوارۂ ۔ [2] س: با واقعی، ع: نہیں ہے [3] س: و الامر ارفع و اعلیٰ ع: یہ عربی عبارت نہیں ہے،
[4] ع: عرضداشت نہیں ہے [5] ت و ع: ارسال داشتہ محذوف [6] ع: بخشید

حکم واجب الاتباع شرف ورود یافته بود که حسب الالتماس این مرید، مغل خان بصوبه داری ته سر فراز گشت و عوضِ جاگیر آنجا که امسال پنج ماهه پیش[1] حاصل ندارد، نقد موافق ده ماهه باین مرید عنایت شد. شکرِ این مواهب و این عطیات که مانندِ افضال الٰهی نامتناهی است، بکدام زبان ادا تواند نمود.

قبلهٔ عالمیان سلامت! آنچه از تعدیٔ ملک حسین بعرضِ اقدس رسیده محض افترا است. در این یک سال که صوبهٔ مسطور تعلق باین[2] مرید داشت مومی الیه غیر از متمردان و دزدان متعرض حالِ احدے از رعایا نگشته[3]؛ و درین مدت هرگز چیزے ازین مقوله برای مرید ظاهر نشده و الا مطابق آنچه از پیر و مرشد حقیقی ارشاد یافته او را تادیب نموده، نمی گذاشت که مرتکب جور و تعدی گردد. غالباً اہلِ غرض حقیقت را بتفاوت معروض داشته اند.

۴۹

بعرضِ مقدس می رساند که فرمان عالیشان بخطِ[4] مزین بدستخط اشرف اقدس که در جواب عرضه داشت این[5] مرید شرفِ صدور یافته بود، در ساعتِ فیض اشاعت پرتو ورود انداخت. آدابِ تسلیمات بجا آورده بوصولِ آن عطیهٔ شگرف کامیاب گردید، ورودِ فرمانِ عالیشان که حسب الالتماس[6] این مرید شد[7]، شکرِ این مواهب که بمقتضاے عنایت و بنده نوازی از کمینِ عاطفت و ذره پروری ظهور می یابد بکدام زبان ادا تواند نمود. فرمانِ سعادت عنوان را بجهتِ افتخار و مباهات مصحوبِ معتمدے بمومی الیه فرستاده، حسب الحکم اقدس دربابِ استمالت عالم نوحانی نشانے باو نوشت که یکے از روشناسانِ خود را برفاقتِ فرستادهٔ این مرید نزد عالم مذکور روانه کند، تا او را بمقدماتِ امید و بیم بسلوکِ طریقِ سعادت دلالت نموده، عازمِ ملتان سازد، و از آنجا که قبل ازین عالم نوحانی توسل

۱ س. بیش ۲ ع. باین مرید تعلق داشت ۳ ع. نشده ۴ ع. ومزین،

۵ ع "این مرید" محذوف. ۶ ع بنام اسمٰعیل حوت حسب الالتماس ۷ ع. شده،

ظاہر شود، آنچہ لازمۂ آبادانی بنادر نوآباد است از ساختن قلعہ و تعمیر فرضہ وغیرآن، از قرار واقع بعمل آمدہ
انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب رونق خواہد گرفت و بمرور ایام بحاصل خواہد[1] آمد، مطلب اصلی این مرید از احداث
بندر آن است کہ شاید بعض تحف و نوادر قابل پیشکش بدست افتد، الا حاصل آن معلوم چہ خواہد بود؟
آفتاب خلافت و جہانبانی از مطلع سلطنت و کشورستانی لامع و تابندہ بماناد،

۶/۱۱

مرید عقیدت کیش[2] زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ و مراسم ارادت و عقیدت بجا آوردہ بمسامع
جاہ و جلال می رساند کہ فرمان اطاعت[3] عنوان مزین بدستخط مبارک کہ در نظر اخلاص و اعتقاد این مرید
بہتر از ہزاران جواہر و لآلی است روز دوشنبہ شانزدہم[4] محرم مکرم بعد از دو ماہ و یازدہ روز مصحوب
ظہور رث چیلہ شرف ورود ارزانی داشتہ باعث امتیاز و سربلندی گشت، و خاطر این مرید را کہ درین
مدت از دیر رسیدن فرامین عنایت آئین، گران بود جمعیت و خرسندی بخشید[5]، و چون دران منشور
لامع النور بتقریبے این مرید را بعنوان رضاجوئی یاد فرمودہ بودند، این معنی را وسیلۂ سعادات دینی و
دنیوی دانستہ، وظائف حمد و سپاس جل شانہ، و آداب تسلیمات پیر و مرشد حقیقی مدظلہ بتقدیم رسانید،
زینت نگارش یافتہ بود کہ درین مرتبہ سرانجام لشکر ظفر اثر و توپخانہ وغیرآن از قرار واقع شدہ
للہ الحمد کہ درین دولت ابد مدت کہ از ہیچ چیز کمی نیست و آنچہ سلاطین آفاق را در سالہاے
دراز بسعی بسیار میسر نہ گردد، باندک التفات اعلیٰ حضرت در یک روز دست بہم می دہد، چرا چنین نشود،
امید کہ باحسن وجہے مکنون خاطر مقدس بظہور رسیدہ موجب سرخروئی و مجرائی مریدان گردد، قندہار
و مضافات آن چہ خواہد بود، اگر حکم اقدس صادر شود، این مرید بگرفتن قلعۂ قندہار و قلاع متعلقۂ آن
مقید نگشتہ باتفاق وزیر صائب[6] تدبیر فکر تسخیر ہرات و آن نواحی می تواند نمود،
تاریخ عزیمت بادشاہزادہ بلند اقبال در فرمان عالیشان مندرج بود، انشاء اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت

[1] ع خواہد رسید [2] ع۔ این مرید یقین [3] ع عنایت عنوان [4] ع ہجدہم [5] ع ذہنین ہے [6] ب صاحب تدبیر

پیر دستگیر سلامت! انشاء اللہ تعالیٰ وقتیکہ لشکر نصرت آئین بصوبِ مقصود نهضت نماید، این مرید نیز براہے کہ قرار دادہ اند بافواجِ قاہرہ ملحق خواہد شد،

طلبیدنِ شاہزادۂ نامدار و بندہا ے کہ رخصتِ جاگیر یافتہ بودند، و جمعِ آں عساکر گردول مآثر بغایت مبارک است، امید کہ بتائیداتِ ایزدی و اقبالِ بے زوالِ حضرت ظلِ الٰہی در یں مرتبہ آنچہ مرکوزِ خاطرِ مقدس است باحسن وجہے بر منصۂ ظہور جلوہ گر دیدہ عروسِ فتح و ظفر بصورتے شایستہ در آئینۂ حصول رو ے نماید،

حکمِ اقدس پیرایۂ ورود یافتہ کہ چیزہا ے چیتہ کہ ایں مرید فرستادہ بود مستحسن افتادہ از ہماں جنس دیگر نیز مرسول دارد،

از ظہورِ ایں عنایت کہ محض ذرہ پروری و بندہ نوازی است کلاہِ شادی بر سرِ آسماں انداختہ

بدیں مژدہ گر جاں فشانم رواست

چند تھان چیرہ دریں ولا از تتہ رسیدہ است، اما چوں کار بستہ ماندہ بود سعادتِ خود دانستہ متعاقب ارسال خواہد داشت،

حکمِ اشرف صادر شدہ کہ آں مرید حقیقتِ حاصل بندر ے کہ در تتہ احداث کردہ معروض دارد،

قبلۂ جہانیاں سلامت! حاصلِ بنادر منحصر در دو چیز است، عشورِ مالِ تجار و نول و کرایۂ جہازات، ہر گاہ عشور بتصدقِ فرقِ مبارک معاف شدہ باشد و یک منزل جہازِ ایں مرید کہ در بندر صورت بود، امسال از آنجا آوردہ اند، و ہنوز سفری نشدہ، و جہاز باد آورد کہ از سرکارِ خالصۂ شریفہ گرفتہ مکمل نیست و راہِ آمد و رفتِ جہازاتِ بنادرِ دیگر و تردّدِ سوداگراں اطراف بایں بندر وا نگشتہ حاصل حقیقت چگونہ

ع حضرت مخدوم ب درآئینہ ضمیر حصول ع حیرہ س ع بسبب ب داشتہ ع حکم اقدس ع دوختہ س خلعہ بسرکار ع سرکار خاصہ ب خواصہ طریقہ ع آمد و رفت مخدوم ن بن نزد ع حقیقت حاصل،

برودت و موسم بهار نهایت حرارت وارد، برایستادهاے پایهٔ سریر خلافت مصیر هویدا خواهد شد،
هرگاه حکم ارفع اعلیٰ شد دریابد خانه زاد از سمت قلعه بهکر فرستاده عازم خدمت ماموره گردد کیفیت
اخبار ایران و اوضاع والی انجا نوعے که از تقریر جماعت که از راه لوحانی و ته آمده بودند ظاهر شد و
داخل طومار جداگانه گردیده بمسامع جاه و جلال خواهد رسید،

۱۴

زمین خدمت بلب ادب بوسیده و آداب ارادت و عقیدت بجا آورده، ذرّه مثال بمع
جاه و جلال میرساند، فرمان عالیشان سعادت عنوان که مصحوب فریدون چیله صادر شده بود، روز
چهارشنبه نوزدهم شهر صفر ختم بالخیر والظفر شرف ورود بخشیده، سرمایهٔ مباهات شد و فرق افتخار این
مرید را عرش سا گردانید، از عنایت چهار انگشتری که هرکدام به نگین سعادت آراستگی داشت امتیاز
و سربلندی حاصل نموده تسلیمات مریدی بتقدیم رسانید،
در منشور لامع النور مندرج بود که «تمام لشکر ظفر قرین می خواهیم سه حصه کنیم، جمعے را بر سر قلعهٔ
بست نفرستیم، و طائفه را بر سر قلعهٔ زمینداور و حشرے انبوه بتسخیر قلعهٔ قندهار تعیین فرمائیم که بعون عنایت
الٰهی این هر سه قلعه را محاصره نموده مفتوح سازند، ازیں کارها هرکدام آن مرید خواهد و آں مرید اختیار
نماید بنویسد، ظن غالب این است که قلعهٔ بست و زمینداور پیش از قلعهٔ قندهار که استحکام تمام دارد،
مفتوح گردد، و اگر غنیم مرد و بجنگ صف بیاید دریں صورت هر دو فوج که قلعهٔ بست و زمینداور را
قبل دارند، یکے شده آں مخاذیل را نیست و نابود خواهند ساخت.»
پیر و مرشد حقیقی سلامت! از ظهور ایں عنایت بے نهایت که مرید قدوی خود را اختیار فرموده
اند، تارک امتیاز باوج عزت برافراخت، بر ضمیر خورشید نظیر هویدا است که مرید را همه وقت فرمان
برداری و رضا جوئی اعلیحضرت که متضمن سعادت دین و دنیا است وجه قصد بوده و هست، اما از

بر کاب سعادت رسیده از پابوسِ اشرف کہ سرمایۂ دولت[1] جہانی است، کامیاب گردند،

حکم جہاں مطاع بنفاذ پیوستہ کہ چوں ملک حسین ابدالی مکرر بعرض مقدس رسانیدہ کہ تشریف بردنِ اعلیحضرت بملتان و رفتنِ آں مرید با فوجے کہ ہمراہ او مقرر شدہ از راہِ راست ضرور است در یں صورت بہتر ایں است کہ آں مرید از ہمیں راہ بر ود و مابد ولت و اقبال بملتان تشریف ارزانی فرمائیم، و ہمین پورِ خلافت را با علیمردان خان امیر الامرا بکابل بفرستیم،

قبلۂ جہانیاں سلامت! در بابِ فرستادنِ دارا ابجانی و امیر الامرا بکابل انچہ رائے ممالک آرا کہ مطرحِ انوارِ غیبی است اقتضا فرمودہ عین صواب است و محض حکمت، از آنجا کہ ملک حسین و زمینداران دکی و چتسیالی کہ داخل بندہا ے درگاہ[2] تعنیاتِ ملتان اند پیش ایں مرید نیز بجدی می گفتند کہ راہِ راست بمقصد نزدیک و بر فاہت اقرب است، بخاطر می گذشت کہ ہماں راہ متوجہ مطلب شود، چنانچہ[3] قبل ازیں مکرر کسانِ خود فرستادہ حقیقتِ آں را تحقیق نمودہ بود، الحال کہ از روے کرامات ایں معنی بر آئینۂ ضمیر انور پرتو افگندہ، انشاءاللہ تعالیٰ از راہِ راست بمقصد خواہد شتافت، و سر انجام آں توجے کہ باید نمودہ بدستورے کہ مابین لاہور و ملتان ڈاک[4] چوکی نشاندہ از ملتان تا قندھار قرار خواہد داد و پست و بلند[5] را ہموار کردہ در منازلِ کم آب چاہ ہا فرو بردہ چند جا قلعچہ خواہد ساخت،

توجہ موکبِ اقبال بصوبِ ملتان مبارک است و بچندیں جہت لائق و مناسب خوشحال سکنۂ ایں دیار کہ از اشعۂ اعلام نصرت فرجام نور و ضیا خواہند یافت، عمارات اینجا با وجود قلت مصالح و معماران بیوقوف موافق طرحے کہ از نظر انور گذاشتہ اکثر باتمام رسیدہ، و ہر چہ ماندہ[6] است عنقریب مرتب خواہد شد، حقیقتِ آب و ہوا ے اینجا و بادہا ے مخالف کہ در فصلِ زمستان کمال

---

[1] ع۔ دو جہانی، [2] ع درگاہ و تعیناتِ ملتان، [3] تی۔ چنانکہ، [4] ع ڈاکچوکی نشاندہ از ملتان نہیں ہے، [5] تی و ع، بلند راہ را [6] تی و ع و در ع۔ باقی ماندہ است،

تسلیماتِ عنایتِ مُساعدت کہ محض تفضل است، بتقدیم رسانند، در بابِ طلبِ نقدیٔ فصلِ ربیع قبل ازیں بخانِ سعادت نشان نوشتہ بعرضِ اقدس رسیدہ باشد۔

۸/۱۳

کمترین مریدانِ اخلاص سرشت، آدابِ ارادت و عقیدت کہ سرمایۂ دولت و سعادت است از خلوصِ طویت بجا آوردہ ذرہ وار بموقفِ عرضِ مقدس میرساند کہ ہمای اوجِ سعادت یعنی منشورِ لامع النور باد و سمرنی مروارید و دو پہنچی عقیق البحر و مروارید کہ مصحوبِ خسرو چیلہ بود، روزِ چہارشنبہ چہارم شہر ربیع الاول سایہ ورود انداختہ، باعثِ افتخار و امتیازِ ایں فدوی گردید تسلیماتِ مریدی و آدابِ بندگی بتقدیم رسانیدہ از عنایتِ بیغایتِ سمرنیہا و پہنچیہای خاص کہ مکرر تبرک شدہ شرف بر شرف اندوخت، ظلِ ظلیلِ ذرہ پروری و مرید نوازیٔ قبلہ و کعبۂ دارین بر مفارقِ مریداں عموماً و بر تارکِ اعتبارِ ایں فدوی خصوصاً مستدام باد۔

در فرمانِ عالی شان مندرج بود کہ طلبِ نقدیٔ آں مرید لغایت [۱] خورداد ہمراہ مبارک خاں و کارکنان ارسال داشتہ قبلۂ کونینِ سلامت! از رخصتِ مبارک خاں پیش از جمیع بندہا کہ با ایں مرید تعین شدند برای فتح و فیروزی تفاؤل گرفت، امید کہ ایں سفر خیر اثر براولیای دولتِ قاہرہ مبارک و فرخندہ شدہ فتوحاتِ تازہ نصیبِ روزگار بندہای درگاہِ خلائق پناہ گردد، بمنہ و کمال کرمہ۔

حکمِ اقدسِ اعلیٰ پرتو ورود انداختہ کہ یکمرتبہ ہر دو فوج را بر سرِ قندہار رفتن ضرور [۲] است اگر غنیم مردود پیش از قبل نمودنِ قندہار بیاید ہر دو مرید ما را یکجا شدہ بر سرِ غنیم رفتن و آں بد اعتقاداں را بعنایتِ الٰہی نیست و نابود ساختن لازم است، بعد ازاں بمحاصرۂ قلعہا پرداختہ مفتوح سازند، و گر لشکرِ ظفر قرین پیشتر برسد کہ بداند کہ قلعۂ قندہار بزودی مسخر می شود، تمامیٔ آں لشکر آں قلعہ را قبل کرد

لہ غ رسانید سلہ غ طلبی نقدی سلہ غ و تسلیماتِ عقیدت لہ ب بغایت بیغین ہ، شہ غ مبارک لہ ب و ب ضرور است سے غ مرید را۔

ازانجاکہ از روے مرید نوازی باختیارے کہ ازیں سہ خدمت مامور شدہ جرأت نمودہ معروض می دارد کہ چوں از عبارتِ فرمانِ معلّی ظاہر است کہ تسخیرِ قلعۂ قندھار نسبت بقلاعِ دیگر خالی از اشکالے نیست و در واقع چنین است، و ہرگاہ بتائیداتِ غیبی فتحِ قندھار روست دہد، آں دو قلعہ بسہولت مفتوح می تواند شد، بنابراں امیدوار است کہ اگر بخاطرِ مبارک برسد، بتسخیرِ قلعۂ قندھار مامور شود کہ شرائطِ جانفشانی بجا آوردہ پیرایۂ سرخروئی حاصل کند، والا حکم شود تا بر سرِ قلعہ زمینداور کہ سرِ راہ در آمدِ غنیم است رفتہ، درصورتیکہ کوتہ اندیشانِ بدکیش ارادۂ امدادِ متحصّنان کنند بتوفیقِ نصرت بخشِ حقیقی تنبیہ و تادیبِ آنہا بواقعی نمودہ، نگذارد کہ قدمِ جرأت پیش تواند گذاشت، و فوجیکہ قلعۂ قندھار را محاصرہ خواہد نمود بفراغِ بال بداں شغلِ سترگ تواند پرداخت،

ازمضمونِ فرمانِ لازم الاذعان لائح گشت کہ نوروز در حسن ابدال خواہد گشت[1]

قبلۂ کونین سلامت! اگرچہ عزیمتِ ایں سفرِ فرخندہ اثر در جنبِ ہمتِ جہاں کشائی والاہمت کہ ہموارہ مصروفِ اعاظمِ امور بودہ و خواہد بود، چنداں دشوار نیست، لیکن بر مریدان بسیار شاق مینماید کہ اعلیٰ حضرت خود بنفسِ نفیس نہضت فرمایند، سعادتِ مریداں در آں است کہ راحت و آسایشِ ذاتِ مقدس کہ انتظام بخشِ جہان و جہانیاں است مغتنم دانستہ کمرِ خدمت گاری بر میانِ جاں بندند و بدیں وسیلہ دین و دنیاے خود را آباد و معمور سازند، یقین کہ آنچہ بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو اندازد، عین صواب خواہد بود،

حکمِ اشرف عز نفاذ یافتہ کہ دہ لک پنجاہ ہزار روپیہ بآں[2] مرید عنایت شدہ، پنج لک و پنجاہ ہزار از وجہ طلب نقدی تا آخر اردی بہشت، و پنج لک بصیغۂ مساعدت، اگر زود می خواہد بدستِ مردم دیگر بفرستیم والا مصحوب لہراسپ خاں فرستادہ خواہد شد[3]

---

[1] ن ع خواہد شد، [2] ن ع، ہزار بایں مرید ، [3] ن ع، پنج لک و پنجاہ ہزار روپیہ،

از عنایتِ بے غایتِ بادشاہانہ سرفراز و سربلند گشت، سایۂ بلند پایۂ قبلہ و کعبۂ کونین بر مفارقِ مریداں فدوی اخلاص سرشت[۱] گسترده پاینده بماناد،

در منشور لامع النور مندرج بود کہ بساعتِ مسعود توجہ رایاتِ عالیات[۲] وزیرِ شایستۂ ہمہ صفات آراستہ خود را با سائر بندہا رخصت خواہیم فرمود، بخاطرِ مقدس ما می رسد، کہ اگر ایں مرید از ملتان بولایتِ ہوت شدہ از دریاے سندھ بگذرد و بکہات رسیدہ از راہ بنگش بالا بقندھار برود و در نواحیٔ غزنی تمام لشکرِ ظفر قرین یکجا گشتہ روانہ شوند بہتر است، حقیقتِ راہِ راست از ملتان بقندھار معلوم نیست، مبادا آں مرید[۳] دریں راہ تعب بکشد و غلہ و کاہ بہم نہ رسد، کیفیتِ ایں راہ را فہمیدہ بزودی عرضداشت نماید و بنویسد کہ در چند روز از ملتان، بکہات می تواں رسید"

قبلۂ ایں مرید سلامت! رخصت بندہا بساعتِ مذکورہ مبارک است امید کہ بتائیدِ ایزد جلّ شانہ فتح و فیروزی روزیٔ اولیاے دولت جاوید طراز گردد. و اعداے دین و دولت مستاصل مقہور شوند،

پیر دستگیر سلامت! حقیقتِ ایں راہ تا ولایتِ ہوت معلوم است[۴]، و از آنجا تا بنگش بواقعی ظاہر نہ شدہ و کیفیتِ راہِ راست را ملک حسین ابدالی و زمینداران دیگر کہ در سلکِ بندہاے درگاہِ سلاطین پناہ انتظام دارند مکرر ظاہر نمودہ اند و بعرضِ اقدس رسیدہ و بالفعل سرانجام ایں طریق از آب و آذوقہ تا سنگ لختاں کہ سرحد است بقدرِ مقدور شدہ و می شود و از چوتیالی تا قندھار زمینداران مذبور تعہدِ آب و علف و آذوقہ می نمایند، چنانچہ ملک حسین شاید ایں معنی را بعرض اشرف[۵] رسانیدہ باشد، و بعنایتِ الٰہی اگر بہار خوب شود، انشاء اللہ تعالیٰ لشکر نصرت[۶] رہبر از رہ گذرِ آب و علف عسرت[۷] نخواہد کشید، بر تقدیرے کہ بخاطرِ ملکوت ناظر قرار یافتہ باشد کہ ایں مرید را البتہ از غزنین

۱؎ ع اخلاص پرست ۲؎ ع توجہ رایات عالیات ۳؎ ع ہمین ۴؎ ع لشکر ۵؎ ع نیست ۶؎ ع بعرض مقدس ۷؎ ع لشکر ظفر اثر ۸؎ س ع

بدست آورندہ،

پیرو مرشد! ایں مرید سلامت! آنچہ بخاطرِ مقدس سیدہ محض الہام و عین صوابست، اگرچہ غنیم بدکیش قبل از رسیدنِ لشکر ظفر اثر تعقب ہا ربیاید ہر چند ایں معنی بعیدمی نماید، امید قوی است کہ بتائید ایزدی تنبیہ بواجبی یافتہ مستاصل گردد، و مرکوزِ خاطرِ مبارک بوجہ احسن بمنصۂ ظہور جلوہ گر شود،

قبلۂ جہانیاں سلامت! حقیقت نزاعے کہ دریں ولا میاں دولت تیرہ اختر و آتا رنابکار واقع گشتہ بنوعے کہ از واقعہ سرکار بھکر معلوم شدہ بود از کاغذ جداگانہ بعرض مقدس خواہد رسید، زمیندا دکی وچتیسالی و قونشنج کہ داخل بندہاے درگاہ اندمی نمایند کہ اگر جمعیے پیش از توجہ افواج منصورہ بر سر او تعین شوند، چوں از طرفِ غنیم لئیم مایوس شدہ، شاید برہنمونی سعادت، حلقۂ غلامی درگاہ سلاطین پناہ را آرائش گوش خود سازد، و بر تقدیرے کہ ایں توفیق نیابد دستگیر یا مستاصل خواہد گشت بنابراں معروض می دارد کہ اگر حکم شود در تاریخے کہ ایں مرید حسب الحکم الاقدس روانہ خواہد شد، جمعیے را باتفاق زمینداران مذکور تعین کند، کہ بعنایت الٰہی رفتہ قونشنج را متصرف شوند و اذوقۂ آں حوالی از سرکار بھکر براہ سیوی و کنجابہ خواہد رسید، پیش از وصول لشکر نصرت قرین در آنجا جمع نمایند،

آفتاب عالمتاب سلطنت و خلافت بر مفارقِ مریداں و بندہا تابندہ بماناد،

۹
۱۴

کمترین مریدان فدوی بعد اداے آداب عقیدت و بندگی کہ سرمایۂ حیات و زندگی است، ذرہ مثال بمسامع جاہ و جلال می رساند، فرمان عالیشان سعادت عنوان با سرپیچ زمرد، و مرواریدکہ مصحوب لیسا ولِ سرکار اعلیٰ شرفِ صدور یافتہ بود، روز یکشنبہ ہشتم ربیع الاول پرتو ورود بخشید، تارک مباہات وافتخار ایں مرید را با وجِ فلک الافلاک رسانید، تسلیم و آداب ارادت بجا آورد

ایں آنکہ اگرچہ سلامت حقیقت نہیں ہوئی سلامت بدانتر سلامت واقعی شدہ تا خواہد شد تا الاقدس ... شورتسلیمات،

راضی دارد، و دقیقه از دقائق اخلاق نامرعی نگذارد؛

قبلهٔ جهان و جهانیان سلامت! بر عالمیان ظاهر است که کار بندگان اعلیٰ حضرت خدا ساز است، و بمحض تائید الٰہی بے سعیٔ مخلوقے از پیش میرود، هر کس هر چه می کند برائے خود می کند، اما بحمد الله تعالیٰ که ایں مریدِ یمینِ ارشاد و پیر و مرشدِ حقیقی نفع خویش را از ضرر باز دانسته پیش رفتِ کار صاحبِ قبله و میر و ولی نعمت خود را اهم مطالب می داند، و جز ایں مقصودے ندارد، امید وار است که ایشاں را نوعے از طرز سلوک راضی و خرسند سازد که بعد مراجعت از فتح قندھار صورت حسن اتفاق در پیشگاه و باطن فیضِ مواطنِ اقدس ظاهر و هویدا گشته موجب مزید مجرائی ایں مرید شود،

حکم ارفع اعلیٰ بنفاذ پیوسته که نهضتِ موکبِ معلیٰ بصوبِ با صوابِ کابل ضرور است»

پیر دستگیر سلامت! اگر چه مریدانِ جاں نثار هرگز راضی نیستند که آں حضرت به نفسِ نفیس متوجه شوند، لیکن از آنجا که ضمیرِ خورشید نظیر مطرحِ اشراقاتِ قدسی و مهبطِ انوارِ غیبی است و اعلیٰ حضرت ظلِ الٰہی بمددِ عقل خدا داد و خرد دور بیں همه چیز را بهتر از همه کس دیده و دانسته اند، دریں باب هر چه رائے ممالک آرائے اقتضا فرماید محض مصلحت و عین حکمت است،

بر زبانِ قلمِ کرامت رقم گذشته که یک شق این است که برادرِ کلان آں مرید با وزیر دانائے صاحبِ تدبیر قلعهٔ قندھار را قبل نموده بدست آورند، و آں مرید با رستم خاں و دیگر بندهاے جاں سپار که همگی بست هزار سوار خواهد بود، بر زمین داور که راهِ در آمدِ غنیم مقهور است رفته آں قلعه را مفتوح سازد و راجه جے سنگه با راؤ ستر سال وغیره که مجموع پانزده هزار سوار بوده باشد بقلعه بست بفرستیم که آں را مسخر کنند، و شقِ دیگر آنکه آں هر دو برادر هر دو قلعه را قبل نموده مفتوح سازند و وزیر با تدبیر باتفاق جمعے از مردانِ کار بمحاصرهٔ قلعهٔ قندھار بپردازد و ازیں دو شق هر کدام که آں مرید بهتر داند عرض داشت نماید

---

[۱] س: وبت اتفاق [۲] تع: مربی و ولی، [۳] تع: امیدوار است «محذوف [۴] تع: موجب [۵] تب و چتر سال،

بلشکرِ ظفر اثر ملحق باید شد، حکم ارفع اعلیٰ صادر شود تا براہے کہ سابقاً از بھیرہ شدہ بکھسات رفتہ بود روانہ گردد، از آنجا حسب الحکم الاقدس براہ بنگش بالا بغزنین رسیدہ بلشکرِ فیروزی اثر پیوندد لیکن مسافتِ ایں راہ از ملتان تا کہسات یکصد و شانزدہ[1] کروہ است، تا وقتیکہ ایں مرید فدوی از این راہ بکھسات رسد از راہِ راست بقوشنج کہ از ملتان تا آنجا یک صد و بست و چہار کروہ است میتواند رسید، دیگر ایں مرید اخلاص و آئین فرمانبردار و محکوم است بہرچہ مامور گردد سعادتِ خود دانستہ انشاء اللہ تعالیٰ بعمل خواہد آمد، آفتابِ جہاں تابِ سلطنت و خلافت از افقِ حشمت و اقبال طالع و لامع باد،

۱۰
―
۱۵

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و آدابِ عقیدت و مراسمِ ارادت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامعِ عاکفانِ محفلِ جاہ و جلال میرساند، فرمانِ عالیشان کہ از مکمنِ[2] لطف و عنایتِ بے پایاں شرفِ ورود یافتہ بود، در ساعتِ فیض اشاعت سایۂ وصول انداختہ موجبِ امتیاز و سربلندی شدہ از ظہورِ عنایتِ عطریات و چوِدہ[3] کہ دماغِ جاں[4] را ز شمیمِ آں عنبر آگیں و زبانِ قلم در وصفِ آں مشک افشاں است کامیابِ مراد گردید، و ادائے تسلیمات نمودہ سرفراز گشت، نمی داند کدام عبارت پیدا کند و چہ مضمون بدست آرد تا شمۂ از خوبی ہائے ایں نادرہ وقت بیاں نماید، شکرِ مراحم و عطایا کہ مانند آلاءِ الٰہی نامتناہی است از وسعت آبادِ اندیشہ بیرون از حیطۂ حیز و چوں افزوں است، اللہ تعالیٰ ظلِّ عاطفت و ذرہ پروریٔ پیر و مرشدِ حقیقی را بر مفارقِ مریدان مبسوط داشتہ بندہائے فدوی را توفیقِ استرضائے خاطرِ ملکوت ناظر کہ جامِ جہاں نمادِ مرآتِ حقائقِ اشیا است کرامت کناد،

و حکمِ اشرف زینتِ[5] صدور یافتہ کہ آں مرید با محمد شجاع بہادر سلوکِ پسندیدہ نمودہ از خود

[1] س، ب یک صد نہیں ہے [2] ع مکمن نہیں ہے [3] س۔ عطریات وجوہ، ع "عطریات و چوِدہ" [4] ت، ب دماغِ جان را، [5] ع زینت محذوف

(۴)

روزنامچۂ سفرِ محاصرۂ قندھار نوبتِ دوم

از ملتان تا قندھار

۱/۱۹

مرید فدوی بعد ادائے آدابِ ارادت و عقیدت کہ متضمن ہزاراں شرف و سعادت است ذرّہ آسا بموقفِ عرضِ مقدسِ اعلیٰ میرساند، دو فرمانِ والاشان کہ روز پنجشنبہ چہارم و جمعہ پنجم اسفندیار[1] مذ، مصحوب جلو[2] داراں و محمد شریف یساول عز ورود دریافتہ بود، شب دوشنبہ و صباح این روز[3] ہشتم ماہ مذکور در حینے کہ ایں مرید تکیہ بر تائیدات ایزدی نمودہ بساعت مقرر از ملتان برآمدہ بود متواتر سایۂ وصول انداختہ، تارکِ افتخارِ ایں اخلاص سرشت را باوجِ کیواں رسانید؛

حکم جہاں مطاع پیرایۂ ورود یافتہ کہ چوں ہمراہ آں مرید دریں ولا[4] جمعیت زیادہ از دہ ہزار سوار نخواہد بود، ازیں جہت می فرمائیم کہ اگر از ملتان براہے کہ بدیہ شیخ میرسد بر ود، بہتر است، چہ براہ بہیرہ چہل کروہ ازیں لشکر دوری افتد، دیگر رضائے آں مرید، غرۂ اردی بہشت لشکر ظفر قرین براہ کابل از غزنین گذشتہ بہ پانزدہ روز ان شاء اللہ تعالیٰ بقندھار میرسد، اگر آں مرید رفتن خود براہ راست قرار می دہد، پس آنچناں روان[5] شود کہ پانزدہم اردی بہشت بقو شیخ و از انجا بدہ روز بقندھار برسد؛

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! کیفیت راہے کہ از ملتان بدیہ شیخ می پیوندد چنانچہ قبل ازیں معروض

[1] ب- اسفندیار مذ، [2] ع- جلوداران، [3] ع آن روز [4] ت با جمعیت از دہ ہزار [5] ت روانہ شود ب میرود،

بر پیشگاهِ ضمیرِ آفتاب تاثیرِ پیر و مرشدِ حقیقی پوشیده نیست که مرید جز فرمان برداری و اطاعت
و امتثالِ حکمِ اقدس چیزے نمی داند و چنانکه بخاطر[1] مقدس رسیده محض صواب است، و قبلۂ جہانیان اعقل[2] و
اعلمِ دوران بجمیع امور دانا اند و آنچه بخاطرِ مبارک میرسد الیق و انسب است، اما بحکم المامور معذور موافق
دریافتِ ناقصِ خود معروض می دارد، که اگر پیش نهادِ ہمت والانہمت آن است، که قلعۂ زمین داور
و بست پیش از قندهار گرفته شود، درین صورت ہرآئینه شقِ اوّل اولیٰ خواهد بود، این مرید انشاء الله
تعالیٰ حسب الحکم الاقدس در زمین داور بوده بواقعی از غنیم مردود مقهور خبردار خواهد شد، بلکه باقبالِ
جہاں کشاے تا ہرات ہیچ جا عنان باز نکشیده دمار از روزگارِ معاندانِ نابکار خواهد برآورد،

---

[1] تس و تب خاطر [2] ع اعقل زمان،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! اگرچه همت جهان کشاے ممالک پیراے اعلیٰ حضرت همه وقت مصروف اعاظم بوده و خواهد بود، لیکن عزیمتِ ایں سفر خجسته اثر که بدلالتِ الهامِ غیبی بخاطر مبارک رسیده، و بمحضِ تائیدِ الٰهی مصمم گردیده، ازاں قبیل است که طرازِ مآثرِ سلاطینِ اعلیٰ مقدار می تواند شد، حق تعالیٰ[1] عالم و عالمیاں را سالهاے بسیار از آثار عزمِ کشورکشا و همتِ جهاں آرا بهره مند و کامیاب داراد، ایں مرید اگر بدیں توقف مامور نمی بود تا حال بحضور[2] می رسید، اکنوں نیز به توفیقِ الٰهی بعد وصول امرا از دریاے سنده گذشته، انشاء الله تعالیٰ آں چناں طے مسافت خواهد نمود که پانزدهم ماه اردی بهشت بقندهار برسد،

قبله و کعبهٔ دو جهانی سلامت! روز پنجشنبه مسطور[3] محمد صفی با خلعتِ خاصه و دو حقهٔ عطر و یک فیل با تلایه و دو اسپ که بایں مرید عنایت شده بود رسید، ایں فدوی اخلاص اندیش تسلیماتِ مریدی بتقدیم رسانیده، بعطایاے[4] بے پایاں شرف برشرف اندوخت، اسپِ عربی خیلے آرمیده و خوش جلوست، دریں مدت چنیں اسپے بایں مرید کمتر عنایت شده[5] بود، فیل را خود چه تعریف تواں کرد، بسیار خوش فعل و خوش ترکیب است، بصفاتے که باید آراستگی دارد، قادر علی الاطلاق عز اسمه ظل ظلیلِ الطاف و اعطافِ بیکرانِ پیر و مرشد را بر سائرِ مریداں عموماً و بریں فدوی خصوصاً مستدام داشته، ابوابِ نصرت و فیروزی بر روے روزگارِ اولیاے دولت نصرت شعار مفتوح گرداناد،

$\frac{۳}{۱۸}$

مرید اخلاص کیش زمینِ خدمت، بلبِ ادب بوسیده ذره صفت بعرضِ اقدس می رساند، منشورِ کرامت ظهور که بست و دوم اسفندیار مرقوم قلم عنایت رقم شده بود دیکشنبه ششم ربیع الثانی مصحوب دلیاول سرکارِ معلّٰی شرف ورود بخشیده، موجبِ افتخار و مباهات گشت، ایں مرید با جهان جهاں بهجت و شادمانی استقبالِ آں مایهٔ سعادت و کامرانی نموده تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید،

---

[1] ع ـ حق سبحانهٔ تعالیٰ، [2] ع ـ مذکور [3] ع ـ بآں عطایاے، [4] ع ـ عنایت [5] ع ـ برروے،

داشته خوب معلوم نیست، مع هذا انچنان از تقریر جمعے که بقدر اطلاع دارند ظاهر شده این ست که منزل قریب بست[1] کرده آب مطلقاً ندارد، و در چند منزل محتمل که غله بلشکر ظفر اثر کمتر برسد، چون در منشور لامع النور که سابقاً مصحوب محمد بیگ یساول پرتو ورود انداخته، بقلم گوهر بار خجسته رقم زینت نگارش یافته بود که آن مرید ازین سه راه یکے را اختیار نماید، بنا بران اطاعت حکم واجب الاتباع را لازم دانسته می خواست[2] براه بهیره که از خصوصیات آن آگهی داشت، روانه شود، درین وقت فرمان اعلی شان رسید، نظر بکمیت و کیفیت جمعیت همراهان نموده انشاء الله تعالی بهمان راه راست عازم خواهد گشت و حسب الحکم الاقدس پانزدهم اردی بهشت بقوشیخ رسیده، گروهے را با زمینداران پیشتر از خود خواهد فرستاد که اذوقه را فراهم آورند،

آفتاب خلافت از مطلع کشورکشائی تابان بماناد،

۲/۱۷

مرید اخلاص کیش عقیدت سرشت آستان ارادت و بندگی بلب ادب بوسیده، ذره مثال بمسامع جاه و جلال می رساند که فرمان رفیع الشان عنایت عنوان با کلغی[3] الماس که مصحوب محمد میرک گرزبردار بود، شب پنجشنبه بست و ششم ربیع الاول کرامت ورود بخشیده، تارک افتخار و امتیاز این فدوی را از اوج کیوان گذرانید، تسلیمات عقیدت از خلوص طویت بجا آورده، بعنایت بے غایت پادشاهی سرفراز گشت، و آن پیرایۀ سربلندی صوری و معنوی را آرایش فرق عزت تشرف ساخت، در منشور لامع النور مندرج بود که بشاه نواز خان و قلیچ خان که در بهیره است، فرمانها[4] صادر شد که بسرعت هرچه تمامتر خود را بآن مرید رسانند، ما بمبارکی روز شنبه[5] بست و نهم ربیع الاول بچهار کروهی بدریاے چناب رسیدیم؛

---

[1] ب، هشت کرده، [2] ع می خواست نشنید، [3] س - کلگی، [4] ع فرمان صادر شده، [5] ب - روز دوشنبه،

پیر دستگیر سلامت! ایں مرید مزاج داں کہ ارشاد یافتۂ مرشدِ کاملِ تحملِ خود است و مرضی طبعِ مقدس را نیکو می داند، حسب الحکم الاقدس شبِ شانزدہم ربیع الاوّل بساعتِ مختار از ملتان برآمد یک کروہی شہر نزول نمود و پس از دو مقام روز پنجشنبہ نوزدہم یک کروہ از آنجا پیشتر آمد و دریں مکان دہ روز توقف گزیں سلخ ماہ مذکور نزدیک بکنارِ دریا منزل کرد، و بتوفیقِ ایزدی ہفتدہم ربیع الثانی از ینجا کوچ نمودہ از آب گذشتہ چناں رواں خواہد شد کہ بست و سیوم اردی بہشت مقارنِ وصولِ عساکرِ گردوں مآثر بقندھار برسد کیفیتِ حال از واقعۂ ملتان بمسامعِ اقبال مجامع[1] رسیدہ باشد، غالباً جلودارانِ نادانستہ عرض کردہ اند،

مرقوم قلم گوہر بار جواہر نثار شدہ کہ برادرِ کلانِ آں مرید را ہر چند فرماں نوشتہ بودیم کہ چوں بسببِ بیماری کہ در راہ کشید خود را بوقت نتوانست رسانید، برگشتہ بہ بنگالہ برود غیرتِ فرزندی ما[2] آں فرزند را نگذاشت کہ برگردد و بایلغار روانۂ ملازمتِ ما شدہ تا شاید کہ در ساعتِ نزولِ موکبِ معلّٰی بکابل خود را بملازمت برساند و فردائے آں رخصت شدہ در غزنین بلشکرِ ظفر قریں ملحق گردد،

قبلہ و کعبۂ ایں مرید سلامت! آنچہ از غیرت و قوتِ نفس[3] بادشاہ زادۂ جہانیاں بخاطرِ ملکوت[4] ناظر پرتو انداختہ بیان واقع است[5]، آرے مریداں جانسپار را در راہِ عقیدت و بندگی چنیں ثابت قدم باید بود، الحمد للہ کہ بتوجہ باطن قدس مواطنِ اعلیٰ حضرت صحتِ کامل نصیبِ[6] ایشاں شد و بایلغار عازمِ دریافتِ پائے بوسِ اقدس کہ معراجِ ہمتِ سعادتمنداں است گردیدہ اند، امید کہ عنقریب فیضِ ملازمت باسعادت حاصل نمودہ بلشکرِ نصرت اثر ملحق شوند، تا باتفاق در پیش رفتِ خدمتِ مرشد و ولی نعمتِ خود لوازمِ سعی و کوشش بظہور آید،

قادرِ علی الاطلاق اولیائے دولتِ ابد قریں را موید و مظفر داشتہ بلادِ ربعِ مسکون[7] را از انوارِ

---

[1] ق: بسامع مجامع، [2] ق: غیرت فرزندی نگذاشت. [3] ق: وقوت پادشاہزادہ، [4] ب: بخاطر ناظر ملکوت [5] ب: واقع شد، [6] ب: نصیب آں [7] ب: بلاد ربع مسکون او،

مندرج بود که چوں بست و سیوم اردی بهشت ساعتے بغایت مسعود است و عساکر گردوں

مآثر که براه غزنین تعیین شده اند در آں ساعت بقندهار خواهند رسید، باید که آں مرید نیز بتاریخ مسطور

خود را بآنجا برساند؛

قبلهٔ کونین سلامت! از آنجا که قبل ازیں حسب الحکم الاقدس ساعت وصول افواج نصرت آثار بقندهار

پانزدهم اردی بهشت قرار یافته بود، فدوی رضا جوے تعزیاآں کرده می خواست، روز پنجشنبه دویم فرودین

از کنار دریاے ملتان کوچ نموده از آب بگذرد، الحال که راے عالم آراے خورشید ضیاے بالهام غیبی

چنیں اقتضا فرموده روزے چند درهمیں منزل توقف کرده ان شاء الله تعالی بتائیدهاے درگاه سلاطین

پناه که بهمراهی ایں مرید نامزد شده اند، انچناں قطع مسافت خواهد نمود که بساعت مقرر داخل قندهار برسد،

امید که فتاح علی الاطلاق بفضل و کرم خویش و قوت طالع اقبال مطالع اعلیحضرت بایں وجهے ایں فتح نگرف

نصیب اولیاے دولت ابد اتصال گرداند۔

۱۹

بعد ادائے آداب ارادت و عقیدت که سرمایهٔ هزاراں سعادت است، قدسی مثال لامع جمال

و جلال می رساند فرمان رفیع الشان که مصحوب جلوداراں صادر شده بود، آخر روز شنبه دوازدهم ربیع الثانی

شرف ورود ارزانی داشته باعث امتیاز و سربلندی گردید، ایں اخلاص سرشت باستقبال آں موهبت

کبری شتافته تسلیمات مریدی بجا آورد،

پیرایهٔ نگارش یافته که دو عرض داشت آں مرید روز جمعه که وزن مبارک قمری ما بود رسید

و از تقریر جلوداراں معلوم شد که آں مرید تا هشت روز در منزل اول بوده، ایں مقدار توقف در منزل

اول پیش، اهل نجوم مناسب نیست، بایستے یک کروه پیشتر کوچ نموده درآنجا چند روز مقام می کرد،

[illegible] ۔ گرد اناد، [illegible] هزاراں نهیں هے، [illegible] ثابت شد [illegible] تا هشت روز، [illegible] یک کوچ [illegible]

رسید و برای گذشتِ سپاه ظفر دستگاه یک روز در انجا مقام کرده[1] بست و پنجم ربیع الثانی از آب عبور نموده
انشاء الله تعالی ازین منزل کوچ بکوچ عازمِ مطلب گشته[2] حاجی رونجه و مبارک[3] بلوچ و ناهران را با جمعیتی
که تعهدِ سرانجامِ آن نموده اند همراه خواهد گرفت،

پیر دستگیر سلامت! ولایت متعلقهٔ بلوچان خیلی معمور و آبادان بنظر در آمد، زراعت سیلابی[4] و
چاهی بسیار و خوب می شود، اکثر جا مرغزار[5] و جاهای دلکشای با صفا دارد، اسد ملازم[6] این مرید که او را پیش از
عساکرِ منصوره بجهت تسلیه و دلاسای زمینداران و فراهم آوردنِ اذوقهٔ آن نواحی از کنار دریای ملتان
رخصت نموده بود، درین تاریخ قریب چچه رسید، از انجا منزل بمنزل روانهٔ توشنج خواهد شد،

قبله و کعبهٔ این مرید سلامت! حقیقتِ نرخِ اجناس نوعی که درین منزل بخرید و فروخت شده
از روزنامچهٔ وقائعِ لشکر نصرت اثر بعرضِ مقدس رسیده باشد،
ناصرِ حقیقی جلّ شانه اولیای دولت بیزوال را مظفر و منصور ساخته بکنونِ خاطر[7] بوجه احسن منصفهٔ ظهور جلوه گر گرداناد[8]

۲۲

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و مراسمِ عقیدت و ارادت که متضمنِ هزاران شرف و[9]
سعادت است، بجا آورده ذره آسا بعرضِ اقدسِ اعلی می رساند که این مرید فدوی[10] بتوفیقِ الهی هفتم
جمادی الاول به چچه رسید، چنانچه تا اینجا کوچ بکوچ آمده پس ازین منزل بمنزل طی مسافت نمودن انشاءالله
تعالی بساعتِ مقرر بمقصد خواهد پیوست، کیفیتِ این منازل از وفورِ آب و فراوانی علف و اذوقه
از روزنامچهٔ وقائعِ مفصل بعرضِ مقدس رسیده باشد، اسد فرستادهٔ این مرید بتاریخِ مذکور از چیتیالی گذشته
روانه پیش گشت و زمینداران آن نواحی دولتخواهی درگاه سلاطین پناه را وسیلهٔ نجاتِ خویش دانسته و بتقدیمِ اطاعت

---

[1] ع مقام نموده [2] ع. [3] ع. حاجی و مبارک بلوچ [4] ع سیلانی [5] ب مرغزاری، [6] ع اسد غلام این مرید،
[7] ع. خاطر اقدس، [8] ع. گرداند، [9] ع. هزاران سعادت است، [10] ع. این فدوی،

آفتابِ عالمتابِ خلافت وجهانبانی روشن و منور گرداناد،

۵ / ۲۰

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده وآدابِ ارادت وعقیدت بجا آورده ذره صفت بعرضِ
مقدس میرساند، منشور لامع النور که مصحوبِ جلوداران سرکار معلّٰی تشرف صدور یافته بود، اخر روز پنجشنبه هفتدهم
ربیع الثانی پرتوِ ورود انداخته سرمایۀ فخر ومباهات گردید، مراسم تسلیمات بتقدیم رسانید، بوصول آن گرامی عطیه سربلندی یافت
قبلۀ کونین سلامت! بتوفیقِ الٰهی این عقیدت کیش روز شنبه نوزدهم ماه مذکور با هر دو خانه زادِ اعلٰحضرت
از کنارۀ دریاے ملتان کوچ کرده بسلامت از آب گذشت، و دیگر خانه زادان پرستاران را رخصت
شهر نمود، واز ملازمانِ خود میر مراد مانژندرانی را با سه صد سوار براے محافظتِ صوبه گذاشته، و یکهزار
سوار با فوجدارِ بهکر و سیوستان بحال داشته، باقی جمعیت که تفصیلِ آن از روزنامچۀ وقایعِ لشکرِ ظفر اثر
بعرضِ اقدسِ اطهر خواهد رسید، با خود همراه گرفت، انشاء الله تعالیٰ بچهار منزلِ دیگر از دریاے سند عبور
نموده بعد از دو مقام بکوچ متواتر روانه پیش خواهد شد،
پیر دستگیر سلامت! چون بعضے از منازلِ این راه کتل ها و تنگیها وارد و آب و علف این قدر نیست
که تمامی لشکرِ نصرت رهبر را یک دفعه کفایت تواند کرد، بنابران بخاطرِ فاترِ این مرید رسید که افواج
منصوره تا سرحدِ قندهار پیش و پس قطع مسافت نموده، از آنجا بموجبے که ارشاد رفته بتوزکِ تمام عازم مقصد شوند
نصرت بخشِ حقیقی عز اسمه اولیاے دولتِ جاوید طراز را قرینِ فتوحاتِ تازه داشته ابوابِ
نصرت و ظفر بروے روزگار بندهاے فیروزی آثار مفتوح گرداناد،

۶ / ۲۱

آدابِ ارادت وعقیدت از خلوصِ نیت وصفائی طویت بجا آورده ذره مثال بمسامعِ جاه و
جلال می رساند که این مرید باعانت وعنایتِ ربانی از منزلِ لشکر بهار کوچ متواتر بکنارِ دریاے سند مع

له نع ماه مذکور، ٢له نع انشاءالله المستعان، ٣له نع تنها، ٤له نع متوجه مقصد خواهند شد، ٥له نع بروے، ٦له نع عساکر، ٧له ن و نع فاطر،

بہشت در چستیالی مقام نمود، روز تحریر عرضداشت کہ پانزدہم شہر مسطور است بدو کروہی دوکی منزل کرد، انشاء اللہ تعالی ازین منزل در سہ روز بقوشنج رسیدہ و در آنجا نیز برای گرفتن آذوقہ یک مقام کردہ، در عرض ہشت ستزدہ دیگر بست و سیوم اردی بہشت موافق سیوم جمادی الثانیہ بقندھار خواہد رسید، و چنانچہ حکم جہاں مطاع بنفاذ پیوستہ باتفاق خان سعادت نشان قلعہ را محاصرہ خواہد نمود، اگر دولت خواہان صلاح دانند کہ این مرید چند کروہ از قندھار پیشتر رفتہ بطرف زمینداور و بست فرود آید حسب الحکم الاشرف رستم خان بہادر فیروز جنگ را با فوج کہ ہمراہ اوست ہراول خود قرار دادہ جرانغار و برانغار را بموجب حکم سابق از مردمی کہ با این مرید اند مقرر خواہد کرد،

پیر و مرشد مرید نواز سلامت! در فرمان عنایت عنوان از روی بندہ نوازی خبر غنیم بسمت اندراج یافتہ بود، نوعی کہ بخاطر مقدس پرتو انداختہ ظن غالب[1] است، کہ آنہا در این مرتبہ ارادۂ جنگ صف نکنند[2] این فدوی جاں نثار[3] را امید بفضل کرم قادر مطلق عز اسمہ واثق است کہ آں فرقۂ باغیہ بہر طریقی کہ پیش آیند با ہمیں مقدار[4] مردم کہ ہمراہی این مرید تعین خواہند شد، دمار از روزگار بدکیشان برآوردہ و باقبال جہاں کشائی بادشاہی تنبیہ براصل نمودہ مستاصل سازد،

پیر دستگیر سلامت! آخر روز مذکور عرضداشت اسد ملازم[5] این مرید رسید، نوشتہ بود، کہ برادر قسیر خان براہنمونی دولت توفیق خدمت گذاری و دولتخواہی درگاہ جہاں پناہ یافتہ می خواہد کہ او را بسیند، و بعد وصول عساکر گردوں مآثر بآں حوالی ہمراہ او ملازمت این مرید نماید،

قبلا! این فدوی سلامت! چستیالی قصبہ ایست معمور تخمینا مشتمل بر سہ صد خانہ واز افغان[6] ترین، زراعت از گندم و جو خوب و بسیار دارد، و آب چشمہ قریب بدو آسیای آب از پلی قصبہ میگذرد[7]

۱؎ تع- غالب آن است، ۲؎ تع- ش، ۳؎ تع- جان سپار ۴؎ تع- آیندہ ہمیں مقدار مردم ہمراہی کہ با این مرید تعین خواہد شد ۵؎ تع- غلام، ۶؎ تع- سی صد خانہ افغان ترین، ۷؎ ہکذا

قبلهٔ دو جهانی سلامت! این عقیدت سرشت درآں ایام که دولت تعلقداری قندهار فرازی داشت
از ملازمان خود را از ملتان فرستاده بود که خربزهٔ کاریز بیاورد و از رهگذر خطرات چندگاه در مشهد
بسر برده دریں دولا سیوم شهر حال به بست روز از قندهار در منزل سنگ دره رسید، اخبارے که تقریر
نموده از کاغذ جداگانه هویدا خواهد شد، از جمله خربزه آنچه قابل ارسال بود از راه بهبود درگاه جهان پناه
فرستاده، امید که خوب برسد، زیاده جرأت از حدّ ادب دور دیده بدعاے دوام دولت و اقبال ختم نموده
آفتاب خلافت و جهانبانی بر مفارق ساکنان ربع مسکون تابنده بماناد،

۸
۲۳

مرید اخلاص سرشت آداب ارادت و عقیدت از خلوص نیت و صفائی طویت بجا آورده
در صفت بعرض مقدس می رساند، فرمان سعادت عنوان که شب هژدهم شهر ربیع الثانی از باغ
فرح افزا که اسمی است با مسمّی شرف صدور یافته بود صبح روز مبارک دوشنبه سیوم اردی بهشت
در حینیکه این مرید عزیمت منزل چیتالی داشت بوصول آں عطیهٔ عظمی فرق افراز و سربلند گردید، تسلیمات
مریدی بتقدیم رسانید، قبل ازیں بعد عبور از دریاے ملتان مصحوب جلوداران سرکار معلّی در جواب
فرمان والاشان و پس از گذشتن از آب سنده از منزل لاکهو بدست پیادهاے افغان همچنین
از چه باخبار ایران عرائض ارسال داشته یقین که تا حال بمسامع جاه و جلال رسیده باشد،
قبلهٔ کونین و کعبهٔ این مرید سلامت! چوں از منزل لاکهو تا چیتالی بکوچ متواتر طے مسافت
شده بود، و از رهگذر سنگلاخ و نشیب و فراز راه بار بردار لشکر ظفر اثر زبون گشته، بنا برآں بجهت نفس
راست کردن دواب برداشتن از وقفه روز شنبه چهاردهم شهر جمادی الاوّل مطابق چهارم اردی

---

۱۸ تعـ - درآں ایام که تعلقداری قندهار سرفرازی است، ۱۹ تعـ - خراب، تن - خطرات ۲۰ تن - دریں شهر ۲۱ ب - بگذر
۲۲ تعـ می خواهد گردید، ۲۳ تعـ فرستاده، ۲۴ تعـ همه هم، ۲۵ تعـ همچنان ۲۶ تعـ قبله و کعبهٔ این مرید ۲۷ تعـ رهگذر سنگلاخ
نشیب و فراز بار هموار لشکر، ۲۸ تعـ ۰ ده [illegible]

آب باراں در انہا جمع می شود، موجود است، و در کمرِ کوہ چشمہ ایست کم آب کہ مرورِ ایام اپناشتہ شدہ، با جملہ مکانے مرتفع و وسیع و متین است،

پیرو مرشدِ حقیقی سلامت! چوں از سنگ نخشان تا سرحدِ ملتان داخلِ زمینداری حاجی بلوچ است و بے وجود او در انجا ضبطِ راہ از قرار واقع صورت[۱] نداشت، و راہِ بابری نیز کہ درمیان سرزمین مبارک بلوچ می گذرد جاری نبود، معہذا توفیقِ سرانجام جمیعتے کہ خود دریں یساق خیر مساق[۲] تعہد کردہ بودند و در برابرآں مبلغے از پیشکش مقرر آنہا موقوف شدہ نیافتند، بنا بر آں[۳] آنہا را از ہمیں منزل بجہت جاری داشتنِ راہہا و رسانیدنِ رسد بلشکر ظفر اثر رخصت نمودہ از جملۂ آں مبلغ کہ بشرطِ جمیعت موقوف گشتہ بود[۴] تسکب دو لک[۵] پنجاہ ہزار عباسی از حاجی نوشتہ مقتاو و پنج ہزار عباسی از مبارک گرفت کہ بمیعاد مقرر رو براہ کردہ واصل سازند، و از منزلِ مذکور بست و یکم کوچ کردہ بست و سیوم ہفت کردہی قوشنج نزول نمود،

مرشد مرید نواز سلامت! دولت برادرِ شیر خاں ترین اگرچہ قبل ازیں بعد وصولِ اسد ملازم ایں مریداں نواحی مکتوبے درجوابِ نوشتۂ او فرستادہ اظہارِ ارادت و اطاعت[۶] نمودہ بود، لیکن چوں درہماں[۷] اثنا از جانبِ والی ایران دو رقم مشتمل بر استمالت و دلاسا باو رسید مغلوب واہمہ گشتہ می خواست کہ از آں ارادہ برگردد، آخر الامر باقبالِ بے زوالِ بادشاہی و حسنِ سعیٔ اسد فرستادۂ ایں فدوی کہ اکثر زمینداراں و الوساتِ ایں ضلع را کہ دریں مدت رجوعے نداشتند در سلکِ دولتخواہاں در آوردہ در سرانجام رسانیدنِ رسد بلشکر فیروزی اثر اہتمام شایستہ کردہ و مطمئن خاطر شدہ آں نوشتہا را کہ فی الحقیقت سرنوشتِ او بارا دبود اعتبار نمودہ[۸] ظاہر ساخت، چنانچہ آں ہر دو رقم با ایں عرضداشت

---

[۱] ع - خوب نداشت و راہ بابری، [۲] تس - بعہد [۳] ع بنا برآں . . . . . گشتہ بود نہیں ہے [۴] تب لکھو [۵] تب - اشاعت، [۶] تس چوں درہمہ اثنا و تب درچوں ہمہ اثنا، [۷] تس - نمودہ،

می گذرد، دریں روز که مقام واقع شد نرخ جو ۸ سیر بود، و غلۂ دیگر وافر و علف نیز بلشکر ظفر اثر رسید[1]،
در چہ پنجاہ سوار ملازم خود دو وبیست[2] سوار از حاجی بلوچ بطریق تھانہ گذاشتہ در دولی و قوشنج
تیر انشاء اللہ تعالیٰ تھانہ خواہد گذاشت،

آفتاب عالمتاب خلافت و جہانبانی از افق اقلیم کشائی و کشورستانی طالع و لامع باناد،

۹
۱۴۴

مرید اخلاص سرشت مراسم ارادت و آداب عقیدت بجا آوردہ، ذرہ مثال بمسامع جاہ و
جلال می رساند که ایں مرید روز پنجشنبہ شانزدہم جمادی الاول از دوکروہی دوکی که قصبہ[3] ایست
معمور تر از چستیالی تخمیناً مشتمل بر پانصد خانہ دار ترین[4] و در بیرون آں قلعچہ گلین[5] و باغچہ مختصرے واقع
است، کوچ نمودہ و عالم برگی منصب داراں بادشاہی را باسی نفر برق انداز از ملازمان خود و صد
سوار از جملہ جمعیت ناہران زمیندار سیت پور بہ تھانہ داری آنجا مقرر نمودہ وز اںپیش شدہ و بستم[6] آں ما بمنزل طلق سیر
وآں کوہیست رفعت اساس در زمین مسطح اطرافش از جانب جنوب و شمال بفاصلہ یک گروہ
دو کوہست که به پچمندرک منتہی میشود، و اطراف شرقی و غربی میدان، دورہ اش از پایان چہار کروہ،
و بر بالاے قلۂ آں که سنگ[7] سخت است، در سوالف ایام قلعے بودہ طول آں یک کروہ و عرضش
جاے چہل جریب و بعضے جاسی جریب و کمتر ازآں و براے برآمد و فرود آمد بجز یک راہ تنگ[8] و
دشوار که پیادہ بتلاش بسیار تردد[9] دراں تواند کرد ندارد، از آثار قلعہ[10] و عمارات سابقہ بالفعل دیوار
سنگین بسمت جنوب و چند خانۂ کہنہ ویران و یک مسجد شکستہ و چند آبگیر برہم خوردہ که در موسم برسات

[1] ع، بلشکر رسیدہ، [2] ع، قصبۂ دوکی جائے است، [3] ع، ترین محذوف، وس خانہ دار افغان ترین،
[4] ع، قلعچہ گلی، [5] ع ہشتم، [6] ب، بر بالاے آں قلعہ انکہ سخت سنگ است وس، بالاے قلعہ انکہ سنگ سخت است، وع
بر بالاے قلعہ آں سنگ سخت است، [7] ع، سنگ، [8] شوار، [9] ع، تردد تواند کرد، وس تردد تواں کرد، [10] ع، از آثار محذوف

چنانچه دو سه شب از قوشنج آں طرف یخ می بست و دریں طرف کوتل[1] تو احرارتے پیدا کردہ،

قبلۂ ایں فدوی سلامت! قصبۂ قوشنج در معموری از دوکی زیادہ است، و قلعہ اش از گل تعمیر یافتہ و بنا نہادۂ شیرخاں است، از قلعۂ دوکی وسیع تر و مستحکم تر است، نہرآبے بعرض یک و نیم گز درمیان قصبہ جاری است! حمامے مختصر[2] داشت، و مسجد جامعی دارد کہ بیرون قلعہ برکنار تالاب کوچکے کہ از آب نہر پرمی شود عمارت کردہ اند و جاے حاکم نشین قلعہ شیرخان[3] و دولت مذبور است کہ بالفعل متعلقان دولت درآنجا می باشند، و در بیرون قلعہ متصل بمسجد باغے است گل سرخ فراواں، و درخت میوہ دار از شفتالو و زرد آلو بقدر دارد،

فتح علی الاطلاق عز شانہٗ ابواب فتح و فیروزی بروے اولیاے دولت ابد پیوند مفتوح ساختہ آفتاب عالمتاب خلافت جہانبانی از مطلع اقبال و کشورستانی طالع دارد،

---

[1] تع - کوتل نہیں ہے [2] تع - حمامے مختصر و مسجد جامعے دارد [3] سق - قلعہ شیرخان است، ب - قلعۂ شیرخاں، دولت مذکور است، (کذا)

از نظر اقدس خواهد گذشت، و از روی کمال اخلاص و اعتقاد بقدم اطاعت و انقیاد آمده در تاریخ مسطور ملازمت این مرید کرده و برای اظهار رسوخ عقیدت و دولتخواهی خویش بهرام نام غلام والی ایران را که آثار نکوهیده[1] اطوار درین ایام نزد او فرستاده و چیزی نوشته طلبیده بود که در قلعهٔ رفیق او باشد، گرفته پیش این مرید آورد، و این فدوی او را روانهٔ ملتان نمود،

بعرض مقدس رسیده باشد که دولت مذکور از جملهٔ خوانین و مردم معتبر والی ایران بوده و نقاره یافته نوبت می زده و از سرحد پچمنذرک تا سنگ تخشان که ولایتی است معمور و آباد[2] طولش هفتاد کروه پادشاهی و عرضش تخمیناً بست کروه باشد، تنخواه او کرده، باوجودیکه آثار نابکار نزاع[3] با او بهم رسانیده بود، رعایتش می نمود، الحال که برهنمونی بخت و دلالت[4] سعادت، توفیق بندگی درگاه سلاطین پناه یافته و دولتمند دوجهانی گشت، این مرید این معنی را شگون افتتاح ایران و رجوع دولت والی آن باولیای درگاه والاجاه گرفته او را بالطاف و نوازشات بادشاهانه که شامل حال بندهاست، استمالت و مستظهر گردانیده محالیکه بدو متعلق بود بهمان دستور بحال داشته همراه گرفت، امیدوار است که در خور عقیدت و اخلاص خود نوعی سرافراز و سربلند شود که باعث رجوع دیگران گردد،

سید باقر بخاری را که تعیناتی صوبهٔ ملتان بود با تابینیان او و پنجاه سوار تیرانداز و برق انداز نوکرانی خود بطریق تهانه در قوشنج گذاشته و روز مبارک دوشنبه بست و هفتم از کوتل پچمنذرک عبور نموده امروز که سه‌شنبه بست و هشتم است برای گذشتن بهیر مقام کرد، انشاء الله تعالی چنانچه پیش ازین مکرر معروض داشته در ساعت مقرر بقندهار خواهد رسید، برآمد این[6] کوتل سی هفت جریب فرود آمد که خیلی شده است چهل جریب و راهش بنهایت تنگی است، از دوکی تا بد و منزل پای کوتل هوا سرد بود،

[1] ت: نیکوهیده، [2] ع: آباداں، [3] ت: نزاع تمام، [4] تب: دلالت باسعادت، [5] تب: نهر، [6] ع: از کتل، ت تب: و فرود آمد و راهش در نهایت تنگی است (د) ت: و فرود آمد که خیلی تند است چهل جریب و راهش شده منزل پای کتل

می شود خود را در محفلِ انصاف منفعل و شرمنده می یابد، حق تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ الطاف و اعطافِ مرشدِ حقیقی را بر مفارقِ بندہاے جان نثار مبسوط داشته این مرید را توفیقِ خدمتِ شایسته رفیق گرداند[1] که بوسیلۂ آں ازیں خجلت برآمده در نظرِ کیمیا اثرِ پیر دستگیرِ خود[2] سرخرو و سربلند گردد،

شرف اندراج یافته بود[3] که پادشاهزادۂ جہانیاں قریب هزار کرده راه از بنگاله آمده بسعادتِ[4] ملازمت مشرف شده[5] غره شهر مبارک جمادی الثانیه آں فرزند را رخصتِ قندهار خواهیم فرمود،[6] از مریدانِ خالص نیت صافی طویت که انقیادِ حکم و پیروئ رضاے کعبه و قبلۂ خویش سرمایۂ سعادت[7] می دانند چنیں سزد، الحق[8] این راه دور و دراز را بسیار خوب قطع نموده خود را بوقت کار رسانیدند[9] یقین که بتاریخِ مذکور مرخص شده متوجه مقصد گشته باشند،

این مرید باساعتِ مقرر در برابرِ قلعۂ قندهار فرود آمده باتفاقِ خانِ سعادت نشان[10] بندہاے درگاهِ سلاطیں پناه را سرگرمِ محاصره ساخت، فتاح علی الاطلاق گلبنِ مقصود بنسائم فتح و فیروزی شگفته داشته اولیاے دولتِ ابد اتصال را عنقریب هم آغوشِ شاهدِ نصرت و ظفر گرداناد[11]،

مرقومِ قلمِ گوہربار شده که در هر باب آنچه بایست بخان دستور الوزرا فرموده ایم خاطر نشانِ آں مرید خواهد نموده بموجبِ آں عامل گردد،

قبله و کعبۂ دو جہانی سلامت! ازانجا که این فدوی همواره از درگاهِ ایزدِ بے نیاز[12] توفیقِ استرضاے خاطرِ مقدس می خواهد، و آں را سببِ معموری دین و دنیاے خود میداند، امیدوار است که موافقِ آنچه ارشاد یافته انشاء الله تعالیٰ از قوت بفعل آورد،

[1] تس و ع. رفیق کند، [2] ع خود نہیں ہے [3] ع. شرف شده۔ [4] تس. سعادت، [5] ب بالحق، [6] ع۔ گرداند، [7] ع، بے نیاز نہیں ہے، [8] ع۔ امیدوار است کہ انشاء اللہ تعالیٰ موافقِ ارشاد از قوت بفعل آورد،

(۴)

محاصرۂ قندھار نوبت دوم

۱/۲۵

کمترین مریدان جاں سپار، زمین خدمت بلب ادب بوسیده، ذرّه مثال بمسامع جاه و جلال می رساند که دو منشور لامع النور سعادت ظهور[1] مشتمل بر اضافهٔ منصب این مرید[2] خبر بهجت اثر ملازمت نمودن بادشاه زادهٔ جہانیاں که مصحوب خاں سعادت نشاں بود و دیگرے متضمن عنایت بے غایت پنج لکھ روپیه مساعده که دریں ولا بصیغهٔ انعام مرحمت شده و حامل آں یسا ولان بودند، روز یکشنبه بست سیوم اردی بہشت مطابق سیوم شہر جمادی الثانی، در ہنگامے[3] که ایں فدوی بحوالی قلعهٔ قندھار رسیده بود، و وزیر وافی خبرت خجسته تدبیر با افواج منصوره ازاں طرف رسیده، پرتو ورود انداخته تارک افتخار و مباہات مرید فدوی را از اوج کیواں و فرق فرقداں گذرانید، تسلیمات مریدی و آداب بندگی بتقدیم رسانیده و باں عطیات[4] نمایاں و مراحم بے پایاں سرفرازی حاصل نموده، سعادت اندوخت، ؎

گر بر تن من زباں شود ہر موئے ۔۔۔ یک شکر[5] از ہزار نتوانم کرد

قبله[6] و کعبهٔ ایں مرید سلامت! اگرچه مواہب و عنایات اعلیٰ حضرت نسبت بسائر مریدان زیاده[7] بر آں است که از عہدهٔ اداے شکر آں بتواند بیروں آمد، لیکن ایں عقیدت کیش که نامش در صحیفهٔ خاطر مقدس بعنوان رضاجوئی مُثبت است و ایں معنی را بر محل نعم[8] الٰہی می داند از ظہور ایں تفقدات و تلطفات بیکراں که بے سابقهٔ خدمت و جانفشانی محض بتفضل و ذره پروری درباره او مبذول

[1] ب - "ایں مرید" نیست ۔ [2] ت - در ہنگامے ۔ [3] ت - باعطیات ۔ [4] ب - یک شکر بخشش ہزار نتوانم کرد ۔ [5] ت - قبلهٔ دیں ۔ [6] ت - زیاده تر است ، که از عہدهٔ اداے شکر آں تواند برآید ۔ [7] ب و ت - "که" محذوف ۔

بحال گذاشته و بعنایات[1] بادشاهانه مستمال ساخته همراه گرفت، و جیغه و کمر و خنجر[2] مرصع و شمشیر با ساز طلا باو داده، و درین ولا مبلغ ده هزار روپیه باستصواب خان سعادت نشان از خزانهٔ عامره باو انعام کرده از روے اخلاص اراده نموده که متعلقان خود را از توشنج بملتان بفرستد، یقین که درخور بندگی و خدمتگاری خویش مشمول مراحم بیکران بادشاهی خواهد شد.

۲
۲۶

کمترین مریدان اخلاص سرشت آداب ارادت و عقیدت از خلوص نیت و صفائی طویت بجا آورده ذره مثال بمسامع جاه و جلال میرساند، فرمان عالیشان که در جواب عرض داشت این مرید که از حوالی جیتپالی[3] ارسال داشته بود شرف نفاذ یافته، دوم خرداد مصحوب قاصدان این فدوی پرتو ورود انداخته سرمایهٔ مباهات شده[4] و مضمون عنایت مشحون آن عطیهٔ والا پیرایهٔ گوش سعادت نیوش این عقیدت کیش گشت، قبل ازین بعد رسیدن بقندهار و شروع در محاصرهٔ قلعه ششم[5] جمادی الثانیه عرض داشتے مشتمل بر التماس صدور حکم مقدس برفتن این مرید جانب زمین داور و بست و فراه و هرات در جواب دو منشور لامع النور بدست یساولان بدرگاه معلی فرستاده تا امروز که نوزدهم ماه مذکور مطابق نهم خرداد است انتظار فرمان گیتی مطاع می کشد و هر چند عزیمت آن طرف بچندین وجه بهتر می نمود اما ازآنجا که دستور وافی خبرت صائب تدبیر حکم اقدس رسانید که تا خاطر از محاصرهٔ قلعه جمع نمی شود این مرید عازم آن نواحی نگردد و گر خواهد چند گروه از قندهار پیشتر رفته فرود آید، و این رفتن خود چندان فائده نداشت، بنابران ناگزیر باستصواب وزیر بے نظیر بمحاصره پرداخت،

قبلهٔ و کعبهٔ دو جهانی سلامت! اگرچه حقیقت تقسیم مورچلها[6] و سعی و تردد افراد با دیگر خصوصیات از روزنامچهٔ وقائع لشکر ظفر اثر مفصل بعرض اعلی میرسیده باشد لیکن این مرید نیز مجملے معروض می دارد

[1] ع- بعنایت، [2] ع- کمر خنجر، [3] ع- جیپالی [4] ع- شده [5] ت و ع- هشتم، [6] ع- مورچالها، ت- مورچها،

برخاطرِ ملکوت ناظر که مطرحِ[۱] اشراقاتِ قدس و مهبطِ وارداتِ غیبی[۲] است هویدا خواهد بود که
پیشرفتِ جمعی بر سرِ قلعهٔ بست و زمینداور صلاحِ دولت و مصلحتِ وقت است. و این مقصد هر چند زود
تر بعرصهٔ ظهور آید انسب و بهتر می نماید، چه غلاتِ آن نواحی که نسبت بقندهار گرم سیر[۳] است عنقریب برداشته
می شود و تحمل[۴] که غنیمِ لئیم دستِ تصرف بآن دراز کند و ممد لشکر باین عظمت و کثرت که باقبالِ جهان
کشاے درین مرتبه فراهم آمده، حیف است که پیش نرود و بعنایت و اعانتِ ربانی دست بردے
که از آن توان کشت[۵] نماید. مناسب چنین می بیند که این فدوی جمعی را که حکم شود برائے محاصرهٔ قلعه باز
گذارد، که هیچ یکے از بندها از راه کارطلبی[۶] بماندن راضی نمی شود و خود با دیگر بندها روانه آن طرف گردد
و بکرمِ الٰهی بزودی آن سرزمین را بضبط درآورده از آنجا عزیمتِ فراه نماید و تا سرحدِ خراسان
عنان باز نکشیده آن مرز و بوم را آنچنان پامالِ عساکرِ گردون مآثر سازد که آن خورد سال کوته اندیش
از خوابِ غفلت و غرور متنبه و بیدار گشته نتیجهٔ جرأت و دلیریِ خود را برأی العین مشاهده کند. اغلب
آن است که درین صورت قلعه نشینان نیز بے استقلال شده، چنانچه باید بلوازمِ قلعه داری نتوانند
پرداخت، و دیگر اعلیٰ حضرت تجربه کار و اعقلِ روزگار و مرشدِ کامل مکمل اند، هر چه بخاطرِ مقدس پرتو
انداز د عین صواب[۷] است،

در بابِ دولت برادرِ شیر خان ترین حکمِ گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که اگر توفیقِ دولتخواهی یافته
پیش آن مرید بیاید او را رعایتے که باید بکند،

قبلهٔ جهانیان سلامت! حقیقتِ آمدنِ او قبل ازین بست و ششم[۸] جمادی الاول بعد عبور از
کتل پنجمندرک بدرگاهِ معلی معروض داشته بعرضِ اقدس خواهد رسید، این مرید محالِ متعلقهٔ او را

۱ ق-مطلع. ۲ ب-آثار غیبی، ۳ ق-سیراب، ۴ ق-تحمل، ۵ ق و ب گفت ۶ ق کارطلب ۷ ب-ثواب. ۸ ب بست و ششم،

التمش[۱] و موچال[۲] قاسم خان بعهدهٔ نصیرخان[۳] با جمعے از سوار و پیاده واگذاشت، خان سعادت نشان در پیش بردن سیبه ساختن دمدمه برائے توپ اندازی اهتمام تمام دارند[۴] و وجاهت خان و راجه روپ در گرفتن بر جهائے کوه چهل زینه که بیرون قلعه است تعب و مشقت بسیار کشیده دو توپ کلان از توپهائے سورتی پور چال خود برده تا حال توپ بسیار انداخته بیشتر برج پائین[۵] را منهدم ساخته می گویند که در چهار پنج روز آن را متصرف خواهند شد، سوائے برج مذکور بر بالائے کوه دو برج دیگر هست که استخلاص آنها نیز سعی فراوان می خواهد، وایں مرید از مکانے[۶] که بصلاح خان سعادت نشان در آنجا دائره کرده بود باستصواب ایشاں کوچ نموده عقب کوه لکه[۷] که خالی بود آمده برابر نظرگاه منزل کرد و شاه نواز خان و قلیچ خان و راؤ ستر سال و راجه پهار سنگه را[۸] اطراف کوه فرود آورد[۹] تا محاصره از قرار واقع شود، و راه آمد و شد قلعه نشیناں که بیشتر ازیں کوه است مسدود گردد، و جمعے از ملازمان خود را از تیرانداز و برق انداز با ملک حسین برابر پشته که در کوه لکه[۱۰] واقع است و راهش نسبت براه هائے دیگر که بقلعه میرود بقدرے وسیع‌تر و مردم را گمان بوده که ازیں جانب یورش میتوان کرد تعیین ساخت که تا جائیکه توانند سیبه را پیش برده، کمال جد و جهد بعمل آورند[۱۱] و آنها تا امروز[۱۲] سیبه را نزدیک بپائے کوه رسانیده کوشش بلیغ می نمایند، انشاء الله تعالیٰ در پیش رفت کار تا جائیکه ازیں طرف سیبه پیش توان برد، بکوچه سلامت[۱۳] و از آنجا بهر طریق که مقدور باشد[۱۴] حتی الامکان بتقصیر از خود راضی نخواهد گشت[۱۵]، امید که حق تعالیٰ جمیع بندهائے خدمت گذار را توفیق جاں سپاری و جانفشانی رفیق ساخته در پیشگاه اقدس سرخرو و سربلند گرداند و مکنون خاطر اقدس بوجه احسن[۱۶] بمنصهٔ ظهور جلوه کند۔

---

۱ س با فوج التمش، ۲ ب نصیرخاں، ۳ ع دارد، ۴ س ماین ۵ ع تبرَ محذوف ۶ ع مکانے کہ افواج، ۷ ب راؤ ستر سال نام راجہ بے سنگه و پهار سنگه شد چنیں و دوآمد ع فرمود آمده ۹ ع لکه ۱۰ ع آرند، ۱۱ ع و آنها، محذوف ۱۲ ب سیبه که پیش تواں برد بکوچه سلامت، ۱۳ ع شد ۱۴ ع شد ۱۵ ع برمنصهٔ جلوه گرگشاد،

کہ در آغاز کار خان سعادت نشان مورچال جانب دروازۂ خضری را کہ سابقاً در انجا قیام داشت[۱] اختیار نمودہ بود[۲] و راجہ جے سنگھ و قاسم خان میر آتش نیز قریب بایشاں فرود آمدہ می خواستند کہ سیبۂ[۳] را پیش برند، و رستم خاں بہادر فیروز جنگ طرف دروازۂ ماشوری مورچال قرار دادہ، مہابت خاں با بندہائے تعینات[۴] کابل و راجروپ[۵] جانب دروازۂ شیخ ولی[۶] و کوہ چہل زینہ را بعہدۂ خویش گرفتہ بودند،

ثانی الحال کہ ایں فدوی اطراف قلعہ را بنظر احتیاط ملاحظہ نمودہ دانست کہ تا آب خندق بر نیاید پیش رفت سیبہا[۷] ازیں جانب نفعے نمی بخشد، و نقب زدن ممکن نیست، با دولتخواہان درگاہ سلاطین پناہ[۸] درمیاں آوردہ بعد از ردوبدل بسیار باتفاق خان سعادت نشان قرار یافت کہ قاسم خاں کہ بندۂ کار طلب است[۹] مصالح خدمت با او خوب دستی[۱۰] فراواں بہ برآوردن آب خندق بجز از وچوں ظاہر بود کہ دریں صورت ہجوم بر سر مورچال آب زود[۱۱] و بیشتر خواہد شد (ہکذا) تا زمانیکہ آب برآید معطل بودن مورچال خاں سعادت نشاں وجہے ندارد، آں دستور وافی خبر دار وامن کوہ قبول[۱۲] جائے کہ سپہ سالار والی ایران سپہ بردہ بود و خندق کم است[۱۳] آبے ندارد و دیوار قلعہ آں طرف یکے بیش نیست مورچال نماید و رستم خاں بہادر فیروز جنگ کہ خواہش بودن ایں ضلع بسیار داشت، میان سیبۂ ایشاں و مورچال قاسم خاں سرگرم کار باشد و مہابت خاں و راجروپ بطور سابق نخست جانب چہل زینہ ترددنمایند و چوں خالی گذاشتن طرف[۱۴] دروازۂ خضری نیز مناسب نبود راجہ جے سنگھ را بجانب سابق مقرر داشتہ مورچال خان سعادت نشاں بعہدۂ نجابت خاں[۱۵] با فوج

[۱] ع. کہ سابق در انجا قیام است، [۲] ب. بود ہمیں ہم [۳] تیبہ پیش برند [۴] ع. با بندہاے درگاہ تعینات کابل [۵] ع. راجپوت [۶] ب. شیخ ولی محمد [۷] ب. سپہا را و ع. شیبہ [۸] ع. سلاطین پناہ را [۹] ع. ہمیں ہمچنین [۱۰] ع. آب زود ہمیں ہم [۱۱] ع. قول [۱۲] ع. سرگرم باشد [۱۳] ع. طرف ہمیں ہم [۱۴] ب. نجابت خان را

باروت[1] درگرفته صدای هولناک برخاست واکثر خانهای شهر بلرزه درآمده[2] باروت خانه با عمارتی که متصل آن بود بخاک تیره برابر[3] گشت و از آنجا تا دروازهٔ ماشوری که[4] خیلی مسافت است خانهای راسته بازار بعضی افتاده و بعضی ترکیده[5] پارچهای[6] سرب و سنگهای بنیاد انبارخانه که بر هوا رفته بود باسپ و آدم رسیده بسیاری را مجروح ساخت و قریب یکصد و پنجاه کس از سپاهی و سقا وغیره در آتش سوخته بباد فنا بر رفت[7] و از روشناسان قلعه که باینجا[8] آمده بودند، جز محمد هاشم وزیر کسی نجات نیافت، پسر عسلی[9] بیگ مشرف بر هلاک است، و دیگران نیم سوخته بهزار خواری بر بستر بیماری افتاده جان می کنند، این از قوت طالع اقبال مطالع اعلیٰحضرت وقوع امثال این غرائب بعید نیست،

پیر و مرشد دو جهانی سلامت: هر روز[10] از توپهای کلان ده[11] گوله که مقرر شده می انداختند[12] و بیشتر بر برجهای قلعه رسیده کاری می کنند و توپهای قلعه را از کار می اندازند و مقهوران قلعه آنچه روز منهدم می شود شب دست بدست می سازند و توپ اندازی می کنند، اگر ازین طرف توپ بسیار انداخته می شد شاید تا حال دو سه برج قلعه نوعی انهدام می یافت، که مردودان را فرصت ساختن و توپ انداختن نمی شد، این اخلاص سرشت بقدر مقدور[13] در پیش رفت کار بهمه جهت جد و جهد مصروف می دارد و صلاح دولت را موافق دریافت قاصر خود با دولتخواهان در میان می آرد، حقیقت مورچال کوه چهل زینه و دیگر مورچالها از عرائض خان سعادت نشان که در جواب فرامین مطاعه بدرگاه معلی ارسال می دارد مفصل بعرض مقدس خواهد رسید،

قبله و کعبهٔ این مرید سلامت: قبل ازین آنچه از تقریر کسان دولتخواه ترین معلوم شده بود،

---

۱ ع باروت را ۲ ع آمد ۳ ع بحالت برابر ۴ ع که محذوف ۵ ع بعضی افتاده بعضی برکنده ۶ ع پارچها ۷ ع بباد فنا رفت ۸ ع کر اینجا ۹ ع پسر علی مشرف ۱۰ ع هر روز محذوف ۱۱ ع ده گوله ۱۲ ع توپ می انداختند و مقهور پیشتر می اندازد ۱۳ ع واین اخلاص سرشت بقدر مقدور جد و جهد بقدر پیش دست کار بهمه جهت مصروف می دارد،

پیر دستگیر سلامت! تا ایں وقت خبرِ شخصے که اعتماد را شاید از غنیم لئیم نرسید، درین لا از تقریر جماعتے که قراولانِ لشکرِ منصور دستگیر کرده آورده بودند وغیره چنیں ظاهر شد که شاید تا یک ماه دیگر کمکے متحصنانِ قلعه برسد، متعاقب هرگاه خبرے منقح معلوم شود عرضداشت خواهد نمود،

بتاریخِ مسطور خان سعادت نشان با توپ فتح لشکر بحوالی قندهار رسیده درین یک دو روز داخلِ لشکرِ ظفر اثر خواهد شد، این مرید مبارک خان وکارگر خان را باستقبالِ توپ فرستاده که با خود گرفته بیاید. آفتابِ عالمتابِ خلافت و جهانبانی از افقِ گیتی کشای و کشورستانی لامع و تابان بماناد،

۳
۲۷

کمترین مریدان فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و مراسمِ عقیدت و ارادت بجا آورده بعرضِ مقدس میرساند که یک پاس از روزِ چهارشنبه بست و هفتم شهرِ مبارک جمادی الثانیه برآمده، از تائیداتِ اقبالِ بیزوالِ بادشاهی درونِ قلعه غریب سانحه روداد، تفصیلش آنکه ظاهرا آثارنابکار محمد هاشم وزیر و شیخ علی مستوفی خود را با آقا علی ضابطِ حاصلِ چهل لک و محمود بیگ، اربابِ قندهار و میر بازار و پسرِ علی بیگ جبه دار باشی و جمعے دیگر فرستاده بود که انبارخانهٔ باروت را که در قلعهٔ دامنِ کوه است وا کرده باروت را بتوپ اندازان و تفنگچیان قسمت کنند و آن جماعت بآنجا هنوز دست بکار نبرده بودند که قضارا آتشِ تنباکو از دستِ شخصے که نزدیک بجوالهای گوگرد که در گوشهٔ باروت خانه بود و تنباکو می کشید در گوگرد افتاد و تا آگاه شدنِ مردم آتش بلند شد، درین اثنا گروهے از متحصنان بقصدِ فرونشاندنِ آتش هجوم آورده هرچند سعی نمودند فائده نه کرد، و

ف۔ ن س و ت ب چ شخصے۔ ۲ ع شاید محذوف۔ ۳ ع وغیره محذوف۔ ۴ ع کومکے۔ ۵ ع نرسد۔ ۶ ع کارگرخان۔ ۷ ع توپ محذوف۔ ۸ ع کشور کشائی و گیتی ستانی۔ ۹ ت بلب آداب ارادت و عقیدت بوسیده و مراسمِ ادب بجا آورده۔ ۱۰ ع عجیب۔ ۱۱ ع تفصیلش آنکه ظاهرا آثار نابکار۔ ۱۲ ع انابکار۔ ۱۳ ع شیخ هاشم۔ ۱۴ ع چهل و یک۔ ۱۵ ع ارباب بنیں ہے۔ ۱۶ ع جبه دار باشی۔ ۱۷ ع در دامنِ قلعه واقع است۔ ۱۸ برآورده باروت موده پاره از آن بتوپ اندازان۔ ۱۹ س و ت ب تفنگچیان۔ ۲۰ ع در آنجا۔ ۲۱ ع تنباکو ناگاه افتاده تا آگاه شدن،

حکمِ اقدس بتقاد پیوستہ کہ از عرضداشتِ وفادار خاں بعرضِ مقدس رسید کآں مریداخبار اینجا آثار نابکار[1] فرستادہ بود، ہیچ معلوم نشد کہ ایں مرید چہ گفتہ فرستادہ بود واو درجواب چہ گزارش[2] نمود"

پیر و مرشدِ حقیقی[3] سلامت! ایں مرید تا امروز از جانبِ خود سرِ گفتگو با قلعہ دار وا نکردہ وکس نہ فرستادہ، خاں سعادت نشاں روزے کہ بقندھار رسیدہ با ایں مرید ملاقات نمود حسب الحکم الارفع چیزے یاد نوشتہ مصحوبِ یکے[4] ارسال داشتہ بود وتا حال از جوابِ آں اثرے ظاہر نشد[5] کیفیت انچہ وفادار خاں عرضہ[6] داشت کردہ بریں نہج است، میاں ابدالی کہ در سلکِ بندہاے درگاہ خلائق پناہ منتظم است در ملتان ظاہر ساختہ بود کہ اورا یا خدا[7] داد ابدالی کہ در مہماتِ ملکی قندھار مدار علیہ آں دیار است وجاے وفادار خاں را باو دادہ اند ربطے ہست وگمانِ دولتخواہی ایں درگاہ باو دارد، اگر امر شود کسے نزدِ او فرستادہ استکشاف[8] حالِ قلعہ دار نماید، واو بگفتۂ ایں مرید کسی خود را از ملتان بقندھار فرستادہ بود، درہماں ایام مراجعت نمودہ پیغامِ زبانی آوردہ کہ ہرگاہ عساکرِ منصورہ باین حدود برسد انچہ باید بمیان خواہد آمد، بعد رسیدن بقندھار باز موی الیہ باشارۂ ایں فدوی شیر[9] نام افغان را بدرون[10] قلعہ پیشِ خدا داد و دلپور فرستادہ استفسار ارادۂ قلعہ نشیناں نمودہ، واو جواب داد کہ ہرگاہ امرے کہ سبب عجز وزبونی متحصناں[11] باشد بظہور آید بمقتضاے دولتخواہی سعی بتقدیم خواہد رسید، دریں ولا افغانے را از قلعہ پیشِ حسن ابدالی پسرِ کامرانی[12] کہ برادرِ مادری او و پسرِ[13] عم وفادار خاں است وایں مرید را آمدہ دیدہ، فرستادہ، مثلِ ہماں سخنان پیغام کردہ ومرید فدوی چوں ایں گفتگو ہا را قابلِ آں نمی دانست کہ بسامعِ جاہ وجلال[14] برسد عرضداشت نمودہ، حقیقتِ سوختنِ باروت خانہ قلعہ را کہ از تقریرِ ہمیں

---

[1] س و ب - نابکارہ محذوف [2] ع نگارش [3] ع پیر و مرشد، [4] ع - و، [5] محذوف [6] ع اثرے نشد [7] ب - عرضہ داشت کردہ . . . . . . وفادار خاں محذوف [8] ع خداداد [9] ب انکشاف [10] ع شیر امام افغان را [11] ع درون قلعہ پیشِ خداد [12] س متحصان [13] ع کامران [14] ع پسر [15] س بسامع جلالی،

بلا عرضداشت سابق معروض داشته دریں ولا ظاهر ساختند که از یک موضع با تغییر را که از مضافات مازحان
است تاخته مواشی بسیار که دریں سه چهار سال در آں مکان جمع آمده بود برده غریوے در سر حد خراسان
انداخته چوں ایں خبر شهرت تمام دارد یقین که از تقریر مردم دیگر نیز بعرض اقدس رسیده باشد[۲]

۴
۲۸

مرید اخلاص سرشت آداب ارادت و عقیدت از خلوص نیت و صفائی طویت بجا آورده ذره مثال بسامع جاه و جلال میرساند منشور لامع النور سعادت ظهور که مصحوب ساقی بیگ یساول بود آخر روز پنجشنبه ششم شهر رجب المرجب شرف ورود بخشید[۴] تارک افتخار ایں فدوی جاں سپار را از اوج فلک دوّار گذرانید و روز یکشنبه نهم ماه مذکور در حینے که ایں مرید بدیدن مورچالها سے طرف دروازه ماشور و جاها سے که بجهت[۵] یورش و ساختن دمدمها سے جدید بخاطر آورده سوار شده بود فرمان عالی شان عنایت عنوان[۶] که بدست خوش بیگ گرز بردار صادر گشته و مشتمل[۷] بود بر گونا گوں تلطفات و تفقدات بادشاهانه که زبان بیان در اداے شکر یکے از هزاراں قاصر است پرتو وصول انداخته سعادت بر سعادت افزود،

رقم پذیر خامه الهام تصویر شده بود. که دریں یک ماه که آں مرید قلعه قندهار را قبل نموده یک عرضداشت فرستاده. بعد ازیں باید که عرائض او هفته به هفته می رسیده باشد و حقیقت را مفصل بنویسد[۸]

قبله دو جهانی سلامت! از تاریخے که ایں مرید بقندهار رسیده بمحاصره پرداخته[۹] تا هنگام صدور فرامین مطاعه سه عرضداشت ارسال داشته حقایق بتفصیل نگاشته، انشاء الله تعالی پس ازیں موجبے که حکم شده سوانح هر هفته را مشروحاً بے فاصله معروض خواهد داشت،

۱ م ع - از یک، بر موضع السر که ۲ م ع رسیده شد ۳ م ع - [illegible] محذوف ۴ م ع بخشیده ۵ م ع جهت ۶ م ع - که محذوف ۷ [illegible]
۸ م ع بنویس ۹ م ع این مرید بمحاصره پرداخته،

چهارم نشیبے که در کوه ملکه واقع شده و مورچال ملازمان این مرید و شاه نواز خان و راجه پهار سنگه
دران ضلع است و راہے چند دارد که پیاده ازاں بکوه بالای تواں رفت و دیوار قلعه بغایت کم عرض و
سرکوب قلعهٔ شهر وارک افتاده، و چوں ظاهر است که تا در دیوار ہا رخنه نشود و راہے بهم نرسد یورش
از حساب دور است و سودے ندارد و توپ کلاں آں قدر نیست که بیک بار در دیوار ہاے هر چهار
طرف رخنه تواں کرد، بصواب دید خان سعادت نشان و جمیع عمدہا چناں قرار یافته که اول طرف
آستانهٔ مجنون قتال که مورچال عضد الخلافت سعد الله خان و رستم خان بهادر فیروز جنگ و قاسم خان است
و سیها خوب پیش رفته و کیفیتش در صدر گذارده آمده و بشهر متصل است و درمیاں حائلے دیگر ندارد، و مدهاے
ساخته تمامی هشت توپ کلاں را بالا برده و دیوار مقابل آں را انداخته راہے وا سازند، و این ید
با دستور الوزرا، و دیگر بندہا باعتقاد تائید الهی و یمن اقبال بیزوال بادشاهی ازاں راه مردم را بقلعهٔ شهر در
آورده و از دیگر اطراف روزن انداخته بصداے کوس و کرنا ارکان ثبات و جمعیت متحصناں را
متزلزل ساخته نگذارند که بیکسو هجوم توانند آورد، اگرچه آنکه بخان سعادت نشان در باب ساختن مدها
تاکید بلیغ رفته سرانجام یابد و در ینجانب رخنه در دیوار بهم رسد، درین صورت شاید تا آخر ماه شق اول از
قوت بفعل آمده کارے از پیش رود، و المجموع توپهاے کلاں را بطرف مورچال عقب کوه آورده
دیوار آں ضلع را که بسیار کم عرض نشان میدهد ان شاء الله تعالی بیشک رخنه خواهند انداخت از همه راهها
که بالاے کوه میرود هجوم کرده یورش نمایند، دیگر هر چه بخاطر ملکوت ناظر که آئینهٔ چهره نماے الهامات غیبی است
پرتو انداز د بزودی حکم نفاذ یابد و به بندہا قدغن رود که تا فرصت باقی است، جد تمام مصروف داشته مطابق فرموده
بعمل درند،

۱ ع کوه ملکه ۲ ع و بیجاے که ۳ ع میتواند یافت، ۴ ب نیست محذوف ۵ ب تا شیانهٔ مجنون قتال ۶ ب گذشته ۷ ع دیگر محذوف
۸ ع آن محذوف ۹ ع باعتقاد و تائید الهی ۱۰ ب برآمده ۱۱ ب سوزن و آن یورش ۱۲ ع را طرف محذوف ۱۳ ع آئینه جهان نمای

فرستادهٔ خداوند او مفصلاً معلوم شده پیش ازین معروض داشته انشاء الله تعالی وقتیکه کار بر اہلِ قلعه دشوار
شود آثار ر المقدمات[1] بهم رسد امید براهِ سعادت دلالت نموده بعد ازانکه بامداد توفیق این مرید را ببیند
بدستوریکه درباب او و همراهانش ارشاد شده بعمل خواهد آورد،

شرفِ اندراج یافته که مورچالِ آن مرید بسیار خوب پیش رفته امید که از همان جانب فتحِ
قلعه که نصیبِ دولتخواهان گردد، الحال آن مرید و تمامی بندها سعی تمام نموده مورچالها پیش برند
قبله و کعبهٔ این مرید سلامت! از آنجا که مرضیِ خاطرِ اقدس آن است که قلعهٔ قندهار زود بتصرف
اولیاے دولت درآید و فی الواقعه مناسب همین است بنابران صریح معروض دارد که اگرچه بیشتر
مورچالها نزدیک خندق رسیده و در مورچالِ عقب[2] نیز که اگر جمعے از بندها که مصالح این طرف بودند
و می آمدند کار زود تر پیش می رفت، بقدر وسع جد و جهد مصروف می گیرد[3]، و اما بدریافتِ قاصرِ این
مرید برآوردنِ آبِ خندق و نقب زدن[4] و سائر تدبیرهاے قلعه گیری بااین قلعه و قلعه نشینان خیلے
فرصت می خواهد، طریقِ گرفتنِ قلعه نوعے که بخاطرِ ناقص رسیده و مکرر[5] آن را با دولتخواهان کوچ
نموده این است که دست از برآوردنِ آبِ خندق و نقب زدن وغیره بازداشته از چهار جا که دیوار
است بنظر درآمده یورش باید کرد، اوّل برابرِ آستانهٔ مجنون قتّال بالاے برجِ نو که در دامنِ کوه
و راهش تا پاے دیوار قلعه که خندق ندارد، اسپ تازد و دیوارِ آن کم عرض پست[6] بنظر درمی آید
دوم دامنِ کوهِ چل زینه جانبِ راستِ مورچالِ مهابت خان محاذیِ مکانِ مسطور که دیوارِ آن جا
هم پست و کم عرض است و یکے پیش ازین و متصل شهرِ قدیم سیوم برابرِ دروازهٔ علی قاپی[7] که راهش تا دروازه
وسیع است و بقلعهٔ ازک قیتول[8] که بر همه جا مشرف است برمی آید و دیوارِ آن طرف نیز بسیار کم عرض است

[1] ع آثار ازین مقدمات [2] ع ... [3] ع و محذوف [4] ع میگردد [5] ع زدن محذوف [6] ع مکرر [7] ب دیر پست کوتی دیر پست
[8] ب دیوار آن کم عرض و پست یکے بنظر در نمی آید ... دیوار آن کم عرض پست یکے بنظر در می آید، [9] ع علیقاپی [10] ع قیتول محذوف [11] ع ... است محذوف،

در ہمیں تاریخ شجاعت خاں کہ چند کروہ پیش رفتہ واز آنجا مردم را بقراولی می فرستند قولباشی
را کہ کرم بیگ برادر قلعہ دار زمینداور با دو بست کس بقصد تلاش مزروعات پائین زمینداور روانہ نمودہ
آمدہ با سہ چہار کس بجہت خبرگیری فرستادہ بود و او از رفیقان جدا ماندہ بدست قراولان شجاعت خان
افتادہ بود و قریب بانچہ از نوشتہای مسطورہ مفہوم شدہ تقریری نمود پیش این مرید فرستادہ او را ہمراہ
یساولان کہ حامل این عرضداشت اند روانہ درگاہ معلی ساخت،

و نیز بتاریخ مذکور دو نفر کہ قبل ازین این مرید برای تجسس اخبار بفرات فرستادہ بود و آنہا
تا موضع سبزوار رفتہ مراجعت نمودند رسیدہ ظاہر ساختند کہ دو سہ ہزار کس از غنیم مردود جریدہ بہ بست
رسیدہ اند، بشجاعت خاں تاکید نمود کہ مردم لگیے لشکر ظفر اثر را نگذارند کہ از قراولان پیش می رفتہ باشند
حق عز و شانہ اعدای دولت مؤید را منکوب و مقہور و مریدان جان نثار را مظفر و منصور گرداناد

۵/۴۹

مرید فدوی وظائف ارادت و عقیدت بجا آوردہ قدہ مثال بسامع جاہ و جلال می رساند
کہ ہمای اوج سعادت و شرف یعنی منشور ساطع النور عنایت گنجور کہ مصحوب محمد شریف در ستم یساول
بود آخر روز یکشنبہ شانزدہم رجب المرجب سایہ اقبال بر تارک افتخار این جانسپار انداختہ جہان جہان
سرفرازی و سربلندی بخشید، و بازای چنین عاطفت آداب مریدی و تسلیمات بندگی بتقدیم رسانید
حکم ارفع اعلی بنفاذ پیوستہ کہ مقدمات بسیار در فرمان عالی شان کہ بنام خان سعادت
نشان صادر گشتہ نوشتہ شدہ آن را خواندہ جواب بخان مذکور می گوید کہ بدرگاہ معلی عرضداشت نماید
کہ در ہرچہ آن مرید بہبود خود دانند و راضی باشند آن چناں خواہم فرمود،

[1] س کرم بیگ قلعہ دار زمینداور ع کرم بیگ برادر زمینداور [2] ع باسہ کس چہار [3] ع شیراز [4] ب
دو ہزار کس [5] ب گردیدہ، ع جریدہ [6] ع واندہ [7] ع ہمای محذوف [8] ع [9] مع النور [10] ع سایہ اقبال محذوف [11] ع جہان ب
جہان سایہ اقبال سرفرازی،

شرفِ قبولِ التماسِ پانصدی ذات اضافه بر منصبِ دولتخان ترین[۱] که مرقوم قلم گوهر فشاں شده بود، موجبِ سرفرازیٔ این مرید و سببِ امتیاز و افتخارِ او گشت ،

آنچه از آثارِ اقبالِ بے همالِ اعلحضرت بتازگی روی داده کشته شدنِ میر عالم مخاطب بمیر کلانِ ثانی است که بیگ باشی[۲] و صاحب اهتمامِ برجِ نو د برجِ خاکستر بود و در سلکِ مردمِ خوبِ والیٔ ایران انتظام داشت و یک یوزباشی که نامش معلوم نشد و صورتِ قضیه آنکه روزے سیکے از توپهاے کلاں که بر جهاے سطور انداخته می شود و اشد[۳]، قضارا باں بدکیش فتنه سرشت و یوزباشی مذکور که در برجِ نو نشسته نرد می باختند رسیده هر دو را بخاکِ هلاک انداخته آں چناں بباد فنا برداد که مقهورانِ قلعه اعضاے آنها را[۴] که بهوا رفته پراگنده شده بود بتفحصِ بسیار بدست آورده درگو مذلت داد بار فرو بردند و از نابود گشتنِ آں مفسد غریوے از نهادِ مخذولانِ قلعه برخاست ، می گویند که او پسرِ میر کلاں خفاچه است که در عهدِ شاه عباس اعتبارے و حالتے داشت و در قلعهٔ بغداد مصدرِ ترددات شده بود، و عموی او[۵] خانداراز مردمِ معتبرِ شاه طهماسپ بوده ،

پیر دستگیر سلامت ! درین ولا تحریریکه[۶] آتارپتش والیٔ ایران فرستاده بود، بارقمِ او و مکاتیبِ[۷] خلیفه سلطان و دیگر ارکانِ دولتِ ناپائیدارش متضمن خبرِ تعیین[۸] نمودنِ کومک رسیده، شب سه شنبه یازدهم روزِ تحریرِ عرضداشت می خواست که از طرفِ مورچالِ طاهر خاں بقلعه در آید[۹]، چوں مردمِ مورچال او را بیگانه دانسته قصدِ گرفتن کردند، فرصتِ در آمدنِ قلعه نیافته و سراسیمه شده خریطهٔ نوشتجات را انداخته بدر رفت و بدست نیامد، روز آں[۱۰] خریطه را پیدا کرده نزدِ این مرید آوردند، رقمیکه بنامِ آتار بود با عرضداشتِ این فدوی و باقی مکاتب با عرضداشتِ وزیرِ بےنظیر از نظرِ انور اطهر خواهد گذشت ،

۱ ت ع دولتخان برین ۲ ت س بیگ باشی [illegible] باشی ، ت ب بلنگ باشی ، ۳ ت ع در رسید ۴ ت ع "را" ، محذوف ۵ ت ع خلاف واد

۶ ت س مکاتبت ، ۷ ت ع یقین نمودن ۸ ت ع در آمد ، ۹ ت ع روانه ، ۱۰ ت ع خبریکه آناراتش و ت ب چیزیکه آثار ،

بلیغ رفته که بعد اتمام دمدمها، توپهارا بالا[۱] بر آورده در انداختن دیوار مقرر سعی موفور بظهور آورند،

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات سلامت! در مورچال دستور وافی خبرت صائب تدبیر کار بسیار شده، سپه را انجا کریز[۲] خندق رسانیده اند، و از آں جا بجانبے که خندق ندارد میل کرده ارادهٔ نقب زدن دارند و کوششے که باید بعمل می آورند[۳]، مردم بسیارے از نوکران خاں کار رواں بکار آمده اند، و زخمی شده قاسم خاں هم در پیش بردن سپه حفر نهر بدر[۴] آب خندق فراخور مصالح تقصیر نکرده ملازمان این یک کنگرهائیکه قبل ازین برپا کرده بودند و حقیقت آں بعرض اشرف رسیده استوار ساخته، سوائے آں دریں چند روز باوجود هجوم مردودان قلعه از اوّل تا شب[۵] آخر بلا فاصله از دریچهاے که در دیوار قلعه[۶] وا کرده اند لبسه طرف آمده بیاد بندوق[۷] آتش جنگ می افروزند، و عمله و فعله را از کارها داشته فرصت نمی دهند، و جمعے از طرفین کشته و خسته می گردند، کنگر دیگر که همگی جاے سه هزار کس باشد ساخته[۸] در استحکام آں می کوشند، و هنگامه زد و خورد گرم است، و چوں از کنگرها تا دیوار قلعه پناهے جز سنگهاے کلان نیست و سپه پیش نمی توان برد، اگر بسرعت نموده بے تدبیری کند ملاحظهٔ آں دارد که مبادا جماعتے تا رسیدن بپاے دیوار عرصهٔ تلف شوند و مورد عتاب و خطاب گردد[۹]، ازیں جهته بصواب دید خان دستور الوزراء قرار یافته که راجه راجروپ و راجه مدن سنگه[۱۰] که پیادهاے تفنگچی از کوه فرود آورده و بودن آنها درین ضلع مناسب تر است، همین و یسار مورچال نمایند، تا جنگ قلعه نشیناں که از سه طرف است منقسم شود و عمله و فعله را بقدر فرصت کار دست دهد، انشاء الله تعالیٰ پس از آمدن آنها بدیں طرف حتی الامکان مورچال را قریب بدیوار قلعه برده استحکام خواهد داد و بر تقدیرے که جانب سپه[۱۱] خاں سعادت نشان که بالفعل تا توپهاے کلاں بآں جا آورده می شود کار رو بخواه صورت نگیرد، جمیع توپها را بدیں جانب آورده دیوار

۱ ع: بالا محذوف ۲ ع: بجای خندق ۳ ع: می آرند ۴ ب: قصد نهر بدرر و آب خندق، س: حفر نهر بدرر و آب خندق، و ع: حفر نهر بدر آب خندق ۵ ع: تا اوّل شب تا آخر. بلا فائده ۶ ع: قلعه محذوف ۷ ع: پیادهای بندوق انداز ۸ ع: ساختند ۹ ع: گردند ۱۰ ع: بدن سنگه، ۱۱ ع: شیبه،

شکرِ ایں عنایات و تلطفاتِ بے پایاں کہ از بلطف و احسان نسبت باین کمترین مریدان ظهور می یابد بکدام زبان بیان[ع] تواند نمود،

قبله و کعبۂ ایں مرید سلامت! بهبود[ع] و صلاحِ حالِ مریدانِ بابلغ وجهی بر مرشدِ صافی ضمیرِ کامل مکمل هویدا است حسب الحکم الاقدس در جوابِ آں مقدمات بمقتضاے وقت انچه بخاطرِ فاتر[۱] رسیده بوزیرِ بے نظیرِ مذکور نموده از عرضداشتِ ایشاں بعرضِ مقدس خواهد رسید، دیگر هرچه بخاطرِ ملکوت ناظرِ اعلیٰ حضرت پرتو انداز و بهبود[۲] ایں مرید هماں خواهد بود،

قبل ازیں بتاریخِ یازدهم[۳] شهر مسطور عریضه در جوابِ فرامینِ مطاعه بدستِ ساقی بیگ[۴] و غیره یساولان بدرگاهِ سلاطین پناه ارسال داشته از نظرِ انور خواهد گذشت بعد ازآں تا روزِ تحریرِ ایں عرضداشت که سه شنبه هژدهم[۵] است چیزے که روی داده دستگیر شدنِ کسانِ ایلچیِ ایران است با رقمِ او و نوشتجاتِ ارکانِ دولتِ بے ثباتش که با تارِ سراسر ادبار فرستاده بودند، ازآں جا که دریں نوشته‌ها مطلبے زاید بر مکاتبِ سابقه نبود ایں فدوی بعضد الخلافت سعد اللہ خاں گفته که کیفیتِ گرفتار شدنِ فرستادهاے مذکور و تقریر آنها نوشته با آں رقم و خطوط بدرگاهِ آسماں جاه روانه سازد،

پیر دستگیر سلامت! چوں بصوابدیدِ دستور الوزرا قرار یافته که اوّل جانبِ دروازهٔ ماشوری که مورچالِ[۶] آں رکنِ رکینِ دولت است دمدمها ساخته توپهاے کلاں بالا برند، چنانچه حقیقتِ آں پیش ازیں مفصّل معروض داشته بنا براں ایں مرید یکس سربراه کارِ خود را[۷] تعین نموده بود که دمدمهاے دستِ چپِ آں سپه باهتمامِ او تیار شود، و او جدِ فراواں بکار برده انشاء الله تعالیٰ تا بستم شهرِ حال آں دمدمها را باتمام می رساند و دمدمهاے جانبِ راست ما بینِ مورچالِ خانِ سعادت نشان و قاسم خاں که بعهدهٔ محمد صالح مشرفِ توپخانه است نیز تا بست و پنجم تمام خواهد شد قدغن

[illegible] ۱ ع: [illegible] ۲ ع: پانزدهم ۳ ب: ساقی [illegible] ۴ یکسه ع: شانی بیگ ۵ ع: دهیدهم ۶ ع: مرچال ۷ ب: آنکار خود را بود، که "محذوف ۸ ع: و محمد قاسم خاں ع: اورا ع: "و" محذوف،

اگر بخاطر مقدس می رسد که باوجود عدم رخنه و انهدام دیوار جانب کوه نیز همان روز یورش شود، درین صورت حکم صریح شرف نفاذ یابد تا هرگاه خان سعادت نشان دیوار طرف مورچال خود را منهدم ساخته قصد یورش نماید، این جان سپار نیز که زندگی را بانجام این کار می خواهد با تفاق شاه نوازخان راجه بهار سنگه جمعے که درین طرف اند تکیه بر اقبال بیزوال بادشاهی نموده بمحل در آمد مقید نشده[1] تا جاے که مقدور باشد مردم[3] بدر رانده،

حکم گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که راجه جے سنگه را با جمعیتے خوب بجاے که شجاعت خان است فرستادن مناسب نیست، نمی باید،

قبله و کعبه این فدوی سلامت باسابقاً قرار یافته بود که شجاعت خان قباد خان با پنجهزار سوار تا کوشک نخود[4] و بهیمند رفته خبردار باشند چون همان ایام خبر رسیدن جمعے از غنیم لئیم نزدیک آب هلمند[5] آمد از آنجا که با همراهان آنها اعتماد[6] و ثبات قدم نبود پیش[7] رفتن آنجاعت مصلحت ندیده باستصواب عضد الخلافت[8] سعد الله خان مقرر گشت که درینچ کروهی لشکر ظفر اثر بوده قراولان را تا کوشک نخود و بهیمند بفرستند، براے مزید احتیاط خواجه عنایت الله و شاه محمد قطغن[10] با جمعے تعین شدند که بطرف دریاے که نوبت اول مقهوران از ان جا در آمده تاخت نواحی قلعهٔ قندهار نموده بودند بکمال حفاظت و آگهی بکار برند و چون گروهے از مردم لشکر نصرت اثر بگفته شجاعت خان باز نیامده از قراولان گذشته پیشتر رفته، دواب بچرا سر داده[11] بودند یار حسین[12] و ابدال بیگ گزیده دار را فرستاده که آنها را کام و ناکام گردانیده عقب قراولان آورند راجه جے سنگه با لعل با مردم فوج هراول طرف دروازهٔ خضری که خالی بود فرود آمده شیبه[13] خوب، اگرچه نقصے بران بجز محاصره[14] مترتب نیست،

---

[1] تع: بمحل مقید نشده تس: بمحل در آمد [2] تع: مردم را [3] تع: مردید، [4] تس: کوشک نخود و بهیرمند [5] تب و تس: بهیرمند [6] تس و تب: باعتماد [7] تع: پیش رفتن؛ محذوف و بجاے آن بیوقت آنجماعت [8] تع: عضد الدوله، [9] تع: کتل [10] تع: قطغن، [11] تع: بچرا نیز داده بودند [12] تع: یاز حسین بیگ و ابدال بیگ، [13] تع: شبیه خوب [14] تع: محافظت،

ایں طرف را اسمار کردہ یورش نمودہ خواہد شد؛

فتاح علی الاطلاق سائر مریداں و بندہا را توفیقِ جانفشانی و خدمت گذاری بیش از بیش عطا فرماید مکنونِ ضمیرِ خورشید نظیرِ اعلیٰ حضرت را بوجہ احسن بمنصۂ ظہور جلوہ[1] دہد، آمین؛

۶/۳۰

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ وظائفِ عقیدت از خلوصِ طویت بجا آوردہ فدویانہ صفت بعرضِ اقدس[2] می رساند، و بیرلیغ عالم مطیع کہ مصحوب بیاولاں بود اول پیش روز جمعہ بست و یکم رجب المرجب و دوئمیں شبِ مبارک روزِ دوشنبہ بست و چہارم شہرِ مسطور رسایہ ورود حضرت سعادت بر سعادت و شرف بر شرف افزود و فرقِ مباہاتِ ایں مرید را بفلک الافلاک سود،

رقم پذیر خامۂ الہام تصویر شدہ کہ" از دو جانب یورش باید نمود؛

پیر دستگیر سلامت! چوں توپہاے کلاں ایں مقدار نیست کہ دیوار اطرافِ قلعہ را بیک دفعہ منہدم تواں ساخت و تاراہے بہم نہ رسد، یورش مناسب نیست، بنابراں بصواب دیدِ دستور وافی خبرت قرار یافتہ کہ نخست جانبِ مورچالِ ایشاں در جاے مقرر ایں ارادہ از قوت بفعل آید، و بر تقدیرے کہ آں اطراف رخنہ نمی شود یا بعد ازاں براے گرفتنِ قلعۂ کوہ ضرور باشد تمامی توپہا را بمورچالِ ملازمانِ ایں مرید آوردہ دیوارِ قلعہ را منہدم ساختہ یورش نمایند؛ چنانچہ بموجبِ ہمیں قرار داد در آں جانب[3] دمدمہا برپا می شود، ہرگاہ ازاں کار فراغ دست دہد، توپہا را بالا برآوردہ در ساعتے کہ دستور الوزرا اختیار کنند[4] سر دادہ دیوار را بیندازند، و ایں مرید باتفاقِ آں رکن السلطنت و جمعے از بندہا در آنجا حاضر بودہ مردم را بدرو[5] فرستند و از سہ طرف دیگر بصداے نقارہ و کرنا ہنگامۂ جمعیت و ثبات مردوداں را برہم زدہ سراسیمہ و پراگندہ سازند،

[1] ع۔ جلوہ دست دہد، آمین یا رب العالمین [2] ع طوئت افزودن [3] ع مقدس [4] ع درآنجا [5] ع کند [6] ع تمی

ریزه منصب تعینات کابل[1] دریں ضلع بیاید و راجه مشار الیه روز سے چند جمع ساختن مصالح کنگر گذرانیده هفته پیش ازیں نزد دستور انورزار رفته نمود که زاے بنظر مردم من در آمده که از آنجا بدزدوی[2] ارک قیتول[1] تسخیر می تواں ساخت، ایشاں خاطر خود را جمع کرده ایں شخص را بایں فسدوی مذکور نمودند، هر چند نظر بهوشیاری وخبرداری قلعه نشینان بغایت بعید نمود معقول نمی شد، اما چوں راجه راجروپ جد تمام داشت و مبالغه میکرد از ملاحظه آنکه مبادا چوں فرصت فوت شود و ارادهٔ خود را بعرض اشرف رساند تهاون دریں باب سبب عتاب بادشاهی گردد، براے الزام[3] حجت و دفع گفتگوے او مقرر شد که در کمین بوده هرگاه قابو بیابد از روے تهیدگی و یکجگی پیش نهاد خویش بعمل آورد، و مماکن[4] در اخفاے ایں راز کوشش می رفت و بجهت سرانجام ایں مطلب مصالح و کومک آنچه او خواست خاں سعادت نشاں روبراه کرد[5] تا آنکه شب یکشنبه که ساعت مختار او بود دستور صاحب راے بحسب خواهش و التماس او باقی خاں و راجه مدن[6] سنگه و چتر بهوج وغیره را که دریں سمت مورچال داشتند و قریب هزار سوار از مردم انتخابی خود مقرر کرد که شریک خدمت بوده کومک نمایند و خود براے همه کس جا و مکان مقرر ساخت، و بهمیں قرار داد در اول شب یکشنبه مذکور راجه راجروپ جماعتے را براه مقرر فرستاده خود در کمر کوه سنگها را پناه ساخته و در جرها[7] جا گرفته خاں سعادت نشاں را خبر کرد و باقی خاں کار طلب[8] راجه مدن سنگه و چتر بهوج چوهان وغیره جمعیتها را همراه مردم وزیر بے نظیر بموجب قرار داد بجانب علی قابی فرستاده نزد راجه راجروپ آمدند ایں مرید نیز سه صد سوار چیده از ملازمان خود بهمراهی او تعین کرده بود، دریں اثنا میاں راجه راجروپ و مظفر حسین گفتگو می شود چوں شب بود و مردم کومکی بسیار جمع شده بودند آوازها بلند گشت و تا طلوع ماه که یک پهر شب مانده بود و اثرے از فرستادهاے راجه مذکور پیدا نشد، وقتے که چهار گهڑی از شب باقی ماند و خبر رسید که مردم

---

[1] س بزدوی قیتول، [3] ع التزام [4] س مماکن [4] ع مماکن [5] ع نمود [6] ع بدن سنگه [7] ب جرها،
[8] ع کار واجب و [8] ب سرزده،

پیش می برد و دیگر بندها جابجا در مورچالها قسمت شده اند اگر بخاطر اقدس برسد که سوای فوج هراول جمعیت[1]
فوج دیگر از مورچالها که درین ایام خواهش کمکی[2] زیاده می نمایند برآورده همراه او نموده جای که شجاعت خان
است فرستاده آید و جانب دروازهٔ خواجه خضر[3] خالی باشد صریح حکم شود تا موافق آن کاربند گردد،

قبلهٔ[4] حاجات و کعبهٔ مرادات سلامت! اگرچه تفصیل بعض سوانح که رومی و هد از عرائض خان سعادت
نشان و روزنامچه و وقایع ابسته بمسامع جاه و جلال می رسیده باشد لیکن چون مکرر قدغن رفته که این فدوی
حقائق را مفصل[5] برنگارد ناگزیر بسطرے معروض می دارد که اول صبح شنبه بست و دوم شهر حال جماعت
انبوه مسلح[6] از قلعه برآمده بر مورچال زیر پاتدبیر ریختند و مردم ایشان آگاه شده بمدافعه پرداختند و طرفین
دست به تیر و کمان و شمشیر برده کوشش فراوان نمودند، چونکه سه چهار گهڑی آتش قتال و جدال اشتعال داشت
و از بالای قلعه و کمر کوه باران بندوق می بارید کثیر از مردم خوب خان سعادت نشان با مصطفی نام
افغان جماعت دار که دوازده هزار روپیه سالیانه او بود کشته و خسته شدند و از مخذولان نیز جمعی بزخم
تیغ و تبر مقتول و مجروح گشتند،

دیگر چون راجه راجروپ را گرفتن برجای چل زینه که تعهد آن نموده بود دست بهم نداد نزد این
مرید دودمان تمام دانش آمده ظاهر ساخت که اگر طرف قیتول و علی قاپی[7] مورچال نماید مساعی جمیله بظهور
رسانیده تدارک گذشته خواهد کرد، از آنجا که مطمح نظر برآمد کار است و مع هذا پیادهای کوه رو و بندوقچی
همراه او بسیار بود[8] ند باتفاق وزیر بے نظیر تجویز شد که راجه دیبی سنگه و شادمان کهکر[9] با دوست بیگ
بندیلهٔ بادشاهی بطرف چل زینه بجای او بروند داود و مظفر حسین که آنها بکار طلبی می نمود با بعض بندهای

[1] ع. جمعے دیگر، [2] ع. کومکی، [3] دروازهٔ خضری [4] نسخهٔ ع نے اس خط کو ایک نئے مراسلے کا خط قرار دیا ہے [5] ع مفصل معروض دارد، برنگارد، [6] ع - مسلح محذوف، [7] طرف قول و علی قاپی،
[8] ع دارد، [9] ع - کهکر محذوف،

[illegible]کم جہاں مطاع عالم مطیع نفاذ پیوستہ کہ از دو جانب کہ ممکن است یورش باید نمود، از یک جانب یورش کردن اصلا مناسب نیست، دو توپ سورتی ہماں طرف کہ ہست بودہ باشد و شش توپ کلانِ دیگر در مورچالِ خاں سعادت نشاں آوردہ ہیں کہ راہ بہم رسد یورش نمودہ بعنایتِ الٰہی قلعۂ پایاں و بالا کوہ را مفتوح سازند۔"

قبلۂ ایں مرید سلامت! آنچہ بخاطرِ ملکوت ناظر کہ مطرحِ اشراقاتِ غیبی و الہاماتِ لاریبی است رسیدہ عین صواب است، و امتثالِ آن لازم، ایں مرید موافقِ دریافتِ قاصرِ خویش نظر بآنکہ توپہائے درست کہ حقیقتِ آں از عرضداشتِ رکن السلطنت سعد اللہ خاں بعرضِ مقدس خواہد رسید، آں مقدار نیست کہ یکدفعہ از دو طرف دیوارِ قلعہ را تواں انداخت، و تا دیوار رخنہ پذیر نشود و راہِ درآمدن مردم و انگرود[1] دویدن مناسب نیست، معروضداشتہ بود کہ بالفعل از یک سمت[2] یورش کردہ شود، الحال کہ حکم صریح صادر گشتہ کہ البتہ از ہر طرف باید دوید، ہرچند معلوم است کہ از ضربِ دو توپ سورتی بلکہ یک توپ درست کہ درینجانب است چہ قدر رخنہ خواہد شد، امّا برائے پاسِ حکم گیتی مطاع مقید بہیچ چیز نشدہ روزے کہ بصلاحِ[3] وزیرِ بے نظیر قرار یابد و جانبِ مورچالِ ایشاں در دیوارِ قلعہ رخنہ بہم رسد، انشاء اللہ تعالیٰ بوجہے کہ ارشاد یافتہ کہ دو گھڑی از شب ماندہ ملازمانِ خود را باجمعے از بندہائے بادشاہی کہ دریں طرف اند تعین خواہد ساخت، کہ یورش نمودہ بتائیدِ الٰہی و اقبالِ بے ہمالِ خلافت پناہی در گرفتنِ قلعۂ کوہ دقیقہ از دقائقِ سعی و تلاش نامرعی نگذارند، امید کہ فتّاح علی الاطلاق بمحضِ کرمِ خویش مکنونِ خاطرِ مقدس را از پردۂ غیب بمنصۂ شہود جلوہ نما گردانیدہ مریداں و بندہا را درپیشگاہِ اقدس آبروئے کرامت فرماید۔

شرفِ اندراج یافتہ کہ گرفتنِ دو قلعۂ دیگر درپیش است، ہرچند سعی در زود گرفتنِ قلعۂ قندھار کردہ شود بہتر است۔"

[1] تع: محذوف [2] تب: معروض داشتہ بود کہ یک از سمت یورش، [3] تع: صلاح،

یک طرف متحصنان را بیدار یافته برگشتند، راجه راجروپ بندہاے بادشاہی را از کیفیت حال آگاہ ساختہ گفت کہ مراجعت نمایند، و خود تا آمدن مردم ش کہ پیش رفتہ بودند، ہماں جا توقف کرد و جمعے دیگر نیز از روے کارطلبی با او ماندند، قضارا درین ضمن کسی راجہ مذبور را فہمید با و خبر رسانید کہ جمعے از مردم او بالاے کوہ رفتہ بقلعہ درآمدہ اند، و او از خام کاری و سراسیمگی برآں سخنِ بے بنیاد اعتماد کردہ کرنا کشیدہ نقارہ نواخت و بجان رفیع مکانی مژدۂ فتح فرستاد و مردم کہ مراجعت نمودہ بودند از آوازۂ کرنا و نقارہ باز آمدہ حاضر شدند، معلوم گشت کہ آن خبر اصلے نداشتہ، مقارنِ ایں حال آفتاب پردہ دری آغاز کردہ طالع گردید، و غنیم خبردار شدہ صحبت رنگِ دیگر گرفت، متحصنان ہجوم آوردہ گروہے را کہ بالاے کوہ برآمدہ بودند با تفنگ گرفتہ برسنے را کشتہ و خستہ ساختند، بالجملہ از آں جا کہ وقت مقتضی آں نبود کہ باز خواستِ ایں غفلت و خطاے عظیم از راجہ راجروپ کردہ آید، توبیخ و سرزنشِ زبانی نمودہ چوں از یں سمت او را یاس حاصل شد قمرے کہ پیش از یں مقرر گشتہ بود، ایں مرید او را جانب مورچال خود آورد کہ شاید درینجا مصدر خدمت شائستہ عرقِ انفعال از چہرۂ حمیت خویش پاک سازد، و بآں وسیلہ از عتاب بادشاہی ایمن گردد،

آفتابِ خلافت و جہاں بانی از مطلع اقلیم کشائی[1] و اقلیم ستانی تاباں بماناد،

۱۳۱

مرید اخلاص سرشت آداب عقیدت و مراسم ارادت کہ سرمایۂ ہزاراں سعادت است بجا آوردہ آسا بعرض اقدس اعلیٰ می رساند کہ بورود کرامت آمودِ والا منشور لامع النور کہ آخر روز مبارک دوشنبہ یازدہم[2] ماہ تیر در جواب عرضداشت ایں فدوی زینت تحریر یافتہ بود اول روز شنبہ شانزدہم شہر مسطور مطابق بست و نہم رجب المرجب احراز سعادت نمودہ آرائش تارک افتخار و امتیاز خود ساخت،

---

[1] نسخہ ب سانید[؟] ن ب مکانی [2] ن مطلع اقلیم کشائی و کشورستانی، نسخہ مطلع اقلیم کشائی تاباں بماناد

[3] نسخہ ج یازدہم ماہ تیر . . . . . تا روز شنبہ محذوف،

دنیا می داند و زندگی خویش را محض برای آں میخواهد، درین مدت[1] که باتفاق دولتخواهان بمحاصره پرداخته حتی المقدور در هیچ باب تقصیر از خود راضی نبوده و نیست، و آنچه[2] بدریافت قاصر خود می یابد بجان سعادت نشان میگوید، حق عز شانه جمیع بندها را توفیق خدمت گذاری و جانسپاری کرامت فرموده مکنون خاطر اقدس را بوجه احسن جلوهٔ ظهور بخشد،

ازآں جا که قبل ازیں باستصواب دستور الوزرا مقرر شده بود، که نخست جانب دروازهٔ ماشوری که مورچال ایشان است دمدمها ساخته و توپها بالا برده آں طرف انداخته یورش نموده شود، این فدوی بهمان قرارداد در سرانجام و اتمام دمدمها قدغن بلیغ نموده حقیقت را معروض داشته بود، درینولا که دمدمها تیار شده وزیر صائب تدبیر توپ[3] فتح لشکر را باسه توپ کلان دیگر بانجا برده دو روز متواتر توپ بسیار سر داده، آخر ظاهر نمودند که ازیں توپها در آں طرف کاری نمی کشاید و رخنه پدید نمی آید، این مرید جانسپار را غیرت تربیت آنحضرت دامنگیر گشته برآں داشت که توکل بر فضل کردگار تعالی شانه نموده یکبار از جانب کوه یورش کند، چه باوجود کمال توجه خاطر اقدس تسخیر قلعهٔ قندهار و اجتماع چنین لشکر عظیم دست از قلعه باز داشتن از آئین حمیت و مردمی دور است، بنا بران بجهت امضای این عزم اصلاح خان سعادت نشان سوای یک توپ درست سابق و دو توپ دیگر از جمله توپهای سورتی که در مورچال طرف دروازهٔ ماشوری بود، باین طرف آورده و دو توپ[4] دیگر که فتح لشکر و یک توپ سورتی باشد بطرف علی قابی[5] برده مستعد یورش است،

لیکن چون معاملهٔ یورش را اعلی حضرت که پیر و مرشد[6] کامل مکمل بوفور دانش و مزید تجربه آموزگار عقلای روزگار اند بهتر می دانند، و حکم گیتی مطاع بدیں موجب نافذ[8] گشته که هرگاه رخنه در دیوار بهم رسد[9] یورش نموده شود و توپهای که حقیقت آں از عرضداشت عمدة الخلافت سعد الله خاں بعرض اقدس رسیده

[1] تع در بعین، [2] تع - و، [3] محذوف [4] تس توپ کلان [5] تس علیخان [6] تس تیره [7] محذوف [8] صادر گشته [9] تع بهم رسد،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! این فدوی[1]، فراخورِ اختیار و اقتدارِ خویش در تاکید تقصیر نکرده و نمی کند،
مدتیست که کار بر آوردنِ آبِ خندق و معاملهٔ نقب از رهگذرِ قلّتِ مصالح موقوف شده پیش نمی رود،
این مرید چوں از فحواے کار دریافته بود که تسخیر بدیں تدبیر متعذر می نماید، قبل ازیں بچندگاه معروض داشته
که طریقِ گرفتن منحصر در یورش است، الحال نیز تا فرصت باقی است اگر دیوارهاے آں طرف زود منهدم
گردد خوب است، تفصیلِ حقیقتِ کارے که شده و می شود و در نظر دارند، از عرضداشتے که دستور الوزرا او
دو واقعه که درین لا مرسول گشته بعد از آں که بنظرِ دوربین و دقیقه سنجِ اعلیٰ حضرت درآید پرتوِ ظهور خواهد انداخت،
سراوقِ عظمت باوتادِ خلود[2] مربوط باد،

۸
۳۲

مرید عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده[3] و مراسمِ ارادت از صفائی طویت بجا
آورده ذرّه مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند که والا منشور لامع النور که آخر روزِ مبارک دوشنبه غرّه
شعبان المعظم مرقومِ قلم جواهر رقم شده بود، آخر روزِ شنبه ششم شهر مذکور مصحوبِ یساولانِ سرکارِ معلّٰی شرف
ورود بخشیده، موجبِ افتخار و مباهاتِ این مرید گردید، تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیده آں گرامی عطیه را
آرائشِ تارکِ امتیازِ خود ساخت،
زینت[4] اندراج یافته که در هر باب آنچه بخاطرِ مقدس میرسد نوشته می شود، قضیهٔ زمین بر سرِ زمین
گفته اند، هرچه بخاطرِ آں[5] مرید و وزیرِ شایسته بهمه صفات آراسته برسد، بعمل آورند، دو ماه شده که لشکرِ[6] ظفر
قرین قلعه[7] را قبل ازیں بجهتِ خراب نمودنِ دیوارِ قلعه بالاے کوه سه توپ که در مورچالِ کن[8] پیدا است همانجایگاه دارد،
قبلهٔ عالمیاں سلامت! این فدوی که خدمتِ پیر و مرشدِ خود را سرمایهٔ سعاداتِ دین و

---

۱ تب پیر و مرشد این فدوی سلامت ۲ تن خلود ۳ تع و محذوف ۴ تع و زینت محذوف ۵ تع این رید
۶ تع ملک محذوف ۷ تع قلعه محذوف ۸ تع این

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

کتبہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر

سنہ ۱۰۷۰

اورنگزیب کے لکھے ہوئے قرآن مجید کا ایک صفحہ

الله تعالی

باسمه سبحانه

قرآن مجید (موجودہ نیویارک) کے ایک صفحہ پر اورنگزیب کی تحریر

به عهد نظامت دکن

(۱)

مراجعت از قندهار و سفر تا برهانپور

۱/۳۴

مرید اخلاص سرشت بعد ادای آداب عقیدت که عنوانِ صحیفهٔ سعادت است ذرّه صفت بعرضِ مقدس می‌رساند منشور لامع النور که روز جمعه پنجم شعبان المکرم[1] شرفِ نگارش یافته مصحوبِ ابوطالب و احمد یساولان[2] صادر شده بود، دهم شهرِ مسطور سایهٔ ورود انداخته، باعثِ امتیاز و افتخارِ این فدوی جانسپار گشت، حقیقتِ وصولِ فرمانِ والاشانِ سابق و تهیهٔ مراجعت و تعذرِ[3] توقف پس ازان تفصیل[4] از عرضداشت دستور تمام دانش بمسامعِ جاه و جلال خواهد رسید، اگرچه این مرید را بمقتضای غیرت و حمیت که لازمهٔ مریدی و تربیتِ پیر و مرشدِ حقیقی است اصلا بخاطر نبود که باین طریق ازین طرف برگردد، و اراده داشت که تا رمقی از حیاتِ مستعار باقی است، صرفِ جهد نموده بوسیلهٔ جانفشانی در پیشگاهِ اقدس آبروی پیدا کند، لیکن چون حکمِ والا چنین بود ناگزیر از اندیشهٔ خویش بازآمده برای امتثالِ یرلیغِ عالم مطیع بصوابدیدِ وزیر باتدبیر تاریخے که مقرر گشته و سابق معروضداشته عزمِ مقصد نمود، امید که از اقبالِ بیزوالِ بادشاهی بمجردِ رسیدنِ عساکرِ نصرت مآثر بآن حدود، اعدای مردود خاکِ ادبار بر فرقِ[5] روزگارِ خود ریخته راهِ فرار پیش گیرند، پیر و دستگیر سلامت، قبل ازین عرضداشت نموده که بموجبِ حکمِ مقدس مبارک خان و کاکر خان و وفادار خان را با جمعی از ملازمانِ خود از راهی که آمده بود بملتان رخصت نمود، ثانی الحال نام بردها

---

۱ ع المعظم، ۲ ت یساول، ۳ ع بقدر ۴ ت مفصل ۵ ع و خاکِ ادبار برق روزگار

منصوره ترکِ محاصرۂ قلعه کرده بے توقف معاودت نمایند، و بعد شهرتِ ایں خبر و برگشتنِ قزاولان وفتورِ محاصره امتثالِ فرمانِ ثانی که درباب یکبارهٔ توقف صادر گشته متعذر بود، ناگزیر بصوابدید دولتخواهان[1] اتفاقِ مراجعت افتاد،

پیر دستگیر سلامت! ایں فدوی، بعد مطالعۂ منشورِ لامع النور که پیش ازین[2] باب سرعت قطعِ منازل بنامِ وزیرِ بے نظیر بنفاذ پیوسته بود می خواست که پانزده هزار سوار خوش اسپه همراه گرفته بی تانی باخان سعادت نشاں بایلغار عازمِ تنبیه اعدائے ادبار شعار گردد، لیکن چوں بسلامت گذشتن توپ خانهٔ بایں عظمت، واُردوے بایں کثرت ازیں راهِ پرآشوب مطلوب بود، وآں بدقول[3] بے حضورِ ایں مرید تعذرِ تمام داشت، بنا برآں بصلاحِ وزیرِ صافی ضمیر وافی تدبیر قرار یافت که تا قلات آں اغروق[4] وتوپ خانه را از خود جدا نکرده، از آنجا ایں اخلاص سرشت وآں عضد الخلافت بارِ جمعیت مذکوره بایلغر متوجه پیش گردند، یکے از عمدهاے باباقی لشکرِ ظفر قرین بر سرِ اردو بوده باحتیاط طےِ مراحل نماید، ایں مرید نشانے بشمشیر خاں فرستاده که محلِ اجتماعِ مردودانِ المان را[5] بواقعی دریافته بلا اهمال بنویسد، و جمعے از افغانِ ایں سرزمیں را نیز بجاسوسی تعین نموده که خبرِ منقح بیاورند، انشاالله[6] تعالیٰ پس از وصول بحوالیِ قرابلغ یا پیش ازاں خبرے مشخص از غنیمِ لئیم برسد واثرے ازاں مقهوران پدید آید، قصدِ استیصالِ آنها کرده بتائیدِ الٰهی واعتضادِ اقبالِ بزوالِ شاهی دمار از روزگارِ آں گروه نکبت آثار خواهد برآورد[7]، و بر تقدیر یکه از استماعِ طنطنۂ عزیمتِ عساکرِ فیروز مند هراساں شده هزیمت[8] را غنیمت شمرده روے ادبار براه[9] فرار آورده باشند، باستعجال روانهٔ استانبوسِ اقدس خواهد گشت،

نیرِ عالم افروزِ خلافت و جهانبانی از مطلعِ اقبال و کشورستانی تا انقراضِ دوراں،

[1] ع: دولتخواهان [2] س: بدیں [3] ع: قلاب [4] س: قلات اغرق، [5] ع: آلمان را بواقعی [6] محذوف [7] ع: آثار خواهد بر آورد، و بر تقدیر یکه از" محذوف، [8] س: و هزیمت را، [9] ع: راهِ فرار،

ظاہر ساختند که درین وقت از فساد اقوام افغانان آں سمت راه مذبور خلل پذیر شده باشد، فرستادن این جماعت مصلحت نیست، و مع ہذا بعنایت قادر علی الاطلاق خاطر این فدوی از صوبه ملتان و ضبط و ربط مہمات آنجا جمع بود بنا برآں فسخ این عزیمت نموده به تهانه دار قوشنج وودوکی نوشته که خود را بملتان رسانند انشاء الله تعالی عنقریب این ید نیز بغزنین برسد، بعد ازاں نوعیکه حکم شود بعمل خواهد آمد،

ظل ظلیل خلافت ابدا تظلیل باباد،

۲
—
۴۳

مرید فدوی زمین خدمت بلب ادب بوسیده وظائف عقیدت و ارادت بجا آورده ذره صفت بعرض مقدس معلی میرساند، فرمان والاشان سعادت ترجمان که یکے روز ہشتم شعبان المعظم و دیگرے دہم شہر مسطور زینت نگارش یافته مصحوب یساولان صادر شده بود، اولین بروز شنبه و دومین فرداے آں یکشنبه چهاردهم ہمیں ماه متواتر پرتو ورود بخشیده شرف بر شرف افزود، و فرق استخار این مرید را بفلک دوار سود، آداب مریدی و تسلیمات بندگی بتقدیم رسانیده امتیاز و سربلندی حاصل نمود حقیقت روانه شدن عساکر گردوں مآثر از قندهار قبل ازیں معروض درگاه خلائق پناه گشته تا حال بمسامع جاه و جلال رسیده باشد،

مرشد مرید نواز سلامت! چوں این اخلاص کیش در معامله بلخ تمامی لشکر توران زمین را از خان و سلطان و دیگر طبقات مردم که درین مرتبه فراہم آمده بود مکرر آزموده بیقین میدانست که وجود این ده دوازده ہزار ازبکان بیجان چه خواہد بود، و براے استیصال آنها نصف لشکرے که در رکاب سعادت اعلی حضرت است کافی است بنا برآں نمی خواست که دست از قلعه باز داشته با افواج قاہره بحصول مطلب برگردد، اما ازآنجا که حکم صریح بقدغن تمام نفاذ یافت که عساکر

---

۱ ن س د ت ب که محذوف ۲ ن ع جمیع ن س د ت ب، د محذوف ۳ ن ع معلی محذوف ۴ ن ع ک محذوف ۵ ن ع د ن س طبقات دیگر مردم ۶ ن ع ـ این دوازده ہزار الیاں ۷ ن ع الیاں،

خواہد شد، این مرید میخواست کہ تا تقریب یساقِ قندہار در میان است دریں ضلع بودہ ہرگاہ سرانجام
بواقعی شود بتوفیقِ موفقِ حقیقی عزائمہ کام وناکام قلعہ را مسخر ساختہ بوسیلۂ آں استرضاے خاطرِ مقدس
پیش از پیش حاصل نماید، الحال ہرچہ ضمیرِ خورشید نظیرِ اقدس اقتضا فرمودہ عینِ صواب ومحضِ حکمت است،
این عقیدت منش را از اطاعتِ حکمِ والا چارہ نیست، وعنایاتے کہ نسبت بہ این مرید می شود ہمہ را
تفضلِ محض می داند،

حکمِ جہاں مطاع را بشاہ نواز خان رسانید، در جواب نمود کہ چوں بندہ عنقریب بشرفِ آستان
بوس فایز می گردد، ہرانچہ مرضیِ اعلیٰ حضرت باشد سعادتِ خود خواہد دانست،

قبلۂ جہانیاں سلامت، ابودنِ این قسم بندۂ عمدہ درآں سرحد جہتِ بعضے مصالحِ ملکی ضرور است،
واین تجویز بغایت مناسب است،

نیّرِ جہاں تابِ خلافت از افقِ کشورستانی تاباں بماناد،

۴
۳۴

بعد اداے آدابِ عقیدت کہ متضمنِ ہزاراں سعادت است، ذرہ صفت بعرضِ اقدس میرساند
دو یرلیغِ والا کہ پس از وصولِ عرائضِ این اخلاص سرشت مصحوبِ چیلہا زینتِ صدور یافتہ بود در روزِ
پنجشنبہ بست وپنجم وشبِ جمعہ بست وششم شعبان المعظم شرفِ ورود ارزانی داشتہ، موجبِ امتیاز وسربلندی
این مرید گردید، وتسلیماتِ بندگی بجا آوردہ، تارکِ افتخار باوجِ گردوں رسانید،

حکمِ گیتی مطاع بنفاذ پیوستہ کہ دولِ جاگیرِ آں مرید پیش خانِ سعادت نشان فرستادہ
شدہ، کیفیت را از اں معلوم نماید، وبفرزندانِ خود کہ در ملتان اند خبرے بنویسند کہ بلاہور بیایند، واز
انجا ہمراہ آں مرید بدکن بروند"

[illegible]

تابان و نور افشان بماناد،

۳/۳۵

کمترین مریداں زمین خدمت بلب ادب بوسیده ذره مثال بمسامع جاه و جلال می رساند،
منشور کرامت ظهور که مصحوب امیر بیگ یساول صادر گشته بود بستم شعبان المکرم شرف ورود بخشیده
تارکِ افتخارِ این فدوی را از اوجِ فلک و قار گذرانید،

مرقوم قلمِ جواهر رقم شده که بسیار عجب نمود که[۱] با چنین سرانجام قلعه بدست نیامد"

پیر دستگیر سلامت بحقیقت سرانجام قلعه گیری از عرضداشتِ اخیرِ دستور الوزرا که از قندهار بدرگاه[۲]
جهان پناه ارسال داشته بعرضِ اقدس رسیده باشد، خصوصیات دیگر نیز بعد ادراک سعادت بساط
بوس اشرف از تقریر ایشان مشروحاً در پیش گاهِ[۳] خلافت پرتو ظهور خواهد انداخت، بر حقِ سبحانه تعالی[۴]
ظاهر است که این مرید همه وقت بمقتضای اخلاص درست بمدادی پیش رفت کار پیر و مرشد خود
را منظور داشته حتی المقدور[۵] در هیچ باب کوتاهی ننموده، ان شاء الله تعالی عنقریب کیفیت حال بر خاطر ملکوت
ناظر که معیارِ حق و باطل است از قرار واقع هویدا خواهد گشت،

حکم گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که ما از سرِ قندهار گذشتنی نیستیم بهر طریق که دانیم سرانجام گرفتن آن
خواهیم فرمود، و آن مرید را همین که بملازمت برسد رخصتِ دکن می فرمائیم اگر شاه نواز خان را آن
مرید می خواهد که با خود بدکن ببرد و او نیز راضی باشد از او پرسیده عرضداشت[۶] نماید"

قبله و کعبهٔ دو جهان سلامت! از آن جا که علو همتِ جهان کشا[۷] و استقامتِ عزم[۸] والای
اعلی حضرت متوجه اعاظم امور بوده و هست بالیقین که فکر تسخیر قلعه بلکه تمام مملکتِ ایران با سهل وجهی

---

[۱] ت وب نمود و تخ که محذوف [۲] ب از تقریر درگاه [۳] ت بر حق سبحانه و تعالی [۴] ت وب حسب المقدور [۵] ت عرضه داشت، [۶] ع جهان کشائی، [۷] ب. عازم،

ایں معنی در پردۂ تعویق باشد، دراں ولا موقوف گشت، الحال نیز کہ ایشاں تعہدِ انجامِ ایں مہم نمودہ اند و خلف

الصدقِ ایشاں بمنصب و خدمتِ صوبۂ کابل امتیاز یافتہ بسیار مبارک است، انشاء اللہ تعالیٰ افتتاحِ ایں

عقدۂ دشوار بکلیدِ سعیِ ایشاں، موافقِ خواہشِ دولتخواہاں خواہد شد، امید کہ ایں جاں سپار کہ با وجودِ تحملِ

تعبِ چنیں یساق اصلا اندیشۂ صوبۂ دکن وغیرہ بخاطرش راہ ندادہ نیز بموجبے کہ دراں وقت التماس

کردہ چندگاہ دریں ضلع بسر بردہ، تا ہنگامِ کار رفاقت نمودہ، بتدارکِ مافات بپردازد، شاید بتوفیقِ

الٰہی دریں مرتبہ مصدرِ تردّدے گردیدہ، استرضاے باطنِ اقدس بوجہِ احسن حاصل نماید،

و چوں خواہشِ خاطرِ مقدس آنست کہ در برابرِ تعہدِ چنیں خدمتِ عمدہ عوضِ صوبۂ گجرات جاگیرِ

نقد جید دریں سمت بایشاں مرحمت فرمایند، خالصاتِ بادشاہی و محالِ جاگیرداراں کہ قابلِ تنخواہِ

ایشاں تواند بود بسیار است، دیگر ہرچہ راے مملکت پیراے اشرف اقتضا نماید عینِ حکمت است،

حقیقتِ طلبِ خانہ زاداں از ملتان بلاہور از مطاویِ عریضہ کہ بخدمتِ نواب تقدس احتجاب

قلمی نمودہ بعرضِ ارفع اعلیٰ خواہد رسید،

مرقومِ رقمِ کرامت قلم شدہ کہ اگر می دانستیم کہ قلعۂ قندھار را می توانند گرفت لشکر را طلب نمی فرمودیم

مرشد مرید نواز سلامت! ایں فدوی صورتِ ارادۂ خود را پیش ازیں معروض داشتہ بمسامعِ

جاہ و جلال رسیدہ باشد، از آنجا کہ اولاً حکمِ صریح بتقدغن ہرچہ تمامتر عزِ نفاذ یافتہ بود کہ عساکرِ منصورہ بے توانی

معاودت نمایند و ایں خبر شہرت یافتہ قزلباشاں برگشتہ بودند و مردم دست از محاصرہ باز داشتہ برخے

از پاے قلعہ برخاستہ، لہذا امتثالِ حکمِ فرمانِ ثانی را کہ در بابِ یک ماہہ توقف صادر گشتہ بود متعذر یافتہ

ضرورۃً بصوابدیدِ دستور تمام دانش و سائرِ دولتخواہاں اتفاقِ مراجعت افتاد، بر تقدیرے کہ در منشورِ اول

حکمِ بریغِ ثانی میرسید بتوفیقِ الٰہی آنچہ بندہاے جانسپار درہمیں ماہ شعبان بر سرِ قلعہ کوہ می آوردند بر عالمیان

ل صح "وہ" محذوف ۔ ۲ سخ آرزوے ۔ ۳ تم "تعہد" محذوف ۔ ۴ تب "بہ" بند شد ۔ ۵ سخ "احتجاب" محذوف ۔ ۶ تم و سخ "مرقوم قلم کرامت رقم شدہ" ۔ ۷ "طلب" محذوف ۔

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات سلامت! بر ضمیر خورشید تاثیر[1] اعلی حضرت که آئینهٔ چهره نمای حقایق اشیا[2]
است هویدا خواهد بود[3] که این فدوی که پیش نهاد همتش[4] در همه وقت استرضای خاطر مقدس است درین
مدت بهر خدمتے که از پیش گاه خلافت سرفراز[5] شده، سعادت خود[6] آں تصور نموده و اطاعت حکم را سرمایهٔ
دولت جاودانی[7] دانسته بے مداهنت و التماسے بقدر مقدور در پیش رفت آں کوشیده[8] درین ولا از ملاحظهٔ
تفاوت حال و دول جاگیر دکن که حقیقت آں بر اعلی حضرت نیکو روشن است انشاء الله تعالی عنقریب
بعد از ملازمت[9] از تقریر دلپذیر وزیر بے نظیر بمسامع جاه و جلال خواهد رسید بغایت متعجب گشت که
آیا سبب این همه کمی که قریب هفتده لک روپیه است و باعث تغیر جاگیر سیر حاصل ملتان و بهکر شده،
چه خواهد بود، اگر[10] از روے ذره پروری و مرید نوازی بخاطر مبارک پرتو انداخته باشد که این فدوی
بخدمت صوبهٔ عمده سربلند گردد، درین صورت پرداخت احوال نوشته[11] قرار یابد که از عهدهٔ این خدمت
و ضبط صوبجات سرحد وسیع برهم خورده بواقعی برون آمده، میان اقران[12] و دنیا داران دکن انفعال
نکشد، و در حضور اقدس نیز مقصر نبوده از عتاب و خطاب ایمن باشد، والا تنها صوبهٔ بنگاله که سابقاً بصیغهٔ التمغا
مقرر[13] بود کافی است، از آنجا که عنان اختیار مریداں بدست حق پرست مرشد کامل مشفق است و عنایات
و تفضلات اعلی حضرت در همه وقت زیاده[14] از استعداد و حالت بندگان بظهور میرسد یقین که آنچه بخاطر
ملکوت ناظر گذشته محض صلاح و بهبود حال و مآل این مرید خواهد بود،

پیر و دستگیر سلامت! بخاطر مقدس خواهد بود که این عقیدت منش نوبت اول که مهم قندهار در میان[15]
آمد بعد استفسار کنکاش تسخیر آں قلعه معروض داشته بود که اولی و انسب آن است که دادا بهائی با این خدمت
تعیین شوند، و فدوی هراول ایشاں بوده به مراسم جانفشانی قیام نماید چوں مقدر[16] چنین بود که درین وقت[17]

---

۱ نخ: خورشید نظیر تاثیر ۲ تس: خواهد فدوه ۳ نخ: همت ۴ تس و ب: خود ۵ محذوف ۶ ب: جاودان دانسته ۷ ب: بے مداهنهٔ التماس ۸ تس: کوشانیده ۹ م و نخ: از ... ۱۰ نخ: ... ۱۱ ب: نوع قرار یابد ۱۲ نخ: امرا ۱۳ نخ: بیود محذوف ۱۴ نخ: از ... ۱۵ تس: میان ۱۶ م: مقرر ۱۷ م: سرافراز، ۱۸ نخ: صفت،

کہ آں را باعثِ نیک نامی و منافعِ دو جہانی خود می داند، چوں بتقصیر راضی خواہد شد، بخاطرِ ملکوت ناظر خواہد

بود کہ ایں مرید وقتیکہ بقبضہا رسید، چوں صحبتِ آں مرتبہ[1] را یاد داشت، آنچہ موافقِ دریافتِ قاصرِ خویش

معلوم نمود، بلا توقف معروض داشتہ، التماسِ رفتنِ پیش کردہ بود، چوں در تنخواہاں بمبالغۂ تمام باز نمودند

کہ پیش رفت صلاح نیست، چہ دریں صورت جمعیت[2] مصالحِ قلعہ گیری کہ وفور ندارد منقسم می شود و محاصرۂ

قلعہ کہ اہم است، بواقعی از قوت بفعل نخواہد آمد و ثانی الحال کہ ایں معنی بعرضِ مقدس رسید حکمِ صریح بر طبقِ

گنکاشِ در تنخواہاں نفاذ یافتہ کہ ایں فدوی ہمانجا بودہ بیشتر[3] نرود. بنا براں از صواب دیدِ ایشاں

کہ رعایتِ آں حسب الحکم الاعلیٰ لازم می دانست بیروں نرفتہ ناگزیر آں ارادہ را موقوف داشت، باتفاقِ

دستور الوزرا بمحاصرہ پرداختہ و حتی الامکان در آں باب کوشیدہ امیدوار بود کہ کام و ناکام در ماہِ شعبان

قلعۂ کوہ را مسخر خواہد ساخت، اگر فرصت می یافت سعیِ خود را باتمام رسانیدہ از طعن و ملامت ایمن می بود، ہرگاہ

بحسبِ تقدیر مقدماتِ مخلِ مطلب روئے[4] می دہد، فرصتِ کار از دست رود، غیر از اعتراف بقصور چہ چارہ؟

بعد از آنکہ دیگر مریداں باچنیں سرانجام شروع دریں مہم نمودہ کارے از پیش بہ برند[5] تقصیرِ ایں مرید بوضوح

خواہد پیوست، امید کہ بر آزمائشِ ناآزمودہا اثرے مرتب[6] گشتہ، عنقریب مکنونِ خاطرِ مقدس جلوۂ ظہور دہد،

زینتِ اندراج یافتہ کہ[7] اگر آں مرید ولایتِ دکن را ہم آباداں تواند کرد بسیار خوب[8] است،

قبلہ و کعبۂ دو جہانی سلامت، بر ضمیرِ منیرِ اعلیٰ حضرت مکشوف خواہد بود کہ ایں عقیدت منش ہر چند

کہ در آبادانکاری و پرداختِ صوبجاتِ عمدہ با سایرِ مریداں برابری ندارد، اما از ابتدائے کہ بعنایتِ

جاگیر سرفراز شدہ ہیچ گاہ در پرداختِ امورِ ملکی و نسقِ مہمات مقصر[9] نبودہ، چنانچہ ہمیں صوبۂ دکن را کہ در نہایت

ویرانی و برہم خوردگی بود، تو سے معمور ساختہ کہ بر عالمیاں ظاہر است و شاید بعد تغیر حقیقتِ آں بمسامعِ علیہ

[1] ع: این مرتبہ [2] م: آں مرتبۂ یاد داشت [3] ت: "" محذوف [4] ب: ہمانجا بودہ باشند [5] م: ہمانجا پیش نرود [6] م: ہمین [7] ش [8] غ: می پذیرد

[9] م: در [10] ع: مترتب [11] م: "خوب" محذوف [12] ت: ہیچ گاہ [13] ب: ہمہ گاہ [14] ع: متعصر،

ظاہر می شد،

شرف اندراج یافتہ کہ رستم خاں بہادر فیروز جنگ را با جمعے کہ حکم شدہ در غزنی گذاشتہ قلیج خاں را باسختے از مردم روانہ چاریکار نمایند"

قبلہ و کعبۂ ایں مرید سلامت! انشاء اللہ تعالیٰ بست و نہم شہر حال با تمامی لشکر فیروزی مآل بغزنین رسیدہ حسب الحکم الاعلیٰ عمل خواہد آورد، پس از دو مقام کہ برائے سرانجام اہل لشکر ضرورت است، باتفاق عضد الخلافت سعد اللہ خاں کوچ بکوچ بادراک شرف ملازمت و سعادت آستاں بوس بساعت مسعود مقرر خواہد شتافت،

۵
۳۷

مرید اخلاص سرشت آستان عقیدت بلب ارادت بوسیدہ ذرہ مثال بسامع جاہ و جلال می رساند: فرمان خجستہ عنوان کہ روز جمعہ یازدہم امرداد در جواب عرض داشت ایں فدوی شرف تحریر یافتہ بود و بست و ہشتم شعبان المعظم سعادت ورود بخشیدہ افتخار افزائے ایں مرید گردید، تسلیمات بندگی بجا آوردہ آں عطیۂ سترگ را آرایش فرق امتیاز خود ساخت،

رقم پذیر خامۂ الہام تصویر شدہ کہ از ہر کس کارے می آید و عقلاء گفتہ اند کہ آزمودہ را آزمودن خطاست"

پیر دستگیر و مرشد صافی ضمیر سلامت! از آنجا کہ حکیم علی الاطلاق، ذات مقدس اعلیٰ حضرت را صفات کمال ارزانی فرمودہ بقوت عقل و فور تجربہ بر جہانیاں برتری بخشیدہ، و جوہر قابلیت و حالت ہر کس در والا دید آنحضرت پیدا است بیقین کہ آنچہ در باب مریداں و بندہا بر زبان حقایق ترجمان میگذرد بیان واقع خواہد بود، و متضمن ہزاراں نصیحت و ارشاد، بر اعلیٰ حضرت ظاہر است کہ ہر کرا فی الجملہ از خرد بہرہ است نفع و ضرر خویش پے می برد، ایں جانسپار کہ تربیت یافتۂ آنحضرت است در تقدیم خدمتے

ملاحظات: چاریکار: چاریکار: دو ع عساکر: تمام شرف ملازمت آستانبوس کلمہ: قس پرست ہستہ: بجت عنوان ستہ بازدہم شدہ وس بست و ہفتم ۵ ع ع بیادید ۵۱ ع دکن شاد

آفتابِ جہان تابِ خلافت تابندہ[1] بماناد،

۷
۳۹

مرید فدوی زمین خدمت بلبِ عقیدت بوسیدہ ذرّہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال می رساند کہ والا[2] منشور لامع النور صبح روز شنبہ سیوم شوال شرف ورود بخشیدہ سعادت بےغایت ارزانی داشت و فرقِ امتیاز این مرید باوجِ کیوان برافراخت،

یرلیغِ گیتی مطاع زینتِ نفاذ یافتہ کہ "بر کشتی گذشتن مناسب نیست، ہرگاہ خبرِ بستن پل[3] برسد از نوشہرہ کوچ نمودہ روان شود و از پل بگذرد"

ہزار جانِ گرامی فدا اے ذاتِ مقدسِ اعلیٰ حضرت[4] باد کہ در جمیع امور صلاحِ حال و مآلِ مریدان را منظور داشتہ بمقتضاے ذرّہ پروری درانچہ بہبودِ اینہا است ارشاد می فرمایند، شکرِ این عواطفِ بےپایان بکدام زبان ادا توان نمود، انشاء اللہ تعالیٰ بعد ازانکہ پل مرتب شود، حسب الحکم الاقدس ازین جا کوچ کردہ و از آب گذشتہ عازمِ مقصد خواہد گشت،

قبلہ و کعبہ حقیقی سلامت! از خوبی ہوا و طراوتِ سبزہ و فراوانیِ علف این سرزمینِ دلکشا چہ معروض دارد، بسیار جاے بکیفیتے است، معلوم نیست کہ درین چند روز ہواے پشاور باین خوبی باشد، اگر حکم شود واین مرید یک کردہ از انکورہ پیش رفتہ در موضعِ برین[5] کہ بقدر سبزہ و علف دارد منزل گزیند، رایاتِ عالیات باین سرزمین نزول اجلال فرمایند، دیگر ہر چہ بخاطرِ مقدس میرسد محض حکمت است،

مرقوم قلم جواہر رقم شدہ کہ فرمان عالیشان بنامِ شایستہ خان بصدور پیوستہ کہ راؤ کرن را در قلعۂ دولت آباد گذاشتہ خود بسرعتِ تمام بگجرات برود، و مردم آن مرید ہر چند زود تر بآنجا برسند بہتر است، پیر و دستگیر سلامت! این مرید پیش ازانکہ از حضور پر نور مرخص شود محمد طاہر ملازم خود را با جمعے

---

[1] ت: پایندہ، [2] ت: ادب، [3] ت: منشور والا، [4] ت: پل بستن، نیز نسخہ م: ذات اعلیحضرت، [5] ت: زمین، اس: ہرین

رسیدہ باشد، دریں ولا نیز بکرم ایزد جل شانہ امیدوار است کہ اگر یک چندے از روے استقلال صوبۂ مذکور بحال بماند، و سرانجام مصالح در خور پیشتر شود، با آنکہ بسبب دست اندازی و غفلت صوبہ داراں رعایا متفرق گردیدہ تمامی آں ولایت از انتظام و رونق افتادہ انشاء اللہ تعالیٰ در اندک فرصتے آثار سعی و کوشش ایں مرید بظہور خواہد رسید،

آفتاب سلطنت و خلافت از افق حشمت و جلالت تاباں بماند،

۶/۳۸

مرید اخلاص سرشت آداب ارادت بتقدیم رسانیدہ ذرہ آسا بعرض اقدس اعلےٰ میرساند کہ ایں مرید عقیدت آئین کہ شرف حضور پر نور پیر و مرشد خود را سرمایۂ سعادت دو جہانی می داند بہیچ دولت را برابر نمی سنجد بعد دستوری یافتن از پیشگاہ خلافت بموجبے کہ دستوری یافتہ بود طی مسافت نمودہ بشش منزل از باغ صفا، بہ پشاور رسیدہ سلخ بنو شہرہ منزل کرد، و روز مبارک عید در آنجا اتفاق افتاد تسلیمات مبارک بادبجا آوردہ زبان عقیدت بمراسم تہنیت گویا ساخت، حق عز شانہ ایں روز سعادت افروز را بر ذات مقدس مبارک و خجستہ گردانیدہ سایۂ لطف و عنایات پیر و مرشد حقیقی را بر مفارق مریداں مستدام دارا

پیر دستگیر سلامت! ایں فدوی بموجب حکم ارفع میخواست کہ از پشاور بہ سہ منزل بکنار دریاے سندھ رسیدہ بے توقف عبور نماید لیکن چوں معلوم شد کہ از شدت آب تا حال پل مرتب نگشتہ و بادشاہزادۂ جہانیاں ہنوز ایں روے آب مقام دارند و اکثر بندہاے درگاہ خلائق پناہ کہ رخصت یافتہ اند در آنجا جمع آمدہ کشتیہا آں مقدار نیست کہ تمامی آں مردم با لشکر ایں فدوی بے تاخیر تواند گذشت و کنار دریا بجہت کمی علف، مقام بسیار نمی تواں کرد، بنا براں قرار دادہ کہ چندروز در نوشہرہ مذکورہ توقف نماید اگر دریں ضمن شدت آب فرونشیند و پل بستہ شود فبہا والا انشاء اللہ تعالیٰ بکشتی گذشتہ کوچ بکوچ عازم مقصد خواہد شد،

[illegible]

شاید[۱] ازیں راہ بآسانی عبور توان[۱۱] نمود،

سرادقِ سلطنت باوتادِ خلود مربوط باد،

۹/۱۴

بعد ادائے آداب مریدی ذرہ صفت بعرضِ اقدس[۲] میرساند[۳] کہ فلانشور[۴] لامع النور یکپاس[۵] از روز دیبار دوشنبہ گذشتہ در اثنائے راہ شرفِ ورود بخشیدہ سرمایۂ افتخار و سرفرازی ایں مرید گردید، و از عنایت آہوے شکار، خاصہ و میوہ کہ محض تفضل و ذرہ پروری بود، امتیاز تمام حاصل نمودہ تسلیمات بندگی بتقدیم رسانید[۶]،

حکمِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ پلِ دریاے چناب تیار شدہ، آں مرید روز دوشنبہ از دریا بگذرد،

پیر و دستگیر سلامت! ارادہ ایں فدوی نیز آں بود کہ اگر پل مرتب باشد روز مسطور عبور کند، و ہمیں قصد امروز بکنارِ آب رسیدہ انشاء اللہ تعالیٰ بمجرد آنکہ پل مہیا[۷] آمادہ شد و حالتِ[۸] انتظار نماند از دریا گذشتہ[۹] روانۂ پیش خواہد گشت[۱۰] نقل خطیکہ[۱۱] میرخلیل بعمدۃ الملک شایستہ خان نوشتہ، با فرمانِ عالیشان رسید، و بر حقیقتِ بیماری عادل خان اطلاع یافت،

پیر و مرشد حقیقی سلامت! ایں فدوی در سرعتِ طے منازل کوتاہی ندارد، اگر ایں مقامہا کہ آن روے اٹک[۱۲] ایں طرف چناب واقع شدہ مانعِ قطع مسافت نمی گشت تا حال بنواحی دار الخلافت شاہجہان آباد می رسید، اکنوں نیز انشاء اللہ تعالیٰ بعد عبور از ایں[۱۳] دریا بقدرِ مقدور در سرعت تقصیر نمودہ بوقت[۱۴] خود را بداں حدود رسانیدہ بتوفیق الٰہی قابو را از دست نخواہد داد،

ظلالِ خلافت و جلال بر مفارقِ عالمیان لایزال بماناد،

[۱] م "شاید" محذوف [۲] ن تواند نمود [۳] ع دم مقدس [۴] ع میرساندو [۴] ع فلانشور [۵] ع "از" محذوف [۶] ع رسانید [۷] م دارد، و این "محذوف [۸] ع شد [۹] ع بمجرد کہ پل مہیا شد و حالت [۱۰] ع مہیا و مرتب شدہ حالت [۱۱] ب و حالت [۱۲] ن روانہ گذشتہ [۱۳] ع خواہد شد [۱۴] ن و ع خطر [۱۲] ع این [۱۴] م بوقت

تعین نموده بود[1] که بزودی خود را بدان حدود برساند، چون کشتیها بر[2] گذر[3] اٹک کم است مع ہذا مردم بادشاہ زادہ جہانیاں می گذشتند، او تا حال دریں طرف آب ماندہ نتوانست عبور نمود، و الا تا ایں زمان بسیار پیش میرفت، اکنون قدغن بلیغ باو رفتہ کہ با تمام[4] اثقال مقید نشدہ جریدہ از آب بگذرد و بر جناح استعجال بشتابد، شاید تا او آخر[5] ذی قعدہ بیرہانپور برسد،

نیّر عالم افروز خلافت تابندہ بماناد،

۸

مرید عقیدت کیش آداب ارادت[6] و بندگی بجا آوردہ ذرہ آسا بعرض اقدس اعلیٰ میرساند ہمائے اوج سعادت و شرف یعنی فرمان والا شان[7] کہ در جواب عرض داشت ایں فدوی از مکمن مرید نوازی و نیت صدور یافتہ بود بصحبدم جمعہ سایۂ ورود انداختہ افتخار افزاے ایں مرید گردید،

پیر دستگیر سلامت: از آنجا کہ بتازگی از نوشتۂ پسر راجہ ٹوڈرمل بوضوح پیوست کہ در دو روز پل مرتب خواہد شد، و تا لہ کہ میان راہ نشان میدادند نیز پایاب گشتہ بود، بنا براں ایں فدوی غرۂ ذیقعدہ از جاے کہ مقام داشت کوچ نمودہ می خواست کہ نزدیک پل فرود آید و فردا ے آں از آب بگذرد، لیکن[8] چوں پس از کوچ خبر رسیدہ کہ حسب الحکم الارفع بگذر چاکوکی پل خواہند[9] بست و بانجہ مہیا شدن پل قریب بود کشتیہا و مصالح بآنجا می برند، انشاء اللہ تعالیٰ بلا توقف ازیں منزل بجاے کہ پل بستہ می شود رسیدہ عبور خواہد نمود[10]،

قبلۂ دو جہانی سلامت: از کیفیت دشواری راہ ایں منزل چہ معروض دارد یک پاؤ کردہ گل ولاے بشابہ بود کہ فیل بمشقت تمام می گذشت[11] و اسپ و شتر بیشتر در وحل ماندہ بعد جر ثقیل نجات می یافت و از آنجا تا سر نالہ نیز ہمہ جا چارپایہ تا[12] زانو فرو میرفت، اگر دو سہ روز دیگر باراں امان بد

له تح تعین نمودہ کردہ ۲ تح سہ محذوف ۳ تح اجمال و اثقال ۴ تح باد اخر ۵ تح آداب امانت بجا آوردہ ۶ تح عالیشان ۷ تح تب و کیفیت ۸ تح خواہد بست ۹ تح توانند نمود ۱۰ تح تن و تم چاروا،

۱۱/۹۳

مرید اخلاص سرشت مراسم عقیدت و ارادت را که متضمن ہزاراں سعادت است بجا آورده،
ذره صفت بعرض مقدس میرساند که نیر سپہر عزت و شرف یعنی منشور ساطع[۱] النور روز سه شنبه نہم شہر حال ہنگامے
که از ملوندی (کذا) گذشته بود در اثنائے راه مصحوب فتح اللہ برقو درود انداخته افتخار افزائے ایں مرید گردید، در باب
سلوک با دنیاداران دکن نوعیکه حکم شده ان شاء اللہ تعالیٰ بعمل آورده از جانب خود در حسن معاش کوتاہی نخواہد نمود
مرقوم قلم جواہر رقم گشته که آں مرید را در رفتن توقف بسیار روے داده اکنوں از ہر راہے
که زود تر تواند رسید خود را برساند"

پیر دستگیر سلامت! از آنجا که ایں مرید ہمه جا برابر[۹] لشکر ظفر اثر طے مسافت می نماید، سبب توقف بر
آئینه خاطر ملکوت ناظر روشن خواہد بود. راہے که گھاٹی چانده میرود، اگر چه چند منزل نزدیک تر است،
و ایں فدوی اصلاً بتوقف راضی نبوده[۲] می خواہد که بسرعت تمام خود را بدکن برساند[۴]، اما چوں متعلقان
جمیع مردم از ملتان رسیده اند و بهل و ارابه[۱۰] بسیار ہمراه است، و بایں ہمه احمال و اثقال زیاده از چہار پنج کروه
منزل نمی تواں کرد و عقب گذاشتن مردم در چنین[۵] راه ناسلوک مناسب نیست قرار داده که از نشام[۶] و
لوده یانه شده نزدیک دار الخلافت شاہجہاں آباد بر آں راه راست ملحق شود و از آنجا نوعے قطع منازل کند
که در عرض یک ماه به برہان پور تواند رسید، چه در راه راست پادشاہی اگر بعض مردم بزیادتی اسباب[۷]
عقب باشند اندیشه نیست،

آفتاب جہاں تاب خلافت تا انقراض زماں بر مفارق عالمیاں تاباں بماناد[۸]،

---

۱ ق م لامع ۲ ق ن خواہد آمد و ۳ ق ب نموده ۴ ق م رساند ۵ ق م در این چنین، ۶ ق م نبسام ولو ہانه،
۷ ق ب، اسباب زیادتی ۸ ق ب بماناد، ۹ ق ب برابر، ۱۰ ق م و ق ب عرابه،
۱۱ یه خط ق س و ق خ میں نہیں ہے،

۱۰
۴۲

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذرّه مثال بسامعِ جاه و جلال میرساند که منشورِ لامع النور سعادت گنجور آخر روزِ سه شنبه مصحوب بهند ر این کرامت ورود بخشیده، موجبِ امتیاز این مرید گردید، آدابِ مریدی بجا آورده، آں والاعطیه را آرائش فرقِ مباهات خود ساخت،

حکمِ گیتی مطاع لمعانِ ظهور یافته که چند کشتی بکلاونتاں بدهد و گر بستنِ پل ممکن نباشد آں مرید بر کشتیهاے بسیار که آنجا است بگذرد و بعد ازاں عمدهٔ راجهاے عالی تبار و دیگر مردم که آں طرف مانده اند خواهند گذشت ؛

پیر و دستگیر سلامت! کلاونتان روز مبارکِ دوشنبه از آب گذشته روانه شدند و نصف شب همان روز پل شکست و مردم هجوم عام نموده کشتی ها را پراگنده ساخته بردند، چوں این مرید بعد یکپاس روز بدور رسید از آنجا که کشتیها متفرق گشته مصالحِ پل موجود نبود، ناگزیر قرار داد که بر کشتی بگذرد، عمدهٔ راجها و مهابت خان و جمعے دیگر از بندها درین دو روز عبور کردند، این فدوی فردا از دریا گذشته انشاء الله تعالیٰ پس از یک مقام کوچ بکوچ عازمِ مطلب خواهد شد،

نقلِ واقعهٔ بیجاپور که حسب الحکم الارفع شیدعلی فرستاده بود، رسید و بر مضمونِ آں اطلاع حاصل گشت، عجب که آں حق ناشناس قدرِ عنایات و تلطفاتِ بے اندازهٔ اعلیٰ حضرت را که زیاده بر حوصلهٔ او بظهور رسیده نداند و کفرانِ نعمت نماید، انشاء الله تعالیٰ عنقریب جزاے آں خواهد یافت، این مرید عقیدت سرشت بطریقے که ارشاد یابد با او و قطب الملک سلوک کند،

آفتابِ عالمتابِ خلافت بر مفارقِ مریدان و فدویان تا انقراضِ زمان تا انقراض تابندہ و پاینده بادا،

۱ے تم این خبر ۲ے تس و تب، ۳ے کہ بجہد و تشیت ۴ے تس و تب واقع ۵ے تم الارفع الاعلیٰ ۶ے تس و تب ناحق شناس ۷ے تب بہ ظہور،

۸ے تس و تخ مین یہ خط یہین پر ختم ہو جاتا ہے،

نقاشی کرده پرده‌های آئینه کاری ترتیب داده[1] اند بغایت زیبا و خوش نما است، برجِ مثمنِ غسلخانه[2]
نیز مطابقِ حکم[3] با تمام رسیده پارهٔ کارِ حکاکی[4] در آن مانده بسیار خوش طرح و بجا است، از راه‌های
غسلخانهٔ سلطنت[5] کاشانه را بر چنین کاری بس به تکلف[6] کردن فرشِ حمامِ خاصه را حسب الحکم[7] بر چین کاری
با شاهانه[8] نموده اند، نهرِ مرغوله دارِ سنگِ مرمرِ مشتمل بر دو حوض که محدود[9] اجانبِ دریا در باغِ حیات بخش
احداث یافته خیلے تازگی وارد و حوضِ آبشارِ شاه برج که از سنگِ قندهار است و نهر مرغولهای حو(ض)
میانِ برج را بر چنین کاری کرده با تمام رسانیده اند، در باغِ حیات بخش که الحق تفرجِ[10] آن نهالِ زندگانی
را تازه می سازد گلِ زعفران بسیار خوب شگفته بود، باغِ آرامگاه فیض بارگاه[11] خیلے بصفا است و عماراتِ
محلِ نواب بیگم صاحب جیو[12] بموجبِ حکمِ اقدس سمتِ اتمام یافته در خس خانه که بجای دیوان خانه شده کار باقی[13]
عنقریب مرتب خواهد شد، زبانِ مقال در تعریف و توصیفِ این[14] عماراتِ راحت افزا و باغاتِ دلکشا
لال است، حق تعالیٰ بزودی این مکانهای بے نظیر را بفرِ قدوم سعادت لزوم شرف و رونق تازه
و طراوتِ بے اندازه بخشد، ذاتِ مقدسِ اعلیٰ حضرت را فراوان سال در کمالِ جمعیت با گوناگون
عیش و عشرت زینت افزای عرصهٔ جهان دارد[15]،

روز پنجشنبه همشیرهٔ کلان را بمنزلِ خود برده جمعه بست و پنجم از ایشان وداع شده کوچ نموده و در
اثنای راه به مسجد و سرای که باهتمام گماشتهای[16] خان سعادت نشان تیار می شود رسید، حجره‌های سرا
را در غایتِ پاکیزگی تمام کرده اند، کارِ دروازه‌ها مانده و ایوانِ اطرافِ گنبدِ مسجد در نهایت خوبی اساس

[1] ت ع: نموده اند، [2] ت س: غسلخانه، [3] ت م: بحکم والا، [4] ت ع: پارهٔ حکا[کی]، [5] ت ب و ت ع: کاشانهٔ سلطنت،
[6] ت ع: بس مکلف، [7] ت ع: "حسب الحکم" محذوف، [8] ت س: پادشاهانه،
[9] ت ع: محدود، [10] ت س: تفرج، [11] ت ع: "فیض بارگاه" محذوف، [12] ت ع: "جیو" محذوف،
[13] ت س م: کار هست، [14] ت ع: آن، [15] ت ع: وارد، [16] ت ع: "گماشتهای" محذوف

۱۲/۴۴

بعد ادای آداب مریدی ذرہ آسا بعرض اقدس اعلیٰ میرساند که این مرید از پانی پت بسه کوچ بست و سیوم ذی الحجہ بدار الخلافت شاہجہان آباد رسیده در باغ فاضل خاں که بیرون حصار شہر است نزول نموده و تا آخر آں روز در اعزآباد فیض بنیاد بسر برده شب بمنزل آمد خوبیهای این مکان نزہت نشان زیاده بر آن است که بعبارت در آید عمارتی که درین ولا حکم شده بود صورت اتمام گرفته طلاکاری سقف سه ایوان مرتبه پایان اطراف حوضی که بتازگی ترتیب یافته و ماہی بسیار دران سر داده اند مانده و یک ایوان و دو حجره که بجای بنگله حکم شده بود، مرتب گشته، بسیار بموقع است، نقاشی عمارت چہار آبشار با تمام رسیده و در حجر سنگین حوض میان باغ کارے ہست، خواص پورہاے نور اسفید کاری می کنند، قاضی نظاما می گفت که تا بست ششم روز جمیع عمارات ہمه جہت مرتب خواہد شد،

فردای آں روز چہار شنبه حسب الحکم الارفع بدیدن ہمشیرہاے محترمه بدرون قلعه رفته بافانه زادان اعلیٰ حضرت از تماشاے عمارات دولتخانه مبارک که در معموره ربع مسکون بے مثل و طاق است فرحت اندوز گشته تا دو پہر سیری نمود، و درین مدت ہر چند درآں مکانهائے عشرت بنا بیشتر شکر و شوق تماشا افزوں تر می شد، و دل از تفرج آں بر نمی توانست گرفت، ؎

زپاے تا بسرش ہر کجا که می نگرم کرشمه دامن دل میکشد که جا اینجاست

پایه ستونهاے جهروکه خاص و عام مقدس را بر چیں کاری نموده مرتب ساخته اند و رنگ محل که اسم با مسمّی است تا پاے کار از سنگ مرمر تیار شده و سقفش که بطرز گنبد بود مسطح ساخته موافق حکم

ب ماہر ۳ تع ۔ حکم شده بود ۔ محذوف ۳ تم نرسیده ۴ تم بر بست ۵ تع درون قلعه ۶ تم خانه زادان ۷ تع و تم عمارت ۸ تع مکان عشرت بنا ۹ تع بیشتر ۔ محذوف ۱۰ تع تفرج ۱۱ تم و تع که خط ابتدائی مرتب ساخته اند تمکین کان انتقون میں نہیں ہے ۱۲ تم اندرون رنگ محل . . . . مسطح ساخته محذوف ۱۳ تع شقفت

درہم کشیدہ[1] و پشت بام خام پوش گنبد کلاں دریں فصل از دو سہ جا چکیدہ بود و مرمت شدہ در برشگال آیندہ
تا چہ روی[2] دہد گنبد ہاے مسجد[3] و جماعت خانہ نیز در موسم باراں می چکید[4] و مرمت کردہ اند بنیایش[5] می نمایند
کہ اگر فرش پشت بام مرتبۂ دوم را واکردہ ریختہ بسازند و بالاے ریختہ بارتفاع نیم گز تہ کاری شود
شاید پیش طاق و شاہ نشین و گنبد ہاے خرد باصلاح بیاید، و در تدبیر گنبد کلاں[6] بعجز معترف اند،

پیر و دستگیر سلامت! ایں قسم عمارات عالی بنا را طرفہ چشم زخمے رسیدہ اگر پرتو التفات اقدس علاج
دفع آں افتد بجا خواہد بود،

باغ ماہتاب را تمام آب گرفتہ بود، بنا براں از صفا افتادہ، عنقریب طراوت تازہ[7] خواہد یافت
حوض مثمن و بنگلہ ہاے اطراف آں پاکیزہ و مصفا است، از طغیان آب دریاے جون[8] آنچہ شنیدہ شد
جاے تعجب است، بالفعل یا بطرف عتیق[9] میل کردہ متصل آں میگذرد،

روز شنبہ بادشاہزادۂ جہانیان بمنزل خود آوردہ فرداے آں باز دیدن ایشاں رفتہ وداع شدہ و
روز مبارک دوشنبہ ہفتم از آنجا کوچ کردہ امروز کہ ہشتم ماہ است نزدیک بدھولپور رسیدہ، انشاء اللہ
تعالیٰ بنوعیکہ قبل ازیں معروضداشتہ تا سر حد دکن در ہیچ مکان عنان مسارعت باز نکشیدہ کوچ بکوچ
طے مراحل خواہد نمود،

نیر جہانتاب خلافت بر مفارق عالمیان تابندہ[10] بماناد،

۱۴
۴۶

فدوی اخلاص سرشت آداب عقیدت[11] و ارادت بجا آوردہ ذرہ آسا بعرض اقدس اعلیٰ
میرساند منشور لامع النور سعادت گنجور کہ بعد وصول بدار الخلافت شاہجہان آباد و زینت صدور یافتہ بود

---

۱ ب: در نیم ۲ ع: رود، ۳ ع: مسجد جماعت، ۴ عم، ت و: محذوف ۵ ع: سامان ۶ ع: کلان محذوف ۷ ع:
ماندہ شد ۸ ع: جون ۹ ع: عمیق ۱۰ عم: تابان باد ۱۱ ع: عقیدت ارادت،

یافته، خیلی وسعت دارد، تا دو ماه دیگر مرتب خواهد شد، بعد ازاں بباغ نواب حکم صاحب[1] جیو آمده زمانی
سیر آں نزهتگاه نمود، چشمه هائے[2] ایوان هر دو محل مقابل حسب الحکم الارفع افزوده اند و بسیار خوش نما
شده، نهر و[3] حمّام پیش باغ را نیز خوب ساخته اند، از آنجا روانهٔ منزل گشته در فرید آباد فرود آمده روز
دیگر به پلول[4] و از آں جا بهودل رسیده، امروز که بست و نهم ماه است با کبر پور نزول نمود، انشاء الله تعالی
پنجشنبه سیوم محرم مکرم باکبرآباد خواهد رسید،
وچوں برائے داخل شدنِ برهان پور ساعتے نزدیک تر و بهتر از غرهٔ ربیع الاوّل نشان نمی
دهند، قرار داده که بعد دو سه مقام ضروری از اکبرآباد کوچ کرده تا سرحد دکن در ره نوردی سرعت
بکار برد[5]، و بعد ازاں تا رسیدنِ ساعت مختار از زبده گذشته روزے چند در نواحی برهان پور توقف نماید
ظلِ ظلیلِ خلافت و جهانبانی ابدا لتظلیل[6] بماناد،

۱۳
۴۵

فدوی عقیدت سرشت بعد ادائے وظائف ارادت[7] و بندگی که سرمایهٔ سعادت ابدیست[8]
ذره مثال بعرض مقدس میرساند که این مرید روز پنجشنبه سیوم محرم م داخل اکبرآباد شده، از راه بقصد ملاقات[9]
بادشاهزادهٔ جهانیان بباغ جهاں آرا رفت و در آں مکان نزهت نشان فیض صحبت ایشان دریافته[10]
آخر روز بمنزل که در باغ مهاتبخاں قرار یافته بود آمد[11] و جمعه بطواف روضهٔ منوره رفته برکات زیارت
سراسر طاعت[12] اندوخت، عمارات این خطیرهٔ قدسی اساس بهمه دستور که در حضور پرنور بااتمام رسیده،
استوار است، مگر گنبد مرقد مطهر که از جانب شمالی در برشکال از دو جا تراوش می کند و هم چنین چهار پیش
طاق و اکثر شاه نشینان[13] ته دوم و چهار گنبد[14] خورد و چهار صفه[15] شمالی و ته خانهائے کرسی هفت سو

[1] ع، صاحبه آمد، [2] ع، چشمهائے، [3] ع " و " محذوف [4] ع، به و هول، [5] ع، بکار برده بعد ازیں،
[6] ت، ابدی، التظلیل، ع، ابدیماناد [7] ع، آداب بندگی [8] ت، سعادت مندی [9] س، آمده [10] ع، اطاعت
[11] ع، " چهار " محذوف [12] س، شاه نشینهائے [13] ت، چهار گنبده خورد چهار، [14] ت، صیغه اب صفه،

قبلهٔ دو جهانی سلامت! روزے که این مرید به موضع پور رسید، شنید که در شکارگاه ندارا باری در کهیر کهیت[1] که از موضع پور چار پنج کروه است، نیلهٔ ابلق کلانی است، چون مسافت قریب بود، میخواست خود بدیدن آن برود، لیکن بے تحصیل[2] حکم به شکارگاهِ خاصه درآمدن از ادب دور دانسته ملک حسین را با قراولانِ خود فرستاد که دیده بیایند، آنها چنان باز نمودند که خطے در نهایت سفیدی بعرض پنج و[3] شش انگشت جانبِ راست از بالاے پشت تا زیرِ شکم افتاده بغایت خوشنما است، دیگر از گوالیار گذشته در اثناے راه کوته پاچه سفید دیده شد که هردی نراین زمیندارِ گدّیه[4] براے دادا بهائی جیو مصحوبِ کسانِ خود فرستاده که از نظرِ انور بگذرد، بغایت سفید و نادر است، بابو طالب یساول که میر عرب متصدیِ[5] معرولِ[6] بندرِ سورت و غلام رضا سوداگر را بدرگاهِ جهان پناه می برد، تاکید نمود که آن را با کسانِ زمیندارِ مذکور باحتیاطِ تمام تا دار الخلافت برساند، سید حسین نام ملازم مهابتخان که سابقاً در دهولپور فوجدار بود، در بیولا فوجداری گوالیار بادست، بند و بست آنجا[7] خوب کرده مترددین در کمالِ امنیت آمد و رفت می نمایند،

پیر دستگیر سلامت! از آنجا که راهِ راست بادشاهی از پیلانچه[8] تا سیپری کتل و سنگ[9] لاخ بسیار دشوار[10] و بهل قرار یعصوبت می گذشت، این مرید راهے دیگر که از پیلانچه بطرف دستِ راست جدا می شود و کتلِ[11] سهل و سنگلاخ کمی دارد و بدین طریق از دریاے نرور بیاکسے[12] گذشت، اختیار نموده بآسانی عبور کرد، اگر بر لیغ گیتی مطاع شرفِ نفاذ یابد که فوجدارِ نرور[13] در جاری ساختنِ این راه مساعیِ جمیله بظهور رسانیده، چندگاه تهانه در اینجا مقرر کند، موجبِ آسائشِ خلق الله خواهد بود، چه در موسمِ برشگال که راهِ راست از طغیانِ دریا مسدود می شود، مترددین محنتِ فراوان می کشند و مسافتِ هر دو طریق برابر است، این فدوی درین راه دو مکان قابلِ احداث را بنظر آورده بعد از آنکه حسب الحکم الارفع راه جاری

[1] س. بکهر کهیت، ع کهم کیت، کهتر کهیت [2] ع و م ... [3] س ... [4] ع کوهی، م کدم [5] ب معذور [6] س و ع پلانچه [7] س و ب سپری کتل و س سری گهگ سنگ لاخ [8] ع کتاب سهیلی، م کتل سهلی [9] س بیاکسے [10] م و ع "و" محذوف [11] م آنجا [12] م عرآب [13] م "نرور" محذوف

صبح چہار شنبہ بست و سیوم محرم ملزم پرتو ورود بخشیدہ سرمایۂ افتخار و امتیاز این مرید گردید، تسلیمات بندگی بتقدیم رسانیدہ آں دیباچۂ عز و شرف را آرائش تارک مباہات خود ساخت،

تشریف آوردن رایات جاہ و جلال بدولت و اقبال بدار الخلافت خجستہ مبارک باد، ایزد کام بخش اعلیٰ حضرت را فراواں سال بعیش و عشرت بر فرق مریدان سایہ گستر داراد،

نگاشتۂ قلم جواہر رقم شدہ کہ چہار ماہ است کہ آں مرید از خدمت مرخص گشتہ دو ماہ است کہ صوبہ دار ہر چہار صوبۂ دکن از آنجا روانہ احمد آباد شدہ بگجرات رسیدہ، ہر چند آں مرید زود تر خود را بدولت آباد برساند بہتر است،"

قبلۂ حاجات و کعبۂ مرادات حق سلامت! بر پیشگاہ خاطر ملکوت ناظر ہویدا خواہد بود کہ ایں عقیدت کیش درین مدت بہر خدمتے کہ سرفرازی یافتہ حتی الامکان بتقدیم آں پرداختہ در امتثال حکم لازم الاتباع اصلا تعلل و تاخیر ننمودہ، دریں مرتبہ کہ بمحض تفضل و عنایات بصوبہ جات دکن کہ قبل ازیں مدتے دراں مرز و بوم بسر بردہ، دستوری یافتہ و خدمت بادشاہی کہ آں را بمنزل طاعت الٰہی می داند، دراں صوبجات بسیار روی میدہد، اگرچہ چنانچہ بعض موانع راہ و بے سامانی سپاہ کہ حقیقت آں بر ضمیر خورشید نظیر مستور نیست واقع نمی شد، ایں ہمہ توقف چہ امکان داشت، ایں مرید شاگرد پیرو مرشد حقیقی خود با ہستہ رفتن کمتر آشنا است، انشاء اللہ تعالیٰ اوایل ماہ صفر ختم بالخیر و الظفر بنواحی برہان پور رسید، اگر دراں جا کارے نباشد بے توقف عزیمت دولت آباد خواہد نمود،

۱۔ تم عزت و شرف، ۲۔ تع و تم۔ بدار الخلافت مبارک و خجستہ باد، ۳۔ تع۔ و کام بخش حقیقی،
۴۔ تپ ۔ کہ آں مرید.... دو ماہ است محذوف تع۔ چہار ماہ است کہ آں مرید مرخص گشتہ و چہار ماہ است کہ صوبہ دار ہر چہار صوبہ، ۵۔ تع تم تن "محذوف ۶۔ تع عنایت،
۷۔ تع۔ بمنزل محذوف۔ ۸۔ تع می داند، محذوف

و سوار از آنجمله یک صد سوار دو اسپه و سه اسپه بشرط خدمت مذکوره[1] اضافه تجویز کرد که از اصل و اضافه[2] بمنصب یکهزاری ذات و یکهزار سوار[3] یکصد سوار دو اسپه و سه اسپه سرفراز باشد، و فتح ولد ذلر یار را که سابقاً بمنصب ششصدی ذات و ششصدی سوار سربلند بود و ثانی الحال بشرط خدمت دو صدی ذات و دو صد سوار اضافه باو مرحمت گشته، از تغیر محمد شاه به تهانه داری تونداپور مقرر ساخته، چون بنده جمعیت دار کار آمد نیست، اضافه او را بشرط این خدمت، بحال داشت[4] و کس تعیین[5] کرد که سزاولی نموده از برهان پور او را بتهانه مسطور برساند،

پیر و مرشد این مرید سلامت، یادگار جولاق که با نذر[6] محمد خان بمشهد رفته[13] و از آنجا او را باصفهان[7] برده بودند، درین ایام به بصره رسیده، از راه بندر سورت مراجعت نموده، عازم آستان معلی بود، در اثنای راه این فدوی را دید، از آن جا که فیوضات عامهٔ اعلی حضرت مانند نعمای بی متناهی الهی همه کس را در خور استعداد و قابلیت شامل است، یقین که مومی الیه نیز بقدر حالت خویش سرفرازی خواهد یافت، و روز تحریر[8] عرضداشت که یکشنبه یازدهم[9] شهر مذکور بود است بکنار دریای نربدا رسید، بتوفیق الهی و یمن تربیت مرشد کامل خود در انجام خدمت مرجوعه کوتاهی نخواهد[10] ورزید، آفتاب خلافت و جهانبانی تا انقراض دوران تابان[11] بماناد،

١٦/٤٨

مرید اخلاص سرشت وظائف عقیدت و بندگی بجا آورده ذرّه آسا بموقف عرض والا میرساند که عنوان صحیفهٔ سعادت[12] و شرف یعنی منشور لامع النور مزین بخط قدسی نمط در کنار دریای

[1] ب. مذبود، [2] ع. "یکصد سوار دو اسپه و سه اسپه" محذوف [3] ع و تهانه داری. توندا پور، [4] ع. بحال است، [5] ع وکیل کرد، [6] ب. نذر محمد خان، [7] س باصفهان [8] س بروز تحریر [9] ع و م میانه دهم شهر مذکور [10] ع نخواهد کرد [11] م "تابان" محذوف [12] ب دانش و شرف [13] م رفته بود و از آنجا.

شود، سراها نیز بزودی عمارت خواهد یافت،

پیر و مرشد من سلامت! از گواليار، این طرف در هوا خیلے تفاوت ظاهر شد، شبها بلحاف احتیاج هست[1] و اوّل روز اگرچه نیمه آتشین پوشیده می شود، اما بعد یک پاس تا سه چهار گهڑی از روز مانده[2] تا هم گرمی میکند، فردا که روز مبارک دوشنبه است، از سرونج کوچ کرده روانه پیش خواهد گشت[3]،

ظل ظلیل خلافت و جهانبانی ابدی بتظلیل بماناد[4]،

۱۵
۴۷

زمین خدمت بلب ادب بوسیده، ذره مثال بمسامع جاه و جلال میرساند که این مرید روز جمعه[5] دوم صفر بالخیر والظفر[6] در منزل دوراهه با بهائی مراد بخش ملاقات نمود، و فردای آن[7] همان منزل بود[8] فرمان عالیشان بخط منشی اقتدار اندوخته برقدسی احکام مطلع گردید،

یرلیغ جهان مطاع کرامت صدور یافته که هرگاه زمیندار چانده[9] که حسب الحکم الارفع اراده درگاه خلایق پناه دارد، پیش این مرید بیاید او را زیاده از یک روز نگاه نداشته ببارگاه والا دستوری دهد"

پیر دستگیر سلامت! بعد از انکه زمیندار مذبور بیاید، مطابق حکم اقدس عمل آورده، بی توقف او را روانه درگاه سلاطین پناه خواهد ساخت، در باب پیشکش او نیز بموجب ارشاد عامل خواهد گشت،

قبله و کعبهٔ حقیقی سلامت! چون درینولا از عرضداشت مرشد قلی خان در روزنامچه وقایع معلوم شد که امان بیگ قلعه دار قندهار صوبهٔ تلنگانه تصدق فرق مبارک اعلی حضرت شده، بنابران این مرید محمد شاه قدیمی را که هشتصدی[10] ذات و سوار منصب[11] داشت و باستقبال این فدوی عقیدت سرشت آمده بود، بدان خدمت رخصت نمود که بسرعت هرچه تمام تر خود را برساند، و صدی ذات

[1] ت ج - هست [2] محذوف در ت [3] است [4] ت ج از روز مانده محذوف [5] ت ج روزانه پیش خواهد شد [6] ت ج - محمود و باد، [7] ت د ب ا
[8] ت دب بوده [9] ت ب چنده، [10] ت دب هشتصدی، [11] ب منصب هشت،

معلّیٰ فرستاد، این فدوی نیز پیوند نهال بسیار خواہد فرستاد،

قبلۂ حاجاتِ جہانیاں سلامت! دیانت خاں کہ از رہ گذرِ کم حاصلیٔ پرگنہ پھول مری[1] کہ دیوانیانِ عظام بجاگیرِ او تن نمودہ اند از برہان پور بقصدِ آستاں بوسِ مقدس داشت[2]، نزدیک دریائے زبدہ این مرید رادید، از آنجا کہ مدتے در دکن بودہ، بر بعضِ خصوصیاتِ این ولایت آگہی دارد، این اخلاص سرشت او را نگاہ داشتہ عوضِ پرگنۂ مذکورہ کہ خیلے زبون و کم حاصل است، جاگیرِ دیگر با و[3] خواہد داد و بیکار نخواہد گذاشت،

پیر و مرشدِ حقیقیٔ من سلامت! چوں عماراتِ قلعۂ برہان پور دریں چند سال مرمت نشدہ، شکست و ریخت بسیار داشت و با آنکہ ملتفت خاں قبل ازیں بدو سہ ماہ شروع در تعمیرِ آں نمودہ تا حال مرمت نشدہ، بنا براں ساعتِ داخل شدنِ شہر پانزدہم ربیع الاوّل کہ بہتر از غرہ بودہ قرار دادہ تا آں زماں بیرونِ شہر توقف خواہد نمود،

---

[1] تع مقدس است، [2] تع: بہ من محذوف، [3] تع: یا دیہم،

تحریداپرتو ورود انداخته افتخار افزاے این مرید گردید از عنایت و دوامی ہاے کہ بوکیل[1] این عقیدت کیش حوالہ شدہ، امتیاز حاصل نمودہ تسلیمات مریدی بتقدیم رسانید حق تعالیٰ سایۂ عواطف پایۂ اعلیٰ حضرت را برسر مریداں پایندہ دارا د،

مرقوم قلم جواہر رقم گشتہ کہ[2] این ید بعد وصول بہ برہانپور چندگاہ درانجا توقف کردہ سرانجام پایاں گھات بواقعی نمودہ بدولتاباد بردد، و لایت ہر چہار صوبۂ دکن خصوصاً جاگیرہاے خود آباداں سازد،

پیر و دستگیر صافی ضمیر[3] سلامت! چوں پرداخت مہمات پایاں گھات کہ بغایت از نسق افتادہ ضرور است، انشاء اللہ تعالیٰ بموجب حکم مقدس[4] کہ از روے کرامات[5] زینت صدور یافتہ، روزے چند دراں بلدہ اقامت گزیدہ و خاطر از بندوبست آنجا مطمئن ساختہ بدولتاباد خواہد رفت، و بتوفیق الٰہی و یمن تربیت و ارشاد مرشد کامل مکمل خود در معموری و انتظام مہام[6] صوبجات دکن کہ حقیقت ویرانی و بیرونقی آں پوشیدہ نیست بقدر مقدور اہتمام لازم دانستہ بتقصیر از خویش راضی نخواہد گشت،

رقم پذیر خامۂ الہام تصویر شدہ کہ ہر گاہ فصل انبہ برسد انبہاے خوب می فرستادہ باشد و نہال انگور بسیار بفرستد،

قبلۂ دو جہانی سلامت! ایں مرید پیش از صدور حکم اشرف براے محافظت انبہاے ارمانی جمعے را تعیّن نمودہ، ہمیں کہ موسم برسد سعادت خود دانستہ بدستور سابق انبہاے انتخابی خوب متواتر بدرگاہ جہاں پناہ ارسال خواہد داشت، پانصد نہال انگور برہانپور قبل ازیں ملتفت خان بدرگاہ

[1] تع کہ حوالۂ وکیل این عقیدت کیش شدہ،

[2] تع - مرقوم قلم . . . . . توقف کردہ محذوف، [3] تع - صافی ضمیر محذوف،

[4] تع - قدم اقدس [5] تع - کرامت، [6] تع - مہام - محذوف،

وسوای حاصل آن ولایت[1] که از زبونی عمل نسبت بگذشته بسیار کم[2] است، مبلغ کلی خرچ بایستی نمود، تا بندوبست خاطر خواه شود، و پرداخت صوبجات دکن که از نسق[3] افتاده ضرور است، و برای سرانجام خدماتی که درین صوبجات روی می[4] دهد جمعیتی[5] لایق در حضور این فدوی درکار، و کیفیت ویرانی و بیرونقی آن باوسعتی که وارد برای اعلی حضرت نیکو روشن، بنابران نظر بمقتضای وقت نموده اسدالله ولد میر فضل الله را که بنده و[6] خانه زاد کارآمدنی است و ظاهر شد که پیش ازین در سلطان پور و ندربار و چوپره عمل بواقعی کرده بود و بمنصب پانصدی[7] ذات یک صد سوار دو اسپه و سه اسپه سرافرازی داشت بخدمت فوجداری بگلانه تعین ساخت و پانصدی ذات و هشت صد سوار دو اسپه و سه اسپه بشرط این خدمت بر منصب او افزوده، از اصل و اضافه یکهزاری ذات و یکهزار[8] و نه صد سوار دو اسپه سه اسپه تجویز کرد، و دو محال از محال قدیم او بحال و[9] انشته تتمه طلب اصل و اضافه را در بگلانه تنخواه نمود و از ملازمان خود سوای جمعی که حسب الحکم الارفع در بعض قلاع اند کماکان بود، و مردم دیگر را بحضور طلبید،

قبله و کعبه این مرید عقیدت آئین سلامت، عثمان افغان که بمنصب هزاری ذات و هشتصد سوار سربلند است قبل ازین فوجدار سرکار بیجاگد[10] بود، چون الحال سرکار مذکور از تغیر شایسته خان بجاگیر این مرید مقرر گشته و سلطان پور و ندربار که بخالصه شریفه متعلق است فوجداری می بایست، بنابران بیگ محمد خویشگی ملازم خود را با جمعی از سوار و پیاده بفوجداری بیجاگر[11] تعین نموده و عثمان را فوجدار سلطان پور و ندربار قرار داد و دویست سوار بشرط این خدمت بر منصب او افزوده، که از اصل و اضافه هزاری ذات

۱؎ ع: آن وقت، ۲؎ ب: از فسق و فساد و فتاده ۳؎ م: روی دهد ۴؎ م: جمعیتی ۵؎ س: سید و خانه زاد ۶؎ ع: پانصدی ذات . . . . . تعین ساخت محذوف ۷؎ ع و م: هزاری ذات هفتصد سوار،

۸؎ ب: بحال بود ۹؎ س: بجاگر

۱۰؎ ع: بیجاگده، ۱۱؎ ع و م: "حاصل" محذوف

۲

قیام نه ماهه برهانپور

۱
۴۹

بعد ادای آداب عقیدت[1] و ارادت که عنوان صحیفهٔ سعادت است، قدسی آسا بموقف عرض والا می رساند این مرید بموجبی که قبل ازین معروض داشته بود، پانزدهم ربیع الاول داخل بلدهٔ برهانپور شده مشغول پرداخت مهمات اینجا است، هرگاه خاطر از بندوبست معاملهٔ پایان گهات جمع نماید، انشاء الله تعالی روانه دولتاباد خواهد شد، امید که بعنایت الهی و یمن توجهات ظاهری و باطنی پیر و مرشد حقیقی[2] فرشته نهفته آثار سعی این مرید بظهور رسد، روز مبارک دوشنبه دوم ربیع الثانی بوصول فرمان عالیشان بخط آنمشی معزز گشته بر قدسی احکام آگهی یافت، انشاء الله تعالی در هر باب مطابق مثال لازم الامتثال بعمل خواهد آمد،

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات سلامت! پیش ازین شنیده شد[3] که بندوبست بگلانه خوب شده، درین ولا که این بیدبختان پور رسید، خلاف آنچه مسموع بود بظهور پیوست، واقعه نویس معزول بندر سورت که روانه درگاه جهان پناه است، شاید بوسیلهٔ ایستاده های پایهٔ سریر خلافت مصیر حقیقت را بمسامع جاه و جلال برساند، چون جهت ضبط بگلانه که بعد سید عبدالوهاب خوب بعمل نیامده، جمعی را از حضور خود دخیل نموده باید فرستاد

[1] ع آداب بندگی و ارادت [2] ع حقیقی رفته

[2] ع حقیقی رفتهٔ آثار سعی تم سعی آثار ره

[3] ع تم. شنیده می شد،

دنیاداران ملن باعرائض آنها آمده این مرید را دیدند واشیاے مرسوله[1] را گذرانیدند، عادل خان طره و زه گیر مرصع و فیلے باتلایه ارسال داشته قبل ازیں هرگز چیزے[2] باین خوبی باین مرید نفرستاده بهمه حال[3] بنابر امتثال حکم مقدس آنچه فرستاده بود نگاه داشت، و قطب الملک انگشتری نگین الماس که خالی از نقاشی نیست، و پارهٔ مرصع آلات دیگر و شش[4] زنجیر فیل چپار براے این مرید و دو بچهٔ خانه زادان اعلیحضرت ارسال داشته بود، انشاء الله تعالی بوقتش از نظر انور اطهر خواهد گذشت،

این عقیدت اندیش نیز عنقریب جعفر را[5] به بیجاپور و عبداللطیف را که سابقاً دیوان قندهار بود و در الحال ملازم این مرید است حسب الحکم الاشرف بگلکنده تعیین نموده بعضے مرصع آلات و پارچهٔ گجرات مصحوب آنها خواهد فرستاد، لیکن اگر اینها بازگشت خود را بصوبه دارد کن متعلق شناسند شاید براے مصلحت ملکی و تنفیذ احکام مطاعهٔ بادشاهی بهتر باشد، و دیگر آنچه بخاطر مبارک برسد عین حکمت و محض صواب است،

کعبهٔ مرادات جهانیان[6] سلامت امیر صالح ولد میر قوام الدین مازندرانی پسر خال شاه عباس که درین ایام از راه بندر سورت آمده با درنگ باد رفته بود و از آنجا قصد گلکنده داشت این مرید او را به برهان پور طلبید[7] روانهٔ درگاه خلایق پناه نمود، یقین که بعد ادراک شرف زمین بوس معلی در خور شایستگی و قابلیت مشمول نوازشات بادشاهانه خواهد شد،

مرشد حقیقی سلامت، عبدالرحیم گرز بردار که از پیشگاه خلافت بجهت ابتیاع اسپان عربی بسورت تعیین شده بود درین هنگام با فرستادهٔ حاکم قطلیف[8] به برهان پور رسیده روانهٔ حضور پرنور گشت، از جمله[9] پانزده اسپ سواے اسپان پیشکش حاکم مذکور که همراه او بود، اسپ طرق هشت ساله عراقی است که بها

---

[1] ع۔ مرسله [2] م چیزے محذوف [3] ب بهمه حال . . . فرستاده بود، محذوف

[4] ع شصت و شش؛ [5] ع۔ خود را به بیجاپور می رساند، [6] ع۔ جهانیان محذوف، م قبلهٔ مرادات جهانیان،

[7] ت۔ طلبیده [8] قطلیفت، [9] م از انجمله م پانزده است پیشکش حاکم،

و هزار سوار[۱] باشد،

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات جهانیان سلامت! چون مرشد قلی از پیش گاهِ خلافت بدایونی بالا لگمات سرفراز است و از تصدقِ اعلیٰ حضرت در هندوستان جاگیرهاے جید النقد[۲] داشت[۳] و بعد آمدن باینجا معلوم این عقیدت کیش شد که پرگنه ساؤ ده که یک کرور و هشت لک[۴] و پنجاه هزار دام جمع[۵] دارد[۶] و حاصلِ سالِ گذشتهٔ آن هفتاد و یک هزار روپیه و کسر شده[۷]، از انجمله پنجاه هزار و کسری آفت[۸] و بست هزار و چیزے[۹] وصول در دفاترِ اعلیٰ ثبت گشته، و از حضورِ پر نور بمحض عنایت پنجاه و هفت لک[۱۰] دام جمعِ آن تخفیف یافته، پنجاه لک دام بموی الیه تنخواه شده بغایت زبون[۱۱] و کم حاصل است[۱۲]، با وجود چنین جاگیر سر انجام خدمت مرجوعه بواقعی[۱۳] نشود، لهذا سی لک[۱۴] دام از پرگنهٔ مذکور[۱۵] که سابقاً بدیانت[۱۶] خان مقرر بود موافق تنخواه و درگاهی مرشد قلی خان بحال داشته تتمه را بدستور بجاگیرداران قدیم آن پرگنه که از تغیر آنها بمرشد قلی[۱۷] خان عنایت شده تن نمود و مشار الیه را عوض در محال[۱۸] که پنج و شش ماهه بدست او بیاید[۱۹] تنخواه کرده،

آفتابِ عالمتابِ خلافت تا انقراضِ دوران بر مفارقِ عالمیان تابان بماناد،

۲ / ۵۰

مریدِ اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و ارادت که عنوانِ صحیفهٔ سعادت است از خلوصِ طویت بجا آورده ذرّه آسا بموقفِ عرضِ والامی رساند که روزِ مبارک دوشنبه بست و دوم جمادی الاوّل مجاب

---

[۱] تع سوار؛ محذوف [۲] تع جید و نقد [۳] س جید النقد داشت [۴] ب و تم یک کرور و هشت و پنجاه هزار دام،

[۵] تع، جمع، محذوف، [۶] تم، و کسری محذوف [۷] ب هزار روپیه و چیزے [۸] تع آفت محذوف [۹] تع، دام، مخذوف

[۱۰] س مذبور [۱۱] تع باینجا مقرر بود [۱۲] تم مرشد قلی،

[۱۳] تع، عوض آن که،

[۱۴] تم پنج شش ماهه بدست آید تنخواه کرده،

پیر و دستگیر من سلامت! شکرِ عنایاتِ بادشاهانهٔ مرشدِ خود را بکدام زبان ادا کند حق تعالی سایهٔ
بلند پایهٔ مرشدِ مرید نواز را بر مفارقِ بندها گسترده داراد،

بر پیشگاهِ خاطرِ ملکوت ناظر هویدا خواهد بود که این مرید بمقتضائے حسنِ عقیدت همه وقت تقدیمِ
خدماتِ بادشاهی را عینِ سرانجامِ مقاصدِ دارینِ خود تصور نموده حتی الامکان در آن سعی مبذول میدارد،
و به تن آسانی کمتر پرداخته بقدرِ مقدور اوقات را صرفِ بندوبستِ مهامِ ملکی می سازد،

ازانجا که برهم خوردگیٔ ولایتِ دکن که درین مدتِ ده سال پرداخت نشده، ازاں قبیل نیست
که نسقِ آن بزودی دست بهم دهد و سرانجامِ ولایت نوعے که در بودنِ خود می توان کرد غائبانه میسر
نه، و معهذا می دانست که مطمحِ نظرِ اشرفِ اعلیٰ حضرت پرداختِ ولایت است و بالفعل در دولت آباد آن
چنان کارِ ضروری نیست که نظم و نسقِ پایان گهات ناکرده بسرعتِ تمام آنجا باید رفت، بنابران باوجود
سازگاری و خوبیٔ هوائے دولت آباد و ولعے که بآن سرزمین داشت میخواست چند گاه در برهان پور
توقف نموده، خاطر از خاندیس و برار و پایاں گهات جمع سازد، الحال که یرلیغِ اشرف بدینگونه نفاذ
یافت مستعدِ عزیمتِ دولت آباد است، لیکن اگر حکم شود که اوائلِ شهریور ازینجا روانه آن طرف گردد،
شاید پرداختِ پایاں گهات بهتر ازیں صورت بیابد، دیگر آنچه بخاطرِ مقدس برسد محض حکمت است،

در جوابِ عرضداشتِ این مرید که در بابِ اضافهٔ اسد الله ولد میر فضل الله و تجویزِ خدمتِ
فوجداریٔ بگلانه با درگاهِ جهان پناه ارسال داشته بود، حکمِ ارفع پیرایهٔ ورود گرفته که اگر غرضِ
آن مرید اینست که مومی الیه هم در زمرهٔ بندهاے بادشاهی منسلک بوده فوجداریٔ بگلانه بتقدیم رساند،
پس تجویزِ اضافه حسابی نیست چه بگلانه در انعامِ آن مرید است بجهتِ انتظامِ مهامِ آنجا سوا منصب

سلہ تم متن: محذوف. ٹلہ س: منظور. تلہ ب و س: اسه ... ب: ولایت ... ٹہ تم و تم: محذوف. ٹہ تم: توقف گزیده،
شہ ب: اسعد الله،

آں مشخص نشده است، تیلیصیل کلاں بسیار خوب نیست، اگر عقب او موافق پیش می افتاد محیطے پسندِ طبع اقدس
می شد، آئینہ خوبی[۲] دارد، شائستہ سواری خاصہ است، و اسپِ نیلہ سر جنگ[۳] چار سالہ کہ ناخدائے جہازِ گنج
مخابد دو ہزار روپیہ خریدہ، عربی[۴] بسیار جلد اصیل سربلند میانہ است، ترقی بسیار خواہد کرد، بالفعل ہم با آنکہ لاغر است
و بکمال نہ رسیدہ، بہ پنج شش ہزار روپیہ می ارزد،

قبلۂ ایں مرید سلامت، چوں پیش ازیں معروض داشتہ کہ بموجبِ یرلیغِ عالم مطیع یکے از ملازمان
خود را بصوبہ برار خواہد فرستاد، بنا براں بست و پنجم شہر مسطور ضیاء الدین حسین را کہ میر بخشی ایں مرید بود و
کار آمدنی است، با جمعیتِ چہار صد سوار تیر انداز و برق انداز و دو بیست پیادہ تفنگچی رخصتِ ایلچپور نمودہ،
بشاہ بیگ خاں نوشت کہ بمجرد رسیدنِ مومیٰ الیہ روانہ ایں جانب شود[۵]،
سرادقاتِ سلطنت و جلال باوتادِ خلود و دوام مربوط بادا[۶]،

۱۵۳

مرید فدوی اخلاص سرشت و خائفِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامع جاہ و جلال
میرساند کہ منشور لامع النور بخطِ قدسی نمط کہ جانہائے گرامی فدائے ہر حرفِ آں باد چہار شنبہ دہم جمادی الاو[لیٰ]
و فرمانِ عالی شان بخطِ منشی دو روز بعد ازاں سعادتِ ورود ارزانی داشتہ شرف بر شرف
افزود، تسلیماتِ مریدی بتقدیم رسانیدہ آں دو عطیۂ والا را آرایشِ تارکِ امتیاز خود ساخت،
حکمِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ چوں آں مرید تا حال از مہماتِ پایاں گھاٹ فارغ شدہ باشد،
و بند و بستِ آں کما ینبغی نمودہ باید کہ بمجرد وصولِ ایں مثالِ سعادت تمثال روانہ دولت آباد شود،
و ولایتِ بالا گھاٹ و پایاں گھاٹ از خود دانستہ پرداختِ آں بواجبی نماید۔

۱؎ ع: اسپ ۲؎ ع: سہ آئینہ خوبی دارد و ب: آئینہ خوبی دارد ۳؎ ع: سر خنگ، ب: سر خش ۴؎ ع: عربی "محذوف"،
۵؎ م: ... شود: محذوف ۶؎ ع: بادشہ ۷؎ ب: چہار دہم جمادی الاولیٰ ۱۰۶۳ھ ب: جمادی الثانیہ،

ابتداے فردین ماہ سال بست و ششم از جلوس ابدطراز و تحصیل بقایاے پیشکش سال بست و پنجم کہ تا ۱۲ اسفندار بر ذمۂ او بود حکم شدہ، انشاء اللہ تعالیٰ بموجب آں عامل خواہد گشت،

دیگر حکم لازم الاتباع شرف نفاذ یافتہ کہ آں مرید شاہ بیگ خاں را کہ جمعیت موافق ضابطہ ندارد بہ والا درگاہ رخصت نمودہ، پرگنات تیول او را اگر می خواستہ باشد، در عوض نقد خود بگیرد والا کسے دیگر کہ کار طلب و جمعیت دار باشد بجاے او بفرستد،"

قبلہ و کعبۂ ایں مرید سلامت! از آنجا کہ حقیقت بندہاے تعینات دکن و حالت آنہا در پیشگاہ خلافت روشن است و کسے کہ از شاہ بیگ خاں بیش جمعیت باشد و سرانجام آں صوبہ دلخواہ تواند کرد بخاطر ناقص نمی رسد،

و از روے عنایت حکم شدہ کہ اگر آں مرید خواہد محال تیول او را عوض نقدی خود بگیرد"

بنابراں انشاء اللہ تعالیٰ درہمیں چند روز یکے از ملازمان کار آمدی خود را با جمعیت خوب بآنجا تعیین کردہ شاہ بیگ خاں را رخصت آستاں بوس معلّٰی خواہد نمود،

و چوں براے بندوبست صوبہ برار جمعیتے لائق در کار است از تفضلات بے نہایات بادشاہی امیدوار است کہ ہرگاہ حاصل حاصل پرگنات جاگیر شاہ بیگ خاں بعرض اقدس برسد، نظر بر یافت دہ ماہہ نقد بلا آفت ایں مرید فدوی خود فرمودہ پرگنہ ایلچپور و انکوٹ بجمعے کہ بخاطر مبارک پرتو انداز تنخواہ ایں مرید عنایت فرمایند، دیگر بہرچہ حکم شود سعادت خود خواہد دانست،

آفتاب عالمتاب خلافت از افق سلطنت و عظمت جاوداں تاباں بماناد،

۱؎ س و ب۔ سال محذوف، ۲؎ ب۔ بر ذمۂ او بودہ باشد، ۳؎ س۔ ندادہ، ۴؎ ب۔ پیش، ۵؎ س۔ و بادو سرانجام،

۶؎ س۔ تعیین ساختہ، ۷؎ م۔ حال محذوف ۸؎ س انکوٹ را، ۹؎ س و ب۔ مبارک محذوف

درگاہی ہرچہ آں مرید را باید داد از جانبِ خود بدہد"

قبلۂ حاجات وکعبۂ مرادات جہانیاں سلامت! آنچہ بخاطرِ اقدس رسید صواب است، امااین مرید در صدرِ ہماں عرضداشت کم حاصلی وزیادتیِ خرچ بگلانہ نگاشتہ اظہارِ تفویض آں بیکے از بندہاے بادشاہی نمودہ ونظر بآنکہ عمر افغان براے ہمیں خدمت از منصب سہ صدی یکصد سوار بہزاری ہزار سوار دواسپہ وسہ اسپہ سرفراز شدہ اضافۂ اسد اللہ را کہ سید وخانہ زادِ کارآمدنی است در اصل منصب او پانصدی ویکصد سوار دو اسپہ سہ اسپہ است تجویز کردہ، وچوں اکثر جاگیرِ اصل و اضافۂ اورا ہمانجا دادہ التماس عوضِ محالِ انعام نمودہ ایں معنی را متضمنِ کفایتِ سرکار گردہ نمداردانستہ معروض داشتہ بود، اگر پایۂ قبول یابد فبہا والا تنخواہِ اضافہ را از بگلانہ کہ تفضلِ آنحضرت است باو خواہد داد

بہ رفیع گیتی مطاع عزصدور یافتہ کہ چوں از عرضداشتِ آں مرید واضح گشت کہ نہ از عمر ترین بگلانہ بواقعی می شد ونہ از جمعے کہ ایں مرید تعین ساختہ بود، لہذا حکم می شود کہ اورا بدرگاہ وخلافت دستوری دہد"

مرشدِ کامل من سلامت! براے تادیبہاے پایۂ سریرِ خلافت ظاہر خواہد بود کہ چہ قدر جمعیت ایں مرید بہ بگلانہ رفت، وتاچند در آنجا بود کہ ضبطِ شایستہ از آنہا بفعل نیامد، اگر ایں فدوی یکچندے جمعیتے درخورِ کار آنجا میداشت حقیقتِ عمل بعرضِ مقدس میرسید، بجہتِ امتثالِ فرمانِ والا عمر ترین را رخصتِ بارگاہِ معلی مینماید،

آنچہ درباب معاف فرمودنِ مبلغ پنجاہ ہزار روپیہ تتمۂ پیشکشِ مقرریِ زمیندارِ چاندہ از

لہ تب۔ آں مرید آں را باو بایددواد، ۲ہ تک باآنکہ ۳ہ س سیصدی، ۴ہ س شدہ، تم سرفراز شدہ
۵ہ تب۔ اسعد اللہ، ۶ہ تک تم کلی حضرت، ۷ہ تب۔ مطاع محذوف، ۸ہ تم۔ بواقعی شد ۹ہ تک تب سربراہ
۱۰ہ می گذاشت، ۱۱ہ تک۔ مقرریِ زمیندار. . . . . . . بقایاے پیشکش

بے صدور زلتے و معصیتے مواخذہ نمی کنند اعلیٰ حضرت نیز کہ سایۂ آفریدگار اند تخلق باخلاقِ الٰہی نمودہ، بدونِ جرم و خطا بمجرد قولے کہ صدقِ آں لائح نباشد، مریداں را بچنیں اعتراضات کہ زیادہ بر حوصلۂ اینہا است معاتب و مخاطب نفرمایند،

قبلۂ جہانیاں سلامت! درباب روانہ شدنِ ایں فدوی بدولت آباد و ارسالِ مبلغ از خزانۂ آنجا بحضور پر نور حکم ارفع بنفاذ پیوستہ، انشاء اللہ تعالیٰ ساعتِ نیک اختیار نمودہ عازم خواہد گشت، وچوں برائے فرستادنِ خزانہ بر شدقلی دیوانِ بالاگھات نیز فرمانِ والا شرف صدور یافتہ، بعد از آنکہ مومی الیہ سرانجام آں بکند، ایں مرید بموجبے کہ حکم شدہ مصحوبِ سزاوار خاں، روانہ درگاہ خلایق پناہ خواہد ساخت،

ظلِ ظلیلِ خلافت و جہانبانی بر مفارقِ کافۂ انام جاوداں گسترہ بماناد،

$\frac{۵}{۵۴}$

زمین خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و مراسمِ ارادت و بندگی بجا آوردہ بعرضِ مقدس میرساند کہ حقیقتِ تصدق شدنِ عرب خاں از روزنامچۂ وقائع بمسامعِ جاہ و جلال رسیدہ باشد، چوں قلعۂ فتح آباد سرحد است و بودنِ یکے از بندہاے معتمد در انجا لازم، بنابراں ایں فدوی میر خلیل را کہ خانہ زاد کار طلب خوش سلوک است و خدمتِ توپخانہ را خوب کردہ بود، بداں صوب دستوری داد کہ بسرعت خود را بآنجا رسانیدہ، بلوازمِ خدمتِ مرجوعہ بپردازد، پانصدی ذات و دویست سوار برادر وے و شش صد سوار دو اسپہ سہ اسپہ بر اصل منصب او کہ ہزار و پانصدی ذات ہشتصد سوار بودہ، افزودہ منصب او را از اصل و اضافہ دو ہزاری ذات یکہزار سوار ششصد سوار دو اسپہ و سہ اسپہ بشرطِ قلعہ داریٔ فتح آباد تجویز نمود، و سوائے پرگنہ دریاپور کہ بہفتاد لک دام بجاگیر او ست و از حسنِ سلوک

[1] ن س: تعلق [2] ن م: تمام نمودہ، محذوف [3] تم شدہ محذوف [4] تم سرافراز خان [5] ن س: سوار برآورد، ای،

۴/۵۲

بعد ادائے آداب ارادت و بندگی ذرہ صفت بعرض مقدس میرساند کہ در بنولا منشور لامع النور مصحوب فاضل بیساول شانزدہم جمادی الثانیہ عز ورود بخشید، ایں فدوی تسلیمات بیدی تقدیم رسانیدہ، بر احکام مطالعۂ آں آگہی یافت، وانچہ از روے اندرز و نصیحت نگاشتہ قلم جواہر رقم شدہ بود بجان و دل تلقی نمود،

پیر دستگیر سلامت اعیوب بندۂ سراسر تقصیر زیادہ از آں است کہ تواں شمرد، چنانچہ سابقاً مکرر اظہار آں کردہ بہ برکت ارشاد مرشد حقیقی توفیق اصلاح آں رفیق باد، اما بحمد اللہ تعالیٰ کہ باہمہ عیب ہیچگاہ مصدر امریکہ خلاف مرضی خدا و سایۂ خدا بودہ باشد نگشتہ یا احدے در مقام بدی و بد اندیشی نبودہ و نیست،

مقدمہ کہ دریں ولا بمسامع جاہ و جلال رسیدہ محض خلاف است حقیقت آں از فشانی کہ پیش ازیں بوکیل دربار معلی در جواب حسب الحکمے کہ او نوشتہ بود، مرسول گشتہ بعرض اقدس رسیدہ باشد، ایں مرید چنیں سلوک را با سایر الناس مذموم میداند تا بایں قسم جاہا چہ رسد، بر خاطر ملکوت ناظر ہویدا است کہ دفع تقدیرات ایزد و جہاں آفریں مقدور بشر نیست و ہر چہ سر نوشت است البتہ می رسد، انچہ بر آدمی وارد میشود، از مکروہ و مرغوب بگذرد،

ارشاد قبلہ و کعبۂ حقیقی کہ بوفور دانش و کثرت تجربہ و قوت خرد و دوربینی بر عالمیان امتیاز دارند، اگرچہ متضمن بہبود و پند ہا است لیکن امیدوار از الطاف عام مرشد کامل مکمل چناں بودہ و ہست کہ چوں حق جل شانہ کہ آفریدہ ہائے خود را نعمتہائے بے تناہی جاودانی ارزانی میدارد بکمال قدرت

ـلہ ب۔ انچہ از روئے آں روز نصیحت، ـلہ ب۔ رفتن بعد، ـلہ ت د م، باہمہ ہیچ گاہ،

ـلہ ت آں می گذرد، ـلہ ت و ب امید محذوف . . . ـلہ ت۔ جاودانی ارزانی میداد،

متعلقہ[1] او کہ از زمینداران کرناٹک انتزاع[2] نمودہ دراز کند، بر تقدیر[3] وقوع بطریقے کہ حکم شود در امداد او خواہد کوشید[4]،

از آنجا کہ حکم گیتی مطاع زینت صدور یافتہ کہ آں مرید از رعایت قطب الملک دست باز نداشتہ او را از خود راضی[5] دارد؟

اگر ایں مرید بر احکام مطاعہ کہ در ہر باب از پیشگاہ خلافت باو صادر میگردد، آگہی یافتہ باز خواست جواب می نمودہ باشد، او را از خود راضی می تواند داشت۔

یرلیغ عالم مطاع عز نفاذ کردہ کہ آں مرید در آبادانی صوبجات دکن سعی نماید و مرشد قلی خاں را کہ بندۂ فہمیدہ کارآمدنی است و از خدمت دیوانی استقلال دادہ ہر چہ از روے دولتخواہی معروض دارد بشنود، و در اجراے عمل بتائی و برطرف نمودن ضوابط گوناگوں کہ باعث خرابی آں ولایت است اہتمام بکار برد،

پیر و دستگیر سلامت! در پرداخت ہر چہار صوبہ دکن و ازدیاد آبادی آں حتی الامکان بسعی صرف شدہ و می شود، امید کہ بعمل بتائی[6] ایں ولایت نسق شایستہ یابد، آنچہ از کاردانی و فہمیدگی مرشد قلی کہ بر زبان کلک الہام بیان گذشتہ محض کرامات است ایں مرید او را ہمچنیں بندہ دانستہ التماس خدمت دیوانی بالاگھات براے[7] او نمودہ بود[8]، اعانت[9] او در ہمہ باب بعمل آمدہ و خواہد آمد،

کعبۂ مرادات جہانیاں سلامت! موحی الیہ از فیوضات بید بریغ اعلیٰ حضرت امیدوار خطاب است، تا موجب ازدیاد اعتبار[10] او گردد، ہلمت خاں نیز اگر علم عنایت شود باعث افتخار اوست، در باب پرگنہ ابیر حکم ارفع شرف نفاذ یافتہ کہ تا ابتداے فصل خریف شملان[11] ئیل در وجہ

---

[1] تب انتزاع نمودہ [2] ب بر تقدیر، [3] تب خواہد شد، [4] ب راضی شود، [5] تب بنائی،
[6] تس براۓ او بود، [7] ب عنایت ، [8] س اقتدار. [9] تس سیلان ئیل، تب نیلان ئیل.

خویش در دو سال نسبت بسالے کہ تنخواہِ او شدہ زیادہ بردہ بآں[1] زود آباد و ساختہ حویلی فتح آباد و را
کہ ہشتاد و ہشت لک دام جمع داشت سہ لک دام تخفیف دادہ، ہشتاد و پنج لک از انتقال عرب خاں
باو تنخواہ کرد، اگر در قلاعِ سرحدِ ایں قسم بندہا سربراہ باوقوف باشند موجبِ اطمینانِ خاطر است
از فیوضاتِ عامۂ اعلیٰ حضرت اگر بعنایتِ خطاب سرفرازی یابد بکمال قدرپروری خانہ زاد نوازی
از آنجا کہ ہوش دار پسرِ ملتفت خاں خانہ زادِ قابل تربیت و بندہ وقتی بسیار خوبی است او را
بداروغگی توپخانہ مقرر نمودہ چوں مدتے است اضافہ نیافتہ دو صدی ذات و یکصد سوار بشرطِ ایں
خدمت بر منصبِ او افزود کہ از اصل و اضافہ بمنصبِ نہ صدی ذات چہار صد سوار سرفراز باشد،
آفتابِ عالمتابِ خلافت از مطلعِ عظمت تاباں بماناد،

۶/۵۴

مرید اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرّہ آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ
میرساند کہ فرمانِ والاشان مزین بخطِ قدسی نمط باخلعتِ سراپا سعادت پنجشنبہ چہاردہم شعبان المکرم
مصحوب علی سنا شرفِ ورود ارزانی داشتہ سرمایۂ مباہاتِ ایں فدوی گشت و در[2] ازاے
آں دو گرامی عطیہ آدابِ بندگی و تسلیماتِ مریدی بتقدیم رسانید،
بر ضمیرِ خورشید نظیرِ مرشدِ جہانیاں ہویدا است و خواہد بود کہ ایں مرید ہمیشہ از درگاہِ حضرت بے نیاز
مسئلت مینماید کہ توفیقِ مرضیاتِ پیر و مرشدِ خود دریابد امید کہ ہموارہ موفق باشد،
در بابِ سلوک با دنیاداران دکن نوعیکہ حکم شدہ بعمل خواہد آمد، چوں شنیدہ میشود کہ در[3]
ایامِ عادل خاں با قطب الملک در مقامِ پرخاش و ستیز آمدہ می خواہد کہ دستِ تصرف بولایت

[1] ب، پانزدہ۔ [2] ب در ازرواں دو گرامی علیہ،
[3] س۔ در آمدہ،

الٰہی یافت انشاء اللہ تعالیٰ در ہر باب مطابقِ یرلیغ مقدس بعمل خواہد آمد، شکرِ عنایات کہ از کمینِ ذرہ پروری بظہور پیوستہ چگونہ ادا تواند نمود، حق جل شانہ سایۂ بلند پایۂ اعلیٰ حضرت را بر مفارقِ مریداں ابدالدہر مبسوط داراد،

در بابِ جواہرِ شایستۂ پسندِ اقدس حسب الحکم الارفع بقطب الملک قدغن شد کہ بموجبِ نوشتۂ خانِ سعادت نشان عمل نمودہ تساہل نورزد، مرشد قلی خان را کہ بمقتضائے بندہ نوازی از پیشگاہِ کرم پایۂ اعتبارِ او بعنایتِ خطابِ خانی برتری گرفتہ الحمد اللہ ازیں مضمونِ حکمِ لازم الاتباع اطلاع دادہ تاکید نمود کہ در بالائے گھات عمل بتائی جاری ساختہ نوعے چند بکار برد کہ موردِ تحسین و آفریں گردد، و ملتفت خاں کہ بمحض تفضل بعطیۂ علم مباہات اندوختہ نیز برائے اجرائے عمل بتائی در محال پایاں گھات کہ بسیار عمدہ و کد طلب است حکم رسانیدہ، آنچہ دریں باب بخاطرِ او رسیدہ از عرضداشتِ او مذکورِ قدسی انجمن خواہد گردید،[۱] ملتمسِ ایں مرید را کہ در بارۂ مفتخر خاں نمودہ بود، درجۂ قبول بخشیدن سببِ ازدیادِ سرفرازیِ ایں ارادت آئین گشت، ایزدِ متعال فراواں سال کشتِ آمالِ عالمیاں را از سحابِ مراحمِ قبلۂ جہانیاں سرسبز داراد،

حکم شدہ کہ آں مرید باید کہ اورا نزدِ خود نگاہ داشتہ ترتیب می نمودہ شاہ بیگ خاں را کہ در اورنگ آباد بیکار است بفتح آباد می فرستاد،

پیرو دستگیرِ صافی ضمیر سلامت! از آنجا کہ بندہائے تعنیاتِ صوبجات چناں قرار گرفتہ اند کہ در صوبجات تا بخدمتے از خدماتِ فوجداری و قلعہ داری و مانندِ آں نامزد نشوند ترقی نمی کنند،[۲] مفتخر خاں کہ برادرِ خوردِ وش بعنایتِ خطاب و خدمتِ بخشیگری و اضافۂ منصب امتیاز یافتہ از روئے نکارطلبی ظاہر ساخت[۳] کہ اگر بخدمتِ فتح آباد تعین شود، آنچہ لازمۂ سعی و اہتمام است بجا خواہد آورد،

[۱] تن: اہدا ادمضمون [۲] تب: او از مضمون [۳] ب: خواہد گردید [۴] منفخر خان [۵] تن: ظاہر خواست،

بخالصۂ شریفہ متعلق باشد وعوض انچہ پرگنۂ مذکور در تیول این مرید است نقد از قرار دہ ماہہ مرحمت شود.

قبلۂ حاجات عالمیاں سلامت! از آنجا کہ قصبۂ شاہ گدہ منجملۂ گانوز پرگنۂ سیر ہمیشہ بجاگیر این فدوی بود و مع ہذا در تمامی ولایت دکن شیلہ کہ ہذا خوب قابل ارسال حضور پرنور غیر از شاہ گدہ بہم نرسد امیدوار است کہ آں ہر دو محل بحال حکم شود، و چوں مطلب اصلی آنست کہ در شد قلی بہ موجبے کہ معروض داشتہ پرواخت آں پرگنہ نمودہ عمل کل پرگنہ را بیکے قرار دہد، ایں مرید نیز آں محال را بعہدۂ اہتمام او واگذاشت حکمے کہ در باب تنخواہ سزاوار خاں بصدر پیوستہ ایں عقیدت سرشت او را بر آں آگاہ ساخت چوں پرگنۂ انکوت وغیرہ قبل ازیں بشاہ بیگ خاں تنخواہ شدہ بود، مشار الیہ عوض پرگنہ ندربار و سلطان پور راضی گشت لیکن از آنجا کہ آں ہر دو پرگنہ از جمع افتادہ التماس دارد کہ یک کرور و شصت لک دام کہ بعہدۂ الملک شایستہ خاں تن شدہ بود باو مرحمت گردد و چہل لک دام باقی طلب ازا از جاے دیگر بیابد،

سرادقِ عظمت بادتادِ دوام مربوط باد،

$\frac{7}{55}$

مرید عقیدت سرشت زمین خدمت بہ لب ادب بوسیدہ ذرہ مثال بسامع جاہ و جلال میرساند کہ دو منشور لامع النور سعادت گنجور تحتیں مزین بخطِ قدسی نمط و دو ئمین سراسر مرقوم بقلم جواہر رقم با خلعت سراپا مکرمت و عنایت متواتر پرتو ورود انداختہ تارک افتخار ایں فدوی را باوج فلک دوار رسانیدہ تسلیمات مریدی و آداب بندگی بجا آوردہ سربلند و سرفراز گشت، و بر احکام معلٰے

لہ ب ۔ و محذوف ، ۲ھ شاید ایں سیر است کہ نوعے از انواع انگور است، و ایں علاقہ برائے انگور دکنی مشہور بود، ۳ھ س غیر از شاہ گدہ بہم نمی رسد، ۴ھ ن خواہد واگذاشت

۵ھ س بعہدۃ الملک ،

پیر دستگیر و مرشد صافی ضمیر سلامت! از انجا کہ امسال دریں ولایت باراں نسبت با ول در آخر موسم بسیار شد و خیلے شدت نمودہ، با متدا دانجامید، چنانچہ نقل و حرکت صعوبتے داشت، بنا براں ہشتم ذیقعدہ کہ قبل ازیں مقرر شدہ بود برآمدن از برہان پور میسر نگشت۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہفدہم ذی الحجہ عزیمت دولت آباد نمودہ، بعد از وصول حسب الحکم الاقدس اکثر اوقات در انجا بسر خواہد برد،

عنایت خطاب مجد صفی موجب مزید سرفرازی ایں مرید اخلاص آئین گردید، ایزد بیہمال ظلال مکرمت و افضال اعلیٰ حضرت را بر مفارق مریداں فراواں سال مستدام و ارا د، بر لیغ معلی بعز نفاذ پیوستہ کہ "در ارسال مبلغے کہ از سرکار گردول مدار اعلیٰ و سرکار نواب بیگم صاحب در خزانۂ عامرۂ سورت فراہم آمدہ، فرمان عالیشان بحافظ ناظر صادر شدہ، ایں مرید معتمدے از ملازمان خود را بسرحد پرگنۂ سلطان پور بفرستد،"

قبلہ و کعبۂ حقیقی سلامت! چوں یکے از نوکران ایں فدوی با جمعیت خوب در بگلانہ میباشد و دریں ولا سزاوار خان بداں صوب رخصت شدہ، ایں معنی را بدرگاہ جہاں پناہ عرض داشتہ التماس در بارۂ خود نمود، لہٰذا ایں مرید برائے محافظت و ہمراہی خزانہ نشانے از وے تاکید با و فرستادہ، فوجدار بگلانہ را نیز قدغن نمود کہ نہایت حزم و احتیاط بکار بردہ، از حدود خویش بسلامت بگذرانند، از آنجا کہ مومی الیہ خانہ زاد قدیم است اگر ملتمس او درجۂ پذیرائی بیابد ز ہے سرفرازی او، آفتاب عالمتاب خلافت بر ساکنان عرصۂ ربع مسکون تاباں باد،

---

۱ م تم و محذوف ۲ م تم حافظ ناظر ۳ س تن و تب، عرضداشت ۴ م تم و از آنجا،

۵ تب برائے روز ہے۔ تم سرفرازی او،

۶ تم تاکید،

بنابراں ایں مرید نظر بفہمیدگی و کاردانی مومی الیہ نمودہ او را بداں صوب دستوری دادہ و چوں پیش از
دریں صوبہ بندہا سے عمدۂ ایں فدوی بودند دریں ولا غیر ازیں و کنیاں کسے کہ بہ منصب و جمعیت بایست
باشد اگر یک بندہ مثل تناہ بیگ خاں پیش ایں مرید باشد گنجائش دارد،

کعبۂ حاجاتِ کائنات سلامت، محمد صفی کہ بخدمتِ بخشی گری دکن سر بلند است، چوں
خانہ زاد کار آمدنی است، و دریں وقت کہ بعض بندہا با التماس ایں مرید بہر گونہ نوازشِ بادشاہانہ
کامیاب شدہ اند بہ تفضلاتِ بیدریغ اعلیٰ حضرت امیدوار تر گشتہ اگر او نیز بعطیۂ خطابے سرفراز
شود از بندہ پروری و خانہ زاد نوازی بعید نخواہد بود،

حکمِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ حسب الالتماسِ آں مرید ہوشدار بخدمتِ داروغگی توپخانۂ دکن
بمنصبِ ہشتصدی ذات و چہار صد سوار سربلند شد،

قبلۂ مراداتِ بندہا سے سلامت! ایں فدوی تا او را شایستۂ منصبِ ہزاری ندید بہ ہفصدی
تجویز نمودہ، خانہ زاد و قابلِ تربیت است، دیگر ہر چہ بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو می انداز د صواب است،
سرادقاتِ خلافت و عظمت با اوتادِ خلود مربوط باد،

۵
۵۴

مرید اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و ارادت از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آوردہ
ذرہ مثال بسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ دریں ایامِ خجستہ فرجام دو منشور لامع النور متواتر پرتو ورود
بخشید، شرف بر شرف افزود و تسلیماتِ مریدی بہ تقدیم رسانیدہ، بر ودا مضامین آگہی یافت،

حکمِ جہاں مطاع لازم الاتباع زینتِ صدور گرفتہ کہ چوں ہنگامِ بارش بسر آمدہ، آں
مرید بے تعلل بدانۂ دولت آباد گردد،

ملہ نیز - ہشتاد و یک ہزار اضافت،

۲
۵۸

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده، فدوہ آسا بعرضِ اقدس میرساند کہ بوروو دو منشور لامع النور کہ متواتر شرفِ صدور یافتہ بود امتیاز حاصل نمودہ تسلیماتِ مریدی و آدابِ بندگی بجا آورد، در فرمانِ اوّل حکمِ اشرف بنفاذ پیوستہ کہ آں مرید صد نفر دیگ انداز از قلاعِ دکن انتخاب نمودہ بحضورِ پرنور بفرستد"

قبلہ و کعبہ حقیقی سلامت! ایں فدوی بمجرد اطلاع بر مضمونِ یرلیغ گیتی مطاع متصدیاں را قدغن کردہ کہ توپ اندازاں را از قلاع طلبیدہ از نظرِ ایں مرید بگذرانند، تا جمعے را کہ شائستگی داشتہ باشند بدرگاہِ جہاں پناہ روانہ سازد، ہرگاہ کہ از قلاع بیایند پنجاہ نفر روانہ کردہ، بعد ازاں کہ عوضِ فرستادہا نگاہ داشتہ آید، تتمہ را نیز بدرگاہِ والا رخصت خواہد نمود،

اما ازانجا کہ حقیقتِ توپ اندازی و وقوفِ آنہا پوشیدہ نیست و فرستادنِ آنہا بدرگاہِ معلّی محض برائے پاسِ حکمِ اعلیٰ است و در بیجاپور و گلکندہ توپ اندازانِ خوب نشان می دہند، و دنیادارانِ آنجا باوجود لافِ عقیدت و بندگی و شمولِ عنایات و تفقداتِ بے اندازۂ بادشاہانہ کہ زیادہ از حوصلۂ آنہا خندہ میشود دریں لیساق ظفر مساق کہ بخیریت نوبتِ چہارم بوقوع خواہد آمد ہیچ گونہ خدمت بتقدیم نرسانیدہ اگر حکمِ اقدس دریں باب بآنہا صادر گردد سعادتِ خود دانستہ امتثال خواہند نمود،

در منشورِ ثانی یرلیغ واجب الاتباع کرامت ورود گرفتہ کہ "چوں در صوبۂ دکن داروغگیِ توپخانہ خدمت کلانیست و ہوشدار لیاقتِ آں ندارد اگر صفی خاں قبول ایں خدمت نماید و آں را با خدمتِ بخشی گری فراہم تواند آورد آں مرید باو بفرماید، والا میر احمد رضوی ہم بدنیست خدماتِ بادشاہی را فہمیدہ بردم بادشاہی میفرمودہ باشد"

نوٹ: [illegible] "فرستادہا" کے درمیان یہ عبارت [illegible] ہے "میر یرلیغ اعلیٰ حضرت [illegible] موجب [illegible] اعتبار [illegible] گردد، ابلاغ [illegible] نیز اگر حکم [illegible] باشد باعث [illegible] دست [illegible] گنہ [illegible] یہ عبارت [illegible] بردم می فرمودہ باشد"

۳

قیامِ دولت آباد

۵۴

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده[1] وظائفِ ارادت و بندگی بجا آورده، فدوی مثال بسامعِ جاه و جلال می رساند که این عقیدت آئین شانزدهم شهر ذی الحجه[2] چنانچه پیش ازیں معروضداشته[3] از برهان پور برآمده و محمد طاهر را که مدتے دریں ملک بسر برده، بر خصوصیاتِ عملِ ایں ولایت واقف گشته و خاطر ازیں مرید از حسنِ سلوکِ او با سکنه[4] و رعایا جمع بود، در آنجا گذاشته، عزیمتِ دولت آباد نمود، و از گهاٹ[5] خردا پور[6] که جانبِ راستِ توند پور[7] بفاصلهٔ دو نیم کروه واقع است و نسبت بگهاٹِ ونهنگره[8] وغیره سهولت تمام داشت عبور کرده، چهاردهم محرم، م که منجمانِ اینجا اختیار نموده بودند، داخلِ دولت آباد شد، امید که بیمنِ نیتِ حق طویتِ اعلیٰ حضرت پرداختِ مهماتِ ایں ولایت نیز بدستورِ پایان گهاٹ صورت گرفته جرائے عملِ بتائی که حسب الحکم الاقدس قرار یافته سببِ ازدیادِ آبادی گردد،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! چوں ایں فدوی را برائے خدمتِ دیوانی آدمِ فهمیدهٔ کاردان درکار است و مرشد قلی خان باوجود خدمتِ مرجوعهٔ خویش ایں خدمت را نیز سربراه می تواند نمود، اگر حکمِ مقدس شرفِ نفاذ یابد[9] امورِ دیوانی را بدو تفویض نماید، والا با زیکے از ملازمانِ خود را بداں خدمت نصب[10] کند، دیگر بهر طریق که ارشاد شود متضمنِ بهبودِ ایں مرید خواهد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و جهانبانی تا انقراضِ دوراں بر مفارقِ جهانیان تابان[11] و

---

[1] ق و ب "و" محذوف [2] ق و ب عرضداشت [3] ق سکینه [4] ق و ب ازکوتل [5] ق فرداپور، م بهردیوار [6] م تونداپور بمفاصله [7] ق "ر" و بگهرم، م بهروبه گره [8] ق غضب [9] م آباد بست، م ذی حجه عسه ق و ب تابا فته [10] م امور [11] محذوف،

متواتر می فرستاده باشند، امید که خوب برسد،

سرادقِ سلطنت وحشمت باد تا بخلود و دوام منوط و مربوط باد،

$\frac{۳}{۵۹}$

مریدِ اخلاص سرشت بعد اداے مراسمِ عقیدت و لوازمِ ارادت، ذرہ صفت بعرضِ مقدسِ معلّی میرساند[2] منشور لامع النور آخرین فرمین بخطِ اقدس نمط که درین ولا از پیشگاهِ والا شرفِ صدور یافته بود در عرض[1] یک هفته پرتوِ ورود و انداخته سعادت بر سعادت افزود، این فدوی تسلیماتِ بندگی بجا آورده آں صحائفِ شرف و کرامت را آرایشِ تارکِ مباهاتِ خود ساخت،

مرقومِ قلمِ جواهر رقم گهربار و درنثار گشته که هر چند نظر بآنکه درین سه سال آں مرید پرداختِ صوبجاتِ دکن از قرارِ واقع نموده بایستے تمام تیولِ او دراں صوبجات تنخواه باشد، تا در افزونیِ آبادان می کوشید اما چوں از رهگذشتِ قلتِ حاصلِ جاگیرِ دکن نقصانے بآں مرید می رشید[3] و دسالِ دیگر نیز ده کرور دام[4] بقرار ده ماهه[5] نقد از خزانهٔ صوبه مالوه تن شده، و دو کرور دام تتمهٔ نقدی را از نصفِ بیع نوئت نیل[6] با پرگنهٔ اندر باد در صوبجاتِ دکن از محالِ جاگیرداراں انتخاب نموده بگیرد،

پیر و دستگیر سلامت! اگرچه پرداختِ مهماتِ پرگنات بعهدهٔ دیوانیان است، و آنچه بقدرِ مقدور در تکثیرِ زراعت و توفیر[7] عمارت تهاون نورزیده اند لیکن سعی و اهتمامے که درین فرصتِ اندک در بابِ پیش آمدنِ این ولایت ازیں مرید بظهور رسیده، چوں عرضِ آں لاف و گزاف بود و این فدوی بدیں شیوه کمتر آشنا است، بنا برآں هرگز دریں وادی نیامده راضی نه شد که دیوانیانِ اینجا نیز ایں معنی را معروض دارند، هرگاه ایں مرید تقدیمِ خدماتِ پیر و مرشد و دو جهانی را بمنزلهٔ طاعاتِ پروردگارِ حقیقی

---

[1] ن: رنگبند، [2] ن: میرسانید، [3] ب: می رسید، در سالِ دیگر، [4] ب: "دام" محذوف

[5] ب: دوماهه [6] ب: توری نیل، ق: یونت نیل [7] ن: توقیر،

مرشدِ جهانیان سلامت، بر ضمیرِ صافیٔ اعلیٰ حضرت هویداست که این مرید از سن سیزده سالگی بخدمتِ صوبداری قیام می نماید، هرگز خدماتِ پادشاهی را[1] تجویز نکرده و الا چگونه درجهٔ پذیرائی می یافت، تاحال هیچکس از تجویز کرده هاے فدوی مصدرِ امرے که نباید نشده[2]، چون فهمیده بود که داروغهٔ توپخانه را با وجودِ سربراهی و دیانت و وقوفے از تفنگ اندازی و لوازمِ این خدمت باید، و او که بهره ازین کار دارد، و تفنگچیٔ اول است، خانه زادِ درگاه دانسته تجویز نموده[3] بود، درین ولا هر چند ازو چیزے که خلافِ دیانت و امانت بوده باشد بظهور نرسیده، چون مرضیٔ اقدس نیست، حسب الحکم الا ارفع صفی خان را از نویدِ این عنایت و خانه زاد نوازی آگاه ساخته، لیکن از آنجاکه جمع میانِ این خدمت و بخشی گری صعوبتے دارد و حقیقتِ جاگیرهاے دکن پوشیده نیست و بدونِ مصالحِ این نوع، خدماتِ عمده متمشیٔ دلگرمی[4] نمی شود، امیدوار است که بتقریبِ این خدمت باضافه سرفراز گشته از روے دلگرمی بمراسم هر دو خدمت بپردازد، میر احمد رضوی نیز چنانچه بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداخته بد نیست،

درباب ارسالِ انبه زینتِ نگارش یافته بود،

قبلهٔ دارینِ مریدان سلامت! اگر چه این عقیدت آئین بموجب نوشتهٔ وکیل در بارهٔ معنٰی که از پیشگاهِ خلافت مکرر با تاکید شده، قبل ازانکه انبه خسته به بندد همه جا مردم براے محافظت تعین نموده، قدغن کرده، اما چون امسال در دکن انبها خوب بار نه نموده، خصوصًا انبهٔ بادشاه پسند که اصلا بار نیاورده[5]، چنانچه این معنی از وقائعِ صوبه بمسامعِ جاه و جلال رسیده باشد[6]، حتی المقدور در فرستادنِ آن کوتاهی نخواهد رفت، بمیر صابر و داراب خویشِ ملتفت خان که در برهان پور اند، و بآنها نیز درین باب حکم شده تاکیدات بلیغ[7] نموده که انبهٔ قابلِ ارسالِ حضورِ سراسر نور که به برهانپور فرستاده خواهد شد[8]، با احتیاطِ تمام مصحوبِ ڈاکچوکی یاد...

[1] ت بجا. [2] ب شده [3] ت ب تجویز نموده کردهاے که این فدوی درین ولا، [4] ت ب ملتمس نمی توند [5] س ت خوب بار نیامده، [6] ت ب - باشد، محذوف [7] ت تن بلیغ [8] ت ب خواهد باشد،

عوض پرگنات جید بآنها باید داد، البته این معنی سبب برهم خوردگی و دل شکستگی بندها خواهد شد،
یقین که آنچه درین باب بخاطر ملکوت ناظر رسیده متضمن صلاح حال و مآل این مرید که کارهای خود را بکرم
الٰہی و عنایات مرشد حقیقی سپرده خواهد بود، اطاعت الحکم الاقدس[۱] برخے از محال خالصهٔ شریفه تیول داران
را بموجب افراد جداگانه انتخاب کرده ارسال داشته، امید وار است که ایستادهای پایهٔ سریر خلافت مصیر
نظر بدانا به نقد که این مرید می یافت و نقصان خرچ و آفت که در جاگیرداری میرسد نموده دو کرور دام
را ازین پرگنات که حاصل آن سراسری شش ماهه نیست بعد تخفیفے که از روے تفضل حکم شود، از ابتدائے
فصل خریف یونت ئیل[۲] این فدوی تنخواه کنند محصول پرگنه ندربار آنچه این مرید معروض داشته بود وصول
بے آفت است، و دیوانیان حضور اشرف یافت حساب نموده بسامع جاه و جلال رسانیده اند کیفیت
حاصل سنوات گذشتهٔ پرگنهٔ مذکور با حاصل سال هزار و شصت و سیوم که عمل تتائی است از اوراق علحده سمت
وضوح خواهد گرفت، درین قسم امور خلاف معروض نمی توان داشت،
ازآنجا که آن پرگنه قبل ازین بمبلغ شصت لک دام به بهائی مراد بخش مرحمت شده بود، اگر بهمان
جمع نقدی باین فدوی نیز تن گردد، عین عنایت است، در صورت پذیرائی یافتن این ملتمس، چون
محصول ربیع آن پرگنه را که درین ملک بیش رس است و تا حال اثرے ازان نمانده هنر اوارخان متصرف
گشته باز گردانند حصهٔ نصف ربیعی براو دشوار خواهد بود، امید وار است که تنخواه آن نیز از ابتدائے
فصل خریف قرار یابد، بعد از آنکه مقدمهٔ تنخواه ندربار مشخص شود در باب هنر اوارخان مطابق یرلیغ
[illegible]کار بند گردیده، اگر موافق طلب او جاگیر در اینجا بهم رسد فبها، والا او را بدرگاه آسمان جاه دستوری
خواهد داد،
ضابطهٔ داغ نوعیکه بمقتضائے عموم لطف و کرم مقرر شده بسبب مزید انتظام احوال بندها

[۱] تب: الاقدس، ق: اطاعة الحکم الاقدس [۲] تب: قوی ئیل ق: یونت ئیل [۳] تب: گردانید،

عمّ اسمہٗ تصوری نمودہ باشد، حتی الامکان در نظم و نسقِ معاملاتِ ایں ملک ہیچگونہ تقصیر از خویش راضی نخواہم
گشت، و لایتے کہ از مدتے بجہاتِ کثیرہ ویران و خراب شدہ اگرچہ معموریٔ آں در عرضِ دو سال
چنانچہ باید صورت نیابد، از غفلت و کوتاہی نیست، و معہذا دریں سال از توجہ باطن فیض مواطنِ اعلیٰ
حضرت در اکثر محالِ بلاے ات و پایان ات قریب یک سوائے از جمع عملِ دیانت خاں
اضافہ آمدہ، چنانچہ تفصیل از عرائضِ دیوانیاں بعرضِ والا خواہد رسید، انشاء اللہ تعالیٰ بمرور و تدریج
آثارِ آبادانی ظاہر خواہد شد،

عنایتِ دہ کرور دام نقدی از خزانۂ عامرۂ صوبۂ مالوہ کہ محض تفضل و مرید نوازی است باعثِ
امتیاز و سربلندی گردید، بازاے ایں مکرمتِ بے پایاں تسلیمات مریدی بتقدیم رسانیدہ، توفیق اداے
شکرِ آں را از درگاہِ ایزدِ بے نیاز مسئلت مینماید، سایۂ بلند پایۂ مراحم و تلطفات بے اندازۂ اعلیٰ حضرت
بر مفارقِ مریداں مستدام بماناد،

بر ضمیر منیر خورشید نظیر پیر دستگیر ہویدا است کہ ایں مرید باخراجاتِ بے فائدہ کمتر پرداختہ، آنچہ
از تفضلاتِ مرشدِ حقیقی میاید، صرفِ علوفۂ سپاہ مینماید، و دریں مدت انتظام جمعیتِ ایں مرید از وجہ
نقدی بودہ، بر تقدیرے کہ فتورے دراں واقع شود، بتقدیرِ آں تفرقہ بحالِ جمعیت راہ خواہد یافت،
چوں از پیشگاہِ خلافت بخدمتِ ایں صوبۂ عمدۂ سرحد سرفراز است و بند و بستِ آنرا موافقِ مرضی
طبعِ مقدس بر ذمۂ عقیدتِ خویش لازم میداند، در صورتے کہ جاگیر تیول داراں را انتخاب نمودہ
در طلبِ نقدی بگیرد، اگر عوض تنخواہ نشود، آں جماعت را بواسطۂ بیچاکری بدرگاہِ جہاں پناہ رخصت
میباید کرد، حال آنکہ بودنِ جمعیتِ خوب دریں صوبہ بنا بر مصلحتِ ملکی ضرور مینماید، و گر عوض یا تنہا
تن شود، ہر چند پائی باقی دریں ولایت نماندہ کہ بہ تنخواہِ آں جماعت وفا کند، چوں محالِ زبون

ملہ تب۔ اگر۔ محذوف ملہ تب صورت ملہ تب ضرور محذوف ملہ تب آنہا ش شہ تن۔ پاے باقی۔

عرض داشته که پرداخت مهماتِ پرگنات بعهدهٔ دیوانیان است؛

قبلهٔ جهانیِ مهدیان سلامت[1]، اگرچه کیفیتِ بندوبست و نظم و نسقِ این مملکت از نتیجهٔ افکارِ صایب بدیر مفوض است، لیکن چون جزو سعی
کارِ دیوانیان می باشد، و بذاتِ خویش مباشر آن نمی توان شد، بنابران حقیقتِ حال را معروض داشته
بود، از آنجا که این اخلاص سرشت در تقدیم خدماتِ پیر و مرشدِ حقیقی زیاده از آنچه براے معاملاتِ خود سعی توان
کرد، جهد و کوشش بکار می برد، در تکثیرِ زراعت و عمارتِ این ولایت نیز بقدرِ امکان تقصیر نرفته، درین صورت
برهر تقدیر خواه تنخواه طلب نقدی بدستورِ سابق مقرر باشد و خواه عوضِ آن جاگیر مرحمت شود، وظائفِ
خدمت و مراسمِ مریدی بجا آورده، اصلا تبهادن از خود راضی نخواهد گشت، این فدوی آنچه نظر بصلاحِ ملکی
بایستے معروض داشت، قبل ازین عرضداشت نموده، یقین که هرچه بخاطرِ ملکوت ناظرِ اعلیٰ حضرت که مرأتِ
حقایق نما است پرتوِ صواب می اندازد بے حکمت نخواهد بود،

درباب سزا دادن خان مطابقِ حکمِ لازم الاذعان بعمل آورده، او را عنقریب رخصتِ درگاهِ سلاطین
پناه خواهد نمود،

کعبهٔ حاجاتِ عالمیان سلامت! کیفیتِ بقایاے پیشکشِ سنواتِ گذشته که بر ذمهٔ زمیندارِ
دیوگده مانده، صورتِ وصولِ آن از افرادِ جداگانه بعرضِ مقدس خواهد رسید، چون زمیندارِ مذکور بندهٔ دولت
خواه بر جادهٔ عبودیت مستقیم است، و هرسال مبلغِ یک لک روپیه از وجهِ پیشکش او را بسرکارِ گردون وقار
واصل باید ساخت، و بوقوع[2] حاصل محالِ زمینداریِ او نسبتِ سابق روبکمی آورده از عهدهٔ ادای بقایا بر نمی
تواند آمد[3]، و از عنایاتِ بادشاهانه پیشکشِ زمیندارِ چانده بکل معاف گشته، او نیز امیدوار است که بقایاے
سابق او معاف شود، تا فی الجمله سبکبار گردیده وجهِ پیشکشِ مقرریِ هرسال بخزانهٔ عامره می رسانیده باشد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از مطلعِ شوکت و ابهت تابان بماناد،

۱ ت: ضروری . . . ۲ س: و بسبب قرع، ۳ ت: از عهدهٔ بقایا بر نمی تواند آمد،

گشته از ابتداے ورود فرمان عالی شان بعمل خواہد آمد،

سرادق عظمت باد تا بخلو و مربوط باد،

۴۷/۴۰

بعد اداے آداب عقیدت و ارادت قدر صفت بعرض مقدس اعلی میرساند. فرمان والا شان مکرمت عنوان مزین بخط قدسی نمط خاص که در جواب عرضداشت این مرید فدوی شرف صدور یافته بود، سعادت وصول ارزانی داشته موجب امتیاز این عقیدت آئین گردید تسلیمات بندگی بجا آورده، آن صحیفهٔ عزت و کرامت را آرایش تارک مباہات خود ساخت، عنایات و تلطفات بے اندازه از مطالعی منشور لامع النور پرتو ظہور انداخته، اداے شکر آن مقدور بزبان قاصر بیان نیست، حق تعالی سایهٔ مرید نوازی اعلی حضرت راستدام داراد،

مرقوم قلم جواہر رقم شده بود، که انبهٔ بادشاه پسند پیش از چهار پنج رتبه رسیده، سال آینده از درگاه معلی شخصے تعیین کرده خواہد شد که باہتمام خود انبه ارسال می داشته باشد،

پیر دستگیر سلامت! تعیین فرمودن یکے از بندہاے حضور پر نور براے این کار بسیار خوب بخاطر مبارک رسیده، درین موسم ہمگی سه انبهٔ از درخت بادشاه پسند نزد این مرید آورده بود تا معلوم شود که قابل ارسال شده یا نه، باقی ہر چه بود از ہمانجا بحضور فائض النور اقدس مرسل گردیده، وجه کمی انبهٔ بادشاه پسند نوعے که پیش ازین مکرر بعرض مقدس رسیده آن است که ازان درخت یک شاخ مانده که بار می آید، دیگر شاخهاش از تند باد شکسته، این فدوی چگونه راضی تواند شد که انبے لائق صرف خاص در ینجا صرف شود،

حکم اشرف اعلی بنفاذ پیوسته که ازان مرید بسیار بدیع نمود که در عذر پیش نیامدن عودیجات و کن

---

[۱] ق: سه انب. [۲] ب: شد. [۳] ق: انب. [۴] ب: تو مکرر پیش این مقرر بعرض.

می آید این مرید مقرر کند کہ قطب الملک از جملۂ ہشت لک روپیہ کہ ہر سال بسرکار معلّی میرساند عوض زر فیل میداده باشد؛

پیر دستگیر و مرشد صافی ضمیر سلامت! اگر چہ حقیقت دخل و خرچ خزانۂ عامرۂ اینجا قبل ازین بمسامع جاہ و جلال رسیده لیکن برائے اطاعت یرلیغ واجب الاتباع بومی الیہ نوشت کہ چہار لک روپیہ نقد و چہار لک روپیہ را فیل فرستاده میفرستاده باشد،

عنایت اضافۂ منصب و ایالت صوبۂ گجرات بہ بہائی مراد بخش موجب مزید امیدواری سایر مریدان گردید، از عہدۂ ادائے شکر مراحم بے کران اعلی حضرت چگونہ تواں بر آمد حق عز شانہ سایۂ بلند پایۂ پیر و مرشد حقیقی را فراواں سال پاینده دارد کہ بمحض تفضل مریداں را بانواع نوازش و عنایات و اقسام نصیحت و موعظت سربلند میفرمایند،

مرشد مرید نواز سلامت! درینولا از نوشتۂ وکیل دربار جہانیان مدار چنیں ظاہر گشت کہ در باب پرگنۂ ایلچپور بزبان قدسی بیان گذشتہ کہ تہرگاه آں مرید پرگنۂ مسطور را بخواہش تمام گرفتہ و در جمع آں تخفیف رفتہ دیگر گفتگو چیست؛

قبلہ و کعبۂ مریدان سلامت! از آنجا کہ پیش ازیں مکرر در حضور پر نور حکم شده بود کہ اگر آں مرید بعض محال تیولداراں را عوض طلب تقدی بگیرد تنخواه آں بجمع مناسب مقرر خواہد شد بنا براں ایں فدوی از پرگنات جاگیر شاه بیگ خاں در باب پرگنۂ ایلچپور التماس نموده حقیقت حال حاصل آں را بمہر ملتفت خاں دیوان به بارگاه خلافت فرستاده بود کہ تخفیف نظر بآں قرار یابد تا دریافت ده ماہہ نقد بلا آفت چنداں نقصان نشود، اگر مرضی طبع مبارک چناں است کہ البتہ ایں مرید پرگنۂ مذکور را بہمیں جمع بگیرد، با وجود آنکہ قریب

سلہ تں دخل و خرچ، سلہ تں عنایت سلہ تب جہانیان مدار،
سلہ تب در وادی سلہ تں باید سلہ تب ده ماہہ،

۵
۶۱

مرید عقیدت سرشت آداب ارادت از خلوص طویت بجا آورده ذرّه مثال بمسامع عزّ و جلال میرساند که منشور لامع النور سعادت گنجور مزین بخط قدسی نمط غرّهٔ ماه[۱] ربیع الاوّل شرف ورود ارزانی داشته[۲] باعث امتیاز این فدوی گشت، از توجه بصوب مستقر[۳] خلافت اکبرآباد و تفرج[۴] مسجدے که حسب الحکم الاقدس اساس یافته و مراجعت بدار الخلافت شاهجهان آباد زینت نگارش یافته بناے که معمار همت[۵] والا متوجه تاسیس آن باشد از تعریف و توصیف مستغنی است. حق تعالی آنحضرت را فراوان سال بانی مبانی خیرات داشته، انتظام کارگاهِ آفرینش را بوجود فائض الجود[۶] مربوط کناد،

حکم جهان مطاع که درباب ارسال هزار بان بنفاذ پیوسته امتثال آنرا سعادت خود دانسته مطابق فرموده عمل خواهد آورد،
آفتاب عالمتاب خلافت جهانبانی از مطلع خلود و دوام تابان و نور افشان بماناد،

۶
۶۲

مرید عقیدت سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیده وظائف ارادت از صفای طویت بجا آورده ذرّه آسا بموقف عرضِ والا می رساند منشور لامع النور سعادت گنجور که در جواب عرضداشت این فدوی بتعلیم قدسی رقم زینت نگارش یافته بود، شرف ورود ارزانی داشته، سبب امتیاز و مباهات این مرید گردید، آداب تسلیمات[۷] بندگی بتقدیم رسانیده آن مثال عدیم المثال را آرایش تارک عزت خود ساخت، درباب[۸] ارسال بانها حسب الحکم گیتی مطاع عمل نموده، متعاقب هزار بان خوب راست رو مصحوب یکے از منصب داران روانه حضور پرنور ساخته بعد از ان بنوبهان دستور بهر دفعه یک هزار خواهد فرستاد،

حکم اقدس بنفاذ پیوسته که چون از جانب بنگاله و اودیسه فیل زر و ماده کمتر بدرگاه جهان پناه

---

[۱] ماه محذوف [۲] ب مقر خلافت [۳] س متفرج [۴] ت تفرج [۵] ب همت والا متوجه . . . . . فراوان سال محذوف،

[۶] ب فائز الجود، [۷] س آداب تسلیمات و بندگی، [۸] ب تا پ محذوف،

ایلچپور که بودن مرد هوشیار آباداں کار در آنجا ضرورت است، بجلال کاکر یا ملتفت خان تنخواه داده، اگر خواهد بقدر اضافه هم[1] بیکے[2] ازینها تجویز کنند،

قبله و کعبهٔ دو جهانی این مرید سلامت: بسبب تغیر مرزا خاں همان است که بخاطر ملکوت ناظر پرتو انداخته چوں یقین بود که حقیقت حالِ او بر پیش گاه خلافت هویدا است، باظهار آں نه پرداخته و نظر بخانه زادی او نموده، بودنِ او را پیشِ خود مناسب دیده عرض داشته بود، شاه بیگ خاں را بقلعهٔ احمد نگر تعین کرده، در بابِ تنخواهِ تیولِ او و مرزا خاں بموجبِ حکمِ گیتی مطاع بعمل آورده، و چوں جلال کاکر سپاهی صرف است و نسبتے بآباداں کاری ندارد، بنا بر وجود آں قبل ازیں بدو سه ماه بخدمت فوجداری پونا که در سرحدِ دیگر است، مقرر شده، چنانچه از واقعهٔ ایں صوبه بموقفِ مقدس رسیده باشد، و ملتفت خاں پرداخت محل بتائی پایان کمات در میان داشت، و بایں تجویز راضی نبود، بنا براں تفویضِ پرگنه ایلچپور به یکے[3] ازیناں موقوف گشت، اگر به راو کرن که پانصدی ذات و پانصد[4] سوار برآوردی، پیش ازیں از منصب او کم شده و آباداں کاری او از پرگنهٔ گاندا پور که بجاگیرش بوده و تغیر شده، ظاهر میگردد، پانصدی ذات پانصد سوار بکمی منصب مرحمت شود، و سواران برآوردی برائے خدمت ایلچپور دو اسپه سه اسپه قرار یابد و پرگنهٔ مذکور در زمرهٔ طلبِ اضافه در عوض پرگنه پوشد[5] که هر برار داردتن نموده آید، و هر چه از آں پرگنه بماند بدیگر سند هائے[6] آباداں کار تنخواه شود گنجائش دارد، باقی آنچه رائے عالم آرائے مملکت پیرا اقتضا فرماید محض ثواب خواهد بود،

حسب الحکم الاعلیٰ بمتصدیاں تاکید نمود که بالفعل هفتاد و شش[7] باندار که در تمامی قلاع دکن موجود است چهل نفر اول انتخاب کرده بزودی روانهٔ درگاه والا سازند و بعد از آں که باندارانِ خوب بهم رسند،

[1] تب یکے [2] ب ـ ازینها [3] تب "ذات و پانصد" محذوف، [4] تب بمنصب [5] تب بوسند، [6] تن بدیگر آباداں کار

[7] تب "باندار که در تمامی قلاع .... باندارں خوب بهم رسند" محذوف.

دو لک روپیہ خواہد رسید، چوں جان و مالِ مریداں فدائے رضائے اعلیٰ حضرت است از فرمان برداری چہ چارہ،

قبلۂ عالم و کعبۂ امانیِ جہانیاں سلامت! از آنجا کہ قلعۂ احمد نگر نزدیک بسرحد واقع شدہ و شاہ بیگ خاں کہ سابق نیز خدمتِ محافظتِ آن حصن داشت خواہشِ قلعہ داری آنجا نمودہ اگر حکم ارفع اعلیٰ شرفِ صدور یابد، موصی الیہ را بدیں خدمت تعین ساختہ مرزا خاں را کہ خانہ زادِ درگاہِ سلاطین پناہ است چندگاہ در حضورِ خود نگاہ دارد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از افقِ عظمت و حشمت طالع و لامع بماناد،

۱۴۳

بعد تقدیم وظائفِ عقیدت و بندگی ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ یوردِ دو فرمان خجستہ عنوان شرف بخطِ اقدسی نماز در جوابِ عرض داشتِ ایں فدوی شرفِ صدور یافتہ بود، فرقِ مباہات باوجِ امتیاز افراختہ تسلیماتِ مریدی بجا آورد،

حکمِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ از ابتدائے فصلِ ربیع یوئت نیل عوضِ پرگنۂ ایلچپور نقد بآں مرید تن می شدہ باشد، آباداں ساختن و کن کہ بعہدۂ ایں مرید است از گذاشتن ایلچپور معلوم شد،

قبلۂ حقیقی سلامت! اگرچہ ایں مرید ہرگز ادعا نکردہ کہ در خورِ استقلال ہرچہ شدہ و می شود ہمہ از تربیت و ارشادِ مرشدِ مرید نواز است، اما پرگنہ کہ در ہشت سال از جمع افتادہ باشد در یک فصل و دو فصل آبادیِ آں چگونہ صورت می یابد،

یرلیغِ عالم مطیع کرامت صدور یافتہ کہ حسب الالتماسِ آں مرید مرزا خاں از حراستِ قلعۂ احمد نگر عزل شدہ وجہِ تغیرِ او را بایستے معروض داشت، شاہ بیگ خاں را بجائے او تعین نماید، و پرگنہ

ملہ بہ نزدیک ملہ بہ نمودہ محذوف ملہ بہ دولت بیل ملہ بہ بہ یک فصل آبادی آں شد ملہ بہ حسب الحکم الالتماس محذوف ملہ بہ عزل محذوف

قصورِ فہم[1] آں را کی تواند دریافت، لیکن چوں خدمت ایلچپور دریں ایام غیر از جاگیرداری و آباواں ساختن آں کار سے نیست وایں فدوی در پیشگاہ خلافت متہم است بہ بدسلوکی بر جیو پتیہ بنابراں حقیقت کمی منصب و آباواں کاری مانو گرن[2] و عیکر می دیدہ و شنیدہ معروض نداشتہ بود صوبہ واری برار بایں منصب و جمعیت اللہ اسد اللہ نیز نمی آید بموجب حکم اقدس اور ایالچپور و الہام اللہ اینجا ندہ فرستادہ جاگیر اینہا را بعنوانے کہ در ضمن فرمانِ عالیشان مثبت است مقرر خواہد ساخت، کیفیت تنخواہ تیول شاہ بیہ خاں و مرزا خان بطریقے کہ قرار یافتہ از افرادِ جداگانہ بعرض الاخواہد رسید

نگاشتہ قلم خجستہ رقم شدہ کہ پارچہ اے کہ ایں مرید در برہان پور تیار نمودہ باشد بزودی بفرستد" شکر ایں عاطفت و بندہ نوازی بکدام زبان اداء نماید تقصیرے کہ در تحصیل ایں شرف بوقوع آمدہ از رہگذر کیمیائی کاری گران است چہ پیشتر بافندہ ہائے خوب در برہان پور در کارخانہ بادشاہی و نواب بیگم صاحب جیو یا شند و جمعے کہ در کارخانہ ایں فدوی بودند کارِ آنہا شائستگی پسند طبع اقدس نداشت پارۂ اسباب کہ تا رسیدن منشیر صورت تمام یافتہ بود سعادت واریں خود دانستہ ارسال نمود

مرقوم کلک در بارجواہر نثار گشتہ کہ از ایں مرید عجب نمود کہ دیوان خود را بمحافظت برہان پور گذاشتہ تال کسے را دیوان نکردہ

قبلۂ دوجہانی سلامت، موجب تاخیر دریں امر از مطاوی نشانے کہ بوکیل دربارجہاں مدار درجواب ہمیں مقدمہ کہ قبل ازیں حسب الحکم والا نوشتہ بود فرستادہ مفصل بعرض مقدس رسیدہ باشد دریں ولا نسبت دو دوم عجیب[3] الرحب ضیاء الدین[4] را کہ سابقاً میر بخشی ایں فدوی بود و ثانی الحال بایلچپور تعین نمودہ بخدمت دیوانی منصوب ساخت،

نیرِ عالم افروز خلافت فراواں سال از افقِ عظمت و جلال تاباں باد

[1] متن: فہم محذوف [2] تا تیوں محذوف [3] در تحریر بایلچپور [4] متن او تپ : تا - محذوف [5] تپ ثبت است [6] تپ از عوض فرمودہ [7] تپ نصر [8] تپ بجاندار [9] متن در تپ، ۱۰ اور ۱۱ محذوف

و عوضِ[1] نگاه داشته میشود، پنجاه نفر دیگر نیز بفرستند،

رستم برادرِ ایرج خاں رامی خواست (که) دستوری دہد که خود را باستلام عتبهٔ خلافت برساند، لیکن چوں او بے بردہ[2] که طلب او بدرگاہ جہاں پناه برائے ہمراہیٔ برادر است، از روئے کارطلبی خواہش آں دارد که ہرآئینه مصدرِ خدمتے گردد، و دریں صوبه نیز در جدِ انشالِ ازبہت خدماتے که روی دہد ضرورت است، اگر حکم شود ہمیں باشد، والا او را رخصت نماید،

پیرو مرشدِ حقیقی سلامت! پیش ورودِ ایں منشور لامع النور، بوصولِ خلعتِ خاصهٔ زمستانی که مصحوبِ محمد نصیر صاحبِ اہتمامِ کارخانه برہان پور بایں مرید عنایت شده بود، امتیاز و سربلندی یافته تسلیمات بجاآورده، و اداے توقف رخصت نموده، بلتفت خاں قدغن کرد که در سرانجامِ مصالحِ ضروریٔ[3] کارخانهٔ سرکارِ معلّٰی جہدِ بلیغ نماید،

آفتابِ جہانتابِ خلافت بر مفارقِ عالمیاں تاباں بماناد،

۸
―――
۴۴

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و وظائفِ ارادت بجاآورده بموقفِ عرضِ مقدس میرساند که والا منشور لامع النور مزین بخطِ قدسی نمط که در جوابِ عرضداشتِ ایں اخلاص آئین عزِ صدور یافته بود، بوصولِ کرامت موصولِ آں مباہی گشته تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید،

حکمِ ارفعِ اعلیٰ زینتِ نفاذ یافته[4] که چوں تفویضِ خدمتِ ایلچپور رتن راٹھور کرن راجپوتے مناسبت نداشت، لہٰذا آں[5] خدمت باسد الله ولد رشید خاں معزز گشت، کار ہا را بکشے باید فرمود که از عہدہ برآمده تواند،

پیرو مرشدِ حقیقی سلامت! آنچه بخاطرِ ملکوت ناظر رسید محض صواب است و ایں مرید با ایں ہمه

[1] ب. بعوض، [2] س بے برده. [3] ب ضروری، [4] ع "که" محذوف [5] س نفاذ گرفته،
[6] ع لہٰذا اسد الله ولد رشید خاں بایں خدمت مامور گشت، [7] ب یکے [8] س و ب ہنگه

یک ماہہ و دو ماہہ[1] خواہند یافت، ظاہر است کہ بذاتِ آنہا چہ خواہد رسید، خاصہ دریں ہنگام کہ عمل تباہی بمیاں آمدہ، و اخراجاتِ پرگنات بتقریبِ محافظتِ غلات و دو چنداں شدہ، و در بابِ تحصیلِ مطالبات فرمانِ عالیشان از روئے قدغن بنفاذ پیوستہ کہ "از حاصلِ جاگیر بعضے چہارم حصہ و از جمعے پنجم و ششم حصہ بازیافت می نمودہ باشند"، معلوم است کہ بعد وضعِ مطالبہ بدیں طریق چہ خواہد ماند و از عہدۂ سرانجام جمعیت چگونہ میتوانند برآمد، چوں ہمہ وقت امنیت نمی باشد و تحمل کہ گاہے بجمعیتِ خوب احتیاج افتد، اگر اعلیٰ حضرت بنفسِ نفیس متوجہ شدہ بنا خطابِ مہماتِ حضور پرنور حکم فرمایند تا بہ مآل[2] کار نظر انداختہ در یں باب غور نمایند، از صلاحِ دولتِ ابد مدت دور نخواہد بود، دیگر ہرچہ رائے مملکت پیرائے خورشید ضیائے اقتضا فرماید عین صواب است،

قبلۂ امانی و کعبۂ آمال بندہا سلامت! حسب الحکم الارفع الہام اللہ ولد رشید خاں را چاند کو فرستادہ اسداللہ را بہ پچھور دستوری داد، از آنجا کہ اسداللہ خانہ زادِ کارآمدنی قابلِ تربیت است و بخدمتِ کلانی سرفراز شدہ، اگر بمقتضائے ذرہ پروری بعنایتِ خطاب سرفرازی یابد موجبِ امتیاز و سربلندی او خواہد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت بر مفارقِ مریداں و بندہا تاباں بماناد،

۱۰/۹۹

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ذرہ آسا بموقفِ عرضِ والا میرساند کہ[3] درحینے کہ آں مرید از پیشگاہِ خلافت بہ تنصوب دستوری یافتہ، و ولِ جاگیرِ ایں فدوی بعرضِ مقدس رسیدہ، یرلیغ ہمایاں مطاع صادر شدہ بود کہ اگر بعد وصول بدکن برآں مرید ظاہر گردد کہ پرگنات سیر حاصل تر

---

[1] ب حصہ جات دو ماہہ و یک ماہہ [2] ت تا بانکار نظر انداختہ ب تا بمآل نظر کار انداختہ،

[3] م "کہ" محذوف [4] ت و ب می رساند،

۹/۶۵

مرید عقیدت سرشت آداب بندگی و ارادت از صفائی طویت بجا آورده ذرّه صفت بموقفِ عرضِ مقدسِ معلّی میرساند که حقیقتِ صعوبت و دشواریٔ ضابطهٔ داغ که بتازگی در پیشگاهِ خلافت قرار یافته و حسب الحکم الاقدس خاں سعادت نشان افرادِ دستور العمل آں را نزدِ متصدیانِ دکن فرستاده بودند مکرر داخلِ واقعه گشته، شاید بمسامعِ جاه و جلالِ والا رسیده باشد، لیکن چوں تا حال از بارگاهِ عظمت و جلال جوابِ ایں مقدمه بایں مرید صادر نشده و ضابطهٔ جدید که با وجودِ تاکیداتِ ایں فدوی که در بابِ اجرائے آں نموده، غیر از متصدیانِ صوبه که برائے پاسِ حکم ابتدائے ثلث خریف شلتانِ ئیل مطابقِ آں کار بند شده اند از هیچ کس بعمل نیامده سبب مزید تفرقهٔ سپاه و افزونیٔ مطالباتِ متعذر التحصیل بود، و اعلیٰ حضرت از روئے عنایت ایالتِ ایں چهار صوبه را که ولایتِ کلان است و از جهتِ اتصالِ بسر حد و حاکمِ صاحب خزانه با جمعیت نسبتے به صوبهٔ بنگاله و گجرات ندارد، بایں مرید تفویض فرموده اند، بنا براں دریں مادّه عرضداشت نمودن لازم دید تا فی الحال محمول بر غفلت و نارسائی ایں فدوی نگردد،

پیر و دستگیر سلامت! کیفیتِ لشکرے که بالفعل دریں صوبجات است و از عهدهٔ ضبطِ محالِ تیولِ خود بآسانی بر نمی تواند آمد و کثرتِ جمعیتِ دنیا دارانِ دکن بر ضمیرِ منیر هویدا است و بحسبِ ضابطهٔ تازه اگرچه جمعیتِ لشکر می افزاید، اما کیفیت که مطلوب است اصلا نمی ماند، چه موافقِ ایں ضابطه علوفهٔ تابینان دویست و پنجاه و پانزده مقرر شده، و سوار از سابق قریب نه هزار افزوده، جاگیرِ بیشتر منصب داراں از سه ماهه کمتر است و پیدا است که ایں نوع مردم که بدیں قلیل نوکر باشند حالِ اسپانِ ایشاں چه خواهد بود، و از آنها چه کار خواهد کشود، با وجود آنکه پیش ازیں حصهٔ ذات را سه ماهی ششماهی و تنک دکهنا خرچ پرگنات و سواری بحساب سی و دو روپیه در ماهه تنخواه می یافتند اکثرے ازیشاں تا حال تمام بداغ نه رسانیده اند و تصحیح نداده، و بدیں سبب مبلغهائے کلی مطالبهٔ تفاوتِ داغ و تصحیح بنام هر کدام در دفاترِ ایں صوبه ثبت گشته، اکنوں که حصهٔ ذات

[illegible]

قبلہ و کعبۂ دو جہانی ایں مرید سلامت! چوں قبل ازیں حقیقتِ ضعفِ بصر و پیری و ناتوانیٔ اوزبک خان بعرضِ اقدس رسیدہ حکم شدہ بود کہ ایں مرید او را پیشِ خود طلب داشتہ ملاحظۂ احوالِ او نماید، لہذا مومی الیہ را طلبیدہ آنچہ از احوالِ او مشاہدہ نمودہ بواقعہ نویس گفت کہ بے کم و زیادہ داخلِ واقعہ سازد، و از آنجا کہ حکمے در بابِ او نافذ نگشت و خالی گذاشتنِ قلعۂ سرحد مناسب نمی نمود تا رسیدنِ حکم از رفع باز او را بہ قلعۂ او فرستاد، دریں ایام کہ از نوشتۂ واقعہ نویسِ آنجا بوضوح پیوست کہ بعض امورِ منافیِ قلعہ داری از و بوقوع می آید بصفی خان گفتہ شد کہ مکتوبے مشتمل بر نصیحت و تاکید باو بنویسد تا بیشتر مراسمِ حزم و احتیاط بپردازد و او در جوابِ اظہارِ استعفا از خدمت و جاگیر کردہ چنانچہ مفصلاً از واقعہ بعرضِ اقدس خواہد رسید، و نیز جمعے کثیر از رعایای جاگیر از دستِ جور و تعدیٔ او داد خواہ شدند، اگر حکم شود خواجہ برخوردار را کہ بندۂ اعتمادی و کارآمدنی است و منصبِ یکہزاری و پانصدی ذات و سوار سرفرازی دارد پانصدی ذات و سوار بشرطِ قلعہ داریٔ او دسہ اضافہ نمودہ و محالِ تیول اوزبک خان را بجاگیرِ او مقرر داشتہ بمحافظتِ آں قلعہ تعین کند، دیگر ہرچہ بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو اندازد محض ثواب خواہد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت تا قیامِ قیامت از مطلعِ سلطنت تاباں بماناد،

۱۱
۹۷

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ قدسی مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ چوں عدیں و لا رعایای پرگنۂ ترنبک کرر از تعدی و بدسلوکی درویش بیگ قاقشال استغاثہ نمودہ بودند و ہرچند او را نصیحت کردہ شد کہ دستِ تطاول از دامنِ رعیت کوتاہ سازد مفید نیامد بنا براں خدمتِ قلعہ داری و فوجداریٔ آنجا ما کہ بعہدۂ او است بہ شفقت اللہ خلفِ سزاوار خان کہ خانہ زاد و کار طلب و سلوکیست باضافۂ یکصدی ذات و سوار بشرطِ خدمت تجویز کردہ تا از اصل و اضافہ بمنصبِ ہفتصدی چہار صد سوار سرافراز باشد، اگر منظور شود

قبلہ و کعبۂ دو جہانی محذوف ... اوزبک خان ... بتاکید قرین ... کار طلب سلوک است ... قابل

ازیں محال در تصرفِ تیولداران آنجا است و خواہد کہ بعضِ آں را بطریقِ معاوضہ بگیرد و مختار است، و ایں مرید باوجود چنیں حکمِ ناطق نظر باہتمام بمہاتِ ملکی و رضامندی و خوشنودی بندہ ہاے پیش منصب کار آمدنی معاوضہ با تیولِ آنہا لائق ندیدہ جاگیرِ ہمہ را بحال داشتہ و خود بہماں[1] محال کہ از بارگاہِ جلال تن شدہ بود اکتفا نمود و چوں بہ یقین می دانست کہ اگر بعضے محال از تغیرِ بعض بندہ ہا کہ شائستگی چناں جاگیر نداشتہ باشند، بہ تیولِ ایں مرید انتقال یابد بہ ہیچ وجہ متضمنِ نقصانِ سرکارِ گردوں مدار نخواہد بود، بنا براں یک کرور و بست و ہفت لک دام و کسرے محالِ در وبست کہ بغایت زبون و کم حاصل بود، و عوضِ آں بتقریبات بہم رسید، از ابتدائے تحملت معاوضہ نمودہ، افرادِ حقیقت را بدرگاہِ آسمان جاہ ارسال داشتہ بود، تا دیوانیانِ عظام بمسامعِ جاہ و جلال رسانیدہ باشند، تحواہِ آں بفرستند[2]، درین ولا کہ سند رسید معلوم شد کہ معاوضۂ بعض محال منظور نگردیدہ چندے از ہماں[3] گنات کم حاصل بحال ماند و در برخے از محالِ سابقِ ایں مرید بقدر تخفیفے قرار یافتہ،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! اگر سببِ منظور نشدن مظنۂ افزونی حاصل بودہ باشد محصولِ کل جاگیر ایں فدوی درین صوبہ با محالِ عوضِ سراسری ہشت ماہہ بیش نیست، و ایں یک کرور و بست و ہفت لک دام کہ معاوضہ شدہ، نہ ماہہ و کسرے حاصل دارد، چنانچہ کیفیتِ آں از اوراقِ جداگانہ کہ پیشِ وکیلِ دربارِ معلی فرستادہ، مذکورِ محفلِ معلی خواہد گشت، اگر در حاصل شبہہ باشد حکم شود کہ از ابتدائے خریف و تیل محالے کہ ایں فدوی معاوضہ کردہ و حالش نہ ماہہ و کسری است بخالصۂ شریفہ ضبط شود و عوضِ آں نقداً قرار ہشت ماہہ بایں مرید مرحمت گردد تا برائے ایں قسم جزئیات مکرر در عرض[4] التماس جرأت نتوانند نمود

[1] تن انتظام، م تن نزلہمات ۲ تن و ب ہمہ محال ۳ م، سرکار محذوف ۴ ب رسانیدہ شدہ بود ۵ ب بفرستند،

[2] ب، وخت نیل ۶ ب محالے محذوف ۷ م معاوضہ نمودہ،

[3] م بقرار ۸ تن مکرر، درعوض عرض داشت ہمیں ۹ تن و ب ہمہ

۱۲
۴۸

وظائفِ عقیدت و ارادت بجا آورده فدوی آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که کیفیتِ مداخل[1]
و مخارجِ صوبجاتِ دکن آن است که هر سال قریب شش لک و سی و سه هزار[2] روپیه بخرجِ اهتمامِ توپ خانه
و اهلِ وظائف و سائرِ اخراجاتِ لازمی هر چهار صوبه مقرر است، و بست و پنج لک و چهل و سه هزار روپیه در طلب
نقدی این مرید و روزیانهٔ خانه زادانِ درگاه والا وغیره تنخواه شده که همگی سی و یک لک (و) هفتاد و شش هزار
روپیه است، و محصولِ[3] پرگنهٔ ابیرو و دیگر محالِ خالصهٔ شریفه با هشت لک روپیه، پیشکشِ قطب الملک و یک لک
روپیه پیشکش زمیندار دیوگده از پانزده[4] لک و چهل هزار افزون نیست، درین صورت هر سال بست لک و
سی و شش هزار روپیه دیگر باید که داخلِ اینجا با خرج برابر شود، و از آنجا که هشتاد لک و شصت هزار روپیه به تقریبات
در خزانهٔ عامرهٔ دکن فراهم آمده بود و مدتے با این اخراجات وفا می کرد، این مرید در ایام که داخلِ این صوبه
گردید با وجود ظهورِ حقیقت باظهارِ آن نپرداخته عرضداشت ننموده، اکنون که مبلغے از موجوداتِ خزانهٔ والا در
چندگاه صرفِ اخراجاتِ مسطوره شده، و موازی[5] بست لک روپیه ذخیرهٔ دولت آباد و اسیر هشت لک و
پنجاه هزار روپیه باقی مانده و اقلاً این مقدار خزانه برائے احتیاط ضرور است که درین قسم صوبهٔ عمدهٔ سرحد[6]
همه وقت موجود باشد، واجب دید که صورتِ حال را ببارگاهِ جلال معروض دارد، اگر حکمِ اقدس زینتِ
نفاذ یابد از ابتدائے فصلِ خریف موافقِ حالِ حاصل بست لک و سی و شش هزار روپیه وصولی محالِ
یتول داران را بخالصهٔ شریفه ضبط کند تا[7] در آینده دخل با خرج مساوی گردد، لیکن چون جمع دامی این
صوبه جات بعد وضعِ تخفیفِ دکن یک ارب و چهل و چهار کرور و نود لک دام است و محصولِ آن با
دوازده لک روپیه و کمی که دیوانیان سابق بجهت[8] قائم داشتنِ جمع بصیغهٔ آفت نوشته اند، یک کرور

[1] تب- متداخل و متخارج، [2] تب، وس سی هزار، [3] تع محصول پرگنه . . . . . خالصه شریفه باهشت" محذوف
[4] تع پانزده لک وچهل وهشت هزار، [5] تب سوائی هشت لک، [6] تع سرحدی، [7] تب تا محذوف [8] تع جهت

او را دستوری دہد و الا بدیگرے مقرر نماید،

پیر و مرشد حقیقی[1] سلامت! راجہ سنگرام زمیندار جمو[2] کہ خدمتِ فوجداری جامو و مانجرو[3] داشت، تصدقِ فرقِ مبارک شدہ سارنگدھر نبیرۂ او[4] کہ خانہ زاد و کارآمد نیست، چوں فرزندِ پسرِ کلان است کہ پیش از سنگرام گذشتہ، پسرانِ راجہ متوفی کہ اعمامِ اویند و راو کرن و دیگر راجپوتانِ اینجا اتفاق نمودہ اند کہ جانشینِ پدرِ کلانِ او باشد، اگر از پیش گاہِ خلافت تکیۂ راجہ مسطور بسارنگدھر عنایت شود و منصب او و اعمامش بوجہے کہ از واقعہ بعرضِ ارفعِ اعلیٰ خواہد رسید مقرر گردد، از عہدۂ خدمتے کہ بسنگرام مفوض بود می توانند[5] برآمد و جمعیتِ آنہا نیز متفرق نمی شود،

قبلۂ حاجاتِ مریدان سلامت! اگرچہ قبل ازیں متواتر از نوشتۂ ہرکارہائے گلکندہ و عرائضِ حاجبِ آنجا معلوم شدہ بود، کہ قطب الملک از محمد سعید سرخیلِ خود کہ بمیر جملہ ملقب است متوہم گشتہ قصدِ گرفتنِ او دارد، موی الیہ نیز ایں معنی را دریافتہ بہ لطائف الحیل خود را از آسیب او محافظت میکند، چنانچہ ایں مقدمہ از نقلِ نوشتجاتِ ہرکارہا کہ داخلِ واقعہ می کردند، مذکورِ محفلِ معلیٰ شدہ باشد، لیکن چوں دریں ولا از عرض داشتِ عبداللطیف حاجبِ گلکندہ کہ بعینہ از نظرِ انور خواہد گشت، بوضوح انجامید کہ میر جملہ با قطب الملک یکرو شدہ اصلاً راضی نیست کہ نزدِ او بیاید و قطب الملک پردہ از روے کار برداشتہ برائے دستگیر ساختن و برانداختنِ او اہتمام و اتمام دارد، لہٰذا ایں مرید بحاجبِ مذبور نوشت کہ چوں شنیدہ میشود کہ محمد سعید میر جملہ ہموارہ اظہارِ عقیدت و ارادت نسبت بدرگاہِ سلاطین پناہ مینماید دریں وقت او را بانواعِ نوازشاتِ بادشاہی مستمال ساختہ بہ بندگیِ درگاہِ والاجاہ رہنمون گرداند اگر توفیقِ ایں سعادت بیابد زہے وقت و طالعِ او[6]،

سایۂ بلند پایۂ خلافت بر مفارقِ ساکنانِ ربعِ مسکون مبسوط باد،

[1] ب حقیقت [2] ب جمو [3] ب ۰۰۰ و ۰ محذوف [4] ب میتواند برآمد [5] ب بموی الیہ

[6] ق و ب گردد [7] ق بخت و طالع،

مطالبه که بر ذمهٔ اوست از ابتدای خریف یونت ئیل بخالصهٔ شریفه ضبط خواهد شد،

زینتِ نگارش یافته که فیل نادر بی عیبی که عادل خان بی طلب بدرگاهِ سلاطین پناه فرستاده بود از نظرِ انور گذشته بسببِ مجری او گشت، زهی سعادتِ او که توفیقِ ارسالِ چیزی که پسندِ طبع دشوار پسندِ آن موجبِ مجری او شده یافته، از آنجا که پایهٔ قدر و منزلتِ مومی الیه از تفضلاتِ بی پایانِ اعلیٰ حضرت از بسیار گذشته و همواره عنایتِ بیدریغ بحالِ او مبذول است اگر بعد سرفرازی یافتن بخطابِ شاهی که منتهای آرزوهای او بود بمقتضای نیک اختری و سعادتمندی از جملهٔ فیلانِ نامی که از کرناتک بدست آورده یک فیلِ خوب پیشکش نموده باشد، گنجایش دارد،

در جوابِ التماسِ این مرید که برای کدخدائی خانه زادِ درگاه حقّی نموده بود، حکم اقدس بنفاذ پیوست که اختیارِ فرزندانِ آن مرید با اوست، هر طور مناسب داند بعمل آورد، اگر بخواسته باشد محمد سلطان را بخدمتِ با سعادت بفرستد که چند روزی او را نگاه داشته باز رخصت خواهیم فرمود که پیش آن مرید برود،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت، از آنجا که این فدوی بواسطهٔ تعلقی که پدران را با بعض فرزندان می باشد از روی عجز عرضِ احوالِ خود نمود، لازم نمی آید که اختیارِ خانه زادِ حضرت با این مرید بوده باشد، هرگاه عنان اختیارِ این مرید در جمیعِ امور بدستِ حق پرستِ اعلیٰ حضرت است بفرزندان چه رسد، حق تعالیٰ سایهٔ آسمان پایه را بر مفارقِ مریدان و خانه زادان مبسوط دارا و سعادتِ دارین دانسته حسب الحکم الاعلیٰ او را با هزار سوار تیرانداز و برق اندازِ خوب بتاریخ شنبه دوازدهم ذی الحجه انشاء الله تعالیٰ رخصت خواهد نمود که براه مندسور روانهٔ ملازمت والا گردد،

مرشدِ کامل سلامت، از آن هنگام که اراده نهضتِ رایاتِ نصرت آیات بصوبِ اجمیر و قصد تنبیه آن بی تقدیری که امتثالِ احکام مطاع ... بود از نوشتهٔ وکیل در بارِ جهان مدار معلوم خانه زادِ حضرت شده از روی

۱؎ ... [illegible]

روپیہ است کہ سراسری سہ ماہہ درست نمی شود، از انجملہ دوازدہ کرور دام در جاگیر و سہ کرور دام در وجہ انعام
ایں مرید و خانہ زادِ درگاہِ معلّٰی تن گردیدہ و بر تقدیرے کہ محال بست لک[1] و سی و شش ہزار روپیہ صوبۂ
خالصہ کردہ شود، یقین کہ اکثر[2] بندہا تعینِ دکن بے جاگیر خواہند ماند ضرورۃ[3] اینہا را رخصت بارگاہِ خلافت باید
نمود و نزدیک ست لک از جمعیت اینجا کہ کیفیتِ آں بر پیشگاہ و خاطرِ ملکوت ناظر ہویدا است کم خواہد شد، و دریں صوبہ
کہ از جہاتِ کثیرہ با صوبۂ بنگالہ و گجرات نسبتے ندارد، باید کہ جمعیت خوب ہمیشہ موجود باشد،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت، قبل ازیں نیز کہ ایں مرید بصوبہ داریٔ دکن امتیاز داشت، ہمیں مراتب را منظور
فرمودہ از جملہ جاگیرِ ایں فدوی چند پرگنہ را در صوبجاتِ دیگر عنایت نمودہ بودند، و طلبِ نقدی از صوبۂ مالوہ
و بندر صورت مرحمت[4] شد و چند کس از بندہاے پیش منصب کہ جاگیر در صوبہاے دیگر داشتند، دریں صوبہ
بسر بردند، بنابراں امیدوار است کہ دریں باب نوعے کہ رائے ممالک آراے خورشید ضیاے اقتضا
فرماید بایں مرید ارشاد شود، تا مطابقِ آں کاربند گردد،

آفتابِ جہانتابِ خلافت ابدالدہر تاباں بماناد،

۱۳۹

مرید جاں سپار آدابِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ قدوہ منعت بعرضِ مقدسِ معلّٰی میرساند کہ دو منشور
لامع النور اولین مزین بخطِ خاصِ مبارک و دومین سراسر نگاشتۂ خامۂ عنبر[5] شمامہ کہ در جوابِ عرائضِ ایں
فدوی صادر شدہ بود، متواتر بورودِ کرامت آمود آں مباہی گشتہ تسلیماتِ مریدی و آدابِ بندگی بتقدیم
رسانید، و بر قدسی مضامینِ آں صحائف شرفِ آگہی یافت،

بموجب حکم ارفع دیباچۂ ضابطۂ داغ کہ بجہاتِ ناقص سہ متعاقب بعرض رسانیدہ بود، حالا تحصیل ... خواہد نمود و تحصیل
مطالبات مطابق بر پیشگاہ گیتی مطاع قبل خواہد آمد و وقتا بحصول پرگنہ پوسداد محال تیول ها و کرن ...

[1] ت: ہشت لک، [2] ع ت: جعفر درست، [3] ت: آں را، [4] ت ع: [illegible]، ... [5] ... محذوف ... عنبریں،
ع: اکثر محذوف

این فدوی بپایۀ گاهِ خلافت ارسال دارد، و در باب بذل این اموال بدرگاهِ جهان پناه عرضداشت کند،
تا بوسیلۀ آن بپایۀ سریر اعلی معروض داشته آید، محتمل که ملتمس او در درجۀ پذیرائی یابد، و درین ولا که مشار الیه بعد
اطلاع بر آنچه بحاجب مذکور[1] و کلاے او نوشته و گفته شده بود عرضداشتے بر التماس باز داشتن محمد مومن
از رفتن بکرناتک بحضور سراسر نور ارسال داشته شده بود الا درگاه نموده، باین مرید نیز درین باب نوشته و تعهد
پیشکشے کرده، این فدوی بجد و جهت سرانجام پیشکش بادشاهی از روے نهایت مبالغه باو نگاشته برائے
انصرام این مطلب تحسین نمود، ثانی الحال در تقدیم این امر بهر طریق ارشاد شود بعمل خواهد آورد، امید که باقبال
لایزال اعلی حضرت برین منصوبه که اضطراب افزاے دنیا داران کن شده آنها را از خواب غرور
بیدار ساخته باندک توجه پیر دستگیر ثمرات نیکو مترتب گردد، از جمله آنچه درین مدت از ولایت کرناتک یافته
اند و پوشیده داشته مبلغهاے کلی از نقد و جنس بسرکار گردون مدار عاید شود، اگر فرمان مکرمت عنوان که
بمقتضاے ذره پروری با تبرکات خاصه بخان مذکور شرف صدور می یابد تشخیص این مقدمه که بسیار نزدیک
بکار است موقوف گردد، مناسب می نماید، دیگر هرچه بخاطر ملکوت ناظر رسد محض ثواب است،

آفتاب جهان تاب خلافت تا انقراض دوران تابان بماناد،

۱۴۷

خانه زاد عقیدت نهاد زمین خدمت بلب ادب بوسیده، آداب بندگی و خانه زادی بجا
آورده ذره آسا بموقف عرض اقدس اعلی میرساند که این خانه زاد فدوی که صورت ارادۀ او در مرآت
ضمیر منیر اعلی حضرت پرتو انداخته و بمقتضاے ذره پروری حکم طلب او بدرگاه جهان پناه صادر گشت از بن
مژدۀ سعادت افزا و نوید دولت پیرا تارک افتخار باوج فلک دوار رسانیده و از بخت خویش منت پذیر شده

[1] تم مرکور و کلاے [2] تم نہایت مخدوش ہے [3] تم گشتہ [4] اگرچہ حقیقۃً یہ خط شہزادہ محمد سلطان کی طرف سے ہے، لیکن چونکہ
اُسے اورنگ زیب ہی نے لکھ کر اپنے خط کیساتھ روانہ کیا ہے اور وہ اصل اسکا لکھنے والا وہی ہے اسلیے اسے اس جگہ درج کیا جاتا ہے،

کار طلبی شب و روز بے آرام بوده بجد داشت که این مرید را در بارهٔ طلب او بدرگاه سپهر اشتباه عرض داشت نماید
و از آنجا که این فدوی بجهت نسبت او معروض داشته بود در ایام حصول شرف حضور پرنور نیز بر زبان عنایت
ترجمان گذشته که او را بملازمت سراسر سعادت طلب خواهیم فرمود، لهذا درین باب عرض داشت نکرده انتظار
می برد، که شاید درین وقت حکم طلب او صادر گردد،

زہے کرامات پیر دستگیر که بصفای ضمیر منیر مراد خانه زاد خود را در یافته موافق آرزوے او حکم فرمودند،
در وادی دلاساے میر جمله قطب الملک با وجود آنکه عادل خان اهتمام تمام دارد که او را نوکر خود کند و
قطب الملک نیز در مقام استمالت اوست، حتی المقدور بیشتر از پیشتر سعی خواهد نمود، چون درین ولا از عرض داشت
عبد اللطیف، حاجب گلکنده، که بعینه از نظر خجسته اثر خواهد گذشت، واضح شده بود که قطب الملک از استماع تعین
گشتن محمد مومن بصوب کرناتک متوهم شده می خواهد که بتزویر او را از گرفتن بمقصد مانع آید، این مرید نشانی که
نقل آن بحضور اقدس فرستاده بحاجب مذکور نوشت، تا قطب الملک را بر مضمون آن آگاه ساخته از قبح
ارادهاے دور از کار که یاراے امثال او نیست، واقف گرداند،

مرقوم قلم قدسی رقم شده بود که عادل خان از آن مرید ملاحظه نموده راضی است، که پیشکش خوبی بجاے
آن مرید بفرستد مشروط بآنکه راه امداد زمیندار کرناتک مسدود شود،

قبلهٔ این مرید سلامت! از آنجا که قبل از ورود فرمان عالیشان این معنی برین فدوی ظاهر شده
بود و مقصود اصلی این مرید آن است که بایں تقریب پیشکش شایسته از جواهر و فیلان خوب بجهت سرکار اعلی
بگیرد، بنابران بجعفر حاجب بیجاپور نوشته، بوکلاے عادل خان اظهار نموده که چون طریق اعانت مرزبان
کرناتک با وجود قبول اسلام تمهید پیشکشے گران نموده، بموجب حکم ارفع مفتوح گشته، درین صورت اگر
عدالت مرتب پیشکشے لائق از جواهر نفیسه و فیلان نامی که سزاوار پسند طبع اقدس تواند بود، بوساطت

له ترقیم عرضه داشت، مله حق صحبت در ایام ملازمت بزبان سکه تم رفتن شده تم ... بوده،

دریک محال بسبب ویرانی است و تا محال دردوبست بجاگیر کسے نباشد عمل آن بواقعی از دلمی آید، چگونه تجویز این معنی خواهد نمود، در سرکار بیجاپور و غیره برحسب بواسطهٔ قلت حاصل و زبونی گذشته محال دوبست بوده و سائر پرگنهٔ جنیر مثل دیگر پرگنات محلے و موضعے علحدہ نیست و داخلِ جمع همان پرگنه است، خاندوران در وقتیکه پرگنهٔ مذکور بیجاپور بمیرزا ادارخان بود از رهگذر نفاقے که با او داشت سائر جنیر را از چند پرگنه برآورده جمع بر آن قرار داده بود، و آن را چون تمام کرده انشاءالله تعالی مطابقِ حکم اشرف ارفع بعد ازین نیز در وضع محال رعایت محالِ دردوبست را از دست نخواهد داد،

پذیرائی یافتنِ تجویزِ تفویضِ محافظتِ قلعهٔ اوسه بخواجه برخوردار و اضافهٔ شرطی او باعثِ مزید اعتبار ایشان گردید، حسب الحکم الاقدس موصی الیه را بخدمتِ قلعه مسطور تعین ساخته، و دلِ جاگیر او را بدرگاهِ آسمان جاه فرستاد، و اوزبک خان را رخصتِ استلام عتبهٔ خلافت بجا خواهد نمود،

از آنجاکه قبل ازین میرزا خان باوجود صدورِ حکم مقدس بدون ورودِ فرمانِ الاشان با قلعهٔ احمدنگر را بشاه بیگ خان سپرده بود و احتمال داشت که اوزبک خان نیز نسبت او عمل نماید، لهذا این یدفشانی درین باب باو بفرستاده بصفی خان گفت که او را از مضمونِ یرلیغ اعلی آگاه گردانیده استفسار کند که اگر بمجردِ وصولِ نشان و اراسالِ فقرهٔ فرمانِ رفیع الشان قلعه را حواله بخواجه برخوردار خواهد کرد، فبها والا التماسِ فرمانِ والا بنامِ او نموده آید تا ثانی الحال خواجه مذکور را شغلِ خواجه شاه خان بیرون قلعه نباید نشست، و این معنی سبب خفت او نشود،

در توقیع قلم خجسته رقم شده بود که میر جملهٔ قطب الملک بکرناتک رفت، چون این طرف ترانست آمد اطلاع شد، بآن طرف شتافت،

---

۱ ب چند، محذوف، ۲ ب بیراق، ۳ ب جوبی ن چر، ۴ ب بسپرده، ۵ ب اورنگ خان،

۶ م گفت، محذوف، ۷ قلعه را بخواجه برخوردار حواله کرده مژده رسید، ۸ . محذوف ۹ م و ب دولت ۱۰ م، بود، محذوف

[illegible]

شبِ شنبه دوازدہم ماہ ذی الحجہ بقصدِ استلامِ عتبۂ خلافت کہ ہمین آرزوے ناموران ششِ جہت است،
این مرید اخلاص سرشت از اعلیٰ حضرت رخصت شدہ در روزِ مبارکِ دوشنبہ چہاردہم کوچ کردہ حسب الحکم الارفع
ہمراہ مندسور روانۂ بارگاہِ معلّیٰ گردید، ازانجا کہ اشتیاقِ دریافتِ شرفِ آستانبوسِ والا کہ منتہاے مقاصدِ
سعادتمندان است بریں خانہ زاد کہ از دیرباز امیدوارِ حصولِ این دولتِ عظمیٰ و موہبتِ کبریٰ بودہ مستولی است
انشاء اللہ تعالیٰ بسرعت طے مسافت نمودہ بادراکِ عزِّ زمین بوسِ مقدس خواہد شتافت، امید کہ حق جلّ
شانہ عنقریب دیدۂ مرادِ ایں خانہ زادِ مہجور محروم را از طوطیاے ترابِ اقدامِ مبارک نورِ تازہ و ضیاے
بے اندازہ کرامت فرماید، زیادہ جرأت حدِ خود ندیدہ بدعا ختم نمود،
آفتابِ عالمتابِ خلافت و جہانبانی از افقِ حشمت و کشورستانی جاودان تابان بماناد،

ہو

مریدِ اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ قبۂ آسا بموقفِ عرضِ والا میرساند کہ منشور
لامع النور مزیّن بخطِ قدسی نمطِ خاص کہ در جوابِ عرضی اخلاص سرشتِ این عقیدت آئین کرامت ورود یافتہ بود
بوصولِ سعادت حصولِ آن افتخار و ابتہاج اندوختہ تسلیماتِ مریدی بجا آورد، از عنایتِ تخفیفے کہ در محالِ جاگیر
این فدوی شدہ و مختار ساختن در معاوضۂ بعض محالِ کم حاصل با پرگناتِ بیش حاصلِ جاگیرداران دکن
مباہی گشت، حق تعالیٰ سایۂ مرید نوازی و بندہ پروریِ اعلیٰ حضرت را مستدام داراد،
از مطاویِ فرمانِ عالیشان ہویدا بود کہ ظاہرا بخاطرِ مقدس چنان قرار یافتہ کہ این مرید محالِ
دروبست را معاوضہ نکردہ در ہر پرگنہ مواضعِ انتخابی گرفتہ مواضعِ زبون بجاگیرداران دہد،
پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! این اخلاص سرشت کہ در جمیعِ امور استرضاے خاطرِ ملکوت ناظر را منظور
داشتہ اصلا پیرامونِ خلافِ آن نگشتہ و مدتے است کہ مہمات و مہمات پرداختہ می داند کہ ترکِ

[illegible]

١٦
٤٢

مرید عقیدت سرشت آداب بندگی و ارادت بجا آورده ذره مثال بسامع جاه و جلال
میرساند که آنچه قبل ازین در جواب عرضداشت این مرید که بتقریب ضابطهٔ داغ بدرگاه والا جاه ارسال داشته
بود حکم شده که چون حاصل جاگیر اکثر بندهای تعین صوبه دکن چهار ماهه و کمتر ازان است بنابران در سه ماهه
لهراسپی هفتاد روپیه و در دو ماهه که هر اسپ پانزده روپیه مقرر شده از ابتدای غره ماه مهر که سر آغاز خریف یو[نت]
ئیل است، بدستور چهار ماهه هر اسپی بست روپیه ماهیانه مقرر فرمودیم محض کرامات است چه سوای
که علوفه اش کمتر از بست روپیه باشد هیچ مصلحت بکار نمی آید لیکن ازان جا که موافق این ضابطه بهمه نفعی
و بطائفهٔ نقصان خواهد رسید و فکر ادای مطالبات سرکار گردد مدار نیز باید نمود،
و از روی نهایت مرید نوازی حکم شده بود که "اگر این مرید را نحوی دیگر بخاطر رسد معروض دا[رد]
تا اگر مقرون بحساب باشد و پسند افتد بتبلیغ اعلی مطابق آن شرف نفاذ یابد"
لهذا درین باب آنچه بخاطر قاصر این فدوی رسیده بود مفصلاً برافراد جداگانه نوشته بدرگاه آسمان جاه ارسال داشت
تا از روی آن حقیقت بعرض مقدس برسد، امید که درجهٔ استحسان یافته بمعرض پذیرائی درآید،
پیر و مرشد حقیقی سلامت! دوم شهر حال یکی از همراهان ملازم این فدوی که پیش ازین بچندگاه
او را با نشانی مشتمل بر مقدمات استمالت و تسلیه میر جمله قطب الملک نزد او فرستاده بود با دو نفر پیاده
از نوکران میر مذکور در عرض بست روز آمده، عرضداشتی که مومی الیه بعد وصول نشان بخط خود نوشته
بود رسانید نظر بدین مرید جواب آن را نحوی که بخاطر فاتر رسید مرقوم داشته و او را پیش از پیش بنوید
عنایات و تفضلات اعلی حضرت امیدوار ساخته عرضداشت او را بعینه بحضور پرنور فرستاده تا در بارهٔ او بطریقی که ارشاد شود عمل آورد
قبلهٔ آمال و کعبهٔ امانی سلامت! محمد شاه قلعه دار قندهار بندهٔ قدیمی درگاه است و از مراحم بیدریغ

[illegible] چهار [illegible] روپیه [illegible] تپ پیوند، [illegible] فرستاده

قبلۂ و کعبۂ این مرید حقیقی سلامت! صورت این مقدمه آن است که قطب الملک پیش ازین بچندسال بتقلید عادل خان نظر بر زبونی مرزبان کرناتک نموده میر جمله را با اکثر لشکر خود بدان صواب فرستاده که بر آمده از ولایت کرناتک را انتزاع کند، و موی الیه بآن سرزمین رسیده بعض قلاع و محال را با خزائن و دفائن و دیگر غنائم بدست آورد، و چون او را بدان جا قوتے و استقلالے پیدا شده، و سران سپاه قطب الملک که با او تعین بودند بحسن سلوک و رعایت از خود ساخته و سوا ے آن جمعیت خوبی فراهم آورد، و قطب الملک بدگمان شده او را طلبیده بود و بعد از آمدن او قصد آن داشت که او را نابینا کند و او درآن وقت بلطائف الحیل خود را از چنگ او خلاصی نموده، باز بجانب کرناتک رفت و قرار داد که دیگر نزد قطب الملک نیاید تاآنکه درین ولا قطب الملک بر مافی الضمیر او وقوف یافته او را طلب نمود، و هرچند درین وادی مبالغه کرد سود مند نیفتاده موجب افزونی توهم میر جمله گشت، و عذرهاے موجه پیش آورد و بآمدن تن در نداده رفته رفته پرده از روے کار بر افتاد، و اکنون همان ولایت و قلاع را که گرفته بود دارد و لشکر قطب الملک بدستور با او همراه است، و با مرزبان کرناتک طرح اخلاص انداخته عادل خان را نیز از خود راضی دارد، غالباً این مقدمه از قرار واقع مذکور محفل جلال نشده،

پیر دستگیر سلامت! بر تقدیرے که مشار الیه توفیق بندگی درگاه سلاطین پناه یافته بدین رجوع کند یا راے کیست که سد راه او تواند شد، این مرید مکرر با او نوشته که اگر بدین اندیشه از سعادت بندگی بارگاه معلی بازمی مانده باشد، صریح معروض دارد تا فوجے شایسته از بندهاے پادشاهی تا جاے که خواهد و التماس نماید باو درون او تعین کند و از آن جا که راه آمد و رفت قاصدان مسدود گشته تا حال جواب نرسیده اگر طالع یاور و بخت رهبر او خواهد بود یقین که خود را ازین دولت محروم نساخته فکرے دیگر نخواهد نمود، آفتاب جهان تاب خلافت از افق عظمت تابنده باد،

سطر ۱ حقیقی محذوف سطر ۲ محذوف سطر ۵ نیز و سوا آن جمعیت از وجه فراهم آورد سطر ۷ پس از جنگ سطر ۸ تو بودیم سطر ۱۱ داد و لشکر قطب الملک تمامی با او
سطر ۱۸ پس و نیت نخواهد بود،

دیوانی خصوصاً از دستورِ اعظم کہ با قوّتِ حافظہ کہ دارند در وقتِ عرضِ افزاید چہ نقلِ دلِ جاگیرِ این مرید را
کہ خود تن نموده اند، معروض نداشتہ اند، غالباً ایشان را نیز یارائے آن نیست کہ این قسم مقدمات بعد از
مقروں را بعرضِ والا توانند رسانید، والا فیمابین او و ایشان چہ گنجائش دارد، ہرگاہ برخلافِ رسم و عادت
دریں ایام این قبیل چیزہا مذکورِ محفلِ اعلیٰ شده بدونِ تحقیق و استفسار بمجرد استماع موجبِ گرانیٔ خاطرِ مبارک
گردد مسلمانی کہ سرمایۂ سعادتِ جاودانی است، بہ تقریبِ این امورِ جزئیٔ فانی بر زبانِ حق بیان بگذارد
چہ چاره، اگر باوجود جاگیر برائے دکن کہ با چہل لک دام اسیر و باقی محال سیر حاصل کہ عوضِ ده ماہہ نقد عنایت
شده سراسری بہ ہشت ماہہ نمی رسد، افزونیٔ یافتِ این فدوی خاطر نشانِ اعلیٰ حضرت گردیده باشد،
و مرضیٔ طبعِ مبارک چنان است کہ بیست لک دام از نقدی وضع شود، از آنجا کہ جان و مالِ مریدان
فدائے پیر و مرشدِ حقیقی است عوض چہ در کار است،

ثانیاً زینتِ نگارش یافتہ کہ خانِ مذبور عرض داشت کرده کہ اگر قریب چہل پنجاه ہزار روپیہ برائے
بستنِ بندہا در صوبۂ خاندیس و برار، پایان گھات بطریقِ تقاوی مرحمت شود، در عرضِ دو سال آن مبلغ
بخزانۂ عامره عاید خواہد گشت و ہم آبادیٔ موفور بظہور خواہد رسید، و ادچون این معنی را بایں مرید باز نمود
جواب شنیده کہ در بارۂ پرگناتِ جاگیر داران، او بدرگاہِ جہان پناه عرضہ دارد، بہر چہ فرمان ر و د عمل
آید، ازان مرید توقعِ آن بود کہ بلا توقف این وجہ را از خزانۂ عامرۂ بادشاہی تن می کرد و تعہد می نمود
کہ اگر درپیشگاہِ خلافت درجۂ پذیرائی نیابد وجہ مرقوم را از سرکارِ خود بخالصۂ شریفہ خواہد رسانید،

قبلہ و کعبۂ مریدان سلامت، اگر این فدوی با چنیں اعتماد و اعتبار جرأت بر امتثالِ این
مقدمات نتواند کرد جائے تعجب نیست، ہرگاه از عہده بازخواستِ امورے کہ خود نکرده و قابلِ باز
خواست نیست برآمدن دشوار باشد، بریں گونہ تعہدات چہ سان اقدام توان کرد، و قبل ازیں کہ

۱؎ تم: دوار چہ ۲؎ تم: تہ والا تواند رسانید ۳؎ محذوف در ۴؎ تن: ازیں قبیل ۵؎ تن و تم: مذکور ۶؎ تن و تب: عریضہ دارند تا ہر چہ ۷؎ تن و تب: ...
... محذوف در ۸؎ تن: در جواب بر ۹؎ امتثال،

امیدوارِ عنایت خطاب اگر بمقتضاے ذره پروری بدیں موہبت سرافراز گردد موجب افتخار و امتیاز او خواہد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از افقِ عظمت و حشمت تابنده بماند،

۱۷
۷۳

مریدِ اخلاص سرشت بعد تقدیم مراسم عقیدت و ارادت ذره صفت به موقفِ عرض ولا امیر سانند که دو فرمان عالیشان فرخنده عنوان که بخطِ خاص مبارک مزین و محلی بود، بعز ورودِ آں سربلند گشته تسلیماتِ بندگی بجا آورد،

اولاً شرفِ اندراج یافته که از افرادِ[1] متعلقهٔ پرگنهٔ اسیر که ملتفت خان[2] به درگاهِ جہاں پناه ارسال داشته بوضوح پیوست که چہل لک دامے که آں مرید از آں پرگنه به تیولِ خود گرفته شانزده ماهه حاصل دارد و چوں در یک پرگنه بجہتِ خود مواضعِ سیر حاصل گرفتن و دیگراں کم حاصل[3] یک و نیم ماهه و دو ماهه بیش نباشد تنخواه کردن از مسلمانی و انصاف بعید است، بنا برآں بست لک دام کم حاصل در پرگنهٔ مذکور عوضِ نقدی تن نموده شد، تا حاصلِ شصت لک دام جاگیرِ آں مرید که در آں پرگنه است دوازده ماهه بوده باشد

پیرِ دستگیر سلامت! بر ضمیرِ منیرِ خورشید نظیر ہویدا است که ایں مرید در ایں مدت که بخدمت صوبه داری سرفراز گشته ہرگز بچنیں بے انصافی که از مسلمانیِ مریدانِ رشد کامل مکمل دور است رضا نداده، حتی المقدور در تحصیلِ مرضاتِ الٰہی و خوشنودیِ سایهٔ او کشیده و ایں چہل لک دام را که باعثِ ایں مقدار زجر و سرزنش شده از جملهٔ آں سی و سه لک دام بہادر پوره است که حاصلِ سائر دارد و ہمه سه چہار موضع قریبِ شہر که محصولِ آں شش ماهه نمی رسد خود نگرفته بلکه بموجبِ حکمِ اقدس پیش از رخصت شدنِ ایں مرید بدیں صوبه دیوانیانِ حضورِ پُر نور از تغیرِ شایسته خاں بہماں جمع داخلِ دول نموده اند عجب است از متکفلانِ مہمات

[1] ب افراد چه ش ق و ب، و بجائے کرده یک نیم ماهه ... هشت لک دام جاگیر آں مرید که در آں پرگنه است مذکور عوض نقدی تن نموده شد ... ش ق و ب، حتی المقدور ش ق و ب ... [illegible] ... ش ق و ب تتمه (۵) بہماں

عرائض او کہ ایں مرید بہ پیشگاہ خلافت ارسال داشتہ و خواہد داشت اطلاع حاصل نشود[1] از مصلحت دور نخواہد بود،

عنایاتے کہ بمقتضائے تفضل و ذرہ پروری از اضافہ روزیانہ وغیرہ دربارۂ خانہ زاد بظہور رسیدہ افزوں تر از آن است کہ از عہدۂ شکر آں تواں برآمد حق سبحانہ تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ اعلیٰ حضرت را بر مفارق مریداں و خانہ زاداں مستدام داراد،

از عنایاتِ قبولِ مختصرے کہ ایں مرید مصحوبِ خانہ زاد حضرت برسم پیشکش فرستادہ بود، مباہی گردیدہ تسلیمات بے نہایات بتقدیم رساند، وجہ تاخیر ارسالِ پیشکش نفسے کہ بخاطرِ اقدس[2] تواند ساختہ بیان واقع است، ہرگاہ در راہِ عقیدت بجاں مضائقہ نباشد معلوم است کہ مالِ دنیا چہ قدر خواہد داشت، اہتمام تمام دارد کہ شاید چیزِ نفیسے کہ قابلِ پسندِ طبعِ مقدس تواند بود، بہم رسد تا سعادتِ خود دانستہ ارسالِ درگاہ والا نماید، پذیرائی یافتنِ التماسِ ایں فدوی درباب عنایتِ خطاب بمحمد شاہ باعثِ امیدواری ایں مرید و سربلندی او گردید،

جوابِ مقدمۂ ضابطۂ داغ کہ داخلِ عرض داشتِ ایں مرید شدہ بود و افرادِ کیفیتِ آں را با جمال عریضہ ارسال داشتہ از معاودی فرمانِ عالیشان ظاہر نہ گشت، غالباً ایستادہ ہائے پایہ سریرِ خلافت مصیر بمسامع جاہ و جلال نہ رسانیدہ باشند، اگر مذکورِ محفلِ اعلیٰ گردیدہ جوابِ آں بصدور پیوندد کہ سببِ انتظامِ احوالِ بندہائے تعینِ ایں صوبہ کہ از ایں رہ گذر اضطراب دارند خواہد بود،

نیرِ جہاں تابِ خلافت از مطلعِ دوام و بقا تاباں بماناد،

۱۹
۲۵

مریدِ عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ذرۂ صفت بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ فرمان

[1] نسخ: بشود، [2] نسخ: و تب بمسامع جلال،

ودہمیں صوبہ اختیارے واستقلالے داشت، اصلا راضی نبود کہ ایں نوع مطالب بورود حکم اشرف موقوف گردد، ودیوانیاں و رال باب بپارگاہ معلی عرضداشت کنند، الحال غیر از پا[1] بدامن گلیم دراز کردن وخود را در معرض بازپرس درنیاوردن گریز نیست، با وجود خرسندی[2] بدیں موضع نیز بچنیں عتابہا معاتب میشود،

سایۂ بلند پایۂ خلافت بر مفارق مریداں جاودان مبسوط باناد،

۱۸
۴۷

مرید اخلاص سرشت بعد اداے وظائف عقیدت و ارادت وزرہ آسا بموقف عرض والا میرساند، منشور لامع النور سعادت گنجور کہ در جواب عرضداشت ایں مرید صافی طویت بقلم مبارک رقم خاص زینت نگارش یافتہ بود، وصول[3] آں دیباچۂ عزت و شرف موجب مزید امتیاز ایں فدوی گردید[4]، تسلیمات بندگی بجا آوردہ بر قدسی مضامین آں صحیفۂ عنایت و مکرمت آگہی یافت،

پیش از صدور حکم لازم الامتثال نشانے دیگر مشتمل بر خط خود بمحمد سعید نوشتہ او را بپیش از پیش بمراحم[5] وتلطفات بادشاہانہ امیدوار ساختہ دقیقہ از دقایق استمالت و ترغیب او بدریافت سعادت بندگی درگاہ[6] آسماں جاہ فرونگذاشتہ انتظار جواب می برد، بعد از آں کہ عرضداشت[7] او برسد کیفیت را بحضور معلی معروض خواہد داشت،

پیر و دستگیر سلامت! از آنجا کہ مومی الیہ میان[8] وو دنیادار دکن[9] صاحب جمعیت کہ خواہش او دارند واقع شدہ، بالفعل باینہا بجدار دگر بزرگردہ کاہنشا یک رونمی آمد ساخت، ونمی خواہد کہ پیش از وصول اطمینان خاطر از خبر رجوع و بازگشت او بدرگاہ سلاطین پناہ آشکارا گردد، بنا براں اگر کسے را بریں مقدمہ وبر معنا[10]

1 نسخہ ب: برآمدانہ 2 نسخہ ب: خورسندی 3 نسخہ الف: بومول 4 نسخہ ب: خط محذوف 5 نسخہ ب: می زو 6 نسخہ ب: عرضداشت 7 نسخہ ب: انجا 8 نسخہ ب: دکن محذوف 9 نسخہ ب: گردیدہ 10 نسخہ ب: باینہا پیچ ۱۱ دیر کردہ 11 نسخہ الف: محروف

از اصل و اضافہ بمنصب منصبداری ذات پانصدی سرفراز بود بر انجام خدمت مرجوعہ میپرداخت۔ امید کہ بدرجۂ قبول موصول گردد۔ آفتاب جہانتاب خلافت تابان باد۔

۲۰/۷۶

وظائف عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامع جاہ و جلال میرساند فرمان عالی شان لازم الاذعان کہ نگاشتۂ خامۂ دبیران عطارد نشان شدہ بود بشرف وصول ارزانی داشت حکم جہان مطاع عز نفاذ یافتہ کہ چوں پرگنۂ ایکل متعلقہ صوبۂ بہار از شمس الدین داروغۂ توپ خانۂ دکن تغیر شدہ آں مرید عوض پرگنۂ مذکور محلی کہ حاصلش از ہفت ماہہ کمتر نباشد در صوبۂ دکن با او تن کند:

پیر و دستگیر سلامت: این فدوی بموجب حکم اقدس اعلیٰ پرگنۂ بالکندہ را کہ محل تحویل او نیک خان بود تا حال تنخواہ نشدہ و حال حاصل آں بجد تخفیف قریب ہفت ماہہ بود بہ تنخواہ موی الیہ مقرر نمود۔ از آنجا کہ او خانہ زاد کارآمدنی درگاہ معلی است و در نظم و نسق خدمت مرجوعہ اہتمام تمام دارد۔ و در ہنگام تعین شدن چوں جاگیر او در ہندوستان فیض نشان بحال بود بتقریب این خدمت مشمول عاطفت نگشتہ و اکنوں تمامی جاگیر او دریں صوبہ مقرر گردیدہ۔ اگر عنایت نسبت با و پرتو ظہور بخشد از خانہ زاد پروری دور نیست۔

قبلۂ آمال و کعبۂ امانی جہانیاں سلامت! تبرک خلعت خاص کہ مصحوب خانہ زاد والا درگاہ محمد سلطان از کمال لطف و احسان بایں مرید عطا شدہ بود، بوصول سعادت حصول آں سربلند گشتہ تسلیمات مریدی و آداب بندگی بتقدیم رسانیدہ عنایات بے اندازہ کہ محض تفضل دربارۂ خانہ زاد مبذول شدہ و کیفیت آں از تقریر او ہویدا بداں مثابہ نیست کہ زبان قاصر بیان از عہدۂ اداے شکر آں بیروں تواند آمد۔

حق تعالیٰ سایۂ مرید نوازی و خانہ زاد پروری اعلیٰ حضرت را جاوداں مبسوط دارد۔

۱؎ تم از معمولہ ۲؎ س تحقیق ۳؎ تم تعین شدن دکن ۴؎ تم شدہ ۵؎ تم گردید،

والاشان عنایت عنوان که مشتمل بود بر دستوری یافتن خانه زاد درگاه جهان پناه از پیشگاه خلافت تفصیل
عنایاتے که بمقتضاے تفضل شامل حال او گردیده و نوید التفات خلعت خاصه که در نظر اخلاص کیشان بهتر از کرامات ملکی
عالم است و دیگر الطاف که درباره این فدوی بظهور رسیده در ساعت مسعود پرتو ورود انداخته تارک افتخار
این مرید را بذروهٔ افلاک رسانید تسلیمات و آداب بجا آورد و در جواب مطالب عرض داشت الهی یافت ایزد
متعال سایهٔ بلند پایهٔ مرشد مرید نواز خانه زاد پرور را فراوان سال مبسوط دارد،

در باب تعیین منصب استمالت میر جمله قطب الملک فرستادن بندهاے درگاه آسمان جاه
بآوردن او نوعیکه ارشاد شده انشاء الله تعالیٰ بعمل خواهد آمد، عرضداشت میر موسیٰ الیه را که بعد ملاقات
محمد مومن ملازم سرکار گردون مدار تردد این مرید فرستاده بود درین ولا رسیده با عرضداشت او بحضور
پرنور ارسال داشت، از نظر انور اطهر خواهد گذشت،

نامه که عبد اللطیف برادر معز الملک که او نیز پیش میر مذکور رفته بود بنام فاضل خان فرستاده بمهر
پیش وکیل مهار معلی فرستاده شده مضامین نوشتجات او بعرض مقدس خواهد رسید،

این اخلاص سرشت قبل از ورود حکم گیتی مطاع براے استمالت و دلاساے محمد امین
خلف الصدق میر مذکور یکے از مردم فهمیدهٔ خود را با نشانے و خلعتے تعیین نموده که بمشار الیه برساند و
او را استمال و امیدوار سازد، هرگاه عرضداشت او برسد حقیقت را معروض خواهد داشت،

قبله و کعبهٔ دو جهانی این مرید سلامت! کیفیت تفویض خدمت و تجویز اضافهٔ پسران میر موسیٰ که
خانه زادان نجیب کار آمدنی اند از روزنامچهٔ وقائع بمسامع جاه و جلال خواهد رسید،

از انجا که در سرکار کلم فوجدار در کار بود این فدوی بشرط خدمت فوجداری آنجا و صدی ذات
و یک صد سوار بر اصل منصب هوش دار پسر ملتفت خان خانه زاد کار طلب است اضافه تجویز نموده

۱؎ تن: عرضداشت، ۲؎ تن: عرضه داشت، ۳؎ تب: خواهد ... ۴؎ تم: فرستاده، ۵؎ محذوف ۶؎ تن: عرضه داشت ۷؎ تم: دو جهانی ...
... نجیب ۹؎ تم: کلم محذوف ۱۰؎ تم: بشرط خدمت محذوف ۱۱؎ تم: نموده،

داشت و در دکن حاصل جاگیر او پنج ماہہ بیش نیست، ازآں جا کہ خانہ زاد و قابل تربیت است[۱] و دریں ولا از وقایع سرکار دھکر ہویدا شدہ بود کہ فرستادن یکے از بندہا بفوجداری آں ضرور است، بنابراں ایں فدوی خدمتِ فوجداری سرکارِ مذکور باو مقرر داشتہ یکصدی ذات و یک صد سوار بشرط خدمت اضافہ تجویز نمودہ تا از اصل و اضافہ بمنصب ششصدی ذات دو و بیست سوار سرفراز باشد، و طلب اضافہ را موافقِ حاصلِ سہ ماہہ در پرگنۂ دھکر باو تنخواہ کرد[۲] اگر بدرجۂ قبول برسد از خانہ زاد پروری بعید نخواہد بود، خیامِ سپہر احتشامِ خلافت باو تادِ خلود مربوط بادا،

---

[۱] متن درتب ضرورت است [۲] ہر خواہد کرد [۳] تب بادو داد،

۲۱
۲۲

مرید عقیدت سرشت آداب بندگی و ارادت از صفائی طویت بجا آورده وقت شال بسامع جاه و جلال میرساند، فرمان عالیشان مکرمت عنوان که در جواب عرض داشت این اخلاص آئین نگاشته خامهٔ دیراں عطارد رقم شده بود بگرامی وصول آں مباهی گردید تسلیمات عنایت پذیرائی یافتن تحریر محال عوض از ابتداے که این مرید معاوضه نموده و مرحمت فرمودن دوازده لک دام تخفیف در تحریرات سرکار بیجاگده بتقدیم رسانید، زبان قاصر بیان در اداے شکر مراحم و تفضلات اعلیٰ حضرت بعجز معروف است. حق سبحانه تعالیٰ سایهٔ خلافت پیرایه بلند پایه مرشد مرید نواز را استدام داراد،

قبلهٔ آمال و امانی جهانیاں سلامت! اندرمن زمیندار دهندیره که حسب الحکم الاقدس از دیر باز در قلعه ستیر محبوس است، درین ولا کس خود را نزد این مرید فرستاده اظهار نموده که اگر بتصدق فرق مبارک مقدس اعلیٰ از زندان مکافات رهائی یابد، پنجاه هزار روپیه برسم پیشکش درگاه آسماں جاه به خزانهٔ عامره رسانیده، تا یک سال بے منصب و جاگیر با پنجاه سوار و یک صد پیاده در صوبهٔ دکن خدمت کرده، بعد ازاں موافق منصبے که از پیشگاه والا بداں سربلند گردد، جمعیت نگاه داشته وهمه وقت حاضر بوده اصلا ارادهٔ بازگشت بوطن قدیم خویش نخواهد نمود، و نرسنگه داس قلعه دار ستیر ضامن افعال و متعهد اداے وجه پیشکش میشود، چوں از مدتے گرفتار جزاے کردار خود است و حال خرابی دارد، اگر بمقتضاے جرم بخشی و عذر پذیری که در ذات اقدس ودیعت نهاده دست قدرت است، رقم عفو بر جریدهٔ تقصیرات او کشیده آید، از ذره پروری اعلیٰ حضرت دور نمی نماید، دیگر هر چه راے خورشید ضیاے اقتضا فرماید عین صواب است،

پیر و دستگیر سلامت! محمد غیاث ولد اسلام خاں در هندوستان فیض نشان جاگیر ...

ﻟﻪ تب قلعه سیر ﻟﻪ تب بے جاگیر ﻟﻪ ﺗﺐ پرسنگه دیو ﻟﻪ تب سیر

با جمعیتِ خوبی[1] از بندہاے بادشاہی و مردمِ خود بر سرِ او بفرستد، تا آں فیل نامی را با فیلانِ دیگر از و بگیرد، و بقایاے پیش کش را تحصیل نماید؛

پیر و دستگیر سلامت[2]! ایں[3] مرید کہ شاگرد و تربیت کردۂ مرشدِ حقیقی است[4] بقدرِ مقدور[5] اطلاع بہ کیفیتِ ولایتِ اطراف و جوانبِ ایں مملکت حاصل نمودہ مترصدِ آں باشد کہ اگر چناں کارے در خدمت روے دہد، سپاہ معطل نداشتہ بتقدیمِ آں برگمارد، چگونہ راضی خواہد بود کہ زمیندارِ مذکور با وجودِ دسترسِ سامان دادنِ پیشکشِ سرکارِ معلی از راہِ تمرد و سرکشی تہاون ورزد،

از[6] آنجا کہ او بے تعیین شدنِ فوجے بر راہ نمی آمدہ ایں مرید را دیدہ بود و متعہدِ وصولِ وجہِ پیشکشِ مقرری گردیدہ، و بعد ازاں ایں فدوی یکے از غلامانِ خود را بجہتِ تحقیقِ فیلانِ موصی الیہ فرستادہ و او در آں سرزمین مدتِ سہ ماہہ اقامت نمودہ بر جمیعِ مراتب واقف گشتہ ظاہر ساخت کہ زمیندارِ مذکور بیش از چہار دہ فیل ندارد و مع ہذا خانِ مرحوم بر سرِ پدرِ او کہ آں زمان فتورے بسامانش راہ نیافتہ بود رفتہ فیلاں کہ او بسالہاے دراز فراہم آوردہ بود از و گرفتہ، و ایں زمیندار بغایت مسرف و تلف کار و ضائع روزگار است و از بے رشدیِ خویش بمہاتِ ولایت نپرداختہ پریشان می گرداند، و بر تقدیرے کہ باز خواستِ بقایاے پیش کش از و بتعیینِ فوجے گردد آید بجز برہم زدگیِ ولایتِ او اثرے بر آں مترتب نخواہد گشت؛ بنا براں ایں مرید بوصولِ پیش کشِ مقرریِ ہر سالہ نمودہ حقیقت را بہ بارگاہِ خلافت معروض داشتہ بود[7]، اکنوں کہ یرلیغِ اعلی بدیں موجب صدور گرفتہ امتثالِ آں را سعادتِ خود دانستہ بمقتضاے آں کاربند خواہد گردید[8]؛

[1] ب خوبی، [2] ب سلامت، [3] محذوف [4] نسخۂ تم میں یہ خط اس طرح یک بیک اس جگہ ختم ہو جاتا ہے۔ [5] بقدر مقدور بموجب امر لازم الامتثال سعی موفورہ بجا می آرد، آفتاب جہانتاب خلافت تابان و درخشان باد، [6] ت و ب "از" محذوف،

[7] ب "بود" محذوف، [8] ب خواہد گرد،

(۴)

فتوحات سے یتھا ہمسایہ

(الف)

دیوگڑھ

۱
۴۸

مرید اخلاص سرشت وظائف عقیدت و ارادت بجا آورده قدره مثال بسامع جاه و جلال میرساند
والا منشور[1] لامع النور که در جواب عرض داشت[2] این فدوی نگاشته خامهٔ دبیران بلاغت تبیان[3] عطارد
نشان شده[4] بود، و دیباچهٔ آں صحیفهٔ عزت و کرامت بخط قدسی نمط اشرف زینت یافته در اسعد ساعات[5]
پرتو ورود انداخته، باعث مزید امتیاز و مباهات این مرید گردید،

حکم گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که معاف فرمودن بقایاے پیشکش زمیندار دیوگڑه از پیشگاه دادگری
او معنی ندارد، این چهار زمیندار است که خاندوران بهادر مرحوم بر سر او رفته یک صد و هفتاد فیل[6] و مبلغی
نقد از او گرفته بود، و امروز نیز آنچه بعرض بار رفع رسیده، زیاده از دویست[7] فیل که درآں میان جتاشنگر[8] نام
نر[9] ه ایست، در تصرف اوست، چوں تعیناتیان دکن بیاسے ندارند، آب مرید پیرائی انقضاے
ایام بارش اگر می خواسته باشد خانه زاد درگاه محمد سلطان، و الا یکے از معتمدان خدمت گذار را

---

[1] م: والا منشورے که در جواب [2] ت، و م: عرضداشت [3] ت: نشان بود [4] م: تبیان بلاغت
[5] ت: فیلان، [6] م: جیناشنکر، ت: جتاشنکر، ق: جیتاشنکر،
[7] ت: سر ایست، م: نیره ایست ت: نره است، [8] ت: و ت: بیان ق: بیان،

نشده، پس ازاں باوجود آنکه وقتِ کشت و کارِ خریف بیشتر گذشته بود، چوں شانزده روز متصل بارید مزارعاں را فرصتِ تخم ریزی دست نداد، بنابراں امسال در اکثر محالِ بالائی گھات مزروعاتِ خریفی نشد، چوں در مدینُ لا از چارم ہشتم[1] شہر حال بمحض فضلِ الٰہی در حوالیِ دولت آباد باز باراں شروع[2] نموده[3] تا امروز که ہشتم ماه است بارش خاطر خواه میشود، امید است که فصلِ ربیع موافقِ مدعا نسق یافته، جبرِ[4] نقصانِ خریف نماید، در بیجاپور تا حال اثرے از باراں پدید نیست، در آں مرزبوم نسبت بسابق غلاے بہم رسیده،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشورکشائی ابدالدہر بر مفارقِ جہانیاں تاباں بماند،

۲
۷۹

آدابِ عقیدت و ارادت از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آورده، فدهشال بمسامعِ جاهُ جلال میرساند، دو منشورِ لامع النور، اولین سراسر مرقومِ قلمِ خجسته رقمِ خاص مبارک و دومین نگاشتهٔ خامهٔ دبیرانِ عطارد فشان که در جوابِ عرض داشتِ ایں فدوی شرفِ اصدار یافته بود، متواتر سایهٔ ورود انداخته، موجبِ مزید امتیاز و مباہاتِ ایں مرید گردید، و وصولِ عطیهٔ خلعتِ خاص که دریں ولا بعنایتِ آں اختصاص یافته تارکِ عزتِ ایں فدوی را باوجِ شرف و افتخار رسانید، تسلیماتِ بندگی بجا آورده بشکرِ تفضلات و تلطفاتِ پیر و مرشدِ حقیقی رطب اللسان گشت و بر مضامینِ آں صحائفِ کرامت آگہی حاصل نمود،

حکمِ جہاں مطاعِ عالم مطیع بنفاذ پیوسته که اگر آں مرید ولایتِ دیوکده را تواند گرفت و نگاہداشت خانه زادِ والا درگاه محمد سلطان را بآنجا بفرستد[5] و الّا ہادی داد خاں را تعیین نماید، و لشکرِ خوبی یا او ہمراه سازد،

[1] ب ہشتم، [2] س جبر [3] ن و ب «د» محذوف [4] ب «نمود» محذوف،

[5] ب با خاطر بفرستند، ن بفرستند،

اگر مرضیِ طبع مبارک چنان است که ولایتِ او داخلِ ممالکِ محروسه شود، بحکم صریح شرف ورود یابد تا این مرید خانه زاد والیِ حضرت را که جوان شده و از روے کار طلبی می خواهد بچنین مهمات بپردازد با جمعیتے لائق دستوری دهد که بعنایتِ ایزد و قدیر و اقبالِ لایزالِ پیر دست گیر در اندک فرصتے و ماراز روزگارِ او برآورده، محالِ زمینداریِ او را متخلص سازد، و دران مرز و بوم اثرے ازآں[1] مدبر نگذارد،

دگر مقصودِ ایستادهاے پایۂ سریر سلیمانی تحصیلِ باقی پیش کشِ مقرری و گرفتنِ فیلان است، دریں صورت از بندهاے معتمدِ بادشاهی هرکه[2] حکم شود با مردمِ تعیناتِ این صوبه بر سرِ ولایتِ او بفرستند، تا هر قدر فیل که پیشِ او موجود باشد کام و ناکام بگیرد و پیش کش را رو براه سازد،

قبله و کعبۂ دو جهانیِ این مرید سلامت! اگرچه این فدوی با وجود سبقِ تحقیق دریں ولا نیز مردم[3] متفحص فیلانِ زمیندارِ مذکور گماشته، دریں باب غایت سعی بجا خواهد آورد، لیکن چون فیل جتاشنکر[4] نام را درینجا کسے نشان نمیدهد، و میگویند که در سرزمینِ او قلعه ایست برکوه، بدیں اسم مشهور، و بودنِ این مقدار فیل نزدِ او مستبعد می نماید، چه اگر می داشت عمدة الملک شاه نوازخان در حینے که حسب الحکمِ والا با تمامی لشکرِ این صوبه بر سرِ او رفته بود یقین که فیلان را در عوضِ پیشکش ازوی گرفت، و دران وقت بسبب[5] بے استطاعتی او از پیش گاهِ خلافت مبلغ از وجهِ مقرریِ هر ساله معاف نمی شد، و تا حال[6] بجهتِ وصولِ پیش کش در برهان پور نمی بود،

اگر بموجبِ حکمِ اقدس شخصے که اطلاع بر کمیتِ فیلانِ او دارد و تعریفِ جتاشنکر بعرضِ ارفع اعلیٰ رسانیده پیشِ این فدوی بیاید و لشکرِ ظفر اثر را بمقامیکه افیال در آنجا بوده باشد، دلالت کند، بهتر خواهد بود،

قبلۂ حاجاتِ عالمیاں سلامت! از آں جا که در بالای گهات در آغازِ هنگامِ نقشِ خریف بارانے

---

[1] ب اثرے بدید نگذارد، [2] ب "که" محذوف [3] ن مردم را، [4] ب جتاسنگه
[5] ب "بے" محذوف [6] ب "نمی بود" محذوف، [8] ن فصل،

پیر و دستگیر سلامت! اگرچہ بعنایت بے غایت الٰہی و یمن اقبال لازوال اعلیٰ حضرت خلافت پناہی کار فتح
و برکشودن آں ولایت در کمال آسانی است و باندک سعی دست بہم می تواند داد لیکن نگاہ داشتن و
ضبط در آوردن آں خالی از دشواری نیست وجہ این کہ سوائے حصول اخراجات بسیار مبلغے کلی صرف [illegible]
بند و بست آں سرزمین نمودہ شود و اثرے بر تسخیر آں مترتب نہ، و این جا است کہ تا حال پادشاہان والا
قاہرہ ہمت با نتزاع آں مرز و بوم مصروف نداشتہ اند و داخل ممالک محروسہ نگردیدہ، ازیں فدوی نیز
نظر بہمیں مراتب از پیش خود شروع در آں کار مناسب ندیدہ معروض داشتہ بود کہ اگر درین باب حکم
جازم زینت صدور یابد خانہ زاد بارگاہ معلّٰی را کہ مستعد خدمت است بتقدیم آں مہم برگمارد، اکنون [illegible]
رائے صواب نمائے مملکت پیرا افواج ظفر قرین پادشاہی را بسر او تعیین خواہد نمود کہ وجہ پیشکش
را از بقایا و حال صورت دادہ فیلانے کہ نزد او موجود باشند و زمیندار چاندا نشان [illegible] بافیل جہانگشا
تمام و ناکام از و بگیرند، بعد ازاں کہ بندہائے درگاہ آسمان جاہ کہ جابجا تعیین اند و قبل ازین برائے
احضار آنہا نوشت جات بقدغن رفتہ فراہم آیند بایکجا کہ حکم شدہ آنہا را روانہ آں طرف خواہد ساخت؛

قبلہ و کعبۂ دو جہانی سلامت! ہادی داد خاں ہر چند بندۂ کار آزمودنی و جمعیت دار است؛
اما چوں دریں مدت چنین خدمتے نپرداختہ و شاید کہ از ین نگذرد بعض بندہائے بارگاہ خلافت [illegible]
ہمراہی او نکردند و نفاق و ناسازی کہ باعث برہم زدگی کار است میان آنہا بہم رسد و
با وجود آں بحسب تدبیر نیز چناں نیکو می نماید کہ حسنا کے منصورہ از دو راہ بآں ولایت در آیند [illegible]
بخاطر قاصر ایں مرید رسیدہ کہ نصف جمعیت ایں صوبہ با خان موصی الیہ و نصف دیگر با مرزا [illegible]
انتساب مشار الیہ با امرائے عظام [illegible] کس از رفاقت او سر باز نخواہد زد، مقرر گردد تا بنیان

[illegible] سبب بجا آوردن [illegible] آنہا بہم رسید [illegible] [illegible] معروف [illegible] نسبت [illegible] عظام و [illegible]

[illegible] نخواہد بخشید،

(ب)

جوار

۱
۱۸

مرید اخلاص سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیده ذرہ مثال بسامع جاه وجلال میرساند که نیّرِ سپهرِ عزّت و شرف یعنی فرمانِ والاشان عنایت عنوان نگاشتهٔ کلکِ گهربارِ جواهر سلک در خجسته تر ساعتے پرتوِ ورود انداخته، این مرید تسلیمات بندگی بجا آورده، آن صحیفهٔ سعادت را آرایشِ تارکِ امتیاز و مباهاتِ خود ساخته بر احکامِ مقدسه مطاعه آگهی یافته، همان روز ملتفت خان را که خانه زادِ فهمیده کار آمدنی درگاهِ سلاطین پناه است، بر مضمونِ منشورِ لامع النور اطلاع بخشیده، عرض فرستاده که مومی الیه در جوابِ حکمِ اقدس بپایهٔ سریرِ اعلیٰ ارسال داشته، از نظرِ انور اطهر خواهد گذشت،

حکمِ گیتی مطاع زینتِ نفاذ یافته که وقتِ شکارِ فیل همین است، آن مرید یکے از مردمِ فهمیده سربراهِ خود را به سلطان پور نبر بفرستد که باتفاقِ جاگیردارِ آن جا کهیده نماید"

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! این فدوی پارسال نیز سرانجامِ شکارِ فیل نموده، ملازمانِ خود را با فیلان بدان جانب تعین کرده بود که باتفاقِ سزاوار خان برانجامِ شکار بپردازند و از آنجا که فیلانِ آن سرزمین با وجود رعایت از روے تمرد در رهبری کوتاهی ورزیده فیلانِ صحرا را کمتر نشان داده، بیش از هفت فیل از نر و ماده بدست نیامد، و چون هیچ کدام از آنها قابلِ ارسالِ حضورِ پر نور نبود، این مریدِ حقیقت کهیده را نیز نتوانست عرضداشت نمود، اکنون اگرچه وقتِ شکارِ فیل همین است، امّا چون سرانجامِ ضروریات نشده و تا تهیهٔ این هنگام خواهد گذشت مقرّر داشته

[1] ب ساعت، [2] ب باوجود کہ، [3] ب نشان داد ن، [4] ت تهیهٔ آن،

پیر دستگیر سلامت[1]! این مرید که از مین تربیتِ مرشد کامل بسوی معاملت متهم نیست، اگرچه[2] دا
کر قطب الملک دریں[3] باب مضائقه خواهد نمود، چگونه قیمتِ آن فیل را باو مجری نمیداد، از آنجا که موی الیه بعد
اطلاع بریں مقدمه رهینِ منت گردیده بود، چنانچه از نوشتهٔ او که بحاجب معتمدی خود فرستاده بود[4] بوساطت
وکیلِ این فدوی از نظرِ انور خواهد گذشت هویداست، بنا براں این مرید آن فیل را از و قبول نموده و نگاه
سرکارِ اعلی پنداشته می خواست پیشکش کند، هرگاه این معنی مرضیِ طبعِ مبارک نباشد من بعد چنین نخواهد شد
و سر رشتهٔ نیک معاملگی از دست نخواهد رفت،

قلعه دندا راجپوری[5] بقلمروِ پادشاهی اتصال ندارد، چوں هنگام دستوری یافتنِ این مرید بدیں صوب
حکم شده بود، بنا براں دریں وقت لازم دانسته حقیقت را معروض داشت،
ظلِ ظلیلِ خلافت ابدا[6] لتظلیل بماناد،

---

[1] ب «سلامت» محذوف [2] ت و ب اگرچه،

[3] ب «دریں» محذوف، [4] ت فرستاده د بوساطت،

[5] ت قلعه داوندا راجپوری تعلق بقلمرو پادشاهی ندارد،

[6] ت ابد التظلیل،

پیر و دستگیر سلامت! این مرید در همان ایام که فرمانِ عالیشان در باب فیلان صادر شد[1]، قطب الملک را به صورتِ حکم لازم الامتثال[2] آگاه ساخته بود و از آن جا که موصی الیه در آن وقت جواب مشخصے ننوشت[3]، این فدوی در عرضِ جواب تاخیر نمود. اکنون که مشار الیه بعد اطلاع بر مضمونِ فرمانِ والاشان که مصحوب عبد اللطیف برادر معز الملک بنام او نافذ گشته بود در ان منشور تاکید ارسالِ فیلان شده، در مقامِ سرانجامِ فرستادنِ فیلان در آمده محمد مومن ملازمِ سرکار گردون مدار که از پیشِ میر جمله مراجعت نموده به گل کنده رسیده بود، بقدغن نوشته بود، که هر قدر[4] فیل نزد ماده عوضِ نصفِ زر[5] نقدی مقرری از قطب الملک بدست تواند آورد، و بگیرد و بنزد وی بیاورد، و بحسبِ[6] سعی او نیز درین باب تاکید نمود،

حکم گیتی مطاع پیرایهٔ صدور یافته که آن مرید یک لک روپیه از خزانهٔ عامره گرفته مصحوبِ مردمِ معتمد باوقوفِ خود بجهتِ ابتیاعِ فیل به گل کنده بفرستد؛

پیر و مرشد حقیقی سلامت! اگرچه درین اوان فیل در گل کنده نسبت به سابق بسیار کم است و گران بدست می آید لیکن بهراشے اطاعتِ حکمِ والا که مشتمل[7] بر سعادات هر دو سرا است، این مرید معتمد[8] یکے از نوکرانِ خود را که وقوفے داشته باشد، با مبلغے[9] از سرکار سپهر مدار بآن طرف خواهد فرستاد، که فیل بخرد، و هرچه خریده بیاورد، بدرگاهِ جهان پناه ارسال خواهد داشت، تا اگر قیمت مناسب باشد[10]، پسندِ پیشگاهِ اقدس آید دفعهٔ دیگر نیز بطلبند،

در سرانجامِ ارسالِ اسپ[11] خوب بقدرِ مقدور دقیقه از دقائقِ سعی و اهتمام فروگذاشت نخواهد شد، امید که موافقِ مرضیِ طبعِ مقدس بعمل آمده سببِ مجرئی بنده ها شود،

قبلهٔ آمال و امانی سلامت! چون زمیندار جوار در نیولا قدم از جادهٔ صواب بیرون کشیده با عمال

[1] ن و ب لازم الامتثال [2] ن و ب ننوشت [3] م قرو، [4] ن و ب نصف از نقدی، [5] ب "برای محمود [6] م و ن ممشر [7] ن با مبلغے که م بمبلغے از زر سرکار، [8] ن انبه،

که امسال به ترتیبِ مایحتاج الیهٔ فراهم آمده رونقِ او دو چند پرداخته انشاء الله تعالیٰ سالِ آینده مطابقِ حکمِ ارفع اعلیٰ بعمل آورده،

قبلهٔ آمال و کعبهٔ امانی سلامت! چون ہادی داد خاں بمنصبِ دو ہزار و پانصدی ذات و سوار سرفراز است و بخدمتِ صوبه داری تهتگانه قیام می نماید، و جمعیتِ خوب با اوست، اگر بعنایتِ علم و نقاره سربلند گردد، گنجایش دارد،

پیر و دستگیر سلامت! از آنجا که زمین دارِ جوار درین لا قدم از جادهٔ صواب بیروں کشیده مرتکبِ اعمالِ نکوهیده می گردد، با آنکه پیشکشے بجہتِ سرکارِ معلّی برو مقرر نیست، در تقدیمِ خدماتِ مرجوعهٔ پادشاهی نیز تهاون و تعلل روامی دارد، تنبیهِ ایں چنیں کوته اندیشاں برائے عبرتِ دیگراں لازم است و دولت خواهِ کرن که خانه زادِ کار طلبِ درگاهِ والا است تعهد مے نماید که اگر ولایتِ جوار بانعام یا در تنخواه او عنایت و از پیش گاهِ اعلیٰ عنایت شود پنجاه ہزار روپیه برسمِ پیشکش بخزانهٔ عامره رسانیده بجمعیتِ خویش بند و بستِ آں سرزمین بواقعی کرده، آں ولایت را داخلِ ممالکِ محروسه خواهد ساخت، بنا براں ازیں مرید امیدوار است که هرچه دریں باب بخاطرِ ملکوت ناظر پرتوِ صواب اندازد، یارشاد آں سرفرازی و ابدی ظلِ ظلیلِ خلافت بر مفارقِ کافه برایا اَبَدُ التطلیل بماناد،

۲/۸۴

مریدِ اخلاص سرشت و ظائفِ عقیدت و ارادت بجا آورده بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند، منشورِ لامع النور سعادت ظهور که بقلمِ والا رقمِ خاص زینتِ نگارش یافته بود در ساعتِ مسعود ورود کرامت آمود، آں دیباچهٔ شرف و سربلندی تارکِ عزت باوجِ امتیاز افراخته تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیده بر احکامِ مطاعه آگهی یافت،

له ب قبیلهٔ آباں که ب ابدالله تطلیل، که ب رسانیده و ب رسانیده و

پیر دستگیر سلامت[1]: چوں قبل ازیں پانصدی ذات از منصب راؤ کرن کم شده ، درین لا بکرم ازروے تفضلات بے پایاں بایں عنایات[2] نمایاں سرِبلند گشته امیدوار است که کمی ذات او بحال حکم شود ، و تنخواه آں[3] از ولایت جوار مقرر گردد ،

پذیرائی ملتمسِ ایں مرید درباب عنایتِ علم و نقاره بهادی داد خاں گلشن امانی بندها را طراوت بخشید ، حق تعالی سایهٔ بلند پایهٔ فقره پروری کعبهٔ مرادات را بر مفارقِ کافهٔ انام مستدام داراد ،

در وادیٔ شکارِ فیل مطابقِ یرلیغِ اعلی سعی و کوشش بظهور خواهد آمد ، بالفعل جمعے را بسر انجام ضروریاتِ ایں کار و تفحصِ فیلانِ صحرائی تعین کرده شد ،

نیرِ جهانتابِ خلافت از افقِ عظمت تاباں بماناد ،

---

[1] س و ب ، "سلامت" محذوف .

[2] م عنایت

[3] م - آں نیز از ،

انکو بہیدہ قیام مینماید، و باآنکہ پیش کشے نیسر کار برحقلی نیدہا، در تقدیم خدمات مرجوعۂ بادشاہی نیز کوتاہی روا می دارد
و تا این چنین کوتہ اندیشاں متنبہ نشوند، دیگراں عبرت پذیر نمی گردند، و راؤ کرن کہ خانہ زاد یکار طلب درگاہ
سلاطین پناہ است تعہدی نماید کہ اگر ولایت جوار بانعام یا در تنخواہ اضافۂ او از پیشگاہ خلافت عنایت
شود، پنجاہ ہزار روپیہ برسم پیشکش بخزانۂ عامرہ رسانیدہ و بندوبست آں سرزمین بواقعی کردہ در استمالت
رعیت و سرانجام خدمات بادشاہی مساعی جمیلہ بظہور خواہد آورد، بنا براں ایں مرید امیدوار است
کہ ہر چہ دریں باب بخاطر ملکوت ناظر پرتو انداز دود راسے ممالک آرائے خورشید ضیا بداں توجہ فرماید
بارشاد آن سرفرازی یابد،

آفتاب عالمتاب خلافت از مطلع سعادت تاباں بماناد

۳
۸۴

زمین خدمت طلب ادب بوسیدہ وظائف عقیدت و ارادت از صدق نیت و صفائی طویت
بجا آوردہ بعرض اقدس اعلیٰ میرساند کہ ایں مرید فدوی در خجستہ ترین زمانے بوصول فرمان عالی الشان کہ
نگاشتۂ خامۂ دیوان عطارد رقم شدہ بود، امتیاز حاصل نمودہ تسلیمات بندگی بتقدیم رسانید، و بر احکام
مطاعہ آگہی یافت،

عنایت اضافۂ پانصد سوار براؤ کرن و حکم تنخواہ ولایت جوار از مجمع چکلہ[2] لک دام باؤ[1] در طلب اضافۂ
مذکور موجب افتخار و سربلندی مومی الیہ گردید، ایں اخلاص آئین حسب الحکم الاقدس آں ولایت را
باو مقرر داشتہ وجہ پیشکش از و تحصیل نمودہ[3] بخزانۂ عامرہ عاید خواہد ساخت، اگر دریں باب
منشورے بنام او بپیرایۂ صدور گیرد و ملک جوار بطریق وطن باو مرحمت شود، باعث ازدیاد
سرفرازی و دلگرمی اوست،

[1] تم باد [2] تم چکل لک، [3] تم نمودہ محذوف.

باتحف و نوادرے کہ اندوختۂ سالہا است ارسال خواہد داشت، و اگر بہ سبب عارِ کفر پرتوِ اعانت از حالِ او دریغ شود بعد از اں کہ فرمانِ عالیشان متضمن بذلِ ملتمسِ او بعد در پیوند د از ہدایتِ مرشدِ جہانیاں با توابع و لواحقِ خود بزمرۂ اہلِ اسلام در آمدہ از دولتِ بندگیِ درگاہِ والی حضرت ظل اللہ کامیابِ دین و دنیا خواہد شد۔

چنانچہ ایں مراتب[1] از ترجمۂ عرضداشتِ موی الیہ نیز رسیدہ مشتمل بریں التماس کہ ایں مرید کسِ اورا کہ بافیلے کہ آوردہ از راہ، بے آنکہ حقیقت را بعرضِ مقدس برساند، پیشِ او بفرستند د از آنجا کہ ایں فدوی را اخفاے چنیں امرے کہ داخلِ واقعہ شدہ و نظر بمصالحِ ملکی چندیں فوائد در ضمنِ آں متصور است و بر تقدیرے کہ زمیندارِ عمدۂ کرناٹک شرفِ اسلام دریابد مثوباتِ اخروی نیز براں مترتب، از پیشگاہِ خلافت مناسب ندید، وکیلِ راہل را استمالت ساختہ نگاہداشت و جوابِ عادل خاں را بورود یرلیغِ گیتی مطاع موقوف نمود تا توجہے کہ راے ممالک آراے خورشید ضیا دریں باب اقتضا فرماید دایں مرید ارشاد و بشود عامل گردد۔

قبلہ و کعبۂ ایں فدوی سلامت! چوں راہل مذکور را از کمالِ امیدواری روے نیاز[2] بدرگاہِ خلائق پناہ آوردہ تعہد و دولتخواہی و بندگی می نماید و قبولِ اسلام را وسیلۂ نجاتِ خویش ساختہ از حوادثِ روزگار بعتبۂ خلافت کہ ملجاے نامورانِ شش جہت است پناہ جستہ و بر ذمتِ ہمت حوزۂ اسلام لازم است کہ در اشاعتِ آثارِ انوارِ دینِ مبین و ملتِ متین[3] کوشیدہ، گروہِ کفر و ضلال را از تیہۂ گمراہی و خذلان براہِ راست دعوت نمایند و مع ہذا نقضِ عہدے کہ بادی بندۂ ایں درگاہ نسبت نتواں کرد نیز بمیاں نمی آید، اگر صورتِ ملتمس او در حیزِ پذیرائی یافتہ پرتوِ عنایت و اقبال او مبذول شود، ہر آئینہ ایں معنی متضمنِ منافعِ دینی و دنیوی[4] خواہد بود، و دیگر ہر چہ بخاطرِ ملکوت ناظر کہ

---

[1] ب: ایں مرید ہدایت، [2] س ق: بر مصالح، [3] س ق ب: نیاز مند، [4] س ق: متینین، [5] ب: دنیوی و دینی،

(ج)

کرناٹا

۱ / ۸۴

مرید اخلاص سرشت آداب عقیدت و ارادت بجا آورده، فدهٔ مثال بمسامع جاه و جلال میرساند که درین ولا سری رنگ رائیل نبیرهٔ رام راج که عمدهٔ زمینداران کرناٹک است و جدش بافزونی شوکت دران مرز و بوم شهرتے داشت، برہمنے از معتمدان خود را بعرض داشت و یک زنجیر فیل که بالفعل بسیار لاغر است و بعد از انکه فربه شود از نظر انور خواهد گذشت، براے گل کنده نزد این فدوی فرستاده، از روے انکسار اظهار نموده که درین چند سال عادل خان و قطب الملک باعتضاد عنایت[1] اعلی حضرت دست تصرف بولایت کرناٹک دراز کرده، پیشتر آن را با نقود و جواهر و فیلان بسیار منضبط در آورده اند و همگی سعی آن دارند که او را از ملک موروثی که درین مدت هرگز دست بران نیافته بودند، آواره نموده، مطلقاً مستاصل[2] سازند، و چون بر عالمیان ظاهر است که آنها را این قدرت نیست و هرچه شده و می شود از تائیدات درگاه جهان پناه است که شامل حال آنها گشته، لهذا او نیز التجا بعتبهٔ آستان سعادت آشیان آورده امیدوار است که قبلهٔ حاجات جهانیان او را دستگیری نموده از خاک مذلت برگرفته، ولایت متعلقه او را داخل ممالک محروسه فرمایند، و حکم اقدس اعلی بدنیا داران دکن شرف صدور یابد که عهد و پیمان پدران خود را پاس داشته، از حدود قدیم[3] تجاوز ننموده زیاده دیگر بست از ملک موروثی او باز دارند، و بشکرانهٔ این بنده نوازی و ذره پروری پنجاه لک هون و دو و بیست زنجیر فیل و جواهر گران بها که آماده[4] نموده، پیشکش درگاه معلی ساخته هر سال اضعاف آنچه آنها پیشکش می نمایند[5]

۱ـ ب: باعتقاد و عنایت ۲ـ ب: مستقل ۳ـ ن و ب: حدود قدیم ۴ـ ب: آماده، ۵ـ ن: می نماید

موافق آنچه در حضورِ مقدس تقریر کرده اظهار ساخته بود، اما چوں مقدمات معروضهٔ او نوعے که بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداخته، لافِ گزافی بیش نبود، ایں مرید بعرض آں جرأت نمی کرد، دریں ولا که سری نواس نام برهمن از معتمدانِ اهلِ حرب و را بعرض داشت او و یک زنجیر فیل پیشکش براهِ گل کنده رسید، ازجانبِ او تعهد قبولِ اسلام و پیشکش از نقد و جنس به تفصیلے که معروض گشته نمود، ایں عقیدت آئین عرضِ ایں مقدمه را لازم دانسته اغماض ازاں مناسب ندید، اگر اعلیٰ حضرت بمقتضاے خرد و دور بینی دانشِ خداداد مصلحت گزینی پرتوِ توجه بر تحقیقِ ایں معنی انداخته اند، حسب الحکم الاقدس عبد المعبود یا دیگری را با نشانے در جواب عرضِ داشت او به کرناتک خواهد فرستاد، تا بحقائقِ آں مرز بوم کماهی رسید و بر مکنونِ ضمیر زمیندار آنجا آگهی یافته و صدق و کذب تعهداتِ او را امتحان نموده، عرض دارد،

اما ازانجا که دنیاداران دکن از استماعِ اینکه زمیندار کرناتک بوسیلهٔ انسلاک در زمرهٔ اهلِ اسلام بدرگاهِ سلاطین پناه ملتجی گشته همراں سپاهِ خود را که از دیر باز دراں سرحد اند تاکید کرده اند که بجد هر چه تمامتر در انتزاعِ اندک جاے که بتصرفِ او مانده کوشیده پیش از ورودِ حکمِ گیتی مطاع کار او را یکرو سازند، و تا وقتیکه کس ایں مرید بر و و حقیقت را عرضداشت کند، و ایں معنی بمسامعِ جاه و جلال رسیده حکم بارسالِ فرامینِ مسطوره صادر شود، شاید که اندیشهٔ دنیاداراں بوقوع آمده تدارکِ آں بحیزِ تعویق افتد، اگر راے ملکت آراے خورشید ضیا اقتضا فرماید که تا رسیدنِ فرستادهٔ ایں مرید بداں جا دستِ نهب و غارتِ آنها از مملکتِ او کوتاه گردد، باصلاحِ کار نزدیک خواهد بود، دیگر هر چه بخاطرِ مقدس برسد عین صواب است،

آفتابِ عالمتابِ خلافت بر مفارقِ جهانیاں تابنده باد،

---

[۱] ب: دراں سرحد اند که بجد هر چه تمامتر،

[۲] ن: کار را یکرو سازند،

سطرے از اشراقات قدسی است بر سند تلقین صواب است و بر مریداں اطاعت آں اجب، آفتاب عالمتاب عظمت و جلال از افق سلطنت و اقبال لایزال تابندہ بماناد،

۲/۸۵

مرید اخلاص سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ، بعد گذارش مراسم عقیدت و ارادت سدۂ آسمان بموقف عرض اقدس اعلیٰ میرساند کہ منشور سعادت گنجور مزین بخط قدسی خاص مبارک کہ در جواب عرض داشت این فدوی شرف صدور یافتہ بود، بورود کرامت آمود آں مباہی گشتہ تسلیمات بندگی بجا آورد[1]،

حکم جہانمطاع پیرایۂ نفاذ گرفتہ کہ بر طبق ملتمس مرزبان کرناٹک فرامین قدسی مضامین در باب کوتاہ داشتن دست تطاول و استیلا از ساحت مملکت متعلقۂ او بدنیاداران دکن بتحریر پیوستہ و نقل آں مناشیر قضا تاثیر بآں مرید مرسل گشتہ لیکن چوں پیش ازیں بدو نیم سال رانا راؤ نامی خود را فرستادۂ زمیندار کرناٹک وانمودہ[2] بوساطت دستور روانی خیریت[4] چیزے چند کہ از نقل تقریر او ہویدا است، در پیشگاہ خلافت معروض داشتہ بود و مطالب او دور از کار و محض گزاف می نمود در ارسال فرامین توقف رفت، اگر این شخص کہ نزد این مرید آمدہ ہماں است کہ بدرگاہ معلی رسیدہ سخن او قابل پذیرائی نیست، اگر غیر اوست آں مرید معتمدے فہمیدہ مثل عبد المعبود یا دیگرے را بانشان خود در جواب عرض داشت او تعیین نماید پس از انکہ فرستادۂ آں مرید از کرناٹک عرض داشت خواہد نمود کہ آں شخص کس سری رنگ[3] است، و ہر چہ باز نمودہ بموجب تعہد اوست مناشیرے کہ بنام دنیاداران دکن شرف ترقیم پذیرفتہ کرامت ارسال خواہد یافت،

پیر دستگیر و مرشد صافی ضمیر سلامت! رانا راؤ مذکور قبل ازیں بچندگاہ نزد این فدوی آمدہ

[1] تب واجب است۔ [2] تب آوردہ، [3] تن نمودہ بود، [4] تب خیریت۔

که او برای پیشکش درگاه والا نگاه داشته ازو بگیرد و او را مستاصل مطلق سازد، باعتماد عنایات و تفضلات
اعلی حضرت که افزون از حوصلهٔ طاقت شامل حال آنها است ازین گفتگوها جاسے نخواهد گرفت و بدون
آنکه فرامین مطاعه بنام آنها صادر شود، چنانچه این فدوی قبل ازین درین باب التماس نموده بود که
یکے از بندها بصوب کرناتک دستوری یابد تا بدانند که از پیشگاه خلافت پرتو التفات برامداد و اعانت
زمیندار آنجا افتاده، از خواب پندار بیدار گشته تن بسرانجام پیشکش نخواهند داد، حسب الحکم الارفع محمد مومن
ملازم سرکار اعلی را بدان جانب رخصت داده باو گفته بود که در قطع منازل تانی بکار برد تا شاید انهی خبر
انتساب آنها گردد، و توفیق فرستادن پیشکش شایسته بدرگاه آسمان جاه بیابند و صدق تعهدات مرزبان
کرناتک نیز هویدا شود،

در ضمن تمهید این مقدمات بجز پاس حمیت اسلام و صلاح دولت ابد انجام امرے منظور نظر
نبود، اکنون هرچه راے ممالک پیرا اقتضا فرموده امتثال آن را بر سایر مصالح مقدم داشته موی الیه
را که هنوز از حدود متعلقهٔ قطب الملک نه گذشته، انتظار وصول امر مجدد داشته از رفتن نزد زمیندار
مسطور منع نمود،

و از انجا که خاطر ملکوت ناظر متوجه استمالت میر جمله قطب الملک است از عرض داشت او که
پیش ازین بدرگاه والا مرسل شده پیدا است که انتظار وصول فرستادهٔ اینجانب میبرد، بمحمد مومن
که خالی از معقولیت و فهمیدگی نبود نوشت که چون او تا حال بلشکر میر مشار الیه قریب شده باشد
تا آنجا رفته بهر وجهے که داند در مقام تسلی او در آمده بعد ازان که ازان خاطر اطمینان حاصل کند
بر گردد،

ف۱ ق ازو برگیرد. ۲ ق و ب بود و یکے. ۳ ق و ب یابد و بدانند. ۴ پ بیدار نگشته بسرانجام، ق بیدار نگشته تن بسرانجام،
ق بیدار گشته بسرانجام ۵ ق و ب نخواهد داد. ۶ ب. نظر محذوف ۷ ق آنجا بهر وجهے ب بهر وجهے که داند ۸ پ تسلیه ۹ ق او محذوف
۱۰ پ نمود،

۳/۸۶

مرید اخلاص سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیده ذره صفت بعرض اقدس اعلی میرساند که

دو[1] منشور لامع النور سراسر مزین بخط والا نمط مبارک که در جواب عرائض این فدوی پیرایهٔ ورود گرفته بود

بتواتر وصول سعادت حصول آن مباهی گشته تسلیمات مریدی بجا آورده[2] و بر قدسی مضامین آن صحائف

شرف آگهی یافت،

نگاشتهٔ کلک دُربار جواهر سلک شده که کس پیش راجه کرناتک فرستادن مناسب نبود تا بایستی

هر دو دنیاداران دکن رائه سانیده پیشکش خوبی، هم بجهت سرکار گردون مدار و هم برای خود از آنها میگرفت

پیر و مرشد حقیقی، سلامت! از آنجاکه راجه مذکور بوسیلهٔ قبول عز اسلام التجا بدرگاه سلاطین پناه

آورده و تعهد پیشکش گران نموده، این معنی را اکثر بمبالغه معروض داشته بوده، و این دو دنیادار[3] ان نیز که

اکثر ولایت کرناتک را باخزاین و دفائن متصرف گشته اند، از جملهٔ آن غنایم موفوره پیشکشی شایسته بپارگاه

معلّی بارسال نداشته، اصلا از فکر این مقدمه غافل بودند، لهذا این عقیدت آئین حقیقت را بحضور پر نور

عرضداشت کرده،

ثانی الحال چون حکم اقدس زینت نفاذ گرفت که یکی از ملازمان سرکار اعلی بجهت تحقیق و انموده

زمین دار کرناتک تعین گردد، این مرید یقین میدانست که دنیاداران دکن خصوصاً عادل خان که تاخیر

رجوع زمین دار مذکور باستان خلافت و فرستادن وکیل نزد این مرید شنیده، از اندیشهٔ آن که مبادا

درین وقت کار او را رونقی پدید آید بیشتر از بیشتر در برهم زدن[4] و برانداختن او سعی نموده. قلعهٔ ایلور[5] را که عمدهٔ ترین

قلاع ولایت کرناتک است، درهمین چند روز از تصرف او برآورده، اهتمام تمام[6] دارد، که فیلان نامی را

---

[1] م "دو" محذوف. [2] ت و ب بجا آورده، [3] ت و ب دنیادار دکن، [4] ت و ب دنیادار [5] ب برهم

مردن، [6] م قلعهٔ ایلور را که، ت ویلور را، [5] ت و ب تام،

احسن ہویداست کہ قادر بر کمال ایزد متعال است جل شانہ، و ہیچ چیز از مکروہ و مرغوب عزت و ذلت[1] بیرون مشیت او نیست، و ہر چہ در حق عباد خواستہ و تقدیر کردہ منع و عطاے آں بسعی بشر مقدور نہ۔ "رفعت الاقلام وجفت[2] الصحف"

و بحمد اللہ تعالیٰ کہ ایں مرید را از دولت قبلہ و ولی نعمت خود آرزوے در خاطر نماندہ بجز دوام بقاے سایہ بلند پایہ را از درگاہ الٰہی مسئلت نمودہ امیدوار است، کہ ایں چند روز حیات مستعار نیز در ظل ظلیل اعلیٰ حضرت نوعے کہ گذشتہ باخر رسد، دریں صورت وجود و عدم بعض روابط نسبت[3] و مساوی است

اما از آنجا کہ پیوستہ وجہ قصد ایں مرید در ہمگی امور استرضاے خاطر اشرف است، و بیقین[4] میداند کہ در ہر باب آنچہ ارشاد می شود، متضمن صلاح حال و مآل ایں مرید است، بنا براں رضامندی و خوشنودی پیر و مرشد حقیقی را سعادت دو جہانی تصور نمودہ، عنان اختیار خود را با خانہ زاداں بدست حق پرست سپردہ، لیکن چوں ایں قسم روابط تا از طرفین بظہور نیاید سبب استحکام مبانی محبت و اخلاص نمی شود، و اعلیٰ حضرت با وجود اطلاع بر مراتبے کہ بمیاں آمدہ[5] نسبت خانہ زاد[6] کلاں را چگونہ تجویز خواہند فرمود، اگر مرضی خاطر مقدس چناں است کہ ایں صورت البتہ واقع شود در بارۂ خانہ زادان دیگر بطریقے کہ مقرر فرمایند از اطاعت گریزے نخواہد بود۔

---

[1] ب عزت و ذلت [2] تن جف الصحف [3] تن نسبی و مساویست،

[4] تم و یقین۔ [5] تم و ب "آمدہ" محذوف،

[6] تن و ب خانہ زادان کلاں۔

قبله و کعبهٔ این مرید سلامت! اگرچه درین ولا از عرضداشت عبداللطیف حاجب گلکنده چنین بوضوح پیوست که قطب الملک با میر جمله طرح مصالحت انداخته، خدمت و محال متعلقه او را بدستور سابق بحال داشته، و او نیز عهد[1] کرده که بعد انقضاے مدت دو سال یا[2] بدیدن قطب الملک بیاید یا ترک نوکری کرده عزیمت زیارت حرمین شریفین نماید، لیکن از تقریر محمد امین خلف میر مذکور که آثار رشد و قابلیت از ناصیهٔ حالش هویدا است، و در حیدرآباد به نیابت پدر خود متکفل مهمات مرجوعهٔ اوست، فاش شد که چون میر موحی الیه از قطب الملک مطمئن نیست و این قرار بنا بر مصلحت وقت بمیان آورده، اگر براحم بے دریغ بادشاهانه واثق گردیده بیقین بداند که موافق خواهش و آرزوے خویش سرفرازی خواهد یافت، بدرگاه خواقین پناه رجوع خواهد آورد،

درینصورت اگر ازین مرید درباب منصب و دیگر مطالب قول نماید و نظر بآنکه برین تقدیر البته عادل خان و قطب الملک یکے شده کمر بکین او خواهند بست، التماس امداد و کومک[3] کند، این فدوی او را تا چه پایه امیدوار نوازش بادشاهی سازد، و بندهاے درگاه معلی را تا کجا آوردن[4] او تعین کند، و بهمین جمعیت که درینجا است اکتفا نماید یا از حضور مقدس نیز التماس کند، درین وادی بعنوانے که ارشاد شود عمل خواهد نمود[5]،

از کمال توجه و عنایت خاص[6] که شامل حال این مرید است مرقوم قلم جواهر[7] رقم گوهرفشان کرامت رقم گردیده که "از روے عاقبت اندیشی در هر چه بهبود[8] آن مرید و فرزندان او می دانیم حکم می فرمائیم، هنوز هم چیزے نرفته بآنچه فرمودیم راضی باشد"

پیر دستگیر حقیقی[9] سلامت! بر ضمیر منیر خورشید نظیر که مرآت تجلیات حقائق است بوجه

---

[1] ق و ب عمده [2] ق: تا. [3] ب کاملی، ق: کمک. [4] ق: براے آوردن [5] ق و ب: خواهد بود. [6] ق و ب: تعلقی [7] ق: جواهر رقم: محذوف [8] ق: بهبود: محذوف. [9] ق: حقیقی محذوف.

درگاہ معلی نمی تواند کرد، ہرگاہ که[1] محمد مومن بیاید و حقایق آں مرز بوم را نوعے که دیده و دریافته باز نماید و یقین حاصل شود که او بریں معنی راسخ است، ایں فدوی کیفیت حال را عرضداشت خواهد نمود، ازآنجا که میرمذکور مکرر بمبالغه و الحاح[2] درخواست اخفاے[3] ایں سرکرده و الحق اگر دنیا داران[4] مسطور از اراده او آگاه شوند بحیله و فریب نخواهند گذاشت که او بدیں سعادت عظمیٰ فایز گردد، و بعد ازاں که باتفاق قصد او نمایند تدارک آں دشوار است، دریںصورت هرچند توجه اقدس بر پنهان ماندن پیش نهاد و بیشتر مبذول شود، بصلاح دولت ابد مدت اقرب است، دیگر انچه راے خورشید ضیا اقتضا فرماید محض[5] صواب خواهد بود،

۲/۸۸

مرید اخلاص سرشت آداب عقیدت و ارادت از خلوص نیت[6] و صفائی طویت بجاآورده ذره صفت بعرض مقدس[7] معلّی میرساند که تبرکات خاص مبارک[8] و یک صد و دو دامی[9] که مصحوب پسر عزت[10] خاں از مکمن مرید نوازی عطا شده بود، بوصول کرامت حصول آں گرامی الطاف سربلند و مباهی گردیده تسلیمات بندگی بتقدیم رسانید، ایزد متعال سایۂ عنایت افضال اعلیٰ حضرت را فراواں سال بر مفارق مریداں مبسوط و مستدام داراد،

قبلۂ آمال و امانیٔ عالمیاں سلامت، ازآنجا که خواجه برخوردار قلعه دار او سه منصب دو هزاری ذات و دو هزار سوار سرافرازی دارد، بخدمت سرحد قیام مینماید، و بندۂ کارآمدنی است، امید وار است که بمقتضاے ذره پروری بعنایت خطاب و علم امتیاز یابد،

---

[1] تن، "که" محذوف، [2] تب، مبالغۂ الحاح [3] تب، ازخفاے ایں سرکرده [4] تم، دنیا داران دکن، [5] تم، اصلح تم، عین صواب، [6] تم، از خلوص نیت و صفائی طویت" محذوف، [7] تم، اقدس، [8] تب، مبارک یکصد [9] تن، پسر غیرت خاں،

(۵)

جنگ باگلکنده

۱/۸۲

مرید اخلاص سرشت آداب ارادت وعقیدت از خلوص طویت بجا آورده وزه آسا بموقف عرض والا میرساند که منشور لامع النور سراسر نگاشتۂ قلم قدسی رقم خاص که بعد گذشتن عرضداشت این مرید و عریضۂ میر جمله از نظر کیمیا اثر کرامت صدور یافته بود، بوصول سعادت حصول آن صحیفۂ عزت و شرف، سربلندی و مباهی گردیده تسلیمات بندگی و قواعد مریدی بتقدیم رسانیده،

در باب تعیین فرمودن معتمدے از پیشگاه خلافت بآوردن میر مومی الیه با فرمان عنایت عنوان و ارسال یرلیغ گیتی مطاع لازم الاذعان مصوب او بقطب الملک مشتمل بر عدم منع میر مذبور و پسرش از ادراک سعادت بندگی درگاه جهان پناه، آنچه بخاطر ملکوت ناظر پرتو انداخته عین صوابست لیکن چون درین ولا از عرضداشت میر مومن ملازم سرکار گردون مدار که از پیش میر جمله مراجعت نموده بگلکنده رسیده، چنان بوضوح انجامید که میر مشار الیه با وجود صدق اعتقادے که نسبت بآستان سلاطین پاسبان دارد، بواسطۂ انصرام بعض کارهاے ضروری از فراهم آوردن اموال و امتعه که به بنادر و غیره فرستاده و بنا بر وفاے وعده که با ولی نعمت قدیم خود نموده تا یک سال در جاے خویش بسر برده بعد ازاں بر تقدیرے که تا آن زمان راز او بر ملا نیفتد و از آسیب دنیاداران بیجاپور و گلکنده مصون گردد، قصد استلام عتبۂ خلافت خواهد نمود، لهذا این مرید بالفعل التماس اصدار مناشیر والا و تعیین ملازم

۱؎ م: مریدی بجا آورده، ۲؎ م: ضروری، ملاوت، ۳؎ م: ذ: محذوف،

از زر و نقد و جواہر نفیسہ و توپخانہ و فیلانِ خوب و اسپانِ عراقی و عربی و سائر اسبابِ تجمل و احتشام بمرتبۂ کمال است، خوش ظاہر میانہ بالا خیلے باسلوک و از فہمیدگی و رسائی آنچہ نوکرانِ عمدۂ ملوک را باید بہرۂ وافی اختصاص یافتہ و زمینداران کرناٹک را ببدارا و احسان از خود کردہ و با اخلاص حبشی سپہ سالارِ عادل خان کہ در ولایت کرناٹک حاکم و صاحبِ اختیار است، طرحِ محبت و اخلاص انداختہ بسیار ہوشیار و خبردار بسر می برد،

آفتابِ جہانتابِ خلافت تا قیامِ ساعت تاباں بماناد،

۳
۸۹

مریدِ اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و وظائفِ عقیدت و ارادت از صفائی طویت بجا آوردہ ذرۂ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ ہمائے اوجِ عزت و شرف یعنی منشورِ لامع النور کرامت ظہور سراسر نگاشتۂ قلمِ گوہر فشان الہام رقم کہ در جوابِ عرضداشت این فدوی زینتِ صدور یافتہ بود، در خجستہ تر ساعت سایۂ ورود انداختہ سعادت افزا گردید، این مرید تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیدہ آں لوحۂ فخر و سربلندی را آرائشِ فرقِ امتیازِ خود ساخت، و برقدسی احکامِ الٰہی یافتہ بموجبِ حکمِ اقدسِ اعلیٰ از جملہ فیلانِ فرستادۂ قطب الملک ہفت فیلِ معیوب را بوکیلِ او بازپس داد و باقی بست و دو فیل نگاہداشت و یکے از منصبداران سرکارِ عالی را بہ داروغگیٔ فیلاں تعین کرد، بہرشد قلیخان تاکید نمود کہ مراسمِ اہتمام بتقدیم رسانیدہ فیلاں را بزودی آسودہ و فربہ سازد و بعد انقضاے برشگال انشاء اللہ تعالیٰ بدرگاہِ جہاں پناہ ارسال خواہد داشت،

بنا بر حکمِ گیتی مطاع بخواجہ برخوردار نوشت کہ پسرِ خود را روانۂ بارگاہِ خلافت گرداند،

ب بے نظیر، تم از زر نقد و جواہر نفیس، تم و۔ محذوف، ب گوہر فشان، تن عرضہ داشت، ب متصدیان، ب بنابران، ق ہشت،

پیر دستگیر سلامت! محمد مومن صفدر خانی ملازم سرکار گردوں مدار کہ ایں مرید قبل ازیں اورا نزد میر جملہ قطب الملک فرستادہ بود[1] و ثانی الحال ہنگام مراجعت با و نوشتہ کہ فیلاں عوض نصف زر نقد پیشکش را از قطب الملک گرفتہ با خود بیاورد، دریں ولا رسیدہ و ہژدہ سی فیل بدست شہ نہ نرو چہ مادہ از پیش قطب الملک آورد، از جملہ ایں فیلاں ہفت فیل محبوب است، و قابل آں نیست کہ بسرکار سپہر مدار تواں گرفت، بالفعل ایں فدوی مجموع فیلاں را دریں جا نگاہ داشتہ تفصیل قیمتے کہ قطب الملک قرار دادہ از مومی الیہ طلب نمودہ، اگر ظاہر گردد کہ میان قیمت آنجا و آنچہ در حضور ایں مرید مقرر شود، تفاوتے نیست، فیلاں را مصحوب یکے از بندہاے بادشاہی[2] و کس قطب الملک بدرگاہ آسماں جاہ ارسال خواہد داشت، و الا کیفیت تفاوت را معروض داشتہ، مطابق حکم ارفع اعلیٰ عمل خواہد آورد،

و حقیقت میر جملہ نوعیکہ محمد مومن مذکور تقریر نمود ایں است، کہ او بحسب ظاہر چناں وا می نماید کہ بجز آستان خواقین پاسباں ملجاے و پناہے ندارد، بعد از فراہم آوردن اموالے کہ در بنادر و جاہا پراگندہ ساختہ روانۂ استلام عتبۂ خلافت خواہد گشت، لیکن از اوضاع و اطوارش پیدا است کہ ایں ارادہ از صمیم قلب نیست، چوں ولایتے آباد مشتمل بر قلاع و بنادر و معادن بدست آوردہ، با صاحب قدیم برہم زدہ و عادل خاں را نیز بواسطۂ عدم قبول نوکری او از خود آزردہ کردہ، بجہت مصلحت اظہار بندگی و ارادت بجناب خلافت می نماید، تا وقتیکہ حق المقدور بلطائف الحیل خود را از شر ایں دو نیا نگاہ می تواند داشت، اصلا ترک آں ولایت نخواہد کرد، و رجوع بجاے نخواہد آورد، و جمعیت او شش ہزار سوار و پنج ہزار نوکر و چہار ہزار از ملازمان قطب الملک کہ از و شدہ اند و بست ہزار پیادہ خواہد بود، و سامانش

[1] نسخہ ب: فرستادہ بود . . . . از قطب الملک نہیں ہے، تم فرستادہ بود، ثانی الحال

[2] نسخہ ب: بادشاہ،

پرنور ارسال داشت، تا کیفیت حال از مطاوی آں بعرض مقدس رسیده نوعے که رائے خورشید ضیائے ممالک آرائے اعلیحضرت دریں باب اقتضا فرماید بایں فدوی حکم شود و مطابق آں بعمل آید،
نیّرِ عالم افروزِ سلطنت و کشور کشائی تا بقائے دوراں تاباں بماناد،

۵/۹۱

مرید اخلاص سرشت بعد ادائے آدابِ عقیدت و ارادت ذره صفت بعرضِ مقدس معلی میرساند، فرمانِ عالیشان خجسته عنوان مزین بخطِ خاصِ مبارک که در جوابِ عرضداشتِ ایں مرید شرفِ صدور یافته بود بوصولِ کرامت حصولِ آں مباهی گردیده تسلیماتِ مریدی بجا آورد،
محافظتِ جانبِ قابل ارسالِ حضورِ پرنور بقدرِ مقدور شده، محمد طاهر تاکید بلیغ رفته که در فرستادنِ انب بدرگاهِ خلائق پناه دقائقِ احتیاط مرعی داشته نوعے اهتمام نماید که خوب می رسیده باشد،
قیمتِ فیلاں که قطب الملک عوضِ نصفِ پیشکشِ هرساله ببارگاهِ جاه و جلال ارسال خواهد داشت، یقین که موافق انچه در پیشگاهِ خلافت مقرر شود مجری و محسوب خواهد بود، گرفتنِ یک لک روپیه بجهت ابتیاعِ فیل از خزانهٔ عامره برائے سرکار گردوں مدار حسب الحکم لازم الاتباع موقوف داشته شد،
عنایتِ پرگنهٔ سلطان پور بانعام محمد سلطان موجبِ مزیدِ سرفرازی و امیدواری او، و سبب امتیازِ ایں فدوی گشت، تفضلاتِ مراحم بے اندازهٔ مرشد مرید نواز خانه زاد پرور افزوں تر ازاں است که باهزار زباں متصدی ادائے شکر آں تواں شد، حق تعالی سایهٔ الطاف و اعطافِ اعلیحضرت را بر مفارقِ مریداں و خانه زاداں مستدام داراد،
حکم جهاں مطیع گیتی مطاع عزِ نفاذ یافته که پرگنهٔ ندربار از ابتدائے نصفِ ربیع قوی ئیل

---

۱ م آ اقدس ۲ م آ و محمد طاهر ۳ م آ فیلان ۴ م آ لازم اتباع، ۵ م آ "مزید" محذوف ۶ ب باهزر زبان
۷ م آ تواند شد، ۸ ب داراد، م آ مستدام "محذوف ۹ م آ جهاں مطاع گیتی مطیع ۱۰ م آ یوئیل

متعاقب باحرازِ شرفِ آستانبوسِ معلّی خواہد شتافت،

کیفیتِ سرانجامِ میر جملہ و کمیتِ جمعیت او را عبد اللطیف برادرِ معز الملک کہ او نیز با مومی الیہ ملاقات نمودہ و استعداد و سامانِ او را برای العین مشاہدہ کردہ، بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ خواہد رسانید، در استمالت و ترغیبِ میر مشار الیہ کوتاہی نرفتہ و نمی رود، امید کہ توفیقِ بندگیٔ درگاہِ سلاطین پناہ یافتہ بدیں سعادتِ عظمیٰ فائز شود،

حقیقتِ کمیِٔ باران در بالاسے ات از روزنامچۂ وقائع بعرضِ مقدس رسیدہ باشد، درینولا روزِ یکشنبہ بست و ہفتم بمحضِ فضلِ الٰہی و بیمنِ نیتِ حق طویتِ اعلیٰ حضرت شروع بارش شدہ، تا حالتِ تحریر کہ نصف روزِ سہ شنبہ است بلا انقطاع می بارد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت جاوداں تاباں بماناد،

۱۴۵

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و وظائفِ عقیدت و بندگی بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ چوں از مطاوئ عرضداشتِ میر محمد سعید کہ دریں ولا بخطِ معہود نوشتہ بود بوضوح پیوست کہ دنیاداران دکن بر صورتِ ارادۂ مومی الیہ اطلاع یافتہ قصدِ آں دارند کہ اتفاق نمودہ جمعیت بر سرِ او بفرستند، و او از شنیدنِ ایں مقدمہ متوہم گردیدہ، و از آنجا کہ خود را از زمرۂ دولتخواہانِ درگاہِ جہاں پناہ تصور می کند و بحبل المتینِ حمایت و اعانت اولیاے دولتِ قاہرۂ اعلیٰ حضرت توسل جستہ بدونِ حکمِ اقدس بتدبیرِ کارِ خویش نمی تواند پرداخت، امیدوار است کہ بتوجہ و عنایتِ پیر و مرشدِ حقیقی از آسیبِ دنیاداران محفوظ باشد، بنابراں ایں مرید ترجمۂ عرضداشتِ او را بحضور

---

۱ ب: بست و ششم ۲ س و ب: ندارد ۳ محذوف ۴ ب: شروع در بارش شدہ ۵ ب روزِ یکشنبہ، ۶ س: مطاوی عرضداشت. ۷ ب: دوم توسل، ۸ ب: ۔و، محذوف

تقدیر پرگنہ ندر بار بموجبے کہ قبل ازیں حکم ارفع بنفاذ پیوستہ بود بعہدۂ ملتفت خاں مقرر شود تا بپرداخت
آں قیام نماید، دیگر ہر چہ رای ممالک آرا سے خورشید ضیا دریں باب اقتضا فرماید موافق آں بعمل
خواہد آمد، عنایت[1] اضافۂ پانصد سوار دو اسپہ سہ اسپہ بالہام اللہ ولد رشید خاں باعث سر بلندی گردید[2]
خیام سپہر احتشام خلافت باوتاد خلود[3] و دوام مؤید باناد،

۷
۹۲

مرید اخلاص سرشت بعد تقدیم مراسم عقیدت[4] و ارادت ذرہ مثال بمسامع جاہ جلال میرساند کہ
ایں فدوی در خجستہ تر ساعت بورود منشور لامع النور سعادت گنجور سراسر نگاشتۂ قلم قدسی رقم خاص
مبارک سرافراز و سر بلند گردید، تسلیمات مریدی و بندگی بجا آوردہ[5] و بر مضامین شگرف آں دیباچۂ صحیفۂ عزت
و شرف و مطالب فرمان والاشان مکرمت عنواں کہ حسب الالتماس عادل خاں بر لوح طلا ثبت[6] گشتہ
مصوب نور الدین قلی پسر موسیٰ خاں بومی الیہ مرحمت شدہ[7] و از روے وفور مرید نوازی نقل آں با
نقل مکتوبے کہ بموجب حکم ارفع[8] اعلیٰ خاں جملۃ الملک بشار الیہ نوشتہ نزد ایں مرید مرسل [illegible] دیدہ بود،
آگہی یافت،

پیر و مرشد حقیقی سلامت! نور الدین قلی و سید ولی وکیل[9] عادل خاں را ہماں [illegible] کہ رسیدہ
بودند، رخصت نمود کہ بے توقف بمقصد بشتابند، در باب میر جملۂ قطب الملک انچہ رای [illegible] خورشید ضیا
عالم آراے اعلیحضرت کہ مطرح التفاتات[10] غیبی است اقتضا فرمودہ محض صواب است، اما[11] ازانکہ دریں وقت
میر مذکور از شنیدن بعض اخبار متوہم و مضطرب شدہ چنانچہ از ترجمۂ عرضداشت او کہ از [illegible] انور خواہد گذشت

[1] ب وتس عنایت، محذوف [2] تم "ہ" و، محذوف [3] تس بجا آمدد، و، تم بجا آوردہ بر [4] تم منثبت گشتہ،
[5] تم، موسویخاں۔ [6] تم مرحمت شد [7] تم حکم اقدس اعلیٰ۔ [8] تس نور الدین قلی رسید، ولی وکیل، ب نور الدین
وسیدی وکیل، [9] تس عنایات، ب التفات، تس اما ات،

عوض تقصیرات ایشان مرحمت شده، یکے از معتمدان خود را بآنجا تعین نموده سزاوار خان را اگر بیانهٔ حیاتش به تنگ رسیده باشد روانهٔ درگاه والا سازند.

پیر و دستگیر سلامت! پرگنهٔ ندربار و سلطان پور در حینے که این مرید از خدمت سراسر سعادت قبله و کعبهٔ حقیقی بدین صوب دستوری می یافت داخل دول تنخواه جاگیر این فدوی تمام عقیدت شده بود، و از آنجا که حقیقت ویرانی و برهم خوردگی پرگنات مذکوره بعرض اقدس رسید در همان ایام از دول جاگیر این اخلاص آئین بیرون آمده یرلیغ اعلیٰ حضرت بملتفت خان پیرایهٔ صدور گرفته بود که چون آن پرگنات از عدم پرداخت بیحد ابتر بدین حال رسیده، از وجه اختلال مهمات آن محال را بتفصیل معروض داشته پرگنها را خالصه کند، و در افزونی زراعت و عمارت نحوے که داند و تواند بمساعی جمیله بظهور آورد، و موی الیه افراد حاصل ده سالهٔ آن دو محال را چه از عمل خالصهٔ شریفه و چه از عمل جاگیرداران بپایهٔ سرِ خلافت مصیر ارسال داشته بود، غالباً دیوانیان بدان اوراق التفات نموده اند، و صورت حال را بمسامع جلال نرسانیده، والا ندربار را که بالفعل حاصل آن چنانچه از فرد علیحده هویداست، نود و دو هزار روپیه بیش نیست، در منشور لامع النور حید و آبادانی نوشتند، از آنجا که این مرید استرضاے خاطر ملکوت ناظر پیر و مرشد خود را مشتمل بر سعادات دو جهانی دانسته توفیق آن را اعظم عطایاے الهی و اهم جمیع مطالب تصور می کند اگر مرضی طبع مبارک چنان باشد که این فدوی عوض ده ماهه نقدی جاگیر پنج ماهه خرسند شود، درین صورت از امتثال حکم اشرف چاره نخواهد بود، والا چون سزاوار خان که خانه زاد قدیم است و هنوز از کار نرفته هوش و شعور او باقی است اگر حکم شود این مرید ندربار را باو بحال داشته عوض سلطانپور که بانعام خانه زاد مرحمت شده جاے دیگر بهمان حاصل بدو تنخواه کند، و اگر البته اد از رخصت آستان خواقین پاسبان باید نمود بر

---

۱. ق: «و» محذوف. ۲. ب: از وجه. ۳. ق: جاه و جلال.

۴. ق: در فرد جداگانه. ۵. ق: شمر.

۶. ق و ب: هوش و شعور باقی است.

طویت اعلی حضرت، دو سه باران خوب دیگر نیز میشود[1] تا مزروعات خریف بکمال رسیده نسق فصل[2] ربیع خاطر خواه صورت بیابد،

پیر و مرشد حقیقی این مرید سلامت! مرشد قلیخان بندهٔ کار آمدنی درگاه معلی است و خدمت مرجوعه را از روی امانت و دیانت به تقدیم رسانیده، در پرداخت[3] مهمات ولایت بالاگهات و آبادانی کاری دقیقه از دقائق سعی و اهتمام فرو نگذاشته، اگر دیوانیان پیشین نیز بهمین نمط توفیق جد و جهدی یافتند کار این ولایت بدینجا نمی رسید[4] ازانجا که دخل او با خرج مساوی نیست و از تصدق فرق مبارک در هندوستان فیض نشان جاگیر دوازده[5] ماهه می یافت و در دکن حاصل جاگیر او[6] شش ماهه است و[7] ازین رهگذر پریشانی بحال او راه یافته و این مرید بدون حکم اشرف اعلی نه جاگیر دیگر باو می تواند داد و نه تجویز اضافه[8] منصب می تواند نمود، اگر از پیشگاه والا باضافه سرافراز گردد یا حکم اشرف اعلی زینت نفاذ یابد که این فدوی عوض جاگیر سابق، جاگیر هشت ماهه باو تن کند، از ذره پروری و بنده نوازی اعلیحضرت دور نمی نماید، و این عنایت سبب انتظام احوال و باعث ازدیاد سرگرمی او در تقدیم مراسم خدمت خواهد شد، چون استعداد آن دارد که بعض خدمات دیگر را مثل فوجداری سرکار ماهور[9] وغیره با خدمت دیوان جمع تواند کرد و بواقعی از عهدهٔ ضبط آن برآید، اگر پرداخت احوال او بشود، جوهر خدمت گذاری او پیش ازین آشکارا خواهد گشت،

پیر دستگیر سلامت! چون راو کرن خانه زاد درگاه سلاطین پناه است و مدار او بیشتر از حاصل جاگیر وطن میگذرد، و درین ولا سبل سنگه[10] بهاتی که از بارگاه خلافت بزمینداری جیسلمیر امتیاز یافته

---

[1] م دیگر نشود، [2] م فصل ربیع هم، [3] م در مهمات پرداخت

[4] س نمی رسانید، م نمی رسد، [5] م دوازده می یافت [6] س و م - او، محذوف، [7] م - اضافه - محذوف،

[8] م ماهوا [9] س سبل سنگه بهاتی،

هویداست، بنابراں اگر در اصدارِ فرامینِ مطاعه مصحوب متعددے از ایستادہاے پیشگاہِ خلافت نوعے که بلحاظِ ملکوت ناظرِ الهام مآثر پیر دستگیر صافی ضمیر پرتو انداخته تاخیر نزود گنجایش دارد، این مرید مجدّداً[1] اور ابنوید توجهات و تلطفات بادشاهی مستبشر ساخته نشاطے مشتمل بریں مژدهٔ دولت[2] و اقبال[3] باو نوشت[4] تا مستعدِ ادراکِ شرفِ ملازمت سراسر سعادتِ اقدس گردد،

آفتابِ جهانتابِ خلافت و فرمانروائی و نیّرِ عالم افروزِ سلطنت و کشورکشائی تا بقاے دوراں[5] تابان و نور افشان باد[6]،

۹۴

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذرّه صفت بعرضِ اشرفِ اقدسِ اعلیٰ میرساند[7] که وصولِ سعادت حصولِ فرمانِ والا شان که در بابِ ارسالِ فیلانِ قطب الملک بدرگاهِ جهاں پناه و تحقیقِ تقریرِ دیانت خاں و پیش دستِ او عزِ صدور یافته بود، موجبِ مزید مباهاتِ این فدوی گردید، انشاء الله تعالیٰ مطابقِ حکمِ گیتی مطاع لازم الاتباع غرّهٔ ماه مهر فیلاں را بحضورِ پرنورِ مقدس روانه ساخته، بعد از رسیدنِ پیش دستِ دیانت خاں و برهمنانِ مقرر، در تفتیش و تنقیح[8] مقدماتے که بمسامعِ جلال رسیده نهایت سعی و کوشش نموده حقیقتِ جمیع ابواب را نوعے که ظاهر شود ببارگاهِ خلافت معروض خواهد داشت، در اکثر محالِ بالاگهات[9] پانزده شانزده روز متصل بقدر بارش شده امید[10] است که بیمنِ نیتِ حق

---

[1] ق پیشتر، م مسر، [2] ب دولتِ باقبال [3] ق و م باماد، [4] واضح ہو کہ نسخۂ م میں اسکے بعد مندرجہ ذیل عبارت زاید ہے۔

"شرحِ کیفیتِ استیلاے اشتیاق صحبت و اظهارِ شدتِ الم مفارقت از وسعت آبادِ اندیشه بیروں است، تا بتحریر چه رسد، سبحان الله! اکرانجا طرمی گذشت که با وجود خواهشِ دوامِ قرب و حضور، از گردشِ سپهر شعبده باز نیرنگ ساز، بایں روانی زبانِ حال را بدیں مقال مترنم خواهد ساخت، زیاده مشتاق مانند"

[5] ق و محذوف [6] ب تفتیح، [7] ب بالائی گهاٹ، [8] م، امید هست،

۹
۹۵

کمترین مریدانِ اخلاص آئین زمین خدمت بلب ادب بوسیده فدوی صفت بعرض معلی[1] میرساند
که ورودِ سعادت ورودِ منشور لامع النور سراسر نگاشته والا رقم خاص مبارک مشتمل بر نوید عنایت
یک لک روپیه در وجه انعام خانه زادان و پذیرائی ملتمس[2] این مرید در باب ابتیاع جواهر باعث
سرفرازی و سربلندی این فدوی[3] گردید تسلیمات بندگی و مریدی بجا آورده بشکر و سپاس تلطفات
و تفضلات[4] بی پایان اعلیحضرت رطب اللسان گشت، ایزد متعال فراوان سال سایه مکرمت
و افضال پیر و مرشد دریا نوال ابر مفارق مریدان و خانه زادان مبسوط دارد، در باب تقسیم مبلغ مذکور
بموجب حکم اقدس عمل خواهد نمود،

قبلهٔ مرادات سلامت! این مرید بمقتضای یرلیغ عالم مطیع که قبل ازین برای بازیافت
تفاوت نرخ هون مقرری پیشکش قطب الملک بر شد قلیخان صادر شده نشانی بمومی الیه نوشته
مصحوب یکی از ملازمان خود فرستاده، درین ولا عرضداشت او را که در جواب نشان سطور نموده
نیز بحضور پرنور[5] ارسال داشته تا هرچه رای خورشید ضیاء مملکت پیرای اعلیحضرت درین باب اقتضا
فرماید مطابق آن بعمل آید،

پیر دستگیر سلامت! در حالت تحریر این عرضداشت از عریضهٔ عبداللطیف حاجب گلکنده
بوضوح پیوست که قطب الملک دوم شهر حال محمد امین پسر میر جمله را که برسم معهود پیش او در رفته بود
گرفته در قلعهٔ گلکنده محبوس ساخته، ازانجا که استماع این خبر سبب مزید اضطراب و توهم میر مشار الیه خواهد
شد و از کوته اندیشی قطب الملک دور نیست که آسیبی به پسر او برساند، اگر این مرید بزودی بارشاد

۱؎ ق: متعلی محذوف. ۲؎ ق: اطلاع. ۳؎ ق: مرید. ۴؎ ب: سرفرازی . . . . تفضلات
محذوف. ۵؎ ق: پرنور والا.

بتقریبِ مناقشۂ حد و شیون که بواسطۂ قربت و جوار بیکانیر و جیسلمیر قدیم میان ایشان است، از معاملۂ ستیز و پرخاش درآمده و ازیں امر خللی در وطن او بهم رسیده، اگر بزمیندار مذکور حکم آفتاب شعاع صادر گردد که قدم از حد خویش فراتر نگذاشته من بعد پیرامن مناقشه و جدال نگردد، موجب سربلندی او وسبب رفع فساد خواهد بود،

آفتاب عالمتاب خلافت وکشورکشائی از افق عظمت و فرمان روائی تابان بماناد،

۹۴

آداب عقیدت بجا آورده ذرۂ آسا بموقف عرض اقدس اعلی میرساند که بموجب حکم جهان مطاع عالم مطیع سزاوار خان را بدرگاه سلاطین پناه رخصت نمود که باستلام عتبۂ خلافت سعادت اندوز جاوداں گردد، و چوں شفقت الله پسر او جدائی پدر را نتوانست بخود قرار داد، بنا بر آں او نیز دستوری یافت که با والد خویش برود، اگر شائستگی خدمتے حضور داشته باشد، زهے شرف او، والا حسب الالتماس بدیں صوب خواهد شتافت،

پیر و دستگیر سلامت! از آنجا که سزاوار خان بندۂ قدیم و خانه زاد باخلاص اعلی حضرت است، ونقد جوانی را صرف خدمت ایں آستاں خواقین پاسباں نموده و همیشه با جمعیت موافق ضابطۂ تنخواه مرجوعه پرداخته، امید که بمقتضائے ذره پروری فراخور حسن عقیدت وسبق بندگی مشمول تفضلات بیدریغ قبلۂ جهانیاں گردیده بنظر عنایات پیر و مرشد حقیقی که بهار آمال و امانی و اقاصی و ادانی ست جوانی از سر گیرد،

آفتاب عالمتاب خلافت از افق عظمت تابان بماناد،

---

۱ م حد و بیم، ب: حد و بیم، و در نسخۂ م بر حاشیه نشسته که سیون در زبان هندی حد را گویند، ۲ تن و ب قریب، ۳ م قدیم ب قدم از حد خویش فراتر نگذاشته باشد بوده پیرامن مناقشه، ۴ تن - و، محذوف،

فرمودۂ اقدس بعمل آوردہ نشانے مشتمل[1] بر امید و بیم بدست یکے از ملازمانِ معتمد خود بہ قطب الملک ارسال خواہد داشت، و بہادی داد خاں نوشت کہ تعلقۂ قندھار رسیدہ در آنجا عنان باز کشد، و متعاقب ہمیں کہ زمیندار دیوگدہ آمدہ ملازمت کند خانہ زادِ اعلیٰ حضرت را با بقیۂ عساکر نصرت ماثر دستور خواہد داد کہ بداں صوب شتابد و گر قطب الملک توفیقِ اطاعت نیافتہ بموجب حکم اقدس عمل نہ نماید و تنبیہ او ضرور شود، یا عادل خاں در صددِ امدادِ او در آید، ایں مرید خود نیز عازم آنحدود خواہد گشت، انشاء اللہ تعالیٰ او را از خوابِ غرور و پندار بیدار خواہد ساخت، دریں صورت او را نگاہ داشتنِ ولایت متعلقۂ خویش دشوار خواہد بود، چہ جائے آنکہ میر موما الیہ را از ادراکِ ایں سعادت مانع تواند آمد،

قبلہ و کعبۂ دو جہانی ایں مرید سلامت! عرضداشتِ سابق کہ از نظرِ مبارک گذشتہ خطِ ایں غدوی است، چوں دراں ایام نر انگشتِ دستِ راستِ ایں مرید آزار داشت خوب نوشتہ نشدہ، اگرچہ خانہ زادِ اعلیٰ حضرت نیز بمقتضائے سن و سال بدنمی نویسد لیکن ایں فدوی کہ ہرگز دریں مدت حتی المقدور قلم غیرے را در تحریرِ عرائض محرم نہ ساختہ چگونہ راضی خواہد شد کہ عرضداشت بخطِ خانہ زاد یا دیگرے نوشتہ شود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشورستانی از افقِ تائیداتِ سبحانی تابندہ باد،

۱۱
۹۷

کمترینِ مریدانِ اخلاص آئیں مراسمِ مریدی و بندگی از صفائی طویت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ ایں فدوی چنانچہ قبل ازیں معروض داشتہ پیش از ورود

[1] مراسم مشتمل محذوف۔ [2] تم نسخوں میں یہ خط یہ ختم ہو جاتا ہے اور اسکے بعد یہ دعائیہ جملہ ہے، "آفتاب سلطنت و جہانبانی و کشورستانی تاباں و درخشاں باد"۔ [3] تب ازہ سابق کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ارداشت، محذوف

تدبیر این کار سرفرازی باید بصلاح اقرب است،

آفتاب جهانتاب خلافت تا بقاے دوران تابان بماناد،

۱۰/۹۶

مرید اخلاص سرشت بعد ادای وظائف عقیدت و ارادت ذرّه آسا بعرض اقدس اعلی
میرساند که این عقیدت آئین اول روز سه شنبه بیست و نهم شهر صفر ختم[1] بالظفر بوده و سعادت آمود
منشور لامع النور سراسر نگاشته کلک جواهر سلک دربار که مصحوب محمد شریف یساول در جواب عرضداشت
این مرید پیرایه صدور گرفته بود سربلند گردیده تسلیمات بندگی بجا آورده[2]، برقدسی احکام آگهی یافت
به بلیغ معلّی بنفاذ پیوسته که آن مرید لشکرے را که بر سر جانبه[3] تعین نموده دستوری دهد که بحوالی[4]
قلعه قندهار رفته در انجا توقف نماید[5] و گر مناسب داند خود والا پسر کلان خود را بقندهار بفرستد و نشانی
بقطب الملک بنویسد که میر محمد سعید و پسر او را اعلی حضرت داخل بندهاے درگاه جهان پناه نموده اند
باید که پرسش را روانه این جانب نماید، و الالشکر ظفر اثر را بگلکنده رسیده داند،
پیر دستگیر سلامت: چون این مرید افواج قاهره را از دو طرف بولایت جانبه[6] فرستاده بود
و زمینداران انجا طوفان حوادث را از جمیع جوانب بخود[7] محیط یافته از در عجز و الحاح درآمده یقین نمود
که تمامی افیالے که در تصرف اوست نزد این مرید بیاید و بقایاے پیشکش سرکار گردون مدار
را صورت دهد، چنانچه عن قریب باتفاق مرزا خان بحضور این فدوی خواهد آمد، بنابران این مرید پیش
از اطلاع بر حکم گیتی مطاع بیمن شاگردی مرشد کامل به هادی داد خان نوشته بود که با همراهان
خویش و جمعے از جمله فوج مرزا خان که با و خواهند پیوست بسرحد ولایت گلکنده برود، اکنون مطابق

[1] تم ختم بالخیر والظفر [2] تم و برقدسی احکام [3] تم جانده [4] تم بحوالی قندهار [5] تس نماید [6] تم جانده،

[7] تب بجنود،

قبلۂ امانیِ جہانیاں سلامت! اگرچہ ایں مرید مطابقِ حکمِ گیتی مطاع بست و سہ لک دام طلب بپانصدی ذات اضافہ لمنفعت خاں را از قرار ہشت ماہہ تنخواہ مینماید لیکن چوں نود و چہار لک دام جاگیر سابقِ او دریں صوبہ کم حاصل است، و درین مدت با مدادِ حصول جاگیر ہندوستان بسری بردہ اکنوں حاصل تمامی تیول و تشنا ہر نمی آید با وجود آں با ضابطۂ ایں صوبہ نود سوار زیادہ بر سابق او داغ باید رسانید و قبل ازیں بعض بندہا کہ عوض جاگیر سیر حاصل ہندوستان در یں صوبہ یافتہ اند جاگیر ہفت ماہہ عنایت شدہ و مومی الیہ خانہ زادِ کارآمدنی است بنا براں اگر تنخواہِ کل طلبِ او دریں صوبہ از قرار ہفت ماہہ مقرر گردد از تفضلات اعلیٰ حضرت دور نخواہد بود، و از انجا کہ پرگنہ یا تو دہی از ابتدائے فصل خریف کہ حصول آں نسبت بفصل ربیع بسیار کم است باو تن شدہ بود، و الحال کہ آں پرگنہ از ابتدائے ربیع ازو تغیر می شود، نقصان کلی باو عاید خواہد گشت، امیدوار است کہ پرگنہ مذکور از ابتدائے فصل خریف بخالصہ شریفہ منتقل شود و عوض آں از فصل مذکور دریں صوبہ باو مرحمت گردد، دیگر ہرچہ حکم شود موجب سرفرازی خانہ زاداں است۔

۱۲
۹۸

کمترین مریدانِ اخلاص سرشت بعد ادائے وظایف عقیدت و آدابِ ارادت صفت ذرہ بعز عرض اقدس اعلیٰ میرساند کہ ایں فدوی آخر روز سہ شنبہ بست و ہشتم ماہ دی مطابق بست و ہشتم ماہ ربیع الاول بورودِ سعادت امود و منشور لامع النور کرامت گنجور سراسر رقم کلک درربار جواہر نثار کہ اولیں چہار دام و دومین نوز دہم ماہ دی در جواب عرائض ایں بندۂ عقیدت آئین زینت نگارش یافتہ بود، با نقل فرمان لازم الاذعان کہ مصحوب دو گرز بردار تقطب الملک صادر شدہ سرفراز و سربلند گردیدہ تا رک مباہات باوج سموات افراخت و ازیں کہ حکم جہاں مطاع گیتی مطیع بر طبق خواہش و ارادۂ ایں مرید شرف نفاذ گرفتہ

ــــہ سش "و" محذوف ــــہ سش تضاف اللہ ــــہ تب نفر،
ــــہ تب ہشتم،

فرمانِ عالیشانِ اخیر نشانے بحاجب مقیمیِ گلکنڈہ نوشته بود که قطب الملک را از مضمون آنکه منطوقِ حکم
والاے منشورِ سابق است آگهی بخشیده بگوید که پسرِ میر جمله را با متعلقانش از قید بر آورده تا رسیدنِ حکم از
پیشگاهِ خلافت معترض نگردد، چوں دریں ولا از نوشتهٔ حاجبِ مذکور ظهور پیدا شد که قطب الملک از قبولِ
ایں معنی سر باز زده راضی نیست که پسرِ میر جمله را رها سازد و از بسکه غبارِ غرور و پندار چشم او را از دیدنِ راهِ
صواب پوشیده امیر مذبور را نیز حتی الامکان نخواهد گذاشت که قصدِ استلامِ عتبهٔ خلافت نماید، بنا بر اں ایں
مرید بموجبِ یرلیغِ معلّٰی براے اتمامِ حجت نشانے مصحوبِ ابو القاسم مشرفِ توپخانهٔ پادشاهی که
خالی از فهمیدگی نیست و یکے از معتمدانِ خود بقطب الملک ارسال داشته، اوّل شبِ پنجشنبه بستم شهرِ حال
خانه زادِ درگاهِ سلاطین پناه محمد سلطان را با بعض بندها که اینجا بودند و ملازمانِ خود رخصت نمود که بتاندیر
رسیده عنان باز کشد، و بهادیل خاں نوشت که با تمامیِ بندهاے درگاهِ آسماں جاه که بر سرِ جاتیه تعین
شده بودند، و نیز هر او فراهم آمدند بخانه زاد ملحق شود، و اسد الله ولدِ میر فضل الله را که خانه زادِ شاهی خوش
سلوک است، با پانصد سوار نزدِ زمیندارِ چاندا فرستاد که او را با جمعیتش همراه گرفته بدال سرحد برد، تا
اگر میر جمله از آں راه عازمِ درگاهِ سپهر بارگاه گردد، او را با خود بیاورده، و متعاقب مرزا خاں را که با زمیندار
جاتیه در راه است دستوری خواهد داد که او نیز بخانه زادِ درگاهِ سپهر بارگاه بپیوندد،
و از آنجا که خاد خاں با وجودِ اطلاع بر مضمونِ نوشته و دستور العمل که حسب الحکم الاعلیٰ بود خود را
بخوابِ خرگوش انداخته در فکرِ تهیهٔ اسبابِ امدادِ حاکمِ گلکنڈہ است و شاید که قطب الملک بمقتضاے
بدمستیِ بادهٔ غفلت باعتمادِ اعانتِ او در امتثالِ حکمِ لازم الاتباع تهاون جائز دارد، اراده ایں مرید
چنان است که خود نیز دریں نزدیکی بموجبِ یرلیغِ اقدس بقصدِ سیر و شکار عزیمتِ آں حدود نموده
اگر قطب الملک بعد وصولِ نشانِ ایں مرید در فرستادنِ پسرِ میر محمد سعید ایستادگی کند، انشاء الله
تعالیٰ سزاے ناسپاسی و کفرانِ نعمت در کنارِ او گذارد،

ازانجا عنقریب داخلِ ولایت گلکنده خواهد گشت؛ این فدوی برای احتیاط محمد طاهر را که از بندوبست مهماتِ برهان پور خاطر جمع ساخته پانزدهم این ماه نزد این مرید آمده بود هفدهم رخصت نموده که بسرعت هرچه تمامتر خود را بدو رساند۔

پیرودستگیر مرشدِ صافی ضمیر سلامت! کیفیت وسعت و آبادیٔ مملکتِ قطب الملک که مشتمل است بر چندین معادن از الماس و بلور وغیرها بر اعلیحضرت پوشیده نیست؛ درین وقت که او قدر عنایات تفضلاتے که از پیشگاه خلافت دربارهٔ او مبذول گردیده ندانسته و حقوقِ نعمت را بعقوق بدل کرده از شاه راهِ اطاعت انحراف جسته و میر جمله از آن طرف بابجمعیتے شایسته و توپخانهٔ لائق و فیلان بسیار می آید؛ اگر این چنین قابو که پس از مدتے بدست افتاده و شاید دیگر میسر نشود از دست رود عین صلاح است بر تقدیرے که را و عرض والتماس بهم سازیٔ دنیاداران که عرائض بدرگاهِ والاجاه فرستاده تمهیدِ پیشکشهاے گرامیه خواهند نمود مسدود گردد و دیگرا از طرفے درین مهم دخیل نشود باتوفیقِ ایزدی و توجه پیر و مرشدِ حقیقی باسهل وجهے آن مملکت با آنچه میر جمله از ولایتِ کرناتک گرفته و کمتر از ملکِ گلکنده نیست با نفائس و نوادرِ موفور از جواهر و افیال و خزائن و دفائنِ نامحصور و معادن و بنادرِ بسیار بحوزهٔ تصرف بندهاے درگاهِ سلاطین پناه درآمده فتحِ نمایان که مورثِ منافعِ دنیوی و اُخروی است نصیبِ اولیاے دولتِ ابد پیوند خواهد گشت، دیگر هرچه راے جهان کشاے عالم آراے اقتضا فرماید محض صواب است؛

مرشدِ دارین سلامت! چون درین ولا از نوشتهٔ حاجب بیجاپور هویدا گردیده که عادل خان باوجود اطلاع بر حکم لازم الاتباع از خبثِ طینت قصدِ آن دارد که در مقامِ امدادِ قطب الملک درآمده جمعے را بکومکِ او بفرستد بنابران این مرید نشانے بحاجبِ بیجاپور مذکور ارسال داشت تا او را از

۱؎ م: لائق محذوف ۲؎ ن: گراہند ۳؎ م: باتجه
۴؎ م: مذبور

حیات دوبارہ یافت پس ایں فدوی بیمن تربیت مرشد کامل آگاہ دل نوسے کہ بخاطر مقدس سیدۂ
تکیہ بر حکم فرمان معلی کہ محمد شریف بیادل رسانیدہ بود نمودہ می خواست کہ ہشتم ربیع الاول خود برجناح
استعجال بصوب حیدرآباد شتابد لیکن چوں زمیندار رحابتہ کہ بتقریب فیلان پیشکش بتانی قطع منازل
مینماید نیامدہ بود بنابراں ایں مرید برآمدن خود را آں تاریخ موقوف داشتہ خانہ زاد اعلیحضرت را بآں
طرف دستوری دادہ بود کہ بسرحد رسیدہ اگر قطب الملک پسر میر جملہ و متعلقان اورا خلاص نساز د بے
توقف بحیدرآباد در آمدہ بموجب حکم اقدس کام و ناکام محبوساں را از قید برآورد متعاقب ایں مرید را
نیز رسیدہ داند اکنوں کہ زمیندار مذکور بست و سوم شہر حال بامرزا خاں ایں فدوی را خواہد دید و ایں
حکم عالم مطاع جہاں مطیع کہ آرزوے دردو آں داشت از روے محض کرامات بصدور پیوستہ
خاطر ایں مرید از اندیشہ آنکہ مبادا ایں دنیا داران محیل دکن از را مکر و تزویر وسائل آنکہ بتقبل متناقضے
گراں ایں مقدمہ را کہ از اتفاقات حسنہ است برہم زنند ایں مرید بعد از رسیدن بسرحد منفعل برگشتہ
در نظر دنیا داراں خفیف شود و ایں معنی سبب مزید نخوت و غرور آنہا گردد اطمینان یافت انشاء اللہ
تعالی مطابق فرمودہ عمل آوردہ بست و چہارم شہر حال پیش خانہ را بیروں خواہد فرستاد از آنجا
کہ منجماں ساعت نزدیکتر از روز مبارک دوشنبہ سیوم ربیع الثانی نشاں نمی دہند ضرورۃ تا آں زماں
توقف نمودہ بساعت مختار جریدہ متوجہ مقصد خواہد شد و در طے مراحل سرعت بکار بردہ تا حیدرآباد
عنان باز نخواہد کشید و بعنایت الہی و اقبال لایزال پیر و مرشد حقیقی سزاے ایں بے ادبی و جسارت
کہ منشاے آں کفران نعمت است بوجہے کہ شاید در کنار مرزبان آنجا خواہد گذاشت،

خانہ زاد اعلیحضرت روز سہ شنبہ کہ منشور مطاعہ شرف وصول ارزانی داشت بناندیر رسیدہ

---

[۱] س۔ چوں [۲] ب۔ برجناح استعجال،

[۳] تم۔ عالم مطیع جہان مطاع۔

تتمۂ بقایاے عمل صوبه داران سابق[1] با پیشکش مقرری هر ساله بتمامه سال آینده جواب گفته بعد ازاں سال بسال وجه پیشکش را بے تعلل و اهمال خواهد رسانید و پرگنهٔ چند از محال متعلقهٔ خود جدا کرده بکار طلب تهانه دار گهیر له[2] سپرده که محصول آں را در زر پیشکش منضبط می نموده باشد، و تهانه دار مذکور نیز مستقیل[3] است که اگر وجه پیشکش بایں طریق سرانجام نیابد او از عهدهٔ جواب برآید، زمیندار مذکور جمعیتے خوب همراه آورده از روے صدق بندگی و دولتخواهی خواهش آں دارد که دریں مهم با اولیاے دولت شریک بوده از ایں مرید جدا نشود، ایں فدوی او را با جمعیتش[4] را با خود نگاه خواهد داشت و اگر پنج لک روپیه که امسال او را باید رسانید رعایتے باید نمود خواهد کرد،

قبله و کعبهٔ دو جهانی! ایں مرید سلامت! راؤ کرن که بر سر ولایت جوار رفته بود، بسیار سپاهیان آں سرزمین در آمده تردد خوبی کرده باقبال لایزال اعلیٰ حضرت زمیندار انجا عاجز شده آمده او را دید و مشار الیه اراده نموده که دریں چند روز بندوبست آں ولایت پرداخته بایں مرید ملحق شود،

ایں فدوی شب بست و چهارم پیش تهانه را بیروں فرستاده انشاء الله تعالیٰ بساعت مقرر روانه خواهد شد، خانه زاد اعلیٰ حضرت با جمعے از بندها بست و سیوم ایں ماه از نانذیر بصوب حیدرآباد شتافت، چوں ایں مرید بتوفیق الهی بموجب حکم اقدس بسرعت تمام طے مسافت خواهد نمود، امیدوار است که متعاقب به حیدرآباد برسد،

دریں ولا از نوشتهٔ حاجب بیجاپور بوضوح پیوست که عادل خاں سپاه خود را از اطراف طلب نموده درپے جمع اسباب او بار خویش است و بتحریک اغواے جمعے کوته اندیش لشکر باعانت و کمک قطب الملک خواهد فرستاد و سیوا پسر ساهو بهوسله که در محال متعلقهٔ خود که در سرحد جنیر است می باشد، دراں حدود شورش انداخته،

[1] ب: لکهره. [2] ن: مستقل، [3] ایں فدوی او را با جمعیتش را خود نگاه داشت. اگر در پنج لک که امسال، [4] ق: با جمعیتش با خود

بخاصیت عاقبت نافرمان بروادی تخویف نموده از آن اندیشه باز دارد و اگر مومی الیه بنیه غفلت از گوش هوش بر نیاورده ترک این اراده نکند انشاء الله تعالی بیمن توجه قبله و کعبه دو جهانی که همواره شامل حال مریدان است او را نیز باتفاق خان سعادت نشان نوعے که باید تنبیه خواهد نمود،

سایهٔ بلند پایهٔ خلافت تا قیام ساعت بر فرق بندها و مریدان بسوط باد

۱۳
۹۹

فدوی اخلاص سرشت وظائف عقیدت و بندگی بجا آورده ذره صفت بذروهٔ عرض اعلے میرساند، عرضداشتے که این مرید پیش از ین جواب دو منشور لامع النور بوالا درگاه نموده شب بست و دوم مصحوب محمد مرادی یساول که یک فرمان عالیشان بدست او صادر شده بود ارسال داشته از نظر اطهر گذشته باشد، از آنجا که محمد میرک گرز بردار حامل منشور دیگر بسیار جلد رسیده بود و برائے نفس راست کردن دو سه روز او را نگاهداشته رخصت نمود،

پیر و دستگیر سلامت! زمیندار جاتیه با مرزا خان آمده این فدوی را دید و بست زنجیر فیل نر و ماده که در تصرف داشت باخود آورده قسم یاد میکند که سوائے آن فیل دیگر نزد او نیست، و گر ظاهر شود یا کسے نشانے دهد مجرم باشد، و زمیندار چانده دو دانا یک وکیل او که بدرگاه جهان پناه رسیده بود باتفاق پیش هادی داد خان ظاهر ساخته که آنها را از کیفیت فیل جتا شنکر و غیره افیال جاتیه اطلاعے نیست و خلاف بعرض مقدس رسیده، چنانچه این معنی از عرضداشت خان مذکور که درین باب باین شرح نموده بود بعینه از نظر انور خواهد گذشت هویدا است،

وحقیقت وصول پیشکش بادشاهی که از بقایا و حال بر ذمه زمیندار جاتیه است این صورت دارد که مومی الیه درین سال پنج لک روپیه از نقد و جنس و اصل خزانهٔ عامره خواهد ساخت و تعهد نمود که

سه نسخهٔ تم یہاں پر یک بیک ختم ہو جاتا ہے،

در قلعۂ احمد نگر معطل بود، دریں وقت کہ جمعیت در کار است این مرید او را پیش خود طلب داشته چون از خانہ زادانِ معتمد که این قسم خدمات را با او تواں فرمود در حضورِ این فدوی بجز ملتفت خان دیگرے نبود بنابراں موی الیہ را کہ از روے کار طلبی میخواست دریں مہم ازیں مرید جدا نشود[۱] طوعاً و کرہاً راضی ساخته حراست احمد نگر را باو تفویض نمود و پانصد سوار دوبیست سوار دو اسپه سه اسپه بر منصب او اضافه تجویز رفت تا[۲] از اصل و اضافه بمنصب دو ہزاری پانصدی و یک ہزار سوار و دو صد سوار دو اسپه سه اسپه سر فراز گردیده بمراسم خدمتِ مرجوعه بپردازد و از آنجا که مرشد قلی خاں خدمتے دیوانی بالا ئی گھات چنانچه باید بتقدیم رسانیده و از عہدۂ دیوانی محال پایاں گھات نیز بیروں می تو انست آمد و برائے تمشیت این کار بہتر از وے در نظر نبود خدمتِ دیوانی آں جا از تغیر ملتفت خاں باو مقرر کرده پانصدی ذات و دوبیست سوار از منصبِ او اضافه تجویز نموده تا از اصل و اضافه بمنصبِ[۳] دو ہزاری ذات و یکہزار سوار سر بلندی یافته خدماتِ مرجوعه را بواقعی بجا تواند آورد، اگر بدرجۂ قبول موصول گردیده شرف پذیرائی یابد از مرید نوازی و بنده پروری دور نخواہد بود،

آفتاب عالمتابِ خلافت از مطلعِ جہانبانی و کشورستانی تاباں بماناد،

۱۵
۱۹

کمترین مریدانِ فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده فرق آسا بعرضِ مقدس معلی میرساند که دو منشور لامع النور اولیں بخطِ پیرانِ عطار رقم در جوابِ عرضداشت این مرید و دو میں نگاشته کلکِ گہربار جواہر سلک یا[۴] دو نقل فرامینِ مطاعه و خلعتِ خاص مبارک مصحوب قاضی عارف متواتر شرفِ صدور ارزانی داشته سرمایۂ افتخار و امتیاز این مرید گردید تسلیماتِ بندگی بجا آورده بوصولِ آں عطایای

---

[۱] ب جدا نشود [۲] ستس و ب "از" محذوف، [۳] ب نگاه داشته، [۵] ستس و دو نقل،

سایۂ بلند پایۂ خلافت بر مفارقِ ساکنانِ ربعِ مسکون مبسوط بماناد،

۱۴۱
۱۰۰

آداب عقیدت و بندگی بجا آورده ذرہ مثال بسامعِ جاه و جلال میرساند که این فدوی توئے
که قبل ازیں معروض داشته تکیه برعنایتِ ایزدی و اقبالِ لایزالِ پیرو مرشدِ حقیقی نموده روز مبارک
دوشنبه سیوم ربیع الثانی که تاریخ وصولِ خانه زاد بنواحیٔ گلکنڈہ است از دولت آباد برآمده عازم آنحدود
گردید و بموجب حکمِ ارفع اعلیٰ درسطے مسافت سرعت بکار برده انشاء الله تعالیٰ بچارده پانزده روز
بآنجا خواهد رسید،

قبلۂ دوجهانیِ ایں مرید سلامت! قطب الملک باوجود اطلاع برکیفیتِ حکمِ گیتی مطاع واستماع
خبرِ رسیدنِ خانه زاد بآندیار از نخوتِ و پندارِ خود و استظهار[1] و اعتقاد که بر امدادِ عادل خاں دارد تا
حال پسرِ میر جمله را از قید برنیاورده دست از وے باز نداشته و آنچناں مغلوبِ خوابِ غفلت و
غرور است که اصلا از وخامتِ عاقبتِ نافرماں برداری و کفرانِ نعمت اندیشه نمی نماید، درینولا از
نوشتۂ حاجب معتمدیٔ بیجاپور اخبارِ آنجا و صورتِ قصدِ حاکمِ آں ولایت هویدا گردید، چوں ایں مرید نوشته
مذکور را مصحوبِ خاں نموده، اگر موی الیه تمام اخبار را داخلِ واقعه کرده باشد از روزنامچۂ وقائع فرستاده
او بعرض[2] مقدس خواهد رسید،

پسرِ را ناکه پدرش اورا با جمعیتِ خود بدکن فرستاده، آمده ایں مرید را دید، طفلِ پنجساله ایست
بقدرِ هوشے دارد، و دریں سفرِ نصرت اثر با تمامیِ جمعیت که می گویند پانصد سوار است همراه ایں فدوی
خواهد بود،

کعبۂ آمالِ عالمیاں سلامت! از آنجا که شاه بیگ خاں بندۂ پیش منصب با جمعیت است

[1] ب استطهار [2] ب او بعرض . . . . بد فرستاده، محذوف،

فرمان نماند،

ظلِ ظلیلِ خلافتِ جہانبانی ابداً تظلیل[1] بماناد،

۱۶/۱۰۲

مرید اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت وارادت از خلوصِ نیت بجا آورده ذرہ مثال مبیع
جاہ وجلال میرساند کہ این مرید بموجب حکمِ جہانمطاع کوچ درکوچ طے مسافت نموده از اورنگ آباد
نانديڑ را منزلِ ششم قرار داده بسرعت روانه بود که درین اثنا از عرضداشتِ خانه زادِ والا درگاه
بوضوح پیوست که بعد از رسیدنِ او بیدو منزلِ حیدرآباد قطب الملک پسرِ میر جملہ را با متعلقان بہمان
قلعہ کہ مقید بودند از قید برآورده بعبد اللطیف حاجب مقیمی وابو القاسم وسید علی فرستادہاے این
مرید سپرد، از نجہست[2] این فدوی بخانه زادِ اعلیٰ حضرت نوشت کہ چون قطب الملک پسرِ میر جملہ را رہا
کرده او در نواحیٔ حیدرآباد جاے مناسب سپاہیانہ اختیار نموده بموجب حکمِ اقدس تا رسیدنِ میر جملہ
دران مکان توقف نماید واز آنجا کہ تا حال جوابِ عرض داشتِ این مرید کہ شب بست و دوم ربیع الاول
مصحوب محمد مراد یساول فرستاده شرفِ صدور نیافتہ بود قصدِ آن داشت کہ با نتظارِ وصولِ فرمانِ
لازم الاذعان از آبِ گنگ گذشتہ دو سہ روز مقام نماید و مطابق آنچه حال خبر رسید کہ قطب الملک
پیش از وصولِ خانه زاد بنواحیٔ حیدرآباد متوہم وہراسان گردیده شب چہارشنبه پنجم گریختہ در قلعۂ گلکنڈه
متحصن گشت وفرداے کہ خانه زادِ اعلیٰ حضرت می خواست کہ بر تالابِ حسین ساغر کہ از شہر یک و
نیم کروه است فرود آمده نوعے کہ مامور است تا آمدنِ میر جملہ در آنجا بسر برد، قریب شش ہزار سوار
وده دوازده ہزار پیاده تفنگچی وباندار وغیره از ملازمانِ قطب الملک در برابرِ لشکر فیروزی اثر آمده
آغازِ شوخی واظہارِ جرأت وجسارت می نمایند وبے باکی را از حد برده پیش می آیند و باستعمالِ آلات

---

[1] ب ابدی تظلیل، [2] ب ازین جہد [3] ب بشب، [4] ق و ب یافتہ

شگرف سعادت اندوز گشت،

پیر و مرشد حقیقی سلامت! ایں فدوی آخر روز مبارک دوشنبہ سیوم شہر حال کہ پورو د فرمان عالیشان اخیر و عنایت خلعت سراپا مکرمت سرفرازی یافتہ بود باعتقاد تائیدات ربانی و توجہات باطن فیض موطن قبلۂ دو جہانی از اورنگ آباد برآمد و فرداے آں مقام نمودہ کوچ در کوچ روانۂ مقصد شد، انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بنواحی گلکندہ خواہد رسید، خانہ زاد و اعلیٰ حضرت امروز کہ جمعہ ہفتم ماہ است داخل حیدرآباد شدہ،

قبلۂ ایں مرید سلامت! قطب الملک با وجود اطلاع بر مضمون نشان ایں مرید کہ قبل ازیں بموجب حکم جہاں مطاع باو ارسال داشتہ بود تا حال پسر میر جملہ را رہا نکردہ عرض داشتے کہ میر مذکور در جواب نشان ایں فدوی کہ مشتمل بر نوید عنایات و تفضلات بادشاہی بود فرستادہ روز مبارک مز بور رسید، ترجمۂ آں با ایں عرض داشت از نظر انور خواہد گذشت،

پیر دستگیر سلامت! دریں ولا از عریضۂ حاجب مقیمی بیجاپور بوضوح پیوست کہ عادل خاں اگرچہ بحسب ظاہر چناں وامی نماید کہ او را با امداد و اعانت قطب الملک کارے نیست لیکن نہانی در مقام تہیہ اسباب کمک درآمدہ مردم خود را بسر حدہا تعین ساختہ و جمعیت را از جا بجا طلبیدہ در استحکام برج و بارۂ قلعۂ بیجاپور و سائر قلاع متعلقۂ خود و سرانجام توپخانہ بجد است و خان محمد غلام دہ سر لشکر او کہ در ولایت کرناٹک می بود از انجا آمدہ با او ملحق شدہ در پئے جمع سپاہ است و مدار کار بر دو روی و نفاق گذاشتہ آنچہ بر زبان او می گذرد، دلش را از آں خبرے نیست، امید از کرم ایزد متعال جل شانہ چناں است کہ ایں حق ناشناسان ناسپاس کہ سر از اطاعت و امتثال حکم معلیٰ پیچیدہ اند از گرانی خواب غرور و پندار بیدار شدہ بپاداش اعمال خویش گرفتار آیند کہ من بعد احدے را مجال اندیشۂ ارتکاب خلاف

لہ ب: اخیر عنایت و خلعت سہ ب: پنہانی سہ ب: قلاع، سہ ب: کشیدہ اند،

جز تمرد و عصیان امرے دیگر نبوده و نیست بانتزاع مملکتِ او حکم نفرمایند، جواهر و فیال و نقود و اجناس که بعد از حبس پسرِ میر مذکور ضبط نموده و لشکر کار گردوں مدار متعلق است و بست و دو لک روپیه که از بقایائے پیشکشِ مقرری بر ذمهٔ او مانده با پیشکش خوبی از وے گرفته مراجعت خواهد نمود،

لیکن چوں هر دو دنیاداران دکن نمی خواهند که میر جمله با آں همه سامان و سرانجامے که از هر قسم دارد و بر خصوصیاتِ آں مرز و بوم مطلع است بدرگاهِ سپهر بارگاه برود و قطب الملک قبل ازیں ملا عبد الصمد وکیلِ خود را بعتبهٔ خلافت فرستاده بوساطتِ او بعض ملتمسات معروض داشته بود، و دریں وقت که کار برو تنگ گردیده و زوالِ ملک و دولتِ خود را برای العین می بیند وسائل انگیخته و از در عجز و الحاح در آمده در بابِ نجاتِ خویش عرائض بوالا درگاه ارسال خواهد داشت و تعهدات نموده التماسِ صدورِ فرمانِ عنایتِ مملکتے وسیع مشتمل بر چندیں قلاع و خزائن و دفائن که میر جمله بفراوان سعی و اهتمام از زمینداران کرناتک مستخلص ساخته خواهد کرد، و پذیرائی ملتمساتِ او در تمشیتِ ایں مهم عمده و آمدنِ میر مذکور مخل است،

ایں مرید امید چناں دارد که تا رسیدنِ پسرِ مومی الیه و ظهورِ بعض مراتبِ دولتخواهی و وصولِ ملتمسات او تعویق افتد و عرض و التماسِ اهلِ غرض در بارهٔ او مسموع نشود تا ایں مطلبِ سترگ که از اتفاقاتِ حسنه است موافقِ خواهشِ خاطرِ ملکوت ناظرِ مرشدِ کامل آگاه دل که بدانشِ خداداد و خردِ صواب اندیش از آغازِ هر کار انجام آں را در می یابند صورت پذیرفته، اضعاف آنچه بتوسطِ وکلائے قطب الملک بعرضِ مقدس برسد بوجهے که اعلیٰ حضرت به پسندند و سببِ مجرائی نیکو خدمتی ایں فدوی گردد، بحصولِ پیوندد

و گرچه پیر و مرشدِ حقیقی بدولت و سعادت کیفیتِ ایں حسنِ اتفاق و قابو را بهتر از آنچه فکر و اندیشهٔ مریدان و بندها بداں تواند رسید می دانند و پیداست که پیش از آمدنِ میر جمله که ایں مرید نشانهائے متواتر مصحوبِ معتمدان بطلبِ او فرستاده، و کلائے قطب الملک کافر نعمت عصیاں کیش چگونه در حضورِ اقدس رو خواهند یافت و ملتمسات دور از کارِ او چه سان بمعرضِ پذیرائی خواهد

کارزار می پردازند و خانہ زاد حضرت از مشاہدۂ این حال لاعلاج افواج را توزک نمودہ پیش ارد و ایستادہ

محمد بیگ دارو غۂ توپخانہ این مرید را با جمعے کہ ہراول شدہ بود، بہ تنبیہ آں کوتہ اندیشاں برمی گمارد،

آنہا کثرت غنیم لئیم را بخاطر نیاوردہ با آں مخذولاں رسانیدہ بشعلۂ بان و بندوق وضرب شمشیر

آبدار دمار از روزگار آنہا برمی آورند و چہار ہزار بان و بارود وغیرہ اسباب آتشبازی بدست آوردہ

وآں بے عاقبتاں را منہزم گردانیدہ تا دیوار پشت شہر راندہ جمعے را مقتول و مجروح می سازند و ہنگامۂ قتال

وجدال امتداد یافتہ آخر الامر اولیائے دولت قرین فیروزی و نصرت معاودت کردہ بہ تالاب مسطور

منزل مینمایند،

ونیز مسموع گردید کہ عادل خاں ناعاقبت اندیش افضل نام ہتیارہ را کہ سرنوبت اندوزلود

والحال خان مذکور او را پسر خواندہ دولت کلان باو دادہ، با پانزدہ بست ہزار سوار بکمک قطب الملک

فرستادہ و او باہمراہاں بہ بست کروہی حیدرآباد رسیدہ، بنابراں این مرید توقف را مصلحت ندیدہ

از آنجا بر کوچ نمودہ باعتقاد عنایت الٰہی و توجہ پیر و مرشد حقیقی عازم صوب گلکندہ است و تا رسیدن میر جملہ

در آنجا بودہ اگر حکم اشرف صادر گردد بتوفیق ربانی و اقبال لایزال قبلہ و کعبۂ دو جہانی قطب الملک

را با اہل و بچے ساختہ تمامی ولایت او را کہ کیفیت آں بر ضمیر منیر خورشید نظیر ہویداست بجوزۂ تصرف

و تسخیر خواہد در آورد، و درین ضمن اگر فرستادہائے عادل خاں رسیدہ ارادۂ شورش نمایند انشاء اللہ تعالےٰ

بدفع و تنبیہ آنہا نوعے کہ باید خواہد پرداخت، و بر تقدیرے کہ اعلیٰ حضرت با وجود صدور چنین حق ناشناسی

و کافر نعمتی و ظہور این قسم تقصیرے عظیم کہ قطب الملک کوتہ اندیش مرتکب آں گردیدہ (کہ) باعث برائے

ل ب بودہ شدہ، ۲ ب جلو زیر را آں مخذولاں ۳ ب بشیبۂ بان ۴ ب اسباب اشیائے، ۵ س تہنائی

اندوز ۶ ب کلانی، ۷ ب اعتقاد

۸ س کافر نعمتی، امر دیگر نبودہ و نیست و باشتراع مملکت و ظہور این قسم،

متصرف می شده باشد و عوض آں را عمدة الملک مومی الیه از جملهٔ طلب نقد گرفته از جا بجا بحضور پر نور ارسال دارد خالی از کفایت نخواهد[1] بود، دیگر هر چه راے خورشید ضیاے اعلیحضرت اقتضا فرماید محض صوابست،

قبلهٔ حاجاتِ جهانیاں سلامت! مرزا خاں را صبیه ایست بسنِ تمیز رسیده[2] و ارادهٔ او[3] چناں است که اگر پیر و مرشدِ حقیقی از روے خانه زاد پروری[4] تجویز فرمایند ایں وصلت با اسمعیل پسرِ دوم نجابت خاں که تا حال کدخدا نشده بوقوع آید، اما ازاں جا که خان مذکور از مرحلِ سلطنجا[5]ی براے انعقادِ ایں نسبت متعلقانِ خود را بدرگاهِ جهاں پناه نمی تواند فرستاد امیدوار است که دریں باب بوجهے که حکمِ اشرف صادر گردد عمل نماید،

سرادقاتِ خلافت باطنابِ خلود مربوط بماناد،

۱۸
۱۰۴

مرید فدوی وظائفِ عقیدت و بندگی بجا آورده ذره مثال بسامعِ جاه و جلال میه[illegible]اند که ایں اخلاص سرشت کیفیتِ رسیدنِ خود بنا‌ندیر و قصدِ توقف بآں مقام تا ورودِ جوابِ عرضداشتے که مصحوبِ محمد مراد بیساول ارسال داشته و موجب توجه بصوبِ گلکنده برخلاف استعجال و صورت آنچه روزِ وصولِ خانه زادِ والا درگاه بحوالیِ بلدهٔ حیدرآباد روی داده، از رفتنِ قطب الملک بقلعهٔ گلکنده و فرستادن جمعیتِ خود بمقابلهٔ عساکرِ منصوره[6] و شکست یافتنِ آں کوته اندیشاں و تسخیرِ چناں بلدهٔ مشحون با اموال و امتعهٔ فراواں مشتمل بر عماراتِ رفیع بنا و باغاتِ باطراوتِ دل کشاے که مسکنِ تجارِ بالدار و مجمعِ نفائس و نوادرِ هر دیار است و از غایتِ معموری و وسعت عدیلِ بلادِ عظیمه[7] هندوستانِ فیض نشاں تواند بود، و محافظتِ ساکنانِ آنجا از دستِ[8] نهب و غارتِ افواجِ قاهره قبل ازیں معروض داشته بحتمل که تا ایں وقت پیرایهٔ وضوح گرفته باشد،

پیر و دستگیر سلامت! ایں مرید از خوبیهاے ایں سرزمین و وفورِ آب و [illegible] و کیفیتِ هواے نشاط افزا و کثرتِ مزروعات که در اثناے طےِ مراحل مشاهده نموده چه عرض کند، از آں روز که داخل

[1] م: نخواهد بود محذوف [2] م: ۰ او محذوف [3] م: خانه زاد نوازی [4] ب: منصوره [5] ب: عظیم [6] ب: از دست و نهب [7] ب: و محذوف

حاصل آمد، آنکہ این مریدی خواہد کہ نتائج وثمرات شایستہ برین منصوبہ مترتب شود، انشاء اللہ تاثیر مکرو تزویر محیلان نادو لتخواہ بعرض این مراتب مبادرت جست،

نیر عالم افروز خلافت از افق سعادت لامع بماناد،

۱۷
۱۰۴

مرید اخلاص سرشت وظائف عقیدت وارادت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامع جاہ وجلال میرساند کہ وصول[1] سعادت حصول فرمان والاشان نگاشتۂ خامۂ وہیران عطارد نشان باعث سربلندی این فدوی گردید، بعد ادائے تسلیمات بندگی برقدسی مضامین آن صحیفۂ عزت وشرف آگہی یافت، درباب تنخواہ جاگیر ملتفت خان[2] عوض پرگنۂ پانو وہی[3] وطلب پانصدی ذات اضافہ کہ درین ولا بمقتضائے مرید نوازی باو مرحمت شدہ، مطابق حکم اقدس اعلیٰ عمل خواہد آمد،

پرتو معنی پیرایۂ ورود گرفتہ کہ آن مرید محصول مندوی جہان آباد برہانپور[4] کہ بسرکار نواب بیگم صاحب جیو متعلق است، ہرسال مصوب جمعے از ملازمان خویش بعمدۃ الملک شایستہ خان می رسانیدہ باشد،

پیرو دستگیر سلامت! اگرچہ این عقیدت آئین برائے امتثال حکم گیتی مطاع می خواست کہ مبلغ یک لک ونود ہزار روپیہ را کہ بالفعل از حاصل مندوی موجود است نزد خان مشار الیہ بفرستد لیکن چون مبلغے در وجہ کرایہ بایدو اد بخاطر ناقص این مرید میرسید کہ اگر تا دو سال کہ تنخواہ طلب نقدی این فدوی(کی) از خزانۂ عامرۂ صوبہ مالوہ مقرر گشتہ محصول مندوی را این مرید

[1] متن وصول بوصول ۔ [2] متن جاگیر قلی خان،

[3] متن پانو وہی، [4] متن جہان آباد کہ برہانپور متن جہان آباد را کہ بسرکار نواب بیگم شدہ متن مقرر شدہ،

و افر اهتمام واجب و متحتم است که اگر حاکم ناحقیقتی[1] از شاه راهِ عدل و انصاف انحراف ورزیده خرمن عاقبت و
جمعیت گروهی از مناصب امم را که عنانِ دار و گیر و زمامِ رتق و فتقِ آنها بقبضهٔ اقتدار او بوده باشد بآتشِ بیدادِ او
سوخته، بباد عدوان بر دهد، و بترویجِ رسومِ ناشائسته که مخالفِ قوانینِ شرعیه تواند بود، قیام نموده، پاس
مراتب ندارد، شر او را از آنها دفع ساخته، باعلاے[2] معالمِ دینِ مبین و احیاے سنتِ سید المرسلین علیه افضل الصلوات
و اکمل التحیات توجه فرمایند، تا بدان وسیلهٔ نیک نامِ دنیا و آخرت[3] شوند، و معهذا آن بدکیش نکوهیده
اطوار با وجود آنکه ابا عن جد پروردهٔ نعمت این خاندانِ عظیم الشان و سراپا غرقِ مراحم و الطافِ قبلهٔ جهانیان
است خود را بر فتراکِ والیِ ایران بسته همه وقت پیشکش هاے گران با دمی فرستد، و هر سال چندین جهاز
و کشتی پر از اسبابِ جدال و قتال بلد حدود دارسال داشته، خواهانِ دولتِ سریع الزوالِ آن خسران[4]
مآل است، و درین هنگام از کم فرصتی و بے عاقبتی[5] بتقریبِ امتثالِ فرمانِ لازم الاذعان از پرده
برآمده، بیش ازین تغافل دربارهٔ آن حق ناشناس از مصلحت دور و باعثِ مزید نخوت و غرور است،
درین وقت که چنین قابو بدست افتاده، یقین که انتزاعِ ملک و ولایت و تنبیه و استیصالِ او که متضمن مثوبات
دینی و منافعِ دنیوی است مرضیِ طبعِ مبارکِ اعلیٰ حضرت خواهد بود، بعنایتِ ربانی امیدِ واثق است که
این مهم نوعی که باید صورت یافته موجبِ مزید مسرت و بهجت دولتخواهان و مورثِ حسرت[6] و ندامتِ معاندان
گردد، و آنچه بخاطرها خطور نکرده بعرصهٔ ظهور آید،

تیرِ عالم افروزِ خلافت از مطلعِ خلود و دوام تابان بماناد،

۱۹/۱۵

کمترین مریدانِ فدوی وظایفِ عقیدت و ارادت بجا آورده قدره مثال بمسامعِ جاه و جلال[8] بعرض

[1] ب: حاکم ناچیز و والای [2] ب: باعلان [3] ب: آخرت، [4] ب: خزان مآل [5] ب: پیغامبری، [6] ب: حسرت محذوف
[7] تس و ب: «و» محذوف [8] تس: «و» محذوف،

سرحد شدہ بہ سرحد متعدد چندیں تالاب کلاں و چشمہا سے خوشگوار و آب ہاے رواں مواضع و قصبات محمود نگر بسیار سے اند ہر جا سے آباد و بہر یک از آں متعلق است بنظر در آمد اگرچہ رعایا بگفتۂ قطب الملک ترک اوطان مالوفہ گفتہ فرار نمودہ اند لیکن یک قطعۂ زمین بے مزروع نیست ہرگاہ ایں قسم ولایت زرخیز کہ در ممالک محروسۂ بادشاہی عظیم نظر دیدہ شریک عظیم بدست ایں چنیں کافر نعمتے حق ناپاس افتادہ باعث نخوت و غرور او بیجا است سبحان اللہ

در خوان کرم چنیں بروبند ماندہ بکف زیاں نئے چند

ایں فدوی بقدر مقدور باستمالت رعایاے مواضع سر راہ کہ رجوع می آورند پرداختہ و جا بجا تھانہا گذاشتہ پیش می رود، بعد از وصول بحیدرآباد بہ مقتضاے مصلحت وقت عمل نمودہ انشاء اللہ تعالیٰ باقبال لایزال پیرو مرشد حقیقی سزاے تمرد و عصیان و بے باکی و طغیان نوعے در کنار او خواہد گذاشت کہ سایر زیادہ سران کوتہ اندیش از دور و نزدیک عبرت پذیر گردند، و غنائم موفورہ و نقود و اجناس نامحصورہ فتوح روزگار بندہاے درگاہ آسماں جاہ شود،

قبلۂ دارین ایں مرید سلامت! از آنجا کہ قطب الملک از بے سعادتی دادبار سے کہ گریبان گیر او گشتہ دریں چند گاہ او ضاعے کہ نالایق مرزبانی و ملکداریست پیش گرفتہ جور و عدوان را از حد گذرانیدہ و دست تعدی و تطاول بعرض و مال مردم دراز ساختہ چنانچہ فریاد و فغان جمہور رعایا و برایاے ایں ولایت و اہالی و موالی حیدرآباد از شکایت ظلم و بیداد او بہ آسمان رسیدہ و از دو فور جہل و نادانی ترک سنت و اظہار بدعت را شعار خود ساختہ رفض و سب اصحاب کبار را کہ محض کفر و زندقہ است مظہر خویش بر تبۂ شایع گردانیدہ کہ عزو بزرگ آں دیار مذہب اہل سنت و جماعت را گذاشتہ و طریق صواب را از دست دادہ علانیہ انچہ نباید نشاید می کنند و می گویند و بمقتضاے شریعت عزا بر ذمت ہمت بادشاہان اسلام دستاویز و الی اقتدار

لہ ب انور و عصاے سے ب اتر واست ب زیاں نے کہ ش لائق شہ ب ارتکاب ظلم ش ت دیگر بندہ محذوف شہ ب والی اقتدار و فر احتشام و اجب محترم است

(۶)

بیجاپور

۱/۱۰۶

مرید اخلاص سرشت بعد ادای آداب عقیدت و بندگی ذرّه صفت بمسامع اقبال مجامع می‌رساند

که این اخلاص آئین حقیقت روانه شدن محمد میرک گرز بردار و ابوطالب یساول بصوب بیجاپور قبل ازین
در جواب والا منشور که مصحوب آنها کرامت صدور یافته بود بدالجوکی معروض داشته، درین ولا مومی الیهما از
طرف مراجعت نموده دوازدهم شهر محرم رسیدند و شب چهاردهم بدرگاه سلاطین پناه شتافتند،

پیر و مرشد حقیقی سلامت! عادل خان که درین چندگاه بیماری[1] بهانه ساخته از روی کوته اندیشی[2]
برسم استقبال مناشیر مطاعه نمی‌پرداخت باآنکه درین باب از پیشگاه خلافت حکمی با و صادر نشده بمحض
تمارض[3] و اغوای مردم در تقدیم وظائف عبودیت و اطاعت تهاون بظهور رسید، درین مرتبه نیز اراده نموده
بود که مثل گذشته از دریافت این سعادت محروم شود، و فرستاده‌های بارگاه معلی را برخلاف[4] قانون قدیم
بدستور جمعی که درین ایام پیش از ینها رفته بودند بخانه چاکران خود فرود آورده، آنها[5] را بفریب و فسون[6] از راه
ببرد، چنانچه بمجرد استماع ورود فرمان لازم الاذعان خود را مریض و رنجور قرار داده می‌خواست که بمکر و تزویر برسم
استقبال نپردازد و بوسیله تطمیع[7] از کسب این شرف و عزت متقاعد گردد، ولیکن چون اعلی حضرت از روی

[1] ت بیماری را ساخته ازی کوته اندیشه، [2] تب فا محذوف، [3] ب تعارض،

[4] بخلاف قانون، [5] تم آنها را محذوف

[6] تس فریب و فنون [7] تم و تب تطمیع،

مقدس معلّی می رساند کہ ایں مرید روز یکشنبہ بست و سیوم شہر ربیع الثانی بوصول سعادت حصول منشور
لامع النور سراسر نگاشتہ کلکِ دربار جواہر سلک کہ درجوابِ دو عرض داشت ایں فدوی مصحوب محمد امین
گرز بردار صادر شدہ بود، و بہ عطیۂ خلعتِ خاصِ مبارک سرفراز گردیدہ تسلیماتِ بندگی و مراسمِ شکرِ عنایاتِ
قبلہ و کعبۂ حقیقی بتقدیم رسانید، و برقدسی احکام آگہی یافت،

پیر و دستگیر سلامت! ایں عقیدت کیش حقیقتِ رسیدنِ خود بنا بر قرار دادۂ توقف درآں مکان
تا ورودِ ایں فرمان لازم الاذعان و سببِ عزیمتِ گلکندہ بر جناحِ استعجال و کیفیتِ آنچہ روزِ رسیدنِ
خانہ زادِ اعلیحضرت بجوالیِ حیدرآباد روے دادہ آخر روز چہار شنبہ دوازدہم مفصلاً بوالا درگاہ عرض داشت
نمودہ بمسامعِ جاہ و جلال رسیدہ باشد در یں لا بعرضِ مقدماتے کہ بعد ازاں بوقوع آمدہ میادرت می نماید[1]

[1] یہ خط نامکمل نقل شدہ نسخہ یہاں پر آکر ختم ہو جاتا ہے،

مکاتیبِ تہنیت (۶) و تبریک

۱
۱۰۷

مرید عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و وظائفِ بندگی بجا آوردہ بزبانِ تہنیت بیان معروضِ عاکفانِ کعبۂ جاہ و جلال می دارد کہ بہارِ گلستانِ امانی و آمال و طراوتِ حدیقۂ سلطنت و اقبال یعنی آرایشِ جشنِ وزنِ مقدسِ قمری کہ تا انقراضِ دوراں زینت افزائے بزمِ جہاں خواہد بود، بروات قدسی درجات کہ امتداد و بقاے آں واسطۂ انتظامِ مہامِ عالمیان است، مبارک و خجستہ باد،

ایزد تعالیٰ عرصۂ آفاق را از انوارِ فیوضاتِ ایں روزِ فرخندہ منور داشتہ تقرّر این جشنِ والا را ابد الدہر سامعہ آرائے مریدانِ کامل اعتقاد و بندہا سے اخلاص نہاد علی الخصوص ایں مریدِ فدوی گرداناد۔

۲
۱۰۸

مریدِ اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرہ آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ سطوعِ تباشیرِ صبحِ اقبال و کامرانی و طلوعِ نیرِ ہزاراں بہجت و شادمانی یعنی جشنِ عالم آرائے گیتی پیرائے وزنِ مقدسِ شمسی کہ سرمایۂ حصولِ آمال و امانیٔ جہان و جہانیان است بجز وات فائض البرکات قدسی صفاتِ اعلیٰ حضرت مبارک و فرخندہ باد،

ایزد متعال فراواں سال کافۂ برایا را از فیوضاتِ ایں روزِ سعادت افروز بہرہ مند و کامیاب داشتہ سایۂ بلند پایۂ پیر و مرشدِ حقیقی را بر مفارقِ مریدان و بندہا مستدام و پایندہ گرداناد۔

۳
۱۰۹

مریدِ اخلاص سرشت بعد ادائے آدابِ عقیدت و ارادت بتقدیمِ مراسمِ مبارک باد و تہنیت پرداختہ ذرہ صفت بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ طلوعِ نیرِ عالم آرائے عظمت و جلال و سطوعِ صبحِ جہاں پیرائے سلطنت و اقبال یعنی جشنِ وزنِ مقدسِ عملی کہ بہارِ آمال و امانی و گلزارِ دولت و کامرانی است بروات

کرامات فرموده بودند که نام بردها باتفاق حاجب این مرید اورا بایصال عطاے پیش گاه خلافت سربلند سازند، هر چند دست وپا زد واندیشه از قوت بفعل نیامد، وبعد از تعقل بسیار وگفتگوے بسیار تا باغ افضل که از جاے بودن او ودکروه رسمی است ودر برابر تالاب شاهپور واقع شده باستقبال فرمان شتافته بوصول منشور لامع النور وعطیهٔ بارانی سرفرازی اندوخت وملازمان درگاه رابست روز بلطائف الحیل نگاه داشته رخصت نمود، اگر بعد ازین نیز بهمین شیوه مقرر گردد تا موضع ارکهره که از قدیم براے استقبال فرامین تعین است بے توقف وتاخیر خواهد شتافت،

محمد میرک ابوطالب زیاده انچه حکم شده بود توقف نکرده مبلغ معتد به که عادل خان بشرط عدم تکلیف استقبال براے آنها فرستاده بود نگرفتند، ودو بیدک که در وقت رخصت بآنها می داد بجهت پاس حکم اقدس واپس دادند، اگر دیگران نیز که پیش ازین بدان جا رفته بودند پاس خانه زادی وبندگی درگاه آسمان جاه داشته، توفیق امانت ودیانت می یافتند اورا چه قدرت وکدام یارا که این قسم سلوک ناشایسته که جدا امثال اونیست تواند نستے نمود ودر تقدیم وظائف عقیدت وبندگی که شرف روزگار نامورانِ آفاق است عذر وبهانه آورد،

وجواب مطالب فرمان الاشان از عرضداشت او بعرض اقدس خواهد رسید وانگشتری یاقوت که بهزار جرهٔ قفل برسم پیش کش ارسال داشته وقیمت آنرا پنجهزار هون می گویند از نظر انور اعلیٰ خواهد گذشت،

ظل ظلیل خلافت وجهانبانی بر مفارق اقاصی وادانی مبسوط بادا،

ا تم اتفاق ۲ تب مرید اورا باعطاے ۳ تب "به" محذوف ۴ تم از جاے او، ۵ تس وتب "فرامین" محذوف ۶ تب بسلطان الحیل، ۷ س ارکهیره ۸ تس وتب فرامین" محذوف ۹ تس وتب "که" بجاے "و" ۱۰ تب می گویند

۶/۱۱۲

مرید عقیدت سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیده ذرہ مثال بمسامع جاه و جلال میرساند که بهنگام سطوع انوار سعادت و آوان ظهور آثار کرامت یعنی جشن جهان افروز وزن مقدس شمشی که سرمایۂ هزاران بهجت و مسرت و پیرایۂ گوناگوں نشاط و عشرت است ایزد ذات والاصفات حضرت مبارک و فرخنده باد ایزد متعال عالمیاں را از میامن این روز سعادت اندوز کامیاب داشته ظل ظلیل خلافت را بر مفارق مریدان و بندگاں جاوید مبسوط گسترده وارد،

۷/۱۱۳

مرید اخلاص سرشت بعد تقدیم آداب عقیدت و ارادت از خلوص نیت و صفائی طویت اولاً بقای عمر و دولت ابد پیوند اعلیٰ حضرت که انتظام مهام کافۂ انام بداں منوط و مربوط است از بخشندۂ بے منت جل شانہ مسئلت می نماید و ثانیاً باداے مراسم تهنیت پرداخته و تسلیمات مبارک باد بجا آورده ذرہ صفت بعرض مقدس معلی میرساند المنة للہ تعالیٰ و تقدس که درین هنگام سعادت فرجام صبح عالم آرائی اقبال و کامرانی از افق امید دمیده بتاشیرات ساحت زمین و زماں را منور ساخت آغاز قرن ثانی از جلوس جاوید طراز میمنت مانوس قبلہ و کعبۂ دو جهاں بفرخی و فرخندگی عرصۂ ربع مسکوں را زیب و زینت بخشید اگر بندها و مریداں حیات جاودانی بیابند و تمام عمر در شکر چنین موهبتہ کبریٰ و عطیہ عظمیٰ که از درگاه واهب العطایا نصیب این برگزیدۂ بارگاه کبریا گردیده صرف نمایند حق سپاس گذاری بجا نیاورده باشند، ایزد متعال ذات والاصفات قدسی سمات اعلیٰ حضرت را که مظهر اتم مکرمت و افضال است فراواں سال مستر اراے جاه و جلال داشته عالمیاں را از فرنهاے بیشمار از میامن وجود مسعود فائض الجود آنحضرت کامیاب و بهره مند گرداناد

۸/۱۱۴

داعی دولت محمد سلطان تمکین عبودیت و بندگی بلب ادب بوسیده و قواعد غلامی و خانہ زادی بجا آورده

یہ خط بھی اورنگ زیب ہی کا لکھا ہوا ہے،

ملکی صفات عالی صفات اعلیٰ حضرت پیر و مرشد حقیقی کہ صفاوۂ امتزاجِ ادوار و اکوان و نقادۂ ارتباطِ اجسام و اعیان است
نجستہ و فرخندہ باد، ایزد تعالیٰ و تقدس سایہ بلند پایہ خلافت را تا انقراضِ زمان زینت افزاے مفارقِ عالمیان داشتہ
کافۂ انام را ہموارہ از برکاتِ ایں روز میمنت افروز کامیاب و بہرہ مند گرواناد، ؎

ایامِ عمرِ شہ کہ مدارِ فلک بروست　　　یارب بسانِ دورِ فلک بیشمار باد

۴/۱۱۰

خانہ زادِ اخلاص نہاد وظائفِ عقیدت و عبودیت بجا آوردہ بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ طلوعِ نیرِ
عظمت و اقبال و سطوعِ صبحِ حشمت و جلال یعنی جشنِ وزنِ مقدسِ معلّٰی کہ بہارِ آمال و امانی و گلزارِ نشاط
و کامرانیٔ عالم و عالمیان است بر ذاتِ والا درجاتِ اعلیٰ حضرت ظلِ الٰہی مبارک و نجستہ باد،
ایزد متعال ایں روز سعادت افروز تا بقاے دوراں پاینده داشتہ برکاتِ فیوضاتِ آں را بر روزگارِ کافۂ انام عاید گرواناد،

۵/۱۱۱

مرید عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و آدابِ تہنیت
و مبارک باد بجا آوردہ و اربموقفِ عرضِ اقدس میرساند کہ مطلعِ انوارِ سعادت و کامرانی و مبداء آثارِ
بہجت و شادمانی یعنی روز عالم افروز وزنِ مقدسِ قمری کہ ہنگام ظہورِ تباشیرِ صبحِ دولت و اقبال و زمانِ
لمعانِ آفتابِ عظمت و جلال است بر ذاتِ قدسی صفاتِ اعلیٰ حضرت کہ واسطۂ انتظامِ جہان و جہانیان
بودہ و خواہد بود، مبارک و نجستہ باد و حق تعالیٰ میامنِ برکاتِ ایں روز مسعود را سالہاے بسیار و
قرنہاے بے شمار زینت افزاے مجامعِ انفس و آفاق داراد ؎

خلاقِ جہاں ز بہرِ سنجیدنِ شاہ　　　یک کفہ ز مہر کرد و یک کفہ ز ماہ
بر جبیں اوریں شرف بخود می نازد　　　پاسنگِ ترازو شدہ با ظلِ اللہ

امید کہ نیرِ جہاں تابِ عمرِ ابد پیوند تا انقراضِ دوراں نور بخش و تاباں بماناد،

(۳)

علالت شاہجہان و جنگ برادران

۱
۱۱۹

(الف)

مرید عقیدت سرشت کہ تمام ایام عمر خود را با آرزوے فدای یک روزہ حیات ابد قرین قبلہ و کعبہ دو جہانی میخواہد، ہزار بار تصدق پیر و مرشد خویش شدہ فدوی آسا بعرض اقدس اعلیٰ میرساند کہ از استماع خبر عارضہ کہ بمزاج وہاج قدسی امتزاج مبارک طاری[۱] شدہ بود آنچہ برین مرید فدوی گذشتہ بر عالم السر والخفیات ظاہر است، از غایت کلفت و دل تنگی و وحشت سراسیگی زندگانی تلخ گشتہ جہان روشن در نظر تاریک شدہ بود، المنۃ للہ تعالیٰ و تقدس در چنین وقتیکہ سررشتہ طاقت و شکیبائی از دست دادہ نمی دانست کہ چہ چارہ سازد ابواب عنایت و رحمت ایزدی بر روے روزگار عالمیان مفتوح گردیدہ، نوید صحت و استقامت ذات والا صفات کہ خلاصہ ادوار و اکوان و واسطہ انتظام مہام جہان و جہانیان است سامع افروز شد و انواع بہجت سرور روے نمودہ حزن و اندوہ رخت بربست، ؎

برین مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ[۲] آسایش جان ماست

حق جل شانہ سایہ بلند پایہ عمر و دولت آنحضرت را کہ آسایش عباد و آرایش بلاد و حیات و زندگانی مریدان و بندہا وابستہ بداں است، فراواں سال انجمن آراے بزم سلطنت و اقبال داشتہ وجود فائض الجود[۳] قبلہ و کعبہ حقیقی را از عین الکمال عوارض و مکارہ صیانت کناد، ؎

الٰہی در جہان چندان بمانی — کہ بر خاک فلک تکبیر خوانی

[۱] ق طاری، [۲] ب مصرعہ ثانی محذوف، [۳] ب فائز الجود،

ذرہ صفت بموقف عرض سعادت اندوزانِ بارگاہ خلافت میرساند کہ آرایش بزم سلطنت و جلال وزینت ہنگامۂ دولت و اقبال یعنی جشنِ وزنِ اقدس قمری کہ عنوانِ صحیفۂ سعادت و فہرست مجموعۂ کرامات است، بر ذاتِ مقدس قبلۂ جہان و جہانیاں کہ ہزاران جانِ این خانہ زاداں فداے خاکپاے مبارک ایشاں درخور و سزا است، فرخندہ و خجستہ باد،

حق سبحانی تعالیٰ آثار این روز بہجت افروز را موجبِ آسایش و آرایش عباد و بلاد و ربع مسکون ساختہ، این جشنِ عالم آرا را تا بقاے دوراں زینت بخشِ انجمنِ کون و مکاں داراد، و بالنبی و آلہ الامجاد،

۹
۱۱۵

کمترینِ خانہ زادانِ دعاگو زمینِ عبودیت بلبِ ادب بوسیدہ و آداب بندگی و خانہ زادی بجا آوردہ ذرہ وار بموقف عرض پرستارانِ حریمِ اقدس و حطیمِ خلافت میرساند کہ طلوعِ صبحِ ہزاراں شرف و سعادت و سطوعِ اختر فراواں عزت و کرامت یعنی آرایشِ وزنِ مقدس قمری کہ ابدالدہر انجمن افروز مجامعِ انفس و آفاق و فروغ بخشِ بزمِ ہستی خواہد بود، بذاتِ اقدس قبلۂ جہان و جہانیاں و کعبۂ عالم و عالمیاں کہ از دیادِ بقاے آں منتظم انتظام کارخانۂ ایجاد و موجبِ آسایشِ عباد است، مبارک و خجستہ باد،

حق عز اسمہ ساکنانِ بسیط زمین را از برکاتِ این روز نشاط افروز بہرہ مند گردانیدہ، سایۂ خلافت پیرایۂ اعلیحضرت تا انقراضِ زمان بر مفارقِ خانہ زاداں مخلد و مبسوط داراد،

لہ یہ خط زیب النسا کی طرف سے ہے، لیکن یہ بھی اورنگ زیب کا لکھایا ہوا ہے،

۳/۱۱۸

عرضداشت کمترین فرزنداں محمد اورنگ زیب، بعد از تقدیم مراسم عبودیت و آداب فدویت ذره وار بموقف عرض پایهٔ سریر خلافت جهانبانی میرساند که دریں ولا فرمانِ عالیشان، سعادت عنوان که بدستخط خاص ید بیضا خواص مشتمل بر حصولِ صحت مزاجِ اقدس و شخص مقدس و منع ایں ذرهٔ بے مقدار در آمدن بآستانِ فلک نشاں و صدور حکم قضا امضا بر اینکه اگر او را استیلاے شوق ملازمت کیمیا خاصیت دامنگیر شده بود، بایستے اوّل عرضداشت مکبر پاس گردوں اساس ارسال می داشت و برا حصول جواب باستلام عتبهٔ سپهر بنیاد روانه می شد، رقم زدهٔ کلکِ اقبال معجز نگار شده بود، چون وحیٔ آسمانی نزولِ اجلال فرمود، باستقبالِ سعادت اشتمالِ آں شگفته پیشانیٔ نیاز و عبودیت بسجدهٔ بندگی نورانی ساخت،

قبلهٔ دین و دنیا سلامت! چون مکرر استماع یافت که ذات ملکی صفات از تکسیر بدنی نهایت نقاهت و ضعف بهم رسانیده و همین برادر متصدیٔ امور سلطنت شده، او امرِ احکام بادشاهی بدون عرضِ اقدس بطورِ خود سرانجام داده و هیچ امرے باختیار والا نگذاشته، حتی که خطاب خانی و منصب کلاں به نوکران خود می دهند، و در اکثر صوبجات و چکلها پیشکاران دیوانیان فوجداران و وقائع نگاران و دیگر اهل خدمت از جانب خود تعیین کرده اند، و براے نامبود (براے نام؟) راے رایان را در کچهری می نشانند، والا تمام رتق و فتق معاملات خالصه و دیگر امور مالی و ملکی بعهدهٔ اهتمام معین الدین خاں که الحال خطاب وزیر خاں یافته مقرر کرده اند، و تعیین ساختنِ افواج بر سر برادرِ والاقدر محمد شجاع بے صلاح آں قبلهٔ جهانیان

۱؎ منقول از کتاب انشاء [illegible] ایشیاٹک سوسائٹی بنگال۔ یہ خط برہانپور سے روانگی کے بعد اس خط کے جواب میں ہے جو شاہجہاں نے اورنگ زیب کو اس بات کے متعلق لکھا تھا کہ وہ جہاں تک پہنچا ہو وہاں سے واپس ہو جائے ۲؎ ۔ مشتبہ؟

(ب)

خانہ زادِ عقیدت نہاد زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و سلامتِ ذاتِ والاصفاتِ اعلیٰ حضرت را از درگاہِ ایزدی مسئلت نمودہ فدوہ صفت بموقفِ عرضِ سعادت اندوزانِ حضورِ موفور النور میرساند کہ از استماعِ خبرِ عارضہ کہ بمزاجِ قدس (۱) امتزاجِ اشرف طاری شدہ بود آنچہ بریں خانہ زاد گذشتہ بر دانائے نہانی و آشکارا ہویدا است و از کثرتِ اندوہ وحشت و دل تنگی ہجرت از زندگانیٔ خویش برآمدہ میخواست جانِ خود را تصدق نماید الحمد للہ و المنۃ کہ در اثنائے ایں حال کہ جہانِ روشن در نظرہا تیرہ می نمود عنایتِ الٰہی شاملِ حال گردید نویدِ صحت و تندرستیٔ ذاتِ گرامی آیات کہ انتظامِ مہامِ جہان و جہانیان و حیات و آسائشِ خانہ زاداں منوط و مربوط بدان است بلند آوازہ شد و ابوابِ بہجت و شادمانی بر روی روزگار اقاصی و ادانی مفتوح گشتہ عالمیان را انتظامے تازہ و استقامتے بے اندازہ حاصل آمد،

ایزد متعال سایۂ بلند پایۂ عمر و دولتِ اعلیٰ حضرت را تا انقراضِ دوراں بر مفارقِ مریدان و خانہ زادان پایندہ و گسترہ دارادو وجودِ اقدسِ قبلہ و کعبۂ حقیقی را از جمیعِ عوارضِ مکارہ صیانت کناد ؎

درظلِّ آفتابِ تو آسودہ اند خلق　　　یا رب مباد تا بقیامت زوالِ تو

۲/۱۱۷

چون ہنوز پردہ از روے کار بر نیفتادہ بود بدرگاہ عالم پناہ عرضداشت نمود کہ :-

"چوں ایں مرید از اوضاع و اطوارِ معظم خاں استشمامِ رائحۂ بے اخلاصی و روگردانی نمود، لاجرم او را مقید گردانید، و اگر چنیں نمیکرد، بیغائلۂ شبہ و شائبۂ شک گریختہ باز بسروارانِ دکن می پیوست"

۱؎ یہ خط شہزادہ محمد سلطان کی طرف سے لکھا ہوا ہے، [illegible] عبارت صاف طور سے اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ بھی اورنگ زیب ہی کے قلم سے ہے۔ اس لیے اس خط کو اسی سلسلہ میں درج کر دیا گیا، ۲؎ منقول از ظفر نامہ عالمگیری، یہ خط شاہجہاں کے اس خط کے جواب میں ہے جو اس نے میر جملہ کی گرفتاری کے خلاف اورنگ زیب کو لکھا تھا، یہ بیان پورے ہی کا لکھا ہوا ہے،

چنانچه درعین وقت کار که حسب الحکم لشکر بر بیجاپوریان کشیده بعید هزار سعی کار بر آنها تنگ ساخته
در مضیق قبل[1] داشت و نزدیک بود که پیشکشے گرامند بگیرد یا همه را استیصال مطلق ساخته بیجان[2] و بے پا کند،
سزاولان شدید بطلب لشکر فرستاده نهانی نوکران خود را بقصد تسلی قلب و استمالت خاطر بیجاپوریان تعین
نموده، وقوع این معنی و خبرهای مختلف کوفت اشرف موجب خیره چشمی غنیم گشته، وهن فتور[3] تمام در مبانی ثبات
قلب دلاوران لشکر راه یافت و بنابرین مصلحت که عین مفسده بود اکثر مردم سر خویش گرفته بهر طرف متفرق
شدند، اگر خدانخواسته در ملک غنیم چشم زخم عظیم بلشکر ظفر اثر میرسید و در سائر اقالیم[4] سبعه شهرت یافته موجب خفت
دولت پایداری شد یقین که تلافی و تدارک آن از حیز امکان و قوت اقتدار اشرف بیرون بوده از عدم
عاقبت اندیشی شاهزاده کلان عمرها صورت نمی بست، بکرم الهی نیاز مند صاحب این حال بود که با وجود
بے مددی اعوان و انصار دل بر کارگری تائید الهی بسته و نظر بر راه عقده کشائی اقبال کشاده اهل عناد را
سر کوفته و گوشمال تافته بعد از فوز[5] مطلب با خیل سعادت صحیح و سالم از حدود آن[6] ملک گذارده شده
بمقصد پیوست،

و با وجود این مایه بے مددی و کارشکنی التفات نموده بے سابقه تقصیر و اندک بے روشی و لغزش که
مستلزم فی الجمله کم لطفی و سزاوار کم توجهی آنحضرت بوده باشد، محال برآرا جاگیر همچو منے درست اعتقاد رضاجو
تغیر نموده تنخواه طلب آن چنان نا خلفے که بموجب[7] سر از دائره اطاعت و انقیاد برآورده مصدر گوناگون
بے ادبی و فساد گردیده بود، نموده و بر وفق[8] آن اراده ناصواب همگی مطالب بیجو داعی دولتخواه را بطریق ناشایسته
بر نشان اشرف کرده چون تنت [illegible] ما با لشکرے گران سنگ بقصد انتزاع مختصر ملکے که نامزد نیاز مند شده بود

---

[1] عمل صالح: قتل، [2] عمل صالح: بیجا، [3] عمل صالح: ذهن فتور،
[4] عمل صالح: اقالیم. [5] عمل صالح: فور، [6] عمل صالح: این ملک، [7] عمل صالح: بموجب.
[8] فیاض القوانین: بر وفق دیر اراده،

جهانیان بوقوع آمده، هرگاه حال چنین باشد مریدان خاص وفرزندان با اخلاص را لازم است که خار از میان
برداشته بدریافت ملازمت قبلهٔ کعبهٔ حقیقی سعادت دارین حاصل کنند، ودرین وقت بخدمت فیض موهبت
مستعد گردیده بموجب حکم قدسی در تمشیت وانتظام ممالک محروسه که از بد پروازی همین برادر در هم خورده
سعی واجتهادے بکار برند، وهرکه از بندهاے بادشاهی بمقتضاے حرام نمکی مصدرِ شوخی وبے اعتدالی
گردیده سزاے لائق درکنارِ او نهند،

لهذا این فدوی عقیدت سرشت بعزم سرانجام مطالب معروضه فی الصدور از مکان اقامت
خود کوچ نموده، امیدآں است که بعنایت الهی واقبال عدومال حضرت شاهنشاهی باسرع اوقات کامیاب
ما فی الضمیر شود، زیاده عرض گستاخی است،

۴
―――
۱۱۹

(الف)

بعرض اشرف حضرت ظل[1] سبحانی خلیفة الرحمانی میرساند که چوں اختیارِ رواداری ملکی و مالی آنحضرت
نمانده ومواد استقلال وتصرف شاهزاده کلاں در حل عقد[2] امور جهانبانی ازاں گذشته که بشرح وبیان راست
آید، لاجرم بوسیلهٔ مزید عزت واعتبار وعلت دوام تسلط واقتدار همواره در مقام ایذا وآزار نیاز مند بوده
ومدار کار بر پیش رفت خواهش طبیعت خویش نهاده، آنچه متضمن فساد و بلا وعدم صلاح عباد بود عمل می آورد، وراه
منافع از هر سو بروے خیر اندیش مسدود ساخته خواسته که باین طریق ابواب مداخل خزانهٔ دکن که قلت
باعث[3] قلت خرابی و پراگندگی لشکر است بروے روزگار این رضا جوے فراز نموده[4]

۱ منقول [illegible]
سے لکھا گیا تھا۔ ۲ اصل میں "حضرت" محذوف، ۳ اصل میں [illegible] ۴ اصل میں [illegible]

نقل عرضداشتے مشتمل بر مقدمات ذیل در خدمت بندگان حضرت خاقانی ارسال داشته محمد فاروق را بعد چند از آب چنبل رخصت اختصاص بخشیده

در ایں ایام زمام مہام سلطنت و دارائی و عنان امور ملکی و مالی از قبضۂ اختیار حضرت بیروں رفته و اعلام تغلب و اقتدار شاه زادۂ کلاں در قبض و بسط امور سلطنت و فرماندہی ارتفاع پذیر فته که اندازۂ آں را حوصلۂ تقریر و تحریر برنمی تابد، و او بنا بر قدرت و مکنت خویش ہمت باستیصال نہال وجود اخوان مقصور گردانیده، روز بروز سعی و اجتهاد خویش دریں باب ہمت تزائدمی پذیرد،

چنانکه سلیمان شکوه را با فوج گراں بر سر شاه شجاع که فرزند رشید آنحضرت است تعیین کرده ناموس و نام سعی او و وسائل او بیاد فنا در داده آنجناب چه مایه مذلت و خفت از تو اسۂ پرویز کشیده، در پیش اہل جہاں خجل و شرمسار گردیده،

و ہمچنیں بمقتضاے ہواے نفس و خواہش طبع خویش بناے کار براں نهاده پیوسته در تفتیش و تفحص احوال و تضییع و تخریب مہام ایں نیازمند بدل جهد مینماید و ہمیشه کارہاے منافی دین و ملت که مستلزم فساد امور بلاد و عباد باشد از و بظهور میرسد ابواب منافع و مداخل برروے روزگار ایں خیرخواه مسدود گردانیده، انواع منقصت و اقسام مضرت رسانیده،

درایامے که حسب الاشارۂ اقدس بر ولایت بیجاپور لشکر کشیده به تسخیر بعضے قلاع آں ولایت می پرداخت، و امرا و سپاه بمحاصره اشتغال ورزیده داد جانفشانی می دادند و مخالفاں از اطراف و جوانب ہجوم آورده در سر و ممانعت و مدافعت بودند، و اخبار موحش بیماری ذات اقدس شیوع یافته باعث تحیر و تفکر اولیا و خیرگی و شوخی اعدا شده بود و محصوران گلبرگه که جانبازان موکب اقبال بعد از

ملہ یہ سابق خط کا وہ خلاصہ ہے جو عاقل خان رازی نے اپنی تاریخ میں دیا ہے، اور اسی سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ خط اگرچہ شاہجہان کے نام ہے، لیکن در اصل جہاں آرا کے خط کا جواب ہے،

فرستاد، و قصد آں نمود کہ بہر صورتے کہ رو دہد و بہر طریق کہ پیش رود قطعاً ناخن تملک بغیر اندیش محال متعلقۂ پادشاہی ہند نہ گشتہ یک کف زمین نیز در قبضۂ قبض و تصرف خیر خواہاں نماند،

چوں مجاری احوال بریں منوال مشاہدہ افتاد و سیاق کار بریں نہج ملاحظہ گردید، و آنحضرت از روے بے اختیاری مطلقاً باختیار او شدہ، مقید تفتیش امور ملکی نمی شوند و سائر فرزنداں را نگفتہ او دشمن انگاشتہ بہر چہ تجویز نماید، فرامین صادر میفرمایند، پاس ناموس عزت بر ذمت ہمت گرفتہ بخاطر قرار داد کہ خود بسعادت ملازمت اشرف رسیدہ حقیقت معاملہ را بوجہ معقولہ خاطر نشان اشرف سازد، راجہ جسونت سنگہ از ورود و صدور ایں مرید خبر یافتہ بتحریک کمال بے سعادتی ہنگام کوچ سر راہ بر عبور خیل اقبال گرفت، ناچار طریق تنبیہ و گوشمالی آں کوتاہ اندیش فراپیش گرفتہ آں ست راے را کہ خار بطالع سر راہ شدہ بود شکست سخت دادہ از راہ برخیزانیدہ شد،

برراے عالم آراے ظاہر است کہ اگر سواے دریافت سعادت ملازمت ارادۂ دیگری بود بدست آوردن او و ہمراہانش کہ بحال تباہ در روز سیاہ پے سپر وادی ہزیمت بودند چہ قدر کار بود،

اکنوں شنیدہ میشود کہ شاہ بلند اقبال لواے خصومت برافراختہ بارادۂ مقابلہ بدھولپور رسیدہ اند، چوں موجۂ ایشاں با ہجوم غنیمے لشکر شکن بہیچ وجہ صورت بستنی و نقش مراد ش باشل حریفے پرفن اصلا درست نشستنی نیست، صرفہ دریں ست کہ معاملہ را بطرح انداختہ چندے بصوب پنجاب کہ در تیول ایشاں مقرر است شتافتہ خدمت حضور اقدس باختیار ایں مرید مرشد پرست واگذارند، بعد ازاں بہر چہ راے عالم آراے اقتضا کند بعمل خواہد آمد،

(ب)

چوں مکتوب صدر آراے عظمت و اقبال بمطالعہ والاے آں مرکز دائرۂ عظمت و جلال در آمدہ جواب

بیرون آورده

وغریب تر آنکه بدین سبب مددی وخسارت وکارشکنی وخصومت که در ایران وتوران اشتهار پذیرفته
اکتفا نه کرده، محال برابر را بے سابقه تقصیر وکوتاهی از جاگیر این خیرخواه رضا طلب که جز ارادت واعتقاد و
جانفشانی واخلاص امرے دیگر را بخاطر راه نه داده متغیر کرده بان چنان ناخلفی زیاده سرے که پا سے از
حد خود بیرون نهاده، مرتکب انواع گستاخی وبے ادبی ومصدر تقصیرات عظیمه گشته ولوا سے بے اعتدالی
وفساد در عرصه بغی وعناد برافراشته تنخواه نموده، وکیفیت حال داعی خیرخواه را بواسطه غرض وخواهش نفس
خویش بخلاف واقعه بعرض اشرف رسانیده، محض بهتان وافترا، واموال حال این خیراندیش را اغبار آلود
جرائم ولوث آمود فرمائم وانموده، وبالتماس والحاح تمام جسونت سنگه را به لشکر گران بر سر داعی گماشته
ومطمح نظر آن داشت، که درین ضمن ولا سیّے مختصر که از پیشگاه عاطفت واشفاق حضرت باین مرید مرحمت
شده، بهر بهانه که میسر آید، انتزاع نماید، واین فدوی را آواره فضائے بیکسی وغربت وسراسیمه صحرائے محن
وکربت گرداند،

پس که از راه زمزمه دوستان در مزاج اشرف اقدس تصرف کرده، حضرت قول او را تصدیق
فرموده سائر فرزندان وفدوی اخلاص طینت را دشمن دولت فرا گرفته در حق این سرگردانان سرابگاه
حسرت[1] وحرمان هرچه او تجویز مینماید بے تامل حکم میفرمایند، وقطعاً تفحص وتفتیش حال این بے گناهان توجه
وغور در امور ملکی ومالی نفرموده، زمام رتق وفتق ومهام جزوی وکلی بکف اختیار وقبضه اقتدارش باز گذاشته
اند، واو خود بے غائله شک وشائبه ریب تشنه خون این بیگناهان است، چون کار بدین حد رسیده
وصورت حال بدین منوال انجامیده حفظ جان وپاس ناموس خود از مقتضیات عالم عقل ومشاهدات دنیای
جزو دانسته عازم استلام سده سدره منزلت سپهر احتشام گردید تا صورت حال وحقیقت معامله هیچ ویرانی

[1] نسخهٔ دیگر حیرت حرمان،

تسخیر قلعهٔ بیدر و کلیانی بمحاصرهٔ بلدهٔ مذکور پرداخته بودند، در مضیق محاصره و لتنگ تر از غنچه شده کار بر ایشان فروبسته
شده بود، که صورت افتتاح رو نماید، مسندآرای حکومت بیجاپور از ترکتاز بهادران اقلیم ستان بسخت بستوه
آمده، در فکر آن فرو افتاده بود، که پیشکشی لائق سرانجام داده ولایت خود را از صدمهٔ سپاه فیروزی دستگاه
مصئون گرداند، و الا تتمهٔ آن داشت که دلاوران کتیبهٔ اقبال او را عنقریب مستاصل ساخته ولایتش را ضمیمهٔ ممالک
محروسه گردانند، در خلال این حال شاهزاده ... ان ملازمان خود را بطلب امرای بادشاهی و تسلی و استمالت
حاکم بیجاپور تعیین نمود، آنها پیغامهای عنایت و مهربانی انگیز بوالی بیجاپور رسانیده، او را در وادی لجاج و عناد
نسبت بایشان مزید دلیر تر ساختند و سروران بادشاهی را بمبالغه و اهتمام تمام از پیرامون بلدهٔ کلبرگه که کارش
بگشایش نزدیک رسیده بود، برداشته در روان کردن و بردن آنها بدان غایت مراتب تاکید و جهد
بظهور رسانیدند، که فرصت رخصت و مجال وداع نیافته، و این خیرخواه را نادیده، برجناح استعجال عازم درگاه
جهان پناه شدند، و ازین جهت قافیهٔ وقت برین نیازمند بغایت تنگ گشته، بورطهٔ تحیر و تفکر در افتاده،
بحکم ضرورت، کار بمصالحت یافته و بانجام قریب شده را برهم زده، محض بیمن ایزدی و اقبال بیزوال خود را
ازان ورطهٔ سهمناک خطیر برآورد، و بهزاران جبر و ثقل و اصابت تدبیر از میان انبوه غنیم برآمده، سالماً بجا
رسید، عیاذاً بالله اگر چشم زخمی می رسید، در اطراف و اکناف جهان شهرت یافته لکهٔ بدنامی و خال
خفت و مذلت سالهای دراز بر روی دولت پایداری ماند، و بر جریدهٔ روزگار ثبت می گردید،
و پیداست که تدارک و تلافی آن بواسطهٔ عدم دوربینی و ناعاقبت اندیشی شاهزاده کلان که محض و ائی
کار خویش مطمح نظر داشته اگر عالمی را آب برد، غمی ندارد، از دائرهٔ امکان و حیز قدرت بندهای
بادشاهی بیرون بود، این مرید از بس ممارست در امر جانبازی و مهارت و قراولت در کارزار و پیکار
و آشنائی با طرز و شیوهٔ ستیزه وران این دیار از هجوم و ازدحام اعدا احسابی نگرفته بچاق تهور و جلادت فرق
مخالفان کوفته باستظهار و پشتیبانی اقبال ابد اتصال لشکر را ازان گرداب شورش و فساد در ضمان سلامت

چناں شنیدہ میشود کہ آنجناب حرمان این ارادت کیش اخلاص سرشت از سعادتِ خاک بوسِ همایون بجد برخواسته اشتعالِ نائرۂ قتال پیش نهادِ ہمت و ارند چون آنجناب را با چون من مریدِ ارادت سرشت بمقابله و ممانعه پیش آمدن و هنگامۂ حرب و مصاف آراستن عقلاً[1] و نقلاً سنجیدۂ میزانِ استحسان نیست لازم که از سلوکِ مسلکِ فساد و اعتساف انحراف نموده از اقدام بر امرے کہ منتجِ اختلالِ احوالِ خلائق باشد اجتناب و احتراز ورزند و اگر بنا بر توغل در لجۂ غرور و استکبار و نظر بر کثرتِ اعوان و بسیاریٔ انصار خواه ناخواه بافروختنِ آتشِ کارزار و گرم نمودنِ بازارِ پیکار ہمت گمارند فدوی عقیدت سرشت بحکم الضرورات تبیح المحظورات صرفه نخواهد کرد،

پسندیدۂ عالمِ صواب آن است کہ بزرگی را کار فرموده، بساطِ کرّ و فر در نوردند[3] و بالفعل بصوبۂ[4] پنجاب کہ در جاگیرِ آں جناب مقرر است شتافته چندے خدمتِ حضورِ همایون را باین خیر خواه سراپا اعتقاد واگذارند، بعد ازاں ہرچه در مرآتِ رائے جہاں نمائے جلوۂ ظہور فرماید، شرفِ صدور[5] خواهد یافت،

$\frac{5}{120}$

مراسمِ سجدهٔ[6] و تسلیم و لوازمِ تعظیم و تکریم بجا آورده بعرض میرساند که فرمانِ فرخنده عنوان مشتمل بر کیفیتِ آرزومندی خاطرِ فیض مظاهر و ترود رسیدنِ این پروردۂ نعمت و برآوردۂ تربیت[7] بزمین بوسِ حضورِ فائض النور شرفِ صدور و عزِ ورود یافته از دریافتِ مضمونِ اشتیاق مشحونِ آں جریدۂ فیض که ہر کلمه اش سرمایهٔ دو[8] انوارِ برکات و ہر فقره اش پیرایهٔ پیرائے حیات بود، سرتاسر صفحۂ خاطر زینتِ جمعیت و طرازِ شگفتگی یافته روکشِ نسخۂ رنگین بهار گردید، فروغِ آں آیاتِ رحمت و شمولِ نشانِ[9] عاطفت از سرِ تو پرتوِ وصول بر بام و در طارمِ دماغ گسترد،

۱ ق: عقلاً . . . . صرفه خواهد ۲ محذوف، ۳ ق. نوردند، ۴ ق: بولایت ۵ ق: برود،

۶ منقول از فیاض القوانین و عمل صالح؛ شاہجہاں نے اورنگ زیب کو بلانے کے لیے فاضل خاں کو ایک خط دے کر بھیجا تھا، یہ اسی خط کا جواب ہے، ۷ ق: بتربیت ۸ فیاض القوانین سرمایهٔ انوار ۹ عمل صالح، نشاط عاطفت،

معروضه در خدمت عالگفان پایهٔ اورنگ جهانبانی مکشوف گرداند. بیت

عـــذل سلطان گر نه پرسد حال مظلومان عشق

گوشه گیران را ز آسایش طمع باید برید

چوں ایں خیر خواه قطع مسافت نموده بحوالی اجین فائز گردید، جسونت سنگه که باشارهٔ شاهزادهٔ کلان بایذار ــــ و آزار ایں خیر خواه مامور بود، بسلسله جنبانی جهل و نادانی سنگ راه گشته بقدم ممانعت پیش آمد و بے ملاحظه آداب و حقوق دلیرانه تحکم نمود، که مراجعت نموده بمکان خود برود، والا خواهد دید، آنچه خواهد دید، چندانکه مردم هوشمند سخندان فرستاده بعنوان معقول آں متکبر جهول را بر ارادهٔ خود آگاهی بخشیده تصریح نمود، که باز زومندی و فدویت تمام محرز سعادت حضور فائض النور و محرم طواف کعبهٔ امانی و آمال بندگان نزدیک و دور است چرا مانع سعادت میشود، آں ناعاقبت اندیش اصلا بمعقولیت آشنا نشده بتکلیف جهالت و غرور بیشتر در مراتب منع و ردع افزود، لاجرم پنبهٔ جهل و پندار پوچ از گوش هوش دور کردن و آں ظلوم جهول را از پیش راه بر داشتن بحکم ضرورت بر ذمهٔ همت عقیدت نهمت واجب گردید، و اگر غیر از تحصیل سعادت زمین بوس اشرف اقدس اعلیٰ امرے دیگر مرکوز خاطر می بود، بر ضمیر خورشید تنویر همایوں روشن و هویداست که اسیر کردن او و رفقایش که چنیں شکست فاحش یافته بحال منکر سراسیمه گرد وادیِ انهزام گشته بودند چنداں تعذرے نداشت.

واکنوں که شاهزادهٔ کلاں خود با سپاه گراں تا دهولپور تشریف آورده معابرات چنبل و مسالک را بر ایں خیر خواه مسدود ساخته، جابجا افواج و توپخانه گذاشته باعتقاد خویش راه عبور بر ایں خیر اندیش بسته بودند، چوں ایں مرید را غیر از ادراک دولت زمیں بوس حضور پر نور با هیچ کس سر مقابله و پیکار نبوده و نیست، از گذر بهدا ور از آب چنبل عبور نموده عازم زمیں بوس اقدس گشت.

له ق: متمنات عالم عقل و مستمات شائسته خرد، ته ق: مقاتله

تله ق: نبوده، به بست پنج کروهی از بهداور،

بوسداو خود را مقصر نساخته در ضبطِ سررشتهٔ استرضاے خاطرِ ہمایوں کوشیده، از صراطِ مستقیم عبودیت و جانفشانی انحراف جائز نداشته و نمی دارد و در راهِ بندگی و عقیدت ثابت دم و راسخ قدم است،[1]

لیکن از مرِ ظهورِ ایں مقدمات که بنابرِ ارادتِ ازلی و مشیتِ لم یزلی در میاں آمده بمقتضاے طبیعتِ بشری مغلوبِ واہمه و ہراس گشته جرأتِ آں نمانده که بااطمینانِ قلب و جمعیتِ باطن عازم احرازِ سعادتِ حضورِ پرنور تواند شد، والّا آرزوے خاطرِ فاترِ ایں مستمند سراپا ارادت و اخلاص به نیلِ دولتِ استلامِ سدهٔ سپہرِ احتشام زیاده ازاں است که حوصلهٔ تقریر و تبیینِ آں را بر تابد،[2] و زبانِ ارادت از شکرانهٔ عنایاتِ[3] سرشار و مراحم[4] و اشفاقِ بے شمارِ اقدس قاصر، اگر آئینِ مریدنوازی را مرعی فرموده حکمِ والا شرفِ نفاذ رسانند که بعضے از مردمِ ایں مرید نخست بقلعه باریافته، بجاے جمعے[5] از ملازمانِ سرکارِ عالم مدار که بمحافظتِ دروب و مداخلت مامور اند، قرار گیرند، و از پیشگاهِ عنایتِ خسروانی بحراستِ ابوابِ قلعه امتیاز و اختصاص یابند ایں فدوی جانسپار بجمعیتِ[6] خاطر و سکونِ باطن و اطمینانِ دل بحضورِ اقدس رسیده، سعادتِ زمین بوس اشرف حاصل نماید، و زبانِ عقیدت بیان بعذرِ تقصیرات بکشاید، غایتِ مریدنوازی خواہد بود،

$\frac{7}{122}$

فرمانِ عالیشان که از پیشگاهِ عنایت و احسانِ حضرتِ خلیفهٔ زمین و زماں کعبهٔ مراداتِ سوجہان شرفِ صدور یافته بود، در عزیزترین احیان پرتو ورود بر ساحتِ احوال انداخته افتخار را شجره و امتیاز را تذکره گردید، و دیده چوں نورِ بینش افزاے سوادش چراغ نظر برافروخت، توتیاے رسائی معرفت و سرمهٔ بینائی حقیقت در چشم کشیده، خاطر از سرِ نو سرمایهٔ مزید تمیز اندوخت، و نگی اندرزہاے مرشدانه را که در ضمنِ آں جریدهٔ فیض مندرج و مسطور بود، از روے ادب اندیشی و ارادت کیشی بسمعِ قبول تلقی نموده بشکرانهٔ دریافتِ

[1] ن: ثابت و راسخ است [2] ن: آں را بر نمی آمد [3] ن: زبان از عنایات [4] ن: و مراحم اشفاق [5] ن: جمعے از باریافتگان مہر گماشته [6] ن: بجمعیت خاطر [7] منقول از فیاض القوانین و محل ملاحظه، فاضل خاں کے لائے ہوئے آخری خط کا جواب ہے، [8] فیاض القوانین شجره

سرشار نشهٔ مسرت و فرط ارادت ساخت، شکر این عنایات تازه و مرحمت بے اندازه که از ظرف طاقت تحریر
و تقریر بیرون ست از تنگی دستگاهِ لفظ و معنی چه گونه بتقریر زبانِ کثرت بیان راست آید، ع

هم مگر لطف شما پیش نهد گامے چند

الحمد لله والمنة که خاصیتِ صدقِ ارادتِ مضمر و خلوصِ عقیدتِ مکنون در ضمیرِ منیرِ آنحضرت کار خود کرده
بتازگی فروغِ ظهورِ راز نهان کدهٔ باطن بر روے روز انداخت[1] و سلسله جنبانی اقبالِ آسمانی و فیضِ خواهشِ جسمی و
جانی بفوزِ کمالِ عنایتِ حضرتِ ظلِ سبحانی رسیده، گلشنِ امیدِ مراد را شگفته و خندان ساخت، اکنون که کار
از اظهارِ عواطفِ رسمی و مراحمِ ظاهری گذشته بخواهشِ حقیقت رسیده و رائحهٔ التفاتِ معنوی بمشامِ آرزو فائز گشته
باعثِ حیاتِ[2] مزید گردید، امیدوار است که اسبابِ مواصلتِ این دور افتاده در وقتِ مسعود و ساعتِ
سعادت آمود دست بهم دهد، و از فیضِ قدمبوسِ مبارکِ آنحضرت که فی الحقیقة برکتِ روزگار و آیتِ
رحمتِ پروردگار[3] اند و روزگاران انتظارِ این وقت و آرزوے روزی شدنِ این روز داشته[4]، مرادِ خاطر
فیروز گشته از تجلیٔ دیدارِ فائض الانوار روزنهٔ[5] منتظر دیده را روکشِ دریچهٔ مشرقِ مهر انور[6] سازد،
زیاده ازین دراز نفسی (و) کوته اندیشی میداند،

۶/۱۲۱

• آن مسند آرائے خلافت و جهانبانی پس از اطلاع بر مضمونِ منشورِ عنایت و مهربانی آداب ادب و مراسم
اخلاص کما ینبغی مرعی داشته زبانِ گوهر بیان بپاسخ بگشاد[7]،

• لله الحمد والمنة که این نیاز مندِ درگاهِ شاهنشاهِ بے مثال و بے مانند از بدو اهتزاز روائح
عقل و تمیز الی الآن باندازهٔ امکانِ بشری و طاقتِ انسانی در تمهیدِ قواعدِ ارادت و اعتقاد[8] و تشئیدِ مبانیِ صدق

---

[1] عمل صالح، [2] اندوخت [3] عمل صالح مزید حیات، [4] فیاض القوانین، [5] اندر محذوف [6] ق- روزن [7] فیاض القوانین
مشرقِ انوار، [8] منقول از ظفرنامه عالمگیری [illegible]
اعتقاد و تشئید مبانی،

خیرخواه مطابق رضا ے آں عین ایمان مکونات مرکز دائرهٔ عنایات حضرت مستغنی الصفات که سکون قلب
وحرکات ارواح کائنات به تحریک وآرام آں کعبهٔ حاجات منوط است بوده، در انجام کار آثار آں طبع
مقدس سرایت مینماید، چه قسم آشفته مغز خفته خرد خواهد بود، که باین مایهٔ ارادت و این پایهٔ اخلاص شیرازهٔ
مجموعهٔ سعادت را گسسته نفس جز بشکر قبلهٔ کونین برآرد، و قدم جز با طاعت مرشد دارین گذارد، یا امرے
که باعث گرانی خاطر اقدس و خلاف مرضی منش اشرف باشد روا دارد، سر موے ازاں بوده، سر رشتهٔ رضا
تسلیم و آداب تعظیم و تکریم از دست دهد،

بنهجے که حضرت ولی نعمت را در وقوع مراتب عاطفت قطعاً امتناع مراد، نیفتاده، ایں خدمتگذار
را نیز جز خلوص ارادت و محض صفائی اخلاص و آئین جاں سپاری و عقیدت امرے دیگر پیش نهاد همت
نبوده، باین حساب ازیں نوازش برایں مرید که همواره بسلسلهٔ جنبانی بختیاری و بحکم التزام حق گذاری در
مراعات نسبت تربیت و پاس مراسم عنایت هیچ جا صفتے نورزیده، سخنے نیست، بلکه با وجود بهید دگی برادر
بزرگ به برکت رضا جوئی، بخدمت پرستی آنحضرت منظور نظر ایں نامهٔ عاطفت روز افزوں آمده و ایں پایهٔ
والا بجنس استحقاق و شایستگی یافته از تمکین بخت بر بساط کاوای متمکن گشته و فائق علو درجات مقدار از
پله برادران دیگر در گذرانیده، بهمه حال دریں مکان نه زبان شکر است و نه مجال معذرت ع

هم مگر لطف شما پیش نهد گامے چند

اراده چناں بود، که منشور عنایت نشور را که اگر هزار جان گرامی بزندگانی جاودانی نثار هر کلمهٔ درّ
شاهوار معانی نماید گنجائش دارد، توقیع رستگاری دو جهانی و طغراے منشور سعادت جاودانی دانسته
و از کمال ارادت و عقیدت نشرهٔ جان و حرز روح رواں ساخته بخدمت فیض رتبت نشاید، اما چوں

لے عل صلاح، مکوبات، ئه ایضاً، ارواح وکائنات، ئه ایضاً، دین، ئه ایضاً، سایه

ایں سعادتِ عظمیٰ بجہاتِ بیاز اداکردہ حقِ سپاس بر این اختصاصِ خاص ممتنع الاداقبل از استسعادِ حضورِ پر نور غائبانہ حتی الامکان بجا آوردہ،

ایں سوادخوانِ دبستانِ تعلیم الٰہی وحرف شمارِ دانشکدۂ فضل نامتناہی تا از سنِ تمیز بہرہ یافتہ و بوسیلۂ مراتبِ معرفتِ اسرارِ مبدا ومعاد، دل بدریافتِ حقیقتِ کار دادہ دہے گردشِ روزگار بہمۂ از اسرارِ ژرف بجلمهاے تنگرف[1] بے ملاحظہ نمودہ از حسابِ ہر کار شمار و از مقدار ہر چیز قیاس برگرفتہ تصورات بے صورت و توہماتِ بیجاے دنیا را سرمایۂ استظہارِ خود نمی داند، و از نشۂ سرشارِ ایں بادۂ ہوشربا بے مردانہاے از جا نرفتہ بسرمایۂ خودسری خیالِ عصیان و اندیشۂ طغیان با خود مخمر نساختہ مجاری امور بر نہجِ استقامت و ارشاد جاری داشتہ، خود را بجان مریدِ صادق العقیدہ می انگارد،

دقلم فیض رقم شکایتِ گونہ از وضعِ روزگار و گردشِ لیل ونہار بر صفحۂ بیان نگاشتہ بود، دریں مقام کہ جاے گفتار نیست بعد از اداے آدابِ معہودہ بعرضِ مقدس میرساند کہ در ضمنِ افعالِ محکمۂ حضرتِ حکیم علی الاطلاق بسے از حکم ومصالح مندرج است کہ عقولِ بشر بے بسر آں نمی تواند برد، درینصورت بردقایق پژوہانِ حقائق آگاہ لازم است کہ پیش آمد احوال مشتمل بر فوائدِ بسیار و منافعِ بیشمار انگاشتہ، انگشتِ اعتراض بر وارداتِ تقدیریہ[2] نہند و بے اغراضِ صحیحہ در بطنِ آں نہفتہ پنداشتہ، از در تسلیم ورضا درآمدہ در چون وچرا کشادہ نہ دانند،

غرض از تشئیدِ مبانی ایں تمہید شرحِ کیفیتِ حالِ خود است، کہ بر امثالِ اقوالِ ایں ارادت سرشت نکات بعد الوقوع ریختۂ قلمِ عنایت رقم شدہ، در نظرِ اربابِ شہود و اصحابِ تسویۂ باطن در اکثر صور بعنوان دیگر ظاہر و جلوہ گر میگردد، اگر بغور اندیشۂ لطف پیشۂ اصلِ کار را مشاہدہ فرمایند دریابند کہ حرکات و سکنات

[1] عمل صالح ممتنع الادا، [2] ایضاً۔ تنگرف، ملاحظہ از حساب،

[3] ایضاً تصفیہ،

بعد از عزلت شاہجہاں

تلافی مافات

۱
۱۲۴

بعد اداے وظائفِ عقیدت بعرضِ اقدس میرساند، والا فرمان موعظت عنوان کہ بستم شہر صفر بخطِ ناموروت در جوابِ عریضۂ این مرید صادر شدہ بود، در احسن اوقات پرتوِ وصول انداخت و کیفیتِ مضمون سمت وضوح یافت،

بر راے خورشید ضیا پوشیدہ نماند کہ این مرید[1] بتوفیقِ الٰہی حقیقتِ دنیا و عدمِ ثباتِ دنیاے[2] بی بقا را نوعے کہ ہست، دانستہ در اطیعوا اللّٰہ القدر مقصر است کہ مثلِ رسول علیہ الصلوات[3] و السلام خجالتہا دارد، دعوئ مرتبۂ سیوم[4] را چون می تواند کرد، لیکن نسبت باہلِ روزگار بقدر مقدور در اطاعت[5] و امر و نواہئ الٰہی و پیروئ شریعتِ مصطفوی کوشید، تا وقتیکہ عنانِ اختیارِ جہانبانی بقبضۂ اقتدارِ اعلیٰحضرت بود محض براے پاسِ فرمانِ ایزدی بے حکمِ والا بتمشیتِ ہیچ مہمے[6] و مطلبے نپرداختہ[7] و ہرگز قدم از حدِ خویش فراتر نگذاشتہ، و عالم السر والخفیات[8] بر صدقِ این دعوی شاہد و گواہ است،

از آنجا کہ بتحقیق انجامیدہ بود کہ بادشاہزادۂ کلان در ایامِ بیماریٔ اعلیٰحضرت استقلال تمام پیدا کردہ در ترویجِ آئینِ ہنود و کفار و ہدمِ بنیانِ دینِ رسول مختار علیہ الصلاۃ و السلام، کمرِ اہتمام چست بستہ، غبارِ الحاد در عرصۂ مملکت

---

[1] س و ب: این مرید محذوف [2] ع: جاے بے بقا [3] س و ب: الصلوات محذوف [4] ع: سوم [5] ع: اطاعت و امر و نواہی [6] ع: فیہ، [7] س و ب: و محذوف [8] ع: دیدم،

بسبب وقوع بعضے امور یک گونہ حجابے درمیاں آمدہ از ملاحظۂ گرانی طبع اشرف مغلوب و اہم احتمال[1]

اگر بحکم مرحمت تا انتہای ابواب قلعہ و مداخل و مخارج آں را یکسان مرید سپردہ ازیں واہمہ

ایمن و مطمئن سازند، بمقام تلافی تقصیر آمدہ بملازمت اقدس رسیدہ رضا برضاے اشرف می دہد، و

امرے کہ موجب استحقاق[2] و تصدیع آنحضرت باشد رواداراں نمی گردد،

۵/۱۴۳

"کردۂ خویش آید پیش زیادہ حد ادب"[3]

---

[1] قیاس القوانین امن،

[2] عمل صالح استحقاق، [3] یہ شاہجہاں کے آخری خط کا جواب ہے، جو اورنگ زیب نے اسی رقعہ کے پشت پر اپنے ہاتھ سے لکھ دیا تھا، اور یہ خط برطانوی عجائب خانہ کے قلمی نسخہ ۱۸۸۸۱ ورق ۱۸۸ الف اور ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کی کتاب انشا ۸۲/الف میں موجود ہے، اور اول الذکر سے منقول،

تشریف نیاوردنِ اعلیٰحضرت بدار الخلافه قرار توان داد، چون مردم ایشان باندیشهٔ ستیز و پرخاش از تپنه[1] روان شده و داخلِ بنارس گردیده[2] اند، این مرید بخانه زاد نوشته که بدان صوب[3] بشتابد و متعاقب خود نیز از شاهجهان آباد بآن طرف نهضت خواهد نمود، انشاء الله تعالیٰ بعد ازان که خاطر ازآن خدود واپرداز د توجّه[4] کمعروض[5] داشته سعادتِ خویش دانسته سرانجامِ ضروریاتِ سفر خواهد کرد، اضافه و رعایتے که بمردم نموده در چنین وقتے که از چهار طرف گرد فتنه برخاسته بود اگر بفعل نمی[6] آید این گروه زر بنده[7] چه سان همراهی می نمودند و باین مرید می گردیدند[8] و بدونِ آن چگونه کار از پیش میرفت، خطا بهاے که دریں هنگام داده می شود اگر باخطابهاے که پیش ازیں بمردم تجویز رفته سنجیده آید شاید هویدا گردد که کدام طائفه بچنیں عنایات[9] شایسته تر بوده اند،

از مفتنه هاے فاسدِ بادشاهزادهٔ کلاں انچه بیگم صاحب جیو[10] ظاهر ساخته اند هنوز[11] گلِ اوّل است، بعد ازاں که خبثِ طینت و اعتقادِ باطلش مفصلاً بعرض برسد معلوم خواهد شد که از چه قماش آدمی بوده[12] و دفعِ او چه قسم عطیهٔ الهی[13] است،

صحت و عافیت قرینِ روزگارِ فرخنده آثار باد[14] و سایهٔ بلند پایه مستدام جاناو

۲
―
۱۲۵

بعد اداے مراسمِ عقیدت بعرضِ اقدس[15] و اعلیٰ میرساند، والا فرمان عتاب آمیز که نهم شهرِ حال عزِّ[16] صدور یافته بود شرفِ وصول[17] بخشید و انچه از قبائحِ اعمالِ ایں سراپا تقصیر مرقوم گردیده بوضوح انجامید، بر راے خورشید[18] ضیا پوشیده نماند که ایں مرید هیچ گاه باظهارِ محاسنِ افعالِ خویش نه پرداخته همواره بدیهاے خود معترف[19] بوده و هست و ازاں زماں که بسنِ تمیز رسیده، درد استرضاے خاطرِ ملکوت نظر

[1] ع تپنه [2] ع گردیدند، [3] ع بدان صواب [4] ع معروضه داشته، [5] س و ب می آمد، [6] ع "زر بنده" محذوف، [7] ع می گردیدند، [8] ع عنایت، [9] ع "جیو" محذوف [10] س و ب "هنوز" محذوف [11] ع بود، دفع، [12] س و ب "الهی" محذوف، [13] س و ب "و" محذوف [14] س و ب "و" محذوف [15] ع عزِّ صدور [16] ع شرف ورود [17] ع براے خورشید [18] س معروض

پراگنده، و سررشتهٔ انتظام مهام از دست رفته کسے را از بندہاے حضور یاراے آں نمانده که صورت حال را بعرض اشرف رساند، و او خود را با عدم استحقاق شایستهٔ فرمانروائی دانسته، مربی و ولی نعمت را معزول مطلق[1] ساخته، چنانچه این مقدمه بخط مبارک در مناشیر پیشین مندرج شده. بنابران این مرید از[2] اندیشه آنکه مبادا اهمال و در اصلاح این فساد که منجر بخرابی بلاد و تفرقهٔ عباد بوده سبب بازخواست و مواخذهٔ اخروی گردد تحصیل مثوبات را در نظر داشته از برهان پور روانهٔ این سمت شد[3]، و در آن وقت غیر آن دشمن دین مبین[4] (و) انوالامر[5] تبعات که مخالفت با او گناه نه باشد[6]، درمیان نبود،

قطع نظر ازیں[7] چون فتح و ظفر بے اعانت الهی که نتیجهٔ اطاعت است روی نمی دهد بر تقدیرے که قصد این مرید صواب نمی بود، و حق تعالی را خوش نمی آمد چگونه این نیازمند درگاه او[8] بگوناگون تائیدات[9] اختصاص می یافت، خدا نخواسته اگر بحمایت[10] آنحضرت اندیشهٔ آن بداندیش از قوت بفعل می آمد و عالم از ظلمت کفر و عدوان تاریک گشته کار شرع شریف از رونق می افتاد، روز جزا از عهدهٔ جواب برآمدن بغایت صعب و دشوار باشد[11]، درینصورت در برابر آنچه بتقدیر مالک الملک قدیر بمنصهٔ ظهور آمده، شکر واجب است؛

حقوق تربیت بر ذمهٔ این مرید افزون تر ازان است که سپاسگزاری[12] آن مقدور تواند بود، حاشا که آں همه[13] تفضلات را[14] فراموش ساخته برائے چند روزه زندگی کدورت خاطر ولی نعمت را روا دارد، نمی داند[15] که جز آنچه بخواهش و مشیت الهی بجهت مصلحت ملک و ملت واقع گردید[16] ازیں مرید کدام بدی نسبت بآنحضرت سرزده،

مقدمهٔ شورش بادشاهزادهٔ شاه شجاع امرے نیست که بر کسے مستور بوده باشد یا آں را وسیلهٔ

---

[1] ع: مطلق، محذوف. [2] ع: ماندیشه. [3] ع: سخن [4] ع: شد [5] ع: متین که مخالفت [6] ق و ب: باشد، [7] ع: ازاں، [8] ق و ب: او، محذوف. [9] ق و ب: تائید. [10] ق و ب: بجماعت، [11] ع: می شد [12] ع: سپاسداری، [13] ع: این همه [14] ق و ب: ما محذوف [15] س: نمی دانند. [16] ع: گردید.

دسوانحی که موجبِ کلفت و کدورتِ خاطرِ اشرف شده روی نمود[1] آن مکرمه کجا بود، و[2] درین چند روز
که ملاقات دست بهم داده، حاشا که زبان به بدگوئی که شعارِ دیگران است، آشنا ساخته باشد. ما مجرمان
لافِ خوشِ ظاهری و خوشِ باطنی نزده ایم و خود را چنان وانمود[3] ایم جمعی[4] که بحسنِ ظاهر و باطن آراستگی
داشتند، الحمد لله تعالی که حقیقتِ آنها نیز پوشیده نیست، نیک و بدِ هر کس بر عالم السرائر هویدا است و ما فی الضمیر
بندها را او بهتر میداند، شایسته خان را چه نسبت که این مقوله چیزی تواند نوشت یا[5] درین ماده حرفی تواند زد[6]
چون از جمله خانه زادان که حقوقِ اسلافِ آنها درین دولت[7] ابد پیوند ثابت است و این معنی را الحضرت
نیکو میدانند که مثلِ او کسی[8] نیست، بنا بران چنانچه به بیگانها رعایت کرده شد، در بارهٔ او هم بفعل آمده و از اینجا[9]
لازم نمی آید که از مقدمات نالائق[10] معروض می داشته باشند[11] آنچه در حقِ او اول و آخر بسته و ساخته بعرض رسانیده[12]
اند، محض خلاف[13] است،

این مرید پیش از رسیدن با کبرآباد[14] و اکثر اوقات[15] عرائض را بخطِ خود می نوشت، لیکن چون ثانی الحال
معلوم نمود که در نظرِ امتیازِ[16] پیشگاهِ خلافت عرائضِ این مرید و عرائضِ دیگران که هرگز بخطِ خود نمی نویسند و مدار آن
بر تلبیس است یک امتیاز[17] دارد و در است را از دروغ فرق نمی نهند و[18] مع هذا اشتغال بسیار روی داده بود[19]
ناگزیر از رعایتِ این شیوه باز ایستاد[20]، نوشتنِ لفظِ "خط نا معروف" در عریضه بیان واقع بود[21]، نه برای
قصد، دیگر اینکه بسم الله بخطِ مبارک مرقوم می گردد، بجهتِ حصولِ شرف و سعادت کافی است،

سایهٔ بلند پایه مستدام باد،

---

[1] ع کدورت شد، خاطر اشرف روی نمود، [2] س و ب "و" محذوف [3] ع نموده، [4] ع جمعی، [5] ع ما درین حرفی، [6] ع او
[7] ع دولت دودمان ابد پیوند [8] ع مثل وی [9] ع از آنجا، [10] ع لائق، [11] ع می داشته شد، [12] س و ب رسانیده آمد،
[13] ع خلافت، [14] ع اکبرآباد، [15] ع "اکثر عرائض بخط خود"، [16] ع بپیشگاه امتیاز نظر مبارک عرائض [17] ع اعتبار، [18] ع
"و" محذوف، [19] ع "بود" محذوف، [20] ع ایستاده، [21] ع واقع است، نه بقصد،

وقیقه از دقائق جد و جهد فرو نه گذاشته، با آنکه بتقریب بادشاهزادهٔ کلاں که بجز سے جز خوش آمد ظاهری و[۱]
چرب زبانی و خندهٔ بسیار نداشت، و در خدمت ولی نعمت دلش با زباں موافق نبود، و از کردار آن ناقابل[۲] او
چندیں ناشنیده[۳]، انواع خفت[۴] می کشید[۵] چنانچه قرائن سابقه[۶] بداں ناطق است، با ایں امید که شاهد صدق عقیدت
و بندگی را نتیجه پدید آید اصلا از طریق اطاعت و انقیاد و انحراف نورزیده بهمیں که آنحضرت ایں مرید را بعنوان نیکی
یاد و سیفرموده اند خورسندی بود، هرگاه دراں وقت اثرے بر حسن اعتقاد و تحمل آں زیادتیهاے[۷] بے وجه مرتب[۸]
نگشته حق از باطل جدا نشد و صفائی جوهر رسوخ عقیدت مستور ماند[۹] و سخن منافقان دور از پیش رفته موافق
از منافق و راست از ناراست امتیاز نیافت و ایں مرید قابل اعتماد و التفات نگردید، اکنوں که
مصدر گوناگوں گستاخی و بے ادبی شده پیداست که آنحضرت چگونه توقع نیکی ازیں گناهگار خواهند داشت
و بر قول و فعل او چه ساں اعتماد خواهند نمود،

از احوال فرزنداں قلمی شده بود،

پیر دستگیر سلامت! از آنجا که دریں جهان گذراں هیچ چیز[۱۰] بے مشیت و تقدیر الهی بوقوع
نمی آید و کسے را مجال ستیزه با قضاے[۱۱] آسمانی نیست و ایں مراتب که در قرآن مسطور است، بزرگان را[۱۲]
نیز پیش آمده، ایں حقیر را چه یارا که سر از ارادت[۱۳] ازلی تواند پیچید، یفعل الله ما یشاء و یحکم ما یرید،
هر کس در خور نیت خود از خدا می یابد و چوں نیت ایں مرید بخیر است، امید چناں دارد که تا زنده باشد جز نیکی
نه بیند،

درباره همشیره آنچه نگارش یافته محض تهمت و بدگمانی[۱۴] است، چه دراں هنگام که ایں مرید با کبرآباد[۱۵] آمده و

---

۱ ع "و" محذوف. ۲ تس و تب و بس حشو ناقابل. ۳ ع ناشنیدها. ۴ تس و تب خفت. ۵ تع می کشد. ۶ تس و تب
سابق. ۷ تع تحمل زیادتیهاے. ۸ تع مرتب. ۹ تع بوده. ۱۰ تع جز. ۱۱ تع باقضاے. ۱۲ تع نزد. ۱۳ از سر ارادت.
۱۴ تع کمال. ۱۵ تع باکبر آمد.

از آنجا که بادشاه زاده شاه شجاع قدر عافیت ندانسته[1] بقصد ستیز و جدال از پٹنه باله آباد رسیده، گرد شورش برانگیخته، ایں مرید نیز که بعد تعب و مشقت خاطر نقد[2] از جانب بادشاهزادهٔ کلاں وا پرداخته هنوز نفس راست[3] نکرده بود، توکل بر تائیدات نصرت بخش حقیقی نموده، بعزم شهر حال از دار الخلافه شاه جهاں آباد متوجه آں حدود گردیده، امیدوار است که بتوفیق الهی و اعانت حضرت رسالت پناهی علیه الصلوٰة والسلام و توجه باطن قدسی مواطن پیر دستگیر عنقریب ازیں کار فارغ گشته اصلاح مرتکب امرے نامرضی نشود، و مهمات دین و دولت را نسقے[4] شایسته پدید آید،

جهانبان علی الاطلاق عمت الاده ودائع خود را بکسے که از عهدهٔ ضبط آں بیروں تواند آمد می سپارد[5]، و زمام مهام رعایا و برایا را بکف اقتدار او می گذارد، که از گرگ شبانی نیاید و هر بیحوصله تحمل بار ایں شغل خطیر را نشاید، سلطنت ملک داری و پاسبانیست، نه تن آسانی و شهوت رانی،

تسلیمات عنایت جواهر بادشاهزادهٔ کلاں بجا آورده، بدیں مرحمت تازه سرافراز گردید،

۴/۱۲۷

بعد ادائے[6] مراسم عقیدت و اخلاص بعرض اشرف میرساند قدسی صحیفه که پس از تمادی[7] ایام بخط خاص مبارک قلمی شده بود در نواحی هندون پرتو ورود انداخته، مطالعهٔ ارقام آں سرمایهٔ سعادت گردید و کیفیت آنچه نگارش یافته[8] بوضوح انجامید،

از سبب گرفت و گیر خطوط[9] استفسار شده بود،

بر خاطر دریا تقاطر[10] پوشیده نماند که ایں مرید در ابتدائے حال و آغاز وقوع مراتبے که بتقدیر ایزد متعال

---

[1] ش ندانسته، [2] ع بقدر [3] ع درست، [4] ع نقی، [5] ش و ب. می سازد، [6] یه خط آداب عالمگیری کے علاوه، دستور العمل آگهی کے بعض نسخوں میں بھی ہے، نیز خافی خان نے بھی اپنی تاریخ میں بعض اختلافات کے ساتھ درج کیا ہے، [7] ش و ب تمامی، [8] ع یافته بود [9] ع گرفت و گیرکه استفسار شده، [10] ع مقاطر،

بعد ادای اسے وظائف عقیدت بعرض اقدس اعلیٰ میرساند والا فرمان عاطفت عنوان کہ درجواب عریضۂ ایں مرید صادر شدہ بود در اسعد ساعات عز ورود ارزانی داشت واز وصول نوید عفو زلات و تقصیرات جہاں جہاں نشاط و انبساط اندوختہ بلطف عمیم مرشد خطا بخش عذر پذیر امیدوار تر گردید، المنۃ للہ تعالیٰ کہ اعلحضرت بمقتضاے انصاف و قدردانی عفو را بر انتقام ترجیح دادہ ایں سراپا گناہ را از گرداب اندوہ و ملال نجات بخشیدند، رجا بکرم ایزد[۳] واثق است کہ من بعد بموجب[۴] مصلحت امرے کہ وقوع آں نشاید بظہور نیاید[۵]،

خدائے غیب داں کہ اورا بکذب و دروغ گواہ گرفتن نزد اہل اسلام و کفر[۶] در جمیع ملل و ادیان مذموم است، میداند کہ ایں مرید ہرگز تجویز وارتکاب[۷] خلاف مرضی طبع مقدس راضی نبودہ و نیست و خود را نائب حضرت انگاشتہ بدیں خدمت قیام می نماید، لیکن چوں انتظام اوضاع مملکت و احوال رعیت باظہار نیابت امکان نہ داشت، ناگزیر براے پاس مصالح ملک و ملت روزے چنداں ایں نوع[۸] سلوک کہ بخاطر خطور نمی کرد وجہ شرمندگیہا کہ ازاں رہگذر ندارد، لازم شد[۹] پس ازانکہ امنیت در ممالک پدید آمدہ غبار فتنہ و فساد فرو نشیند[۱۰] انشاء اللہ تعالیٰ جمیع مرغوبات خاطر اشرف بوجہ احسن صورت خواہد گرفت[۱۱]،

ایں مرید کہ خلاصۂ عمر را صرف رضا جوئی و نیکو خدمتی نمودہ بجہت مزخرفات فانیۂ دنیویہ چگونہ راضی می تواند بود کہ اوقات فرخندہ ساعات اعلحضرت کہ جان و مال و فرزندان و اہل و عیال[۱۲] اقدس[۱۳] تحصیل خرسندی حضرت است بجمعیت نگذرد[۱۴] و مردم محل از خدمت وافی سعادت جدا باشند،

۱ه یہ خط آداب عالمگیری کے علاوہ دستور العمل آگہی اور منتخب اللباب میں بھی ہے، ۲ه ع دیا، ۳ه ع ایزدی ۴ه ع بموجب ۵ه ع نیابد،
۶ه ع اہل اسلام و کفر در جمیع ۷ه س تجویز ارتکاب خلاف، ۸ه س و بت ۹ه مملکت و احوال ...... ایں نوع محذوف ۱۰ه س دنیا شدہ
۱۱ه ع یافت، ۱۲ه س فرزند و عیال ۱۳ه ع تحصیل محذوف، ۱۴ه س ایشاں، ۱۵ه س بگذرد،

خواہد نمود، وتا آں زماں چوں بر عقلا ظاہر است کہ مسامحت وارخاۓ عنان باوجود مشاہدۂ چندیں امور منافی نتیجہ جز ندامت وپشیمانی ندارد وتجویز آں نمیتواں کرد[1]،

بودنِ آبدار خانۂ خاصہ در غسلخانہ دریں وقت کہ آنحضرت پیوستہ در[2] اندرونِ محل تشریف دارند چہ درکار است[3]،

هر[4] بر کارخانۂ ملبوسِ خاصہ[5] از رہگذرِ تصدق شدنِ خواجہ معمور است دریں ولا کہ دیگرے بجاے او تعین شدہ، پوشاکِ مبارک بدستورِ سابق بے[6] تعلل خواہد رسید،

توفیقِ احرازِ مثوباتِ[7] اخروی رفیق باد

۵ / ۱۲۸

بعد ادا[8]ۓ مراسمِ عقیدت بعرضِ مقدس میرساند، فرمانِ والاشان سراسر نگاشتۂ قلمِ مبارک رقم کہ پنجم شہرِ حال درجوابِ عریضۂ ایں مرید صادر شدہ بود، عزِ وصول بخشید، واز مطالعۂ ارقامِ کلکِ دُر بار جواہر سلک دیدہ را نورِ موفور ودل را کمالِ بہجت وسرور حاصل گردید، المنۃ للہ تعالی[9] کہ ذاتِ فائض البرکاتِ مقدس قرینِ صحت وعافیت است،

پیر دستگیر سلامت[10]: ایں مجبورِ حکمِ[11] قضا وقدر کہ بمشیتِ الہی درچنیں[12] ورطۂ خطرناک افتادہ، بچندیں کلفتہاۓ ظاہری وباطنی مبتلا گشتہ، از خجلت[13] وانفعالِ خود[14] چہ عرضداشت کند کہ بر ذاتِ حضرت ہویدا نباشد، پیوستہ از درگاہِ ایزدی مسئلت می نماید کہ توفیقِ استرضاۓ خاطرِ ملکوت ناظر وفرصتِ تدارک وتلافیِ مافات وعذر خواہیِ زلاتِ خویش یافتہ خدمتے کہ موجبِ خوشنودیِ قبلہ وکعبۂ حقیقی تواند بود بتقدیم رساند،

---

[1] ع: چنیں۔ [2] ع: کردہ، [3] ع: "در" محذوف، [4] ع: "هر" محذوف۔ [5] س و ب: ملبوس خانہ، [6] ع: بلا تعلل،

[7] ع: مثوبات، [8] یہ خط بھی آداب عالمگیری کے علاوہ دستور العمل آگاہی اور منتخب اللباب میں موجود ہے [9] ع: تعالی تقدس،

[10] ع: "پیر دستگیر سلامت" محذوف [11] ع: "حکم" محذوف [12] ع: درچناں [13] ع: خجالت، [14] ع: "خود" محذوف،

رو[1] داده، باعتقاد آنکه چون[2] اعلحضرت عقل[3] کل اند و اکثر گرامی اوقات عمر ابد پیوند در تجارب پست و بلند روزگار
گذشته شاید ظهور این امور[4] از قضا و قدر دانسته در شکست کار این مرید و رونق دیگران که ارادت الٰهی
بدان تعلق نگرفته کوشش نفرمایند، سلوک را بنهجی مستحسن قرار داده بود، و میخواست که بعد رفع[5] شورش
و استرضاے خاطر والا کمر اهتمام بر میان جان بسته بدان وسیله سعادات[6] دارین حاصل کند و هر چند[7] شنید که موجب
ارتفاع غبار فساد و شور[8] بر نخوردگی مهمات عباد تحریک آنحضرت است، و برادران بفرموده اقدس دست و
پا می زنند و جانے می کنند، اصلا گوش[9] بسخنان مردم نینداخته اندیشهٔ انحراف از شاه راه عقیدت نمی بود،

لیکن از آنجا که اخبار بی توجهی اعلحضرت متواتر[10] رسید، چنانچه از نوشته که بعبارت هندی بشاه شجاع قلمی
گردیده بود و خان و مان او بر سر آن خراب شده هویدا است و یقین حاصل شد که آنحضرت این مرید را نمی
خواهند[11]، و با آنکه کار از دست رفته هنوز تلاش آن[12] دارند، که دیگرے[13] استقلال یافته سعی این فدوی که
مصروف[14] ترویج دین متین و انتظام مهمات مملکت است ضائع شود، و بهیچ طریق ازین فکر باز نیامده در
کار مصر اند، ناگزیر بمراعات لوازم حزم و احتیاط پرداخته و از حدوث مفسدهاے ممتنع التدارک اندیشه مند
گشته آنچه بخاطر داشت نتوانست از قوت بفعل آورد[15]، و بر صدق این دعوی خداے توانا شاهد و گواه است،
جمعیت خاطر این مرید وقتے صورت تواند گرفت که آن دو فتنه[16] جو که هر کدام دو باره بے غیرتی
بخود قرار داده گریخته اند از ممالک محروسه بدر روند یا بتوفیق الٰهی دستگیر گردیده[17] در پهلوے برادر خود نشینند

سر وارث ملک تا بر تن[18] است　　　تن ملک را فتنه پیراهن است،

ان شاء الله تعالی بعد از آنکه[19] کار معاندان بیکے ازین دو وجه ساخته شود، چرا جهت این همه احتیاط

---

[1] س و ب روے داده [2] ع چون [3] ع عقل محذوف، [4] ع ما محذوف [5] ع دفع، [6] ع سعادت،
[7] ع کند که چند می شنید، [8] س و ب "و" محذوف [9] ع کوشش [10] ع متواتر [11] ع می خواهند [12] ع "آن" محذوف
[13] ع که او [14] ع بمصروف، [15] ع آورده [16] ع فتنه جو [17] ع دستگیر شوند گردیده [18] ع سر وارث ملک تا بر این است تو این ملک را فتنه پیراهن است، [19] ع از آنکه،

آزارے بانہانی رسید[۱] اے وائے[۲] من و دست من و دامن خویش،

علی ای[۳] حال از سر تقصیر خواجہ وفا گذشتہ او را پیش خود طلبیدہ[۴] است کہ مثل دیگراں خدمت می کردہ باشند

و درباب خواجہ محرم نوشت کہ کسے از رفتن بمحل[۵] مانع او نشود، اما اگر او نیز در رنگ وفا بحل آورد[۶] بروز ادخواہد

نشست، درجواب[۷] مقدمۂ تحویل ملبوس خاصہ قبل ازیں معروض داشتہ کہ بجائے معمور کہ تصدق شدہ، دیگرے

تعین گردیدہ، و پوشاک خاصہ بدستور سابق خواہد رسید،

حق تعالیٰ آنحضرت را بریں مرید کہ گناہے جز امتثال حکم قضا وقدر از و سر نزدہ، مہربان گردانیدہ

توفیق احراز مثوبات اُخروی کرامت کناد،

۱۴۰

بعد اداے مراسم عقیدت و اخلاص بعرض اشرف میرساند کہ صحیفۂ قدسی سراسر نگاشتۂ قلم مبارک رقم

کہ مصحوب معتمد خان بود عزّ ورود بخشید، مراتبے کہ بنظم و نثر ادا شدہ پیرایۂ وضوح گرفت، و ایں بندۂ شرمسار را کہ

اظہار برائت ذمۂ خویش بعجز و قصور اعتراف ورزیدہ، بمدتے پیش ازیں ترک ارسال عرائض نمودہ، راہ

گفت و شنید بستہ بود، براں داشت کہ جواب ایں مقدمات را واشگافتہ[۸] و بے پردہ معروض دارد، تا کیفیت

حال نوعے کہ ہست بظہور انجامیدہ دیگر احتیاج بترقیم[۹] چنیں مطالب نشود،

بر راے خورشید ضیا پوشیدہ نماند کہ ایں مرید مکرر التماس نمودہ بود کہ اگر اعلیٰ حضرت فرستادن نوشتجات

[۱] نسخۂ ع میں یہ عبارت زائد ہے:- رباعی تبدل و مشہور کہ مجدد از قراولہ کلک گہر بار گشتہ حق وحسب حال، چہ، اگر رعایت پادشاہزادۂ کلاں واہانت دیگر مریداں تجویز نمی رفت و پاس آنہا برامید غالب نمی آمد، یقین کہ ایں ہمہ آتش فساد اشتعال نمی یافت،

[۲] ع واے محذوف، [۳] ع علی الحال [۴] ع طلب داشتہ، [۵] ع اندرون محل،

[۶] ع آرد [۷] ع وجواب

[۸] ع واشگاف، [۹] ع ترقیم،-

واز ذرہ پروری و بندہ نوازئ آنحضرت نیز چشم آں دارد کہ ہمیں و تیرہ ایں گناہگار را بدعاے خیر کہ عبارت از توفیق حسنات و خدمتگزاری ولی نعمت است یاد می فرمودہ باشند،

تجویز بعض امور چنانچہ قبل ازیں بکرات معروض داشتہ اضطراری است، وازاں رہگذر چہ شرمندگیہا کہ ندارد،

خواجہ سرائے[1] چیتی نویس را ہرگاہ کارے روے دہد حکم شود کہ بسعادت خدمت میر سیدہ باشند[2]

۶/۱۲۹

بعد ادا ے مراسم عقیدت و اخلاص بعرض اشرف میرساند قدسی صحیفہ کہ بیست و دوم[3] شہر حال بخط مبارک مرقوم گردیدہ بود، عز ورود بخشید و انچہ بتقریب خواجہ[4] وفا از روے طیش[5] تمام نگارش یافتہ بوضوح انجامید،

ایں گناہگار سراسر تقصیر نمی داند چہ چارہ سازد کہ از رہگذر ایں قسم امور معاتب نشود،

ہرگاہ اعلحضرت باآنکہ ایں مرید بکرات[6] و مرات التماس نمودہ کہ راہ ارسال نوشتجات شورانگیز فتنہ افزا مسدود گردد، پرتو[7] التفات بریں معنی نینداختہ صریح فرمودہ باشند کہ او ایں توقع را کہ از پسر خود باید داشت از ما نکند و ما را تکلیف ترک ایں شیوہ کہ امکان ندارد نماید، چنانچہ نوشتہ کہ جوری خانم[8] آوردہ بود، بداں ناطق است

دریں صورت اگر بلوازم احتیاط پرداختہ[9] اسباب فساد را برہم نزند[10] و خواجہ سراہاے مفتن را کہ نوشتجات غیر مکرر بوساطت آنہا بدر میرود، از حضور پرنور دور ندارد[11] چہ کند،

کاش آنحضرت بریں مردم ترحم فرمودہ ایں شغل را کہ ماحصلش جز مزید کلفت و وحشت نیست، موقوف می داشتند و مصلحت کار رعی می گشت تا بمقتضاے ضرورت بریں مرید اینہمہ اہتمام لازم نمی شد و

[1] ع. خواجہ سراے، [2] ع میر سیدہ شد، [3] ع بیست و دوم، [4] ع خوجہ وفا، [5] ع طیش،
[6] ع کرامات [7] ع پرالتفات، [8] جوری خانم، [9] ع پرداختہ،
[10] س و تب زند، [11] س و تب بدارد،

او را نیز عزیز نمی توان ساخت[1]، بزرگ کسی است که حق جل و علی[2] بحکم تعز من تشاء[3] او را بتائید خویش موید
داشته از اقران و همسران برتری کرامت فرماید، و اسباب عزتش را محض بفضل خود آماده ساخته میان
عالمیان عزیز و سربلند گرداند،

قبل ازین مکرر معروض خدمت والا گردیده که مقصود این مرید از نهضت بصوب اکبرآباد ارادهٔ
بغی و خروج با پادشاه اسلام نبود، و[4] عالم السر و الخفیات گواه است که این قصد ناصواب غیر مشروع اصلاً
قطعاً پیرامن ضمیر نگشته بلکه چون در آوان بیماری اختیار از دست اعلیحضرت رفته بود و پادشاهزادهٔ کلان که
رنگی از مسلمانی نداشت، قوت و استقلال تمام پیدا کرده، امارت جهانبانی ظاهر می ساخت، و آثار
کفر و الحاد در ممالک محروسه می افراشت، دفع او را که عقلاً و شرعاً و عرفاً واجب شده بود، بر ذمت همت[5]
متحتم شناخته، عزیمت این حدود نمود و جنگ اول با کفار اشرار که مساجد را منهدم و خراب ساخته بتخانه‌های
آن[6] بنا نهاده بودند، روی داده، محاربهٔ دیگر با ملاحدهٔ نکوهیده کردار واقع شد[7] و چون نیت بخیر بود با جمعیت
قلیل در هر[8] معرکه مظفر و منصور آمده، از چشم زخم مصئون ماند،

و[9] از انجا که اعلیحضرت این مرید را گناهگار قرار داده و از فرط تعصب نظر بمصلحت دینی و ملکی نینداخته
تلاش آن داشتند که پادشاهزادهٔ فرعون[10] منش دیگر بار بعرصه آمده چهره افروز الحاد[11] شود، و درینصورت مسامحت
و ارخای عنان[12]، باعث خرابی عباد و بلاد می گشت، ضرورة این مرید بامید اجر ثواب تن به تحمل این بار
گران در داده، بپرداخت احوال رعایا و برایا و ترویج دین متین رسول مجتبی علیه[13] من الصلوة اتمها و من
التحیات اعمها کمر اجتهاد بر میان بست[14]، و ارباب بصیرت و[15] اصحاب خبرت از دور و نزدیک نیکو[16] میدانند

---

[1] ق و ب: نمی توان ساخت، [2] ع: جلا و علی، [3] ع: یشاء، [4] ع: "و" محذوف، [5] ق و ب: حمیت، [6] ق و ب: "ان" محذوف، [7] ع:
واقع شده چون، [8] ع: در هر معرکه، [9] ع: "و" محذوف، [10] ع: پادشاهزادهٔ کلان بار دیگر، [11] ع: اتحاد، [12] ع: عنوان، [13] ع: رسول مجتبی
علیه افضل من التحیات و اتمها، و من الصلوة اعمها، [14] ع: است، [15] ع: ارباب و بصر بصیرت و خبرت، [16] ق و ب: "نیکوی" محذوف،

شور انگیز را کہ اثرے براں مترتب[1] نمی تواند شد، موقوف فرمودہ، در سد ایں طریق توجہ مبذول دارند اصوب است و بمصلحت ملکی اقرب، لیکن چوں آنحضرت باوجود کمال دانش و خبرت[2]، صلاح کار را[3] منظور نداشتہ صریح فرمودند کہ او ایں توقع بیجا را از ما نکند، لازم دید کہ ابواب فساد را[4] مسدود ساختہ خواجہ سراہاے شورہ پشت را کہ عمدۂ اسباب شورش، وجہ و کیفیت[5] آنہا بود بحضور طلب نماید،

مضمون رباعیٔ مبتذل[6] و مشہور کہ مجدد از قسم زدۂ کلک گہر بار گشتہ، حق است و حسب حال، چہ بر تقدیرے کہ آنحضرت بادشاہزادۂ کلاں را کہ جمعیت[7] و قابلیت و خداشناسی[8] او شاید اکنوں ہویدا شدہ باشد، در بدایت[9] حال انواع دستگیری فرمودہ، باعلیٰ مدارج اعتبار نمی رسانیدند و بجہت خوش آمد و دلجوئی او اہانت دیگراں تجویز نرفتہ میان سایر مریداں قاعدہ سویت مرعی می گردید، و یاس[10] آنہا بر امید غالب نمی آمد یقین کہ آتش فتنہ بدیں مثابہ[11] اشتعال نمی یافت، و آنہمہ وحشت بظہور نمی رسید، ع

ای واے من و دست من و دامن خوش

در عبارت عریضۂ سابق[12] حاشا کہ کلمۂ ناملائم و بیجا نسبت بجناب معلی بر زبان خامہ گذشتہ باشد، و خدا نخواہد[13] کہ اندیشۂ ایں معنی نیز بخاطر بگذرد، آرے دربارۂ برادراں نوشتہ بود و آں خود چرا بر بے ادبی محمول شود، اعلحضرت خسرو پرویز را کہ پیش از ایام خلافت آنحضرت بادعی فنا شتافتہ بودند و ہیچگونہ[14] آسیبے و مضرتے از آنہا[15] متوقع نبود، تا حال چہ قسم یاد میفرمایند، اگر ایں مرید جمعے را کہ عداوت آنہا از حد گذشتہ و بکرات محاربات کردہ، عار فرار اختیار نمودہ اند و ہنوز آثار شر آنہا محو نگردیدہ، بعنوانے کہ بیان واقع است یاد کنند[16] و جانب تعظیم و احترام آنہا را فروگذارد، چہ قصور دارد، چنانچہ عزیز کردۂ خداے تعالیٰ را کسے خوار نمی تواند داشت خوار کردۂ

۱؎ ق: وجہ مرتب. ۲؎ ق: خیرت ۳؎ ق: "را" محذوف. ۴؎ ق: "را" محذوف. ۵؎ ق: خوجہ سراہاے شوریدہ پشت. ۶؎ ق: ... ۷؎ ق: ... متبذل و ... محذوف ۸؎ ق: جمیت. ۹؎ ق: خداشناس. ۱۰؎ ق: ہدایت. ۱۱؎ ق: باش. ۱۲؎ ق: مثابہ، ق: مایہ. ۱۳؎ ق: عبارت سابقہ عریضہ ۱۴؎ ق: خدا نخواستہ ۱۵؎ ق: ہیچگونہ. ۱۶؎ ق: "از آنہا" محذوف. ۱۷؎ ق: یاد نماید.

کہ بدلے ندارد ہمچنیں توہمات نگذرد، ع

دراز نفسی را کرم عمیم عذر خواہ است،

۱۴۱

بعد ادائے مراسم عقیدت و اخلاص بعرض باشرف میرساند کہ اگرچہ ایں سراپا تقصیر از کثرت شرمندگی و تشویر مدتیست کہ قدم جرأت در وادئ ارسال عرائض و اظہار مطالب نمی تواند گذاشت، لیکن چوں دریں ایام متواتر بعنایت الوش انیس سرفرازی یافتہ بتازگی امیدوار الطاف والا گردید تسلیمات بجا آوردہ معروض میدارد کہ ایں مرید نظر بآنکہ اعلحضرت دریں اوقات التفاتے بشنیدن نغمہ ندارند و گاہے خوبی کہ طبع اقدس از سرود او محظوظ شود در ینجا نیست نوشتہ بود کہ خواجہ بہلول بعرض اقدس رسانیدہ گاہے بادشاہزادۂ کلاں را کہ در محل معطل اند بفرستد، ظاہر نشد کہ ایں معنی چرا بر خاطر عاطر گراں آمدہ، اگر سبب مضائقہ سر شتہ بودن آنہا است جمعے دیگر ہم از اں مردم دریں خانہ ہستند بودن خدمتگاران ایشاں در ینجا چہ قصور دارد نقل آیۂ کریمہ با ترجمۂ آں کہ بدیں تقریب حسب الحکم خواجہ بہلول ارسال داشتہ بود رسیدہ بر رائے خورشید ضیا پوشیدہ نماند کہ ایں مرید کر را بخدمت والا عرضداشت نمودہ اکنوں نیز کہ حرف وا شدہ بزبان قلم می آورد کہ قبول ایں منصب خطرناک کہ اندیشۂ مخاطرات آں بر ہوشمندان عاقبت بیں را جگر خوں دارد، اختیاری نیست و بخواہش ایں بندہ نبودہ، چہ صاحب عقل سلیم و فطرت مستقیم کہ ایمانے بہ باز خواست اخروی دارد، چگونہ باختیار راضی تواند شد کہ با آنکہ شرط عدالت میان قوی و اعضائے خویش مرعی داشتن در کمال صعوبت است، وزر و وبال عالمے را بگردن بگیرد، و جواب یوم الحساب

۱؎ تع عقیدت و" محذوف ۲؎ تع "اگرچہ" محذوف، ۳؎ تع چناں. ۴؎ تی دب اقدس محذوف ۵؎ تع خواجہ بہول ۶؎ تع آمد ۷؎ تع سریت ۸؎ تع خواجہ بہول، ۹؎ تع نمود، ۱۰؎ تع می آرد،

۱۱؎ تع نبود، ۱۲؎ تع باختیار او، ۱۳؎ تی وزر و وبال

که نیکنامی دنیا و سعادتِ آخرت[۱] را ازیں بهتر چه[۲] دلیل خواهد بود،

مرقوم شده که

«تصرف در اموالِ دیگرے خلافِ مسلمانی است»،

بر خاطرِ دریا مقاطر مستور نماند که خزائن و اموالِ ملوک و سلاطین بهر[۳] مصالحِ ملک و ملت است، نه ملک و میراث، و ازینجاست که زکوٰةِ ایں مال داده نمی شود. و ایزدِ تعالیٰ که هرگاه یکے را از نظر پادشاهے درگاه خود بجهتِ سرانجامِ مهماتِ[۴] معاش و معادِ کافهٔ انام برگزیده حل و عقدِ امور[۵] را بکفِ کفایت[۶] و اختیارِ او می سپارد[۷] تا با صنافِ خلق بر وجهِ عدالت زندگانی نموده در ایصالِ حقوقِ مستحقین طریقِ امانت و دیانت مسلوک دارد، و خود را تحویلدارے بیش نداند، و ازانیکه علماے وقت از روے ملاحظه و مداهنه حقیقتِ ایں مقدمه[۸] را بعرضِ اشرف نرسانیده باشند، دعویٰ ملکیتِ بیت المال نمی توان کرد،

بالجمله چوں مقرر شده که هیچ امرے بے مشیتِ الٰهی از مکمنِ غیب بمنصهٔ شهود جلوه گر نمی گردد، چنانچه اینمعنی بر همه کس آشکار است، سبب چه خواهد بود که ایں سانحهٔ عظمیٰ که ظهورِ آں بے شبهه بارادتِ ازلی است، و مکنت[۹] و قدرتِ احدے را دراں دخلے نیست، بتقدیرِ مالک الملکِ قدیر حواله نمی رود، و کارِ قضا به بندهٔ مجبورِ مضطر منسوب گشته، موجبِ عتاب و خطاب میشود،

اعلیحضرت که بوفورِ دانش و بینش از همگناں برتر اند چرا تفاصیلِ ایں مراتب را[۱۰] بخاطر نیاورده در کارهای الٰهی دیگرے را مؤثر می[۱۱] دارند و بکردهٔ حکیم علی الاطلاق جل شانه که یفعل الله ما یشاء و یحکم ما یرید، ایں از آیاتِ بیناتِ قدرتِ کاملهٔ اوست، رضا نداده ازیں وادیِ پرآشوب که بجاے نمیرسد عبور نمیفرمایند، تا کدورت و کلفت بجمعیت و رفاهیت تبدیل یافته اجرِ[۱۲] صبر و شکیبائی فوت نشود، و اوقاتِ قدسی ساعات

---

۱ تع آخر، ۲ تع ازیں چه بهتر وسیله خواهد بود، ۳ تع برائے ۴ تع مهام، ۵ تع "را" محذوف ۶ تس وتب "و" محذوف، ۷ تس وتب می سازد، ۸ تع = ایں مقدمه محذوف، ۹ تع مکنت = محذوف، ۱۰ تع "را" محذوف ۱۱ تع تاثیری اند ۱۲ تع اجر و صبر

بنام ہمشیرۂ کلاں جہان آرا بیگم الملقب بہ بیگم صاحب

۱/۱۳۳

مخلص بے اشتباہ بعد ادائے مراسم اخلاص و نیازمندی معروض می دارد کہ عنایت نامہ عطوفت پیرایہ در بہترین وقتے پرتوِ وصول انداختہ مسرت بے اندازہ بخشید،

نگارش یافتہ بود، کہ حقیقتِ موقوف سفر تتہ از رہگذرِ طغیانِ آب و شدتِ باد و عزیمت موقوف بھکر کہ ایں مخلص بخدمتِ شریف معروض داشتہ بود، بعرضِ اقدس رسیدہ، بر زبانِ مبارک گذشت کہ ہرگاہ چنیں است، رفتنِ بھکر موقوف باشد،

صاحب مہربان سلامت: ارادہ چناں بود، کہ روزے چند برسم سیر و شکار جانب بھکر رفتہ پرداختِ مہمات آنجا نمودہ آید، چوں دریں ولا معلوم شد کہ قحطِ غلاتِ آں حوالی بمرتبۂ کمال است و براہِ کشتی عازم گردیدن از احتیاط دور بود، و در راہِ خشکی اگرچہ ما را بعنایت پیر و مرشدِ حقیقی اسبابِ تنعم و فراغت از خس خانہ وغیرہ بوجہِ احسن میسر است، لیکن احتمال داشت کہ دریں صورت دوابِ لشکر از حرارتِ ہوا تلف شود، بنابراں عزیمتِ آں طرف نیز موقوف گشت،

رقم پذیرِ خامۂ عاطفت شمامہ شدہ بود، کہ بندگان اعلیٰحضرت می فرمودند، کہ تا آنچہ دادنی است دادہ ایم، اگر نگاہ نتوانند داشت ما چہ کنیم، و لعبدۃ الملکی حکم شدہ کہ تفصیل انعاماتے کہ از ابتدائے جلوس میمنت مانوس تا حال دربارۂ ایں بندۂ فدوی ظہور یافتہ نوشتہ بعرضِ اشرف رساند،

---

۱ مع بجاے بہترین، ۲ مس و ب، باشد، ۳ مع رسیدہ، ب رسیدہ، ۴ مع موقوف شد، ۵ ب صاحب سلامت مس سلامت، ۶ ب سیر و کار، ۷ مس و ب، طرف، محذوف، ۸ مع بجدۃ الملکی،

را آمادہ گردد، بلکہ چوں مہماتِ مملکت[1] موروثی از نسق افتادہ، طبقاتِ انام پامالِ حوادث می شدند، واحکامِ اسلام ازمیاں برخاستہ بود، ایں مجبورِ قضا و قدر ناگزیر روے اضطرار[2] بدیں شغلِ خطیر تن در دادہ[3]، باز بعض[4] رسومِ جہانداری کہ پیش رفتِ کار بے آں دشواری می نمود لازم دید،

ازانجا کہ ایں مرید چنیں بارِ گراں را از دوشِ آنحضرت انداختہ بر سرِ خود گرفتہ و باطنِ اطہر انور را از مشاغلِ تیرگی افزا فارغ ساختہ خاطر از ہمہ جہت آزادِ خویش را بہزار تعبِ محنت[5] گرفتار داشتہ اگر بدیدۂ انصاف نظر کردہ آید جاے شکایت نیست و بدنمی تواں گفت، بر تقدیرے کہ دیگرے بہتر ازیں بدیں اموری پرداخت، حاشا کہ ایں مرید اسیرِ چنیں دام گشت، زیادہ دراز نفسی نمی نماید، توفیقِ ادخارِ ثواباتِ اخروی روز افزوں باد،

بنام برادرِ کلاں "شاہ بلند اقبال" داراشکوہ

(المخاطب بہ دادا بھائی جیو)

[6]
۱۳۲

آلْآنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۔

---

[1] ن: مُلک [2] ن: "مملکت" محذوف [3] ن: اضطرار تن [4] ن: خطر دادہ [5] ن: بعض "محذوف" [5] ن: محنت

[6] دارا جب گرفتار ہو کر دہلی آیا تو اس نے ایک خط اورنگ زیب کو لکھا اور اس نے اسی کے حاشیہ پر یہ آیت لکھ کر واپس کر دیا، یہ خط برطانوی عجائب خانہ کی کتاب نمبر ۱۸۸۸ء الوشیل اور ندوہ کے ایک نسخہ رقعات عالمگیری ۳۶/۲۲۵ میں ہے،

متصدع[1] می گردد که اگر توجه گرامی یکے ازیں شقوق[2] مقرر شود تحمل که سپاه و[3] مردم را بقدر رفاہیتے دست بهم دهد، والا روز بروز تفرقه و پریشانی بیشتر خواهد بود[4]،

اول آنکه بلدهٔ ملتان را که حاصل آں سوائے[5] سائر معلوم است بجاگیر مقرر ساخته بهکر و لوہری[6] از سرکار بهکر بجهت سرانجام ضروریات قلعه و حویلی تته و پرگنه گگراله را که مجموع ایں محال یک کرور دام و کسرے خواهد بود عوض انعامے که در سیوستان مرحمت شده، عنایت فرمایند، و تتمهٔ نقد حکم شود، و دریں صورت زیاده از سه هزار سوار همراه خود بعنده حاری می تواند بود،

ثانی آنکه دو کرور دام در ملتان و محال تته تخفیف داده، عوض آں نقد تنخواه کنند که بریں تقدیر نیز لشکر را سر رشتهٔ جمعیتے بدست می تواند افتاد[8]،

ثالث آنکه صوبه تته را سوائے حویلی و پرگنه گگراله که برائے مصالح بندر[9] نو آباد، درکار است بخالصهٔ شریفه ضبط نموده، یا بجاگیرداران تن کرده، عوض آں نقد مقرر فرمایند،

و ایں شق اخیر را در دار الخلافه شاهجهان آباد خود بزبان مبارک فرموده بودند، لیکن چوں آں صوبه بتازگی مرحمت شده بود، بے سبب ظاهری، گذاشتن آں مناسب نه نمود، که شاید اہل غرض که از اصل کار آگهی ندارند، ایں معنی را دست آویز ساخته، مجال تفرقه[10] سازی و هنگامه طرازی بیابند[11]،

مهربان من! ایں همه تلاش محض برائے آں است، که مبادا ایں جمعیت متفرق شود[12] و موجب ازدیاد ملال خاطر مقدس گردد، و گرنه[13] قلت و کثرت سپاه و مردم پیش ایں نیازمند مساویست، از روئے اعتمادے که بمهربانیهائے آں صاحب دارد، بے تابانه بعرض احوال مبادرت نمود، امید که آنچه لائق باشد

[1] ت مصدع می گذارد. [2] ت شوق. [3] ت "و" محذوف. [4] ت خواهد شد. [5] ب سوے سائر، ت سوے سایه. [6] ت بهکر و لوہری. [7] ت یا آنکه. [8] ت افتاده [9] ت بندها، [10] ب فتنه سازی. ت محال طرفه سازی، [11] ت نیابند [12] ت می شود. [13] ب و اگرنه،

صاحب مہربان سلامت، بتفضلات وانعامات شاہنشاہی مانند نعمتہاے الٰہی نہایتے ندارد[1]

اگر ہر موے من گردد زبانے — کند لطف ترا شرح و بیانے
نیارم گو ہر شکر تو سفتن، — سر موے ز احسانے تو گفتن

اما بحمد اللہ تعالیٰ کہ ایں نیازمند بخلاف دیگر مریداں از ابتیاع جواہر و بادلہ محظوظ نیست، وانچہ دریں مدت از تفضلات و عنایات اعلیٰ حضرت رسیدہ و می رسد، ہمہ را صرف سر انجام سپاہ می نماید، چنانچہ حسب الحکم مقدس قبل از ہم قندہار و بعد ازاں قریب پنجہزار سوار پیش قرار از مردم کار موجود داشتہ وہرگز راضی نبودہ کہ مذکور پریشانی سپاہ بسامع جاہ و جلال رسد، و ایں کہ دریں وقت خبر بینوائی و بے سروسامانی[2] لشکر باعث گرانی خاطر ملکوت ناظر گشتہ، بسبب[3] آن است کہ قبل ازیں دہ ماہہ نقد تنخواہ می یافت[4] والحال جاگیرے مرحمت شدہ کہ سراسری[5] ہفت ماہہ ہم نیست، و مع ہذا سہ فصل متصل آفتہاے روے داد، و ربیع گذشتہ آفت ملخ و در خریف آفت خشکی و در ربیع حال علت غرقی[6] طغیان[7] آب و جمعیت ہمہ جا دستور موجود است[8]، ازانجا کہ مریداں را در حالت عسر و یسر غیر از عنایت مرشد پناہے و آرامگاہے نیست، اگر احوال خود در الخدمت قبلہ جہانیاں عرض نکند چہ کند،
اشارتے رفتہ بود کہ چرا اشرفیہا را بسپاہ نمی دہند[9]
صاحب مشفق[10] مہربان من سلامت، اشرفی آنقدر نیست کہ بعد اداے قرضے کہ حقیقت آں بر آئینہ ضمیر منیر ہویدا است یک ماہہ مردم کافی باشد، با آنہمہ[11] ہرچہ بودہ[12] بسپاہ دادہ شد، لیکن بدیں طریق[13] بسر بردن و معاش کردن سخت دشوار است، بالفعل پیش رفت کار خود در انحصار دریں سہ شق[14]

[1] ع سراج، [2] ع بے سامانی، [3] ع سبب [4] س وب یافتم، [5] س سراسر، [6] ع غرقی، [7] ع طغیانی [8] ع "است" محذوف، [9] ب نمی دہد [10] ع مشفق من
[11] و با ایں ہمہ [12] ع بود، [13] ب بدیں طرق س بدیں طرف،

من نہ گویم کہ ملاطفت و احساں کن بندہ ام ہر چہ بایدت آں کن

صاحب من مشفق من! اہر انتمائے تحریر عرضہ داشت، بیتے مناسب حال بخاطر رسیدہ، گستاخی نمود،

گر تو اے گل گوش برآواز بلبل می کنی
کار مشکل میشود بر بے زبانانِ چمن

مجملاً بر صاحبِ قدرداں ظاہر است، کہ ایں صوبۂ دکن ہماں است و بندہ ہماں، امید کہ کیفیت ماجرائے را بعرض اقدس رسانیدہ ہر چہ زود تر بود جواب باصواب تسلی بخشند تا فہمیدہ فکر طلب خانہ زادان نماید،

سایۂ رافت و عطوفت گسترده باناد،

۱۳۵/۳

مخلص خیر خواہ، مشتاق ملازمت، پس از گذارش مراسم اخلاص معروض میدارد، عنایت نامۂ سامی کہ در جوابِ عرضہ داشت ایں خیر اندیش، مرقوم قلم عطوفت رقم شدہ بود شب چہار شنبۂ دوم رمضان المبارک، مسرت وصول بخشیدہ بہجت افزائے خاطر اخلاص ماثر گشت

عز اندراج یافتہ بود، کہ یگانہ را سوائے ایں دو دل بانعام مرحمت فرمودند،

از ظہور ایں عنایت بادشاہانہ سرفراز گشتہ تسلیمات مریدی را بتقدیم رسانید، حق تعالیٰ سایۂ فلک پایۂ اعلیحضرت را بر مفارق بندہا مبسوط داراد،

مرقوم بود۔ کہ دو حصہ جاگیر و یک حصہ نقد حکم شدہ:

صاحب مہربان سلامت! ہر چند اظہار امثال ایں مطالب در پیشگاہ اقدس مرشد کامل کہ دانائے

طلع تج۔ رسید و گستاخی،

- پرتو ظہور اندازد،[1]

۲/۱۴۴

خیراندیش سراسر اخلاص مراسم عقیدت بتقدیم رسانیده، معروض میدارد، عنایت نامۂ گرامی که در
ولا بعد از مدتے مرسول بود. روز پنجشنبه بست و نهم شعبان در عینِ انتظار پرتو وصول بخشیده، سرمایۂ مسرت و
ابتهاج گردید،

حسب الحکم جہاں مطاع سمت اندراج یافته که این خیرخواه را پس از دریافت ملازمت اشرف بصوبِ
دکن رخصت خواہند فرمود، بمردم خود بنویسد که از ملتان بلاہور بیایند،[2]

بر ضمیرِ عطوفت تاثیر پوشیده نخواہد بود که این ہواخواه در جمیع اوقات اطاعت حکم اقدس را سرمایۂ
سعادت جاودانی دانسته مطلبے جز استرضائے خاطرِ مقدس اعلیٰ حضرت ندارد، و بہرچه مامور می گردد، صلاحِ
کارِ خود انگاشته برخلافِ اہل روزگار غرض خویش را منتظر نمی آورد،

اما چوں دریں ولا دولِ جاگیرِ دکن که از پیشگاه والا بدستور الوزرا رسیده بود، حسب الحکم الاعلیٰ
مطالعه نمود، از تفاوت یافت،[3] و خلاف آمد طالع بغایت متعجب است، که آیا سبب این ہمه کمی چه خواہد
بود، اگر مرضی طبعِ مبارک آن است که این اخلاص منش در گوشۂ بسر برد، دریں صورت تنہا بکلانه که سابق
بصیغۂ التمغا مقرر بود، کافیست و اگر از سوے مرید نوازی و ذره پروری بخدمتِ صوبۂ عمده سرفرازی شود
پرداختِ احوال نوعے فرمایند، که تا فی الحال میانِ اقران و دنیاداران دکن انفعال نه ورزد، و در پیشگاه
خلافت مقصر نبوده، موردِ عتاب و خطاب نگردد، ـــہ

---

[1] نسخۂ ع میں اس خط کے خاتمہ پر یہ شعر زائد ہے،

بہر باغ که ہست بے در سے نیست ۔ صحرا تو خوشی که زید (؟) ندار ری،

[2] ن و ب ہر وجہیکه، [3] ع تفاوت آمد و خلاف افتاده

صاحب مہربانِ من سلامت! ایں خیر اندیش ہشتم شہرِ حال بمقامِ گذرگاہ نزول خواہد نمود، ساعت ملازمتِ اقدس یازدہم رمضان تاریخ نہضتِ موکبِ جہاں نورد بصوب باصواب دار الخلافہ شاہجہان آباد است حکم شدہ، و منجمانِ بادشاہی کہ ہمراہ لشکرِ ظفر اثر اند می نمایند کہ نظر بر انچہ طالعِ ایں ہوا خواہ نزدِ اختر شناسانِ ہند ساعتِ مذکورہ برائے ملازمت خوب نیست، اکنوں ہر ساعتے کہ منجمانِ حضور سراسر نور اختیار کنند و حکم شود ہماں ساعت بسعودِ ادراکِ ایں دولت نماید، زیادہ گستاخی نرفت۔

۵
۱۳۷

مخلصِ سراپا اشتیاق، بعد ادائے مراسمِ اخلاص معروض میدارد، عنایت نامہ سراسر لطف و مہربانی روز یکشنبہ مسرت ورود بخشیدہ باعثِ ابتہاجِ خاطرِ آرزومند شد، و شوقِ دریافتِ ملازمتِ واقعی بہجت را افزوں تر ساخت، از عنایتِ میوہ خوش وقت گشتہ تسلیمات بجا آورد،

مہربانیت را شمار سے نیست ۔۔۔ زندگانیت را شمار مباد

صاحبِ من! اگرچہ ایں خیر اندیش دریں سفر روزہ نمی گرفت، اما ظہورِ ایں التفات دافعِ صفرائے کلفتہا گشت،

در عنایت نامۂ گرامی مندرج بود کہ در ہر باب نوعیکہ حکمِ اقدس نفاذ می یابد نگاشتہ می آید، از ظہورِ ایں عاطفتِ تازہ بہجتِ بے اندازہ دست داد، توجہاتِ آں مشفقِ مہرباں را نہایتے نیست شکرِ ایں چگونہ تواند نمود،

راستی گواہ است کہ خاطرِ ہوا خواہ ہیچگاہ دربندِ ایں مراتب کہ اہلِ روزگار شیفتۂ آنند نبودہ، جمع امور را وابستہ بتقدیرِ ایزد و تقدیرِ تعالیٰ شانہ می داند، و بداں خورسند است، دریں وقت کہ شوقِ دریافتِ ملازمت

لے بعا مدد آگاہ کے خط میں برانچہ طالع، بہ بداں چہ ہوئی ہے، نمونہ میں یہی خط کے شروع ہونے سے پہلے یہ شعر زیب عنوان ہے:

شمار شوق ندانستم کہ تا چند است
جز ایں قدر کہ دلم سخت آرزومند است

لے یعنی نمی گرفت، شاہ جہاں چہ می نہند؟

حقائق آموزند، ترکِ ادب و جرأتِ محض است، لیکن چوں سرانجامِ مصالحِ خدمت از ضروریات است، ناگزیر
بعرضِ مقدمات[1] جسارت[2] میرود، دیگر آنچه بخاطرِ مقدس رسیده عین صواب خواهد بود،

از رو و بدل جاگیر اشاره ہتے رفته، انشاء اللہ تعالیٰ ایں مقدمه بعد دریافتِ ملازمت باسعادت
بعرضِ اشرف خواهد رسید، امید که عنقریب ایں دولتِ عظمیٰ که بهترین آرزوهاست، میسر گردد،

شبِ تحریرِ عریضه که سیوم ماه است، خان سعادت نشان حسب الحکم الاقدس از منزلِ یک آب[3]
باستلامِ عتبهٔ رفیعهٔ خلافت روان گشتند، و راجه بےسنگه و جمعِ دیگر از بندهاے نیز بقصدِ احرازِ ایں دولت
با ایشاں رفاقت جستند،

شمارِ شوق ندانستم که تا چند است جز ایں قدر که دلم سخت آرزومند است[4]

۴
۱۳۶

مخلصِ مشتاق، وظائفِ اخلاص بجا آورده معروض دارد، عنایت نامهٔ نامی که حسب الحکم الاقدس
در جوابِ عرضه داشتے که از غزنی بدرگاهِ سلاطین پناه ارسال داشته قلمی شده بود، روزِ پنجشنبه در اثناے
راه عزِ وصول یافته بغایت خوش وقت ساخت و بر مضمونِ عنایت مشحونِ آں اطلاع حاصل نمود، الحمد للہ
تعالیٰ که ایں خیرخواه، عاشقِ فرمان برداری و تابعِ امتثالِ حکمِ اشرف است، و ایں معنی را حاصلِ زندگانیِ
خویش دانسته، آرزوے[5] غیر آں ندارد، و هرگز لافِ درویشی نزده، مشقِ شایستگی[6] که از لوازمِ نشاء[7] متعلق است
کمتر کرده، از آنجا که عنانِ اختیارِ مریدانِ محکوم بدستِ حق پرستِ مرشدِ کامل است و هر کس را موافقِ
لیاقت و شایستگی او سرفرازی فرمایند، درباره ایں مرید آنچه بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو اندازد عین صوابست، و
اطاعتِ آں لازم،

---

[1] ت: بعض مقدمات، [2] ت: جرأت، [3] ت: نیلاب، [4] نسخهٔ ت میں یہ شعر اس خط میں درج نہیں ہے، بلکہ ایک دوسرے خط کا عنوان ہے، [5] ت: آرزوے، [6] ت: ساختگی، [7] ت: بنشاه تعلق است،

تکلف گر نباشد خوش تواں زیست　　　تعلق گر نباشد خوش تواں مرد

انشاء اللہ تعالیٰ، فردا زیارت[۱] نمودہ بہ منزل خواہد رفت،

از عنایتِ الوش میوہ و مربا محفوظ[۲] و مبتہج گشتہ تسلیمات بجا آوردہ، استیلاے آرزوے ملازمت

گرامی را چہ ساں شرح دہد، بزودی دخوبی میسر باد،

۷
۱۳۹

مخلصِ بے ریب بعد تمہیدِ قواعدِ اخلاص ویک رنگی وتشیدِ مبانیٔ مصادقت ویک جہتی باجہانِ

شوقِ دریافتِ صحبت وانی بہجت، کہ اہم مطالب مخلصانِ بے ریا است، معروضِ خدمتِ گرامی وارد،

از عنایتِ فواکہ کہ دریں ہنگام خجستہ انجام بمقتضاے محبت واتحاد[۳] سمتِ ظہور یافتہ بود، چمنِ اخلاص[۴] طراوتِ

بے اندازہ پذیرفت وآدابِ تسلیمات[۵] تبقدیم رسید، شکرِ ایں التفات[۶] وعنایت بچہ زبان ادا تواند نمود،

حق تعالیٰ وتقدس ذاتِ عطوفت آیات[۷] را، درکنفِ التفاتِ خویش داشتہ نسبت بخیر اندیشان[۸] مشفق

ومہربان دارد، امید بمکارمِ اخلاق[۹] آنست، کہ ایں شیوۂ مرضیہ را رعایت فرمودہ پیوستہ بہمیں نمط ابوابِ

لطف وعنایت را مفتوح[۱۰] دارند،

گلشنِ دولت واقبال بریاحینِ امانی وآمال مزین بماناد،

۸
۱۴۰

خیرخواہِ بلا اشتباہ، مراسمِ اخلاص بجا آوردہ معروض می دارد، التفات نامہ سراسر عنایت کہ مرقوم

قلم عطوفت رقم شدہ بود، درصبحِ شنبہ مقارنِ طلوعِ آفتاب پرتو ورود انداختہ روشنی افزاے باصرۂ عقیدت

گشت، وایں خیراندیش را بتوجہاتِ آں صاحب امیدوار تر ساخت، آنچہ دریں دوسہ روز بمہجوری بخاطر

---

[۱] صحیح: فرمایا ملت، [۲] ب: مسطور، [۳] ب: از عنایت فواکہ، [۴] ب: محبت وانجا، [۵] ب: جمیع اخلاص طراوت [۶] ب: تسلیم [۷] ب: ارادت [۸] ب: کیفیت، [۹] ب: بخیر اندیش [۱۰] ب: اخلاص [۱۱] ب: مفتوح،

وافی[1] مسرت سراپاے خاطر[2] را فرو گرفته، امثال این مطالب کجا منظور[3] تواند بود،

صاحب من! اگرچه شاه نواز خان، که بندهٔ با خلاص آن صاحب[4] است، نظر بانکه بجائی مرادبخش باوے قسمے سلوک نموده بودند، برفتن وکن تن در نمی دهد، لیکن چون[5] بود باین طور بندهٔ عمده کار روان[6] کار طلب وان سرحد ضرور است، از آنجا که جز عنایت صاحب وسیله ندارد، و در میثاق[7] قندهار اخراجات[8] بسیار کشیده، این خیرخواه امیدوار است که همه سازی[9] او بتوجه آن مشفق[10] قدردان کمتر از سابق قرار نیابد،

سایهٔ رافت بماناد،

۶
۱۴۸

طے زمانه کن اے فلک وعدهٔ وصل یار را،
باز از میان برار این شب انتظار را

مخلص مشتاق، مراسم اخلاص، بتقدیم رسانیده، بزبان شوق بیان معروض می دارد، که ودود عنایت نامهٔ نامی سراسر لطف و مهربانی که یکے مشتمل بود بر تعیین ساعت باسعادت ملازمت اقدس و دیگر مبنی[11] از خبر زیارت نمودن روضهٔ متبرکه حضرت فردوس مکانی انار الله برهانه، متواتر پرتو ورود انداخته بهجت بے اندازه بخشید،

کاغذے که بجانب حضور موفور السرور فرستاده بودند رسیده، کیفیت بوضوح پیوست، انشاء الله تعالی بهمین[12] ساعت مسعود مقرر شرف پاے بوس مقدس حاصل نموده، دیده و دل را از مشاهدهٔ انوار دیدار فیض آثار صاحب خود منور خواهد ساخت،

از خوبی مکان نزهت نشان روضهٔ منوره آنچه نگارش یافته مطابق واقع است ه

[1] ت ح۔ لازم المسرت [2] خاطر وافر، [3] ب مقصود، ق مقدر [4] ب ماست ، ع آں صاحبان تقر، [5] ق ، چون محذوف ق ت ... وه محذوف. [6] ح میساق [7] ق وب اخراجات زیاده کشیده، [8] ص بهسازی [9] ب همسازی [10] ح مشفق [11] ب منبی از [12] ق ت بهین،

از این منزل که جاے بسیار نفیس دلنشین است، کوچ نموده نزدیک اٹک می رود و در این مکان نزہت نشان اکثر این بیت بزبان می گذشت،

ہر باغ کہ ہست سبے دری نیست
صحرا تو خوشی کہ در ندا لا ی

۱۴۲

خیر اندیش بے شک و ریب، مراسم اخلاص و اختصاص بجا آوردہ معروض می دارد، عنایت نامۂ عطوفت عنوان شب عید در نوشہرہ پرتو وصول انداختہ خاطر مشتاق را انشاط چندیں عید و نوروز بخشید، حق تعالی این روز سعادت افروز را برای صاحب مہربان مبارک و فرخندہ گردانیدہ ایام عمر گرامی را از عید خجستہ دارد،

این ہوا خواہ می خواست کہ دوم شوال بگذر اٹک رسیدہ بے توقف عبور نماید لیکن چوں معلوم شد کہ از طغیان آب پل بستہ نشدہ، مردم بادشاہزادۂ جہان و جہانیاں تا حال می گذرند، و بسیارے بندہاے بادشاہی بکنار آب جمع آمدہ اند، و کشتیہا آں مقدار نیست کہ ہمہ مردم بزودی توانند گذشت، بنا براں قرار دادہ کہ روزے چند در نوشہرہ مقام کند، تا اگر دریں ضمن پل مرتب گردیدہ مجال گذر بیابد فہو المقصود، و الا کشتی از آب عبور نمودہ کوچ بکوچ عازم مقصد شود،

صاحب من، بادشاہزادۂ جہانیاں اگر دو سہ روز دیگر دریں طرف دریا توقف کردہ عنان باز می کشیدند، ملاقات ایشاں بزودی دست می داد، الحال در لاہور شاید میسر شود، انشاء اللہ تعالی ہر گاہ صحبت مسرت افزاے ایشاں کہ از مدتہا آرزومند آن است حاصل آید اظہار عنایت و مہربانی صاحب کہ نسبت باینجانب دارند، نمودہ خواہد شد،

مشتاق میگزرد، و بیتابی که دلِ اخلاص منزل از محرومئ ملازمتِ سامی دارد، چگونه اظهار میناید، هرگاه این مخلص صدقِ محبت و مودتِ صاحبِ مهربانِ خود را سرمایهٔ سودِ دوجهانی می دانسته باشد، از مراتبِ تفقداتِ علیه که درین مرتبه نسبت بحالِ خویش مشاهده نموده چه سان غافل بود،

از گرمئ هوا آنچه نگاشته بودند، بجا است، شبِ شنبه در منزلِ خیراندک تقاطرِ سے شده، هوا از خیلے پیش آورد، و حالتِ تحریر که اول شبِ یکشنبه نیز بے ترشح نیست، از فیضِ این بارش تمام راه از کوتل گذشته تا علی مسجد چون کوهها سبزه شده بغایت نظرفریب و دلکشا است، اگر هوا همین کیفیت باند شاید صاحب نیز ازین سرزمین بسیار محظوظ شوند،

توقع آنست که خیراندیشِ صمیمی را همواره همین طریق بارسالِ عنایت نامجات ممتاز ساخته، التفاتِ قدیم را از حالِ او دریغ نفرمایند،

۹/۱۴۱

خیراندیشِ وفاکیش پس از گذارشِ مراسمِ اخلاص و یکجهتی معروض می دارد، عنایت نامهٔ التفات عنوان روزسه شنبه در عینِ انتظار پرتو ورود انداخته، نشاط افزاے خاطرِ آرزومند گشته، هنگامهٔ شوق را گرم تر ساخت، از المِ جدائی و سوزِ مفارقتِ و دورئ ضروری چه نویسد، و تا چند نویسد،

ز دیده دوری و از دل نمی روی بیرون
خدا بکس نماید وصالِ هجر آمیز،

از عنایتِ میوه خوش وقت گشته، تسلیمات بجا آورده، درچنین صحراها میوه بسیار غنیمت است، امید که همین وتیره یاد فرموده، توجه گرامی دریغ نداشته، و باظهارِ مهربانیها امتیازی بخشیده باشند، واقعهٔ بدیع الزمان، عبرت بخش است، بیچاره عبث ضائع شد، فردا انشاء الله تعالی حسب الحکم بملاقات جهانِ افزاے،

واقع نموده، عجب است که صورتِ حال بعرضِ اقدس نرسیده حقیقت[1] راست نوشتهای قلمهای وقائع نویسِ ملتان آشکارا نشده باشد، هرگاه در حضورِ گماشتهای داد ابهائی جیو و شیخ موسی مردم شهر از غفلت و بی‌خبریِ آنها پس از برآمدنِ مردمِ این مخلص عمارتها را در هم شکسته[2] مصالح را تاراج کرده باشند، و ثانی الحال شیخ مسطور دروازهای و چوبها و چوبهای عمارت را از خانهای سکنه[3] آنجا برآورده، آنها را صاحبِ تقصیر ساخته جرمانها گرفته باشند، مردمِ این مرید را چه گناه، اگر تقصیری بر آنها لازم می‌گشت، همان[4] وقت بسزای کردارِ خویش می‌رسیدند، و چه امکان دارد که این فدوی که جز استرضای خاطرِ ملکوت ناظر هیچ امری دیگر مطمحِ نظرِ او نبوده و نیست، تجویزِ چنین ادائهای سهل که از ادنی[5] مردم نیز نتوان پسندیده نموده، بی برکاتِ[6] آن نیز الله الحمد که صورتِ قصدِ هر کس در مرآتِ ضمیرِ خورشید نظیرِ اقدس منعکس و جلوه‌گر است، زیاده متصدع نگشته،

۱۲
───
۲۴۴

خیرخواه بی‌اشتباه، مراسمِ محبت و وداد و لوازمِ خلت و اتحاد بجا آورده با هزاران شوق معروض می‌دارد، عنایت نامهٔ التفات عنوان که در جوابِ عریضهٔ این مخلص زینتِ نگارش یافته بود، در خجسته‌تر ساعتی بهجتِ وصول بخشیده، طراوت افزای گلشنِ یکجهتی گشت، و دلِ آرزومند را پس از انتظارِ بسیار از مضامینِ صداقت آئینِ آن حضوری و سروری دست داده، خاطرِ اخلاص منش بتوجه و مهربانیهای آن صاحب، امیدوارتر شد، و موادِ اتحاد سمتِ ازدیاد یافت، ترقیب که بهمین نمط از روی شفقت بارسالِ عنایت نامجاتِ گرامی خوش وقت می‌فرموده باشند، و این[7] خیراندیش را هر جا (که) باشد هواخواهِ صمیمی تصور نموده، از گوشهٔ خاطرِ عاطر فراموش نسازند،

---

[1] س و ب حقیقت راست از قلمهای واقعه نویس ملتان آشکارا شده باشد،

[2] ع شکسته، [3] ب و ب هم، [4] ع از ادنی [5] ع برکات، [6] ق برکاب،

[7] ب و این خیراندیش . . . . . . تصور نموده محذوف،

۱۱/۱۴۳

خیرخواہ بے اشتباہ، مراسم اخلاص بجا آوردہ معروض دارد، کہ بوصول دو عنایت نامہ کہ اولین در جواب عریضۂ خیراندیش، و دومین حسب الحکم الاقدس زینت نگارش یافتہ بود فراواں بہجت اندوخت و بر گرامی مضامین آں آگہی یافت حقیقت ارسال چندیں عرائض کہ مدتے انتظار جواب آں داشت و سبب تقصیر چند روزہ تاخیرے کہ دراں باب روے دادہ پیش ازیں نگاشتہ کلک خیرخواہی شدہ یقین کہ تا حال بعز مطالعہ سیدبا مشفقہ مہربان من سلامت رسیدہ باشد، کہ ہمگی نشاط و شادمانی را منحصر در یاد عنایتہاے خاص صاحب قدر دان خودمی دانستہ باشد، غافل چگونہ خواہد بود، صورت اخلاص ہر کس بر خاطر عطوفت مآثر ظاہر است ع

دعاگوے توام ہرجا کہ ہستم،

مرقوم قلم التفات رقم شدہ بود کہ چوں از عرضداشت دادا بھائی جیو کہ از ملتان بدرگاہ والا فرستادہ بودند، کیفیت عمارات آنجا کہ مردم ایں خیراندیش خراب نمودہ، چوب و دروازۂ آں را سوختہ و فروختہ اند بعرض مقدس رسید، بر زبان ارشاد بیان مرشد جہانیاں گذشت کہ ایں قسم کارے از مردم آں مرید خوب نبود، ہمہ ملک و ہمہ جا از ماست، ہر کہ مصدر ایں تقصیر شدہ باشد او را تنبیہ نماید۔

مہربان من! بر اعلیٰ حضرت ہویدا خواہد بود، کہ ایں مرید بدیں طریق کمتر آشنا است و مردے کہ دارد، نیز در ہیچ صوبہ مرتکب چنیں حرکتے کہ قبیح آں بر ہمہ کس آشکارا است نشدہ اند، در ملتان خود چہ گنجائش دارد، باوجود آں کہ قبل ازیں وقتے کہ ایں معنی از واقعۂ ملتان، فرستادۂ شیخ موسیٰ معروض بارگاہ خلافت شدہ، حسب الحکم سید علی، فرد واقعہ را پیش ایں مرید آوردہ، موجب خرابی عمارت آنجا، بعد از تحقیق و رسیدن عرائض متصدیان ملتان کہ بآنہا از روے توبیخ و سرزنش نوشتہ شدہ بود، نوعے کہ ہست محمد صفی داخل

لہ ع جا اشتباہ لہ تن مضمون سہ تب ''بود فراواں''۔۔۔۔ آگہی یافت ''محذوف لہ تن و تب سبب و تقصیر شہ تب ''سلامت'' محذوف لہ ع ''و'' محذوف شہ ع عرضداشت، شہ تن و ب عمارت، شہ تن در ملتان خود چہ گنجائش دارد، باوجود آنکہ قبل ازیں وقتے کہ ایں معنی خرابی عمارت آنجا، تب ''خود چہ''۔۔۔۔ ''از واقعہ ملتان'' محذوف۔

مناسب تجمل آید، سیر گاہے بے نظیر میشود، یقین کہ بعد از تشریف آوردن قابلیت آں مکاں را ملاحظہ فرمودہ پر تو التفات از ترتیب و تعمیر آں باز نخواہند گرفت ؛

صاحب من ؛ از گماشتہ و او ایجائی کہ در لاہوری باشند، طرفہ ادائے مشاہدہ رفت، ظاہرا او بقصد استقبال ایشاں از شہر برآمدہ بود، در روزے کہ ایں نیازمند درگاہ بے نیاز در حوالی لاہور نزول کرد، او از جائے خود سوار شدہ و نزدیک بارو و گذشتہ باز رو بشہر نہاد و معلوم نشد کہ باعث ایں حرکت خشک چہ بود، غالبا باشارت صاحب خود مرتکب چنیں اداہائے بے موقع گردیدہ باشد، مطلب از اظہار آں است کہ صاحب مہربان بمراتب التفات نشان بے پردہ سرحساب باشند اللہ بس ما سواہ ہوس :

۱۴
۱۴۶

بعد گذارش مراسم اخلاص معروض میدارد، کہ از استماع قضیۂ ناگزیر کہ دریں ولا بتقدیر حی قدیر بوقوع آمدہ، خاطر بداں مشابہ متالم گشتہ کہ شرح کیفیت آں بتحریر درآید، از آنجا کہ دریں جہان ناپائدار گذراں از ظہور امثال ایں وقائع چارہ نیست، و آفریدہ را باقتضائے آفریدگار سے مقاومت میسر نہ، امید کہ آں مشفقہ دست اعتصام بحبل المتین صبر و شکیبائی استوار نمودہ حزن و اندوہ را بخاطر گرامی راہ ندھند ؛

ایزد تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ آنحضرت را بسے سال مستدام و پائندہ داراد، زیادہ چہ تصدیع دہد، ایام شفقت و رافت بماناد ؛

۱۵
۱۴۷

جدا اول از تو بعیش آشنا نشد ہرگز | بسان غنچۂ پژمردہ وا نشد ہرگز

مخلص بے اشتباہ، مراسم اخلاص و یکرنگی بجا آوردہ معروض میدارد، کہ بوصول عنایت نامۂ سراسر

---

[1] تب: می باشد، . . . در حوالی لاہور محذوف [2] تن و تب: خاطرش [3] تب: مثال، [4] تن و تب: نزہت،

مخلص مشتاق روز پنجشنبه پانزدهم شوال از آب اٹک عبور نموده کوچ بکوچ روانہ مطلب است،
چوں بادشاہزادۂ جہانیاں پیش ازیں بکشتی گذشته بودند و ایں جمعت کیش حسب الحکم الاقدس تا بستہ
شدن پل چند روز در حوالی نوشہره توقف داشت بنابراں ملاقات ایشاں دریں طرف آب میسر نشد،
شاید پیشتر دست بہم دہد،

۱۳
۱۴۵

مجور مشتاق، مراسم اخلاص و یکتا دلی و لوازم اتحاد و یکرنگی کہ ہمیں ثمرۂ نخل محبت و یگانگی است، بتقدیم
رسانیده و خاطر شوق گزین صداقت آئین را از اندیشۂ شرح و اشتیاق و قصۂ الفت و وفاق فراہم آورده
و بساطِ گفتگو را در نوردیده، معروض می دارد، که پنجشنبہ بست و سیوم شہر حال بحوالی دار السلطنۃ لاہور رسیده زمانے
بتماشاے باغ فیض بخش و فرح بخش پرداخت، و یک کروه از انجہره گذشتہ منزل شود،
از خوبیہاے ایں باغات و عمارات ہرچہ نوشتہ شود کم است، اگرچہ لالہ و یاسمن زرد در کمال
طراوت و شگفتگی است، و شگوفۂ ناشپاتی و شفتالو قابل تماشا است، لیکن آب و تاب سوسن زیاده
براں است کہ زبان متصدی وصف آں تواند شد، مجملاً دریں مدت ہرگز سوسن باایں کیفیت دیده نشده
و یک درخت ارغوان بنظر در آمد، کہ ہر ارغوان زار کابل نیز درختے بایں خوبی نخواہد بود، برگ اصلا نداشت
و سراپا یک گل می نمود،
بعد ازاں لحظۂ سیر باغ سرکار علیہ نشاط افزاے خاطر مشتاق گشت، و از مشاہدۂ تالاب و عمارت
کہ بتازگی اساس یافتہ بہجت فراواں اندوخت، بغایت جاے تفریح دلکشا است، اگر عمارت فراست
خاں را بر طرف ساختہ در آنجا بقرینہ ایوانے کہ در برابر آں مرتب می شود، نشیمنے ترتیب یابد، و بعض تصرفات

ا م س۔ و، محذوف ۲ س در نوردید، ۳ ب نموده، ۴ ب بسیار ۵ ب تفریح، ۶ ب نشیمنے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ بے نظیر شود تا محذوف،

مهربان تر دواد،

۱۶
۱۴۸

مخلص آرزومند بعد گذارش مراسم معروض میدارد، عنایت نامهٔ گرامی که حسب الحکم والا نگارش یافته بود، مسرت وصول بخشید، و بر مضامین آگهی دست داد،

از کیفیت هوای دولت آباد استفسار شده، در ماه دی و بهمن چگونه بوده؟

مهربان صاحب من، تا ماه آخر بهمن احتیاج بپوشش نه بود، اوّل روز نیمهٔ آستین پوشیده می شد، میان روز قبا گرمی میکرد، در نیولا که ماه اسفندیار در آمده بجامهٔ دولائی بسر میرود،

در باب کارخانهٔ سرکار معلی که سرانجام آن از تغییر ملتفت خان بعهدهٔ میر نصیر نامی مقرر گشته بموجب حکم اقدس بعمل خواهد آمد، و اسباب فرمایش در همانجا تمام خواهد شد، این مرید جان خود را فدای حضرت می سازد تا بمال چه رسد، انشاء الله تعالی هرگاه اسباب قابل ارسال درگاه تیار شود، سعادت خود دانسته روانهٔ حضور پرنور خواهد نمود، نهال انگور متعاقب بدرگاه والا خواهد رسید، ایام رافت بماناد،

۱۷
۱۴۹

مخلص بے ریب، وظائف اخلاص بجا آورده معروض میدارد، عنایت نامه که بموجب حکم اشرف اعلی نگارش یافته بود، پرتو وصول انداخته، و آنچه (از) کوچ آتش خان حبشی بسامع جاده جلال رسیده بود وضوح گرفت،

صاحب مهربان من، کیفیت دعوی او و نوعیکه پیش این خیر اندیش گذشته، و آنچه درین امر مقتضای شریعت غرا است بتفصیل از کاغذ جداگانه معلوم خواهند فرمود، اگر بخاطر گرامی برسد همان نوشته را از نظر انور اعلی بگذرانند تا هرچه درین باب از حضور اقدس حکم شود، مطابق آن بعمل آید، مبلغے که او صرف تعمیر مقبرهٔ

... اند،

التفات که از دار الخلافه شاه جهان آباد نگارش یافته بود بهجت جان نشاط و انبساط اندوخت؛ ع

ای وقت تو خوش که وقت من خوش کردی

تشریف آوردن بدار الخلافه و عمارات باغات آنجا آرایش و صفای تازه بخشیدن مبارک و فرخنده باد،

ایمای رفته که این مهجور مشتاق بسبب ملاقات دیگران، از یاد عنایات صاحب قدردان غافل است:

مهربان من: تغافل و بی التفاتی شیوهٔ صاحبان است، و از اینها سزاوار، این سراپا اخلاص مستغرق عنایات و تفقدات چگونه لمحهٔ از تصور آن مراتب غافل گردیده، کفران نعمت خواهد نمود، عجب که آن مشفق بندهٔ درست اخلاص خویش را هنوز از قرار واقع در نیافته اند، و آن یکی که بخاطر از مهر دیگران وا پرداخته بمحبت آن صاحب مالامال ساخته این معنی را چسان نسبت توان کرد، ع

تو ئی بجای همه هیچ کس بجای تو نیست

حقیقت ملاقات بادشاهزادهٔ جهانیان و تماشای باغ جهان آرا پیش از این معروض داشته، بحمد الله تعالی که از توجهات سامی صحبتها خوب برار کرده، از ملاقات ایشان خوش وقت شد، چون در اینجا محرم نغمه نمی شوند، صحبت راگ میان نیامد، شکر عنایات صاحب بسیار می نمودند،

درین زودی دیدار بهجت آثار بهائی مراد بخش نیز بتوجه صاحب میسر خواهد شد، تعریف رسید خواهد بود، روز سیر عمارات بادشاهی لحظه در همانجا بسر برده، از ان مکانهای عالی بغایت مسرور و محظوظ شده، اما دیدن آن است، که در بندگی قدردان خود میسر گردد،

حق تعالی ذات قدسی صفات را فراوان سالی زینت افزای عرصهٔ وجود داشته بر تخت خو

۱ شبه ماه محرم ۲ ب نمی شوند ۳ ب بهی خواهان

می شود، اوّل روز ہم بے جامہ و دوائی نمی تواند بود، میان روز فی الجملہ ہوا روبہ گرمی دارد، و آں نیز چناں نیست کہ حاجت بجغانہ باشد بعد ازیں تا چہ شود،

۲۰/۱۵۲

خیراندیش صمیمی بعد از اظہار اشتیاق معروض میدارد، عنایت نامہ کہ حسب الحکم الاعلیٰ مرقوم بود رسیدہ، مسرت بخشید[1]،

نگارش یافتہ کہ پیرو مرشد حقیقی میفرمایند، کہ انبہ[2] از آنجا خوب نمی رسد ظاہراً بے وقت و خام می چیند باشند یا داک چوکی دیری آرد، یا در راہ دالی را بر زمین می زنند، یا از ہمانجا انبہ ارسالی بدولت آباد می برند، و از آنجا روانہ حضور اشرف می گردد،"

مشفقا سلامتا! چوں تا حال انب خوب نرسیدہ بود، شاید دالی کہ پیش ازیں محمد طاہر از برہان پور فرستادہ انبہ اش بوقت نہ چیدہ باشند، حالا کہ رسیدہ است، خام چرا خواہند چید، داک چوکیہا را تاکید رفتہ کہ در ہفت روز یا نہ روز دالی میرسانیدہ باشند، بوکیل دربار و الا باید بگوید حکم شود کہ ساعت روانہ شدن دالی کہ بر حقیقت[3] جداگانہ نوشتہ شود، و تاریخ رسیدن را ملاحظہ نمودہ اگر تفاوتے ظاہر شود، آنہا را تنبیہ کنند، دریں راہ چند جا در سرنج و اکبر آباد مردم را گماشتہ کہ اہتمام تمام نمودہ نگذارند، کہ دالی بر زمین افتد،

انبہ در دکن از دو جا بدرگاہ مرسل میشود، برہان پور و دولت آباد، آنچہ در برہانپور و مضافات آں قابل ارسال است، محمد طاہر با احتیاط میفرستد و انب دولت آباد و حوالی آں از پیش ایں مخلص بدرگاہ میرود، و انب برہان پور را بدولت آباد آوردن و از آنجا روانہ حضور ساختن چہ گنجائش دارد، بعد ازیں حسب الحکم مقرر نمودہ خواہد شد کہ بر آں پارچہ کاغذ کہ ہمیشہ با دالی میفرستد می نوشتہ باشند کہ انب کجا ست،

مہربان من! در اہتمام و احتیاط کوتاہی نرفتہ و نخواہد رفت، چیزے کہ بصرف خاصہ قبلہ و کعبہ حقیقی

---

[1] تب بخشیدہ، [2] تب انبہ [3] ب بر جنتے، [4] تس انب،

شوہر نمودہ موافق برآورد، معماران اینجا شصد روپیہ بیش نیست،

سایۂ عنایت و رافت مستدام باد،

۱۸
۱۵۰

دعاگوے باخلاص بعد اداے مراسم عقیدت معروض میدارد، سرفراز نامۂ نامی کہ مصحوب خواجہ سراے سرکار گرامی بود، با کنار یہاے طرح تازہ وغیرہ[1] کہ از روے مہربانی عنایت شدہ در احسن اوقات رسیدہ، موجب سربلندی گردید، تسلیمات بجا آوردہ بوصول آں بہجت اندوخت، حق تعالیٰ صاحب مہربان را بکام دعاگویان خیر اندیش سلامت داراد،

کنار یہا بسیار خوش طرح و تازہ است، ازیں جنس آنچہ بزیب النسا بیگم مرحمت بود، تسلیمات نمودہ گرفت و شکر تفقدات و عنایات آں مشفقہ کہ بقلم عطوفت رقم در عنایت نامہ نسبت باو نگارش یافتہ بتقدیم رسانیدہ، با سائر خانہ زادان ہموارہ بدعاے عمر و دولت اشتغال[2] مینماید،

امید کہ ہمیں وتیرہ خیر اندیشان اخلاص منش را از گوشۂ خاطر عاطر محو نساختہ، بارسال عنایت نامجات سرفرازی فرمودہ باشند، زیادہ جرأت نہ نمودہ سایۂ التفات مبسوط بماناد،

۱۹
۱۵۱

عنایت نامۂ سامی مسرت وصول بخشیدہ بہجت افزاے خاطر آرزومند گردید، وجہ تغیر میرزا خاں از عرضہ داشتے کہ در جواب فرمان والاشان بدرگاہ جہاں پناہ مرسل شدہ بسامع جاہ و جلال خواہد رسید بتکرار آں متصدع نہ گشت،

از کیفیت ہواے فروردین و اردی بہشت[3] استفسار فرمودہ اند،

مشفقہ من! تا امروز کہ چہارم ماہ اردی بہشت است، نصف آخر شب بلحاف دولائی احتیاج

---

[1] ق و ب وغیرہ [2] ب اشتغال . . . . . . خاطر عاطر محذوف،

والا خواہد رسید،

۲۳
۱۵۵

برادر مشتاق بعد گذارش مراسم اخلاص معروض میدارد، که التفات نامۂ گرامی که درین ولا از روے شفقت مرسل گردیده بود، در خوشترین وقت مسرت وصول بخشیده، بہجت افزاے خاطر آرزومند گشت، از دیر رسیدن عرائض این مخلص لیاسے شد،

شفقۂ من: چوں از کثرت اشتغال خدمات بادشاہی فرصت این نیست که بچیزہاے دیگر تواں پرداخت، کوتاہی که درارسال عرائض رفته ازیں ممکن خواہد بود، بحمداللہ تعالی که در اخلاص فتورے نیست و ہمہ وقت بیاد ایشاں خاطر مشتاق راتسلی میدہد، که ہمیں وتیرہ و شیوہ یادآوری بظہور می رسیدہ باشند، زیادہ اطناب نرفت،

۲۴
۲۵۶

مخلص خیرخواہ، وظائف عقیدت بجاآوردہ، معروض میدارد، که چوں درین ولا حسام الدین خاں که بندۂ آباداں کارسزاوار تربیت و مرحمت درگاہ جہاں پناہ است، مرتضی قلی پسر خوردِ اوکه خانہ زاد کارآمدنی است وخالی از جوہر قابلیت نیست، باعتماد عنایتِ علیه که دربارۂ او بظہور رسیدہ بحضور اقدس رواں داشته اگر پرتو لطف و مرحمت براحوال او بیفتد موجب سرفرازی خانِ مومی الیه و لسیار بموقع خواہد بود،

زیادہ عمر و دولت آں شفقۂ مہربان مطلوب است، سایۂ عنایت مستدام باد،

۲۵
۱۵۷

مارا چو[1] روزگار فراموش کردۂ آیا شکایت از تو کنم یا ز روزگار

خیراندیش حقیقی[2] مراسم اخلاص و اختصاص بجاآوردہ، بعرض میرساند مدتے شد که از گلزار ہمیشه بہار

[1] مارا چو روزگار فراموش کردۂ کیا شکایت از تو ۰ یا از روزگار،

[2] نسخۂ حقیقی، صاحب روادہ،

خواهد رسید، مساهلت و غفلت، مدار سال آن چه امکان خواهد داشت، دیگر کار بعنایت است،

از خوبی هواے دار الخلافه مرقوم بود، الحمد لله که هواے آنجا موافق خواهش اعلحضرت است، همواره

چنین باد، تابستان اینجا بخلاف سابق بشدت است، و هواے دولت آباد و بسیار گرم شده، بالفعل

بے خس خانه نمی تواں بود، زیاده چه تصدیع دهد، ایام رافت باماند،

$\frac{۲۱}{۱۵۳}$

مخلص دعاگو، پس از تقدیم مراسم اخلاص معروض می دارد، که پیش ازیں حقیقت کمی باران ولایت

بالاگهات دکن را بخدمت قدسی مرتبت عرضه داشت نموده بود، دریں ولا بمحض کرم الهی و یمن توجه پیر و مرشد

حقیقی از ابتداے بست و هفتم رمضان مبارک شروع در بارش شده تا امروز که یازدهم شوال است شب و

روز کم و بیش می بارد، و هوا بغایت خوب شده بے قبا و نیمه آستین نمی تواں بود،

ایام تشریف عید بر آں صاحب مهربان مبارک و خجسته باد حق تعالی آن مشفق تمام عطوفت را فراوان

سال کامیاب داراد،

$\frac{۲۲}{۱۵۴}$

بعد اداے مراسم اخلاص معروض می دارد، که از نوشته وکیل دربار جهان مدار چنین ظاهر شد که اعلی حضرت

ظل الهی که جانهاے مریدان و بندگان فداے خاکپاے ایشان است، درهمیں ایام روزے در شکارگاه

خاص از اسپ جدا شده بودند، و چوں حفظ و حمایت ایزدی شامل حال آں ذات مقدس است بخیر گذشت،

از استماع ایں مقدمه خدا گواه است که بریں مرید فدوی خانه زاد درگاه چه گذشته الحمد لله تعالی که چشم زخمی رو

نداد، و بطالع مریداں آسیبے بوجود فائض الجود اشرف که واسطهٔ انتظام عالمیان است، نرسید، یک هزار مهر که

ایں مرید برسم تصدق ارسال داشته و دو هزار روپیه که محمد سلطان فرستاده از توجه آں صاحب مهربان بعرض

سله تپ خنک سله تپ شریف، صحت یاب گشته،

طوس یک ساله کار برهان پور نوشته ارسال وارنوتا که خانهٔ این جانب رو براه می شده باشد اگر به پیش کش
قبول افتد زہے منت، والا بهر طریق که خواهند حساب کنند،

حسب الالتماس محمد تقی مذکور نشانے در باب امداد و اعانت او که جب گل کنده نوشته شد لیکن چون
تفصیل فرمایش را با خود نیاورده و سوداگر است، احتمال است که ملک بیگانه بتقریب فرمائش سرکار آن
مشفق دستگاه بے قرار دهد، اگر تفصیل اسباب محلی تعین نیز فرستند مناسب خواهد بود،
زیاده متصدع نگشت ایام التفات بماناد،

۲۷
۱۵۹

خیراندیش آرزومند بعد اظهار اشتیاق معروض میدارد، که بر خاطر عاطفت مآثر پوشیده نخواهد بود، که درین مدت که اعلیٰ حضرت از غایت عنایت این مرید فدوی را بمنصب امتیاز بخشیده اند، بهر خدمتے که از پیشگاه خلافت مامور شده، بقدر امکان و استقلال آن را بتقدیم رسانیده، بهیچ باب کوتاهی ننموده، اطاعت و بندگی پیر و مرشد حقیقی را سعادت خویش دانسته، در جمیع کارها نظر بر استرضاے خاطر مقدس داشته، نمی داند که درین وقت چه تقصیر و خطا ازین مرید سرزده که امورے که لائق بحال صدق ارادت و بندگی نیست و موجب خفت و عدم اعتبار دور و نزدیک است، بظهور میرسد،

اول مقدمهٔ قلعهٔ اسیر که قبل ازین باین مرید مرحمت شده بود، و بعد ازان بهمان دستور به بهائی مراد بخش عنایت شده، و این مرتبه نیز باین فدوی لطف فرموده، ثانی الحال که آن عنایت نمایان بر همه کس آشکار گشته، حکم شده که قلعه را باین مرید نگذارند، و سبب آن هیچ ظاهر نشد، اگر بواسطهٔ قبول نکردن نسبت است، خود چه گنجائش دارد، زیرا که در حضور اعلیٰ حضرت هر گاه این مقدمه بمیان می آمد میفرمودند، که اگر آن مرید خواهد راضی باشد بکنند، و چون از نگذاردن بعض چیزها خواهش این معنی نبوده و نسبت حقیقت واقع معروض می شد، اگر

ملتفت اعتبار پیش ازین اعتبار در پیش نه ست و تب درین مرتبه نه سبب لکه تب و تعدی محذوف می آید شه نه واقعی،

التفات نسیمے نورزیدہ، واز گلشنِ عطوفت بوسے بمشامِ جانِ آرزومند نرسیدہ، ورا ہِ ورودِ عنایت نامجات نوعے مسدود شدہ کہ از جملہ چندیں عرائض بجواب یکے ہم نپرداخته وقت نگشته، سبب ایں ہمہ بے عنایتی چہ خواہد بود؟ ایں خیرخواہ پے بتقصیرِ خود نمی برد، و باعتقادِ خویش در طریقِ اخلاص کوتاہی ندارد، لیکن اگر بحسبِ بشریت خلافے سرزدہ باشد از روے مہربانی بر آں آگاہ سازند، تا عذر خواہی نمودہ دیگر چناں نکند،

از عنایتِ آں صاحبِ قدرداں عجب است، کہ مخلصِ صادقِ خود را کہ خو کردۂ التفاتِ ایشان است بیک بار چنیں از خاطرِ عاطر فراموش گذاشتہ بجوابِ عرائض خوش وقت نفرمایند، التماس آن است کہ پرتوِ توجہ خاص دریغ نداشتہ، زیادہ بریں روا دارِ فراموشی نگردند، گستاخی از حد می گذرد، ایامِ عطوفت بماناد،

۲۶
۱۵۸

بعد تمہیدِ قواعدِ اختصاص معروض میدارد، کہ عنایت نامہ کہ مصحوبِ محمد تقی نام سوداگر کہ براے سرانجام اسبابِ فرمایش بہ برہان پور و مچلی پٹن از گرامی خدمت رخصت شدہ مرسل بود، مسرتِ وصول بخشید، براں مشفق پوشیدہ نماند، کہ اگر مقصود از فرستادنِ مومی الیہ آن است کہ او بامدادِ متصدیانِ ایں جانب در برہان پور کارخانہ برپا کند، ہر چند ایں خیر اندیش را دریں باب مضائقہ نیست، اما دست بہم نخواہد داد، چہ از پیشگاہِ خلافت مکرر قدغن شدہ کہ در برہان پور غیر کارخانۂ بادشاہی ویکے و کارخانۂ دیگر نباشد، چنانچہ کارخانۂ بھائی مراد بخش را کہ در آنجا بود پیش ازیں مدتے برطرف ساختہ اند، و کارگراں را بردہ،

و چوں داروغۂ کارخانۂ سرکارِ والا کہ خدمتِ واقعہ نویسیِ برہان پور نیز با اوست مردِ سبکی است، در صورت کو بجہتِ سرانجامِ اسبابِ فرمایشِ ایشاں از کارخانۂ خود جمعے کارگراں جدا نمودہ شود، کہ بمعرفتِ فرستادۂ ایشاں اسبابِ سرکار ترقی و اتمام سازند، یقین کہ او ایں معنی را داخلِ واقعہ خواہد نمود، و شاید طبعِ مقدس را خوش نیاید، و اگر مطلب آں باشد کہ موافقِ پوشاکِ خاصۂ آں صاحب ہر سال سرانجام یابد، دریں صورت تفصیل

---

[۱] تس "ہم" محذوف، [۲] تس فرفی ق ترقی،

هرچه رود بر سرم چون تو پسندی رواست

حسبنا الله و نعم الوکیل[۱]،

اما چون بدین آئین زیستن و مردن دشوار است و لطفے ندارد و برائے امور فانی تا پائدار در رنج و آزار نمی تواں بود، و خود را بدست دیگرے نمی تواں سپرد، ہماں بہتر کہ بحکم اعلحضرت کہ سر و جان مریدان فدائے رضائے ایشاں است، از تنگ[۲] چنیں حیات وا رہد، تا مصلحت ملکی فوت نشود، و خاطرہا از ایں فکر بیاساید[۳]،

ایں مرید پیش ازیں بدہ سال آئینی را دریافتہ و خود را مخل مطلب دانستہ استعفاء نمودہ بود، ثانی الحال محض بجہت خوشنودی پیر و مرشد حقیقی کہ اہم مقاصد ایں فدوی است، بایں وضع تن درداده، کشید[۴] انچہ کشید، باید کہ ہماں وقت معاف میفرمودند[۵]، تا گوشۂ اختیار نمودہ غبار بخاطر کسے نمی شد، و بایں کشمکش نمی افتاد، الحال نیز تدبیر ایں کار وابستہ برائے صواب نمائے اعلحضرت است، و انچہ صلاح حال و مال ایں مرید باشد صریح بفرمایند، تا بر مرضی مقدس آگاه گشتہ دراں بکوشد،

ازیں ہمہ تازه تر طلبی ملک حسین است، بدرگاه جہاں پناه و عنایت منصب باو، و جمعے دیگر کہ باسم نوکری ایں مرید با و رفیق شدہ اند،

ہرچند او خانہ زاد اعلحضرت است و ایں مرید او را برائے کار حضرت تربیت کردہ و جمعیتے کہ دارد بجہت تقدیم خدمات بادشاہی است، لیکن ہرگاه ایں راه[۶] واشود، و تا بنیان ایں فدوی از نوکری جدا شدہ بہ بندگی درگاه معلی[۷] سرفراز گردند[۸]، و مناصب زیادہ از حالت خود بیابند، معلوم است کہ کسے پیش ایں مرید نخواہد ماند[۹]، و بعد از انکہ[۱۰] ایں جماعت کہ در مدت بست سال فراہم آمدہ اند، بایں طریق متفرق شوند، از عہدۂ خدمات

---

۱ ع حسبی، ۲ ت خانہ ب خانیہ، ۳ ع تنگ، ۴ ع نیاساید، ۵ ع کند انچہ کند،

۶ ع می فرمود، ۷ ت "ایں راه" محذوف،

۸ ع درگاه والا، ۹ ع گردید ۱۰ ب نخواہد ماند، ۱۱ ت بعد انکہ،

پیرو مرشدِ حقیقی حکم جزم میکردند، ہر چند بمقتضاے معدلت، دریں قسم امور برادنی بندہ جبر نفرمودہ اند، ایں مرید چارہ نداشت، واگر ازیں فدوی امرے کہ خلافِ رضاجوئی ومنافی اعتماد باشد بخاطرِ اقدس راہ یافتہ، زہے خسارت وندامت وکم طالعیٔ ایں مرید کہ باوجودیکہ مدتِ بست سالؔ صرفِ خدمت وبندگی نمودہ، ودرطریقِ عقیدت بجان ومال مضائقہ نکردہ، ہنوز برابر برادرزادۂ بیجالؔ ہم شایانِ اعتماد نیست، وقبلہ وولی نعمت اورا چنیں تصدیع فرمانید، واگر سببِ آں تقصیرے دیگر است از راہِ ارشاد بران آگہی یابد تا متنبہ گشتہ عذرخواہ شود، ومن بعد ارتکابِ آں نہ نماید،

دیگر آنکہ دریں ولا دادا بھائی جیو کہ مہربانیٔ سرشار خاصِ ایشاں کہ بریں مرید حضرت دارند بر ضمیرِ منیرِ پیرو دستگیر ہویدا است، ملا شوقی نام ملازم خودرا براے رسانیدنِ بعض بشارات وقبولِ ملتمساتِ حاکم بیجاپور کہ باعثِ خیرگی وجرأتِ او وامثالِ اوست بآنجا فرستادہ اند،

مشفقِ من! اگرچہ ایں فدوی ہرگز خودرا داخلِ مریداں وبندہا نشمردہ وبجز غلامی دعوی ندارد، بہر وضع کہ دارند خرسند است، لیکن ازانجاکہ از دولتِ اعلیٰ حضرت عمرے بعزت وناموس گذرانیدہ ودریں ولایت مدتے باستقلال بسر بردہ، ودریں ولا نیز پیرو مرشدِ حقیقی بے خواہش واظہارِ ایں مرید بمحض تفضل ایالتِ ایں ملک را بایں مخلص مرحمت فرمودہ اند، ظہورِ ایں امور خلافِ مرید پروری وبندہ نوازی وسببِ خفت واہانت وعدمِ استقامتِ حالِ فدویان است، بگرداب حیرت افتادہ نمی داند کہ آیا دربارۂ ایں عقیدت سرشت کہ بعد ایزد جان آفریں عز شانہ غیر از ذات والاصفاتِ قبلہ وکعبۂ خود پناہے ندارد، مرکوزِ خاطرِ مقدس چیست، اگر بواسطۂ رعایتِ خاطرے یا مصلحتے، مرضیٔ طبعِ مبارک چناں است، کہ از جملہ مریداں ایں فدوی بالفعل بے عزتی زندگانی نمودہ آخر کار بطریقِ نامناسب ضائع شود، از اطاعت گریزے نیست، ع

لے ترجمہ: بیس سال ۔ سلے ترجمہ: بیتھل، تپ تہل،

سے ترجمہ: ایشاں بر حال ایں مرید بر ضمیر ۔ لکھ ترجمہ: باجا کلودت،

۲۹
۱۹۱

آفریدگار جہاں[1] عواسمہ، آں مشفقۂ مہربان را دریں حادثۂ عظیم صبرِ جمیل فرمودہ اجرِ جزیل کرامت کناد،
چہ نگاشتہ آید و کجا بنگارش گنجد، کہ ازیں قضیۂ ناگزیر بر خاطرِ غمگین چہ می گذرد، قلم را چہ یارا کہ ازیں دردِ جگر گداز حرفے
نگارد، و زباں را کجا طاقت کہ ازیں المِ شکیب ربا، بر گذارد، قصورِ غم و اندوہ آں صاحبہ و دلِ بیتاب را بیشتر تپید و
اضطراب می آرد، اما با تقدیرِ ایزدی و قضائے آسمانی جز بے چارگی و تسلیم چارہ نیست، کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَیَبْقیٰ
وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام، بہمہ حال ایں ہمہ دردِ شرمسار را بزودی انشاء اللہ تعالیٰ رسیدہ دانند، یقین کہ
نسبت بہ تعزیت دارانِ اعلیٰحضرت خصوص اکبرآبادی محلِ تسلیہ کہ باید، می کردہ باشند،

مہربانِ من! چیزے کہ دریں وقت بکارِ آنحضرت می آید، رسانیدنِ ثوابِ تلاوتِ قرانِ مجید و خیرات
مستحقان است، دریں باب نہایت سعی نمایند و ثوابِ آں را بروحِ مطہرِ آں حضرت ہدیہ بگذرانند و ایں گنہگار
نیز دریں کار است، امید کہ شرفِ قبول یابد،

---

[1] منقول از رقعات حمید الدین خاں، مملوکہ خاں صاحب ظفر حسن خاں صاحب — یہ خط اورنگ زیب نے شاہجہاں کی
وفات پر لکھا ہے۔

چگونه تواں برآمد، اگر مصلحتے درین است تم اعلیٰ صادر گردد، تا جمع نوکران کارآمدنی رابطیب خاطر روانهٔ حضور پرنور ساخته آمادهٔ حصولِ مطلبِ عزیزاں باشد، واگر اعلیٰ حضرت بمقتضاے عطوفت هنوز ایں مرید را از درجهٔ اعتبار نیداخته اند وحقوقِ فرمانبرداری وخدمت گاری چند ساله ادرا منظور داشته در سلکِ غلامان منظور فرمایند، تجویز ایں امور چرا است، دل شکسته مجروحِ ایں مرید را برهم عنایت نوعے مداوا کنند که از قرارِ واقع بجدمات مرجوعه پرداخته از باز خواست وانفعال ایمن تواند بود، وهرگاه در حضرتِ الٰهی طاعت وبندگی بندها ضائع نباشد در درگاهِ حضرتِ ظلِ الٰهی که متخلص[1] باخلاقِ مالکِ علی الاطلاق اند چگونه ضائع خواهد بود، وآنچه آفریدگارِ جهاں بر عبادِ خود روانه دارد، ایشاں بر سرِ مریداں وبندها چه ساں خواهند پسندید،

توقع که آں شفقهٔ مهربان ایں مراتب را در خلوت بمسامعِ جاه وجلال رسانیده هر آنچه از زبانِ الهام بیان شنوند، اطلاع دهند، تا از بحرِ حیرت بکنار[2] آمده، درخواستِ عفوِ تقصیراتِ خود نماید، زیاده متصدع نگشت، ایامِ مهربانی بماناد،

۲۸
۱۶۰

مخلص خیراندیش معروض میدارد، عنایت نامهٔ گرامی که حسب الحکم الاقدس در جواب عریضهٔ ایں نیازمند درگاهِ بے نیاز که مشتمل بود بر شرح برخے از احوالِ خود واستفسار سبب وتوجیح بعض مقدمات که آں بر قانونِ سابق نگارش یافته بود، پرتوِ وصول انداخت، آنچه در بابِ (؟) بر زبانِ قدسی بیان گذشته واضح گشت، شفقهٔ من! در راهِ اعلیٰ حضرت بجاں مضائقه نمی کند، اما هرگاه در برابرِ قلعهٔ آسیر که پارچهٔ کوهی بیش نیست وبندهٔ التماس آں نه کرده[3]،

---

[1] نسخه: " مطابق "،

[2] نسخه: بکنار آید، درخواست،

[3] یہ خط ان تمام نسخوں میں جنکو میں نے دیکھا ہے، ایک ہی جگہ پر ختم ہو جاتا ہے،

و نوشتها خواه[1] بداک چوکی از یں جا بسرحد[2] او ولیسہ مردم خیراندیش و از آنجا[3] تاراج محل متصدیان سرکار بر اوز[4] تا مدار سرانجام نمانید یا بقاصدان و سواراں کہ[5] جلد بیاینید، و تردّد در پیش رفت مطلب بغایت دخیل است و بر تقدیریسے کہ ایں معنی صورت تحریر یابد[6] از فرستادن ہاسے ایں نیاز مند سیادت مآب میر شاہ[7] را در خدمت شاہ الوہیت نگاہدارند، و جواب ایں عریضہ را[8] مصحوب یکے[9] از ہمراہان او یا ملازم سرکار عالی کہ اینجا خواہد بود عز ستند، و دیگر ہر چہ راسے گرامی اقتضا فرماید عین صواب است، ایام شفقت بماناد،

۲/۱۶۴

صاحب مشفق مہربان سلامت، درین ولا برادر عزیز بجاں برابر از راہ یک جہتی و یگانگی مطلبے چند بایں جانب نوشتہ استدعا سے جواب نمودہ بودند، و ایں خیر خواہ را آنچہ در ہر باب بخاطر رسید بآں کامگار نامہ نگاشتہ مصحوب ملازم ایشاں ارسال داشت، لیکن چوں کیفیت ایں[10] مراتب را بگرامی خدمت معروض داشتن لازم می نمود ابنا بر آں صورت سوال و جواب را مفصلاً بمسامع علیہ[11] ضمیر ساند تا بعد[12] اطلاع بر آں اگر نوشتۂ ایں مخلص پسند طبع شریف گردد، فبہا، و الا آنچہ بخاطر عاطر پر تو صواب انداز د قلمی فرمایند، کہ مطابق ایں[13] مقرر داشتہ ایشاں را نیز بر آں آگاہ سازد،

اوّلاً مرقوم بود، کہ مخالف را فرصت نباید داد[14]، کہ بخود پرداز د، چہ اگر مردم باو بگروند و استقلالے کہ ہرگز نصیبش مباد ا پیدا کند، تدبیر کار[15] او دشوار خواہد شد، پس بریں تقدیر متوجہ دفع فتنۂ او گردیدہ ساحت[16] آں طرف را مقرر باید ساخت، و ہمدیگر را[17] از آں اطلاع باید داد، و سطے مراحل بنمطے قرار گیرد، کہ در یک وقت از ہر سہ جانب[18] بمکان مقرر رسیدہ شود، و اگر ایں حرکت بالفعل مناسب نباشد، وجہ آں[19] با ایشاں

[1] خواہ، محذوف [2] تا سرحد، [3] از اینجا [4] را بح محل [5] ت و ب برادر، محذوف [6] تا [7] برود، [8] بیابد [9] ر، ما، محذوف [10] ع سیکے، محذوف [11] نمودہ بود، [12] آں [13] عالی، [14] تا محذوف، [15] آں [16] داد و [17] از محدوف [18] از آں محذوف [19] سرطرف [20] آں محذوف،

بنام شاہزادہ محمد شجاع بہادر

۱/۱۴۲

بعد گذارشِ مراسمِ مخالصت[1] و موالات معروض میدارد، کہ دریں چندگاہ دو عریضۃ الاخلاص مشتمل بر برخے
از مطالب کہ بمقتضائے وقت اخبار و استخبار از آں لازم می نمود، بگرامی خدمت نگاشتہ از راہِ اکبرآباد ارسال داشتہ
لیکن چوں بر امنیت طرق اعتمادے نیست و مع ہذا از اخبارِ تازہ معلوم شد، کہ صورتِ معاملاتِ دربارِ جہاں
مدار برنگے کہ نباید برآمدہ، کاروبار آنجا دگرگون است، بنابراں نقلِ عریضۂ دوئمیں را[2] ازاں[3] دو عریضہ و عرضہ
داشتے با دیگر مقدمات نوشتہ مصحوبِ جلوداران برادرِ عزیز با دشاہزادہ محمد مراد بخش کہ عریضۂ ایشاں را از راہِ
اودیسہ بخدمتِ والا منزلت می برند[4]، روانہ نمودہ تا براں مراتب اطلاع حاصل شود، امید از اشفاقِ صمیمی آں[5]
است کہ ایں مخلصِ بے ریا را بزودی[6] از پیش نہادِ خاطر و قصد و عزیمتے کہ در آئینۂ ضمیرِ منیر پرتوِ صواب انداختہ باشد
آگاہ فرمایند، کہ نظر بآں نمودہ بسر انجامِ لوازمِ امرے کہ فرصت و تاخیر در تمشیتِ آں خلافِ مصلحت و منافیِ مقصود است
بپردازد، تا موادِ استقلال و اقتدارِ آں طرف بیفزودہ و[7] خاطرِ خاص و عام بباطل میل نکردہ توجہ مبذول داشتہ
آید، پیداست کہ آں مشفقِ مہربان دریں باب آنچہ اندیشیدہ باشند، اصوب و اصلح خواہد بود، از مضمونِ عنایت نامہ
کہ بہ برادرِ عزیز مرقوم خواہد گشت ایں خیر خواہِ خلقِ اقدس[8] را نیز اطلاع دہند تا فہمیدہ مطابقِ آں بنویسد، و تاکید نماید
صاحبِ من! اگر دریں وقت یک[9] آدمِ فہمیدہ از جانبین بعنوانِ سفارت[10] و وکالت مقرر شود

[1] س: مخالفت [2] تع: "را" محذوف [3] تع: ازاں دو عرضداشت با دیگر، [4] تب: می روند، [5] س و تب: "آں" محذوف،
[6] تع: "بزودی" محذوف، [7] تع: "و" محذوف، [8] تع: "اقدس" محذوف [9] "یک" محذوف،
[10] تع: تجارت و وکالت،،

وثانیاً مکتوب بود کہ الجملہ قرار داد ہاے آں وقت یکے آن است کہ اگر مخالف باسیکے از یاوراں بمقام پرخاش در آید، و ولی دیگر مدد و معاون او بودہ نگذارند کہ ارادۂ فاسد او بفعل تواند آمد، و بر تقدیر وقوع ایں قصہ بصورت اعانت چیست و بچہ نہج از ہمدگر خبر تواں گرفت؟

در جواب نگاشتہ شد کہ قرار داد ہمان است کہ بود، انشاء اللہ تعالیٰ فتورے بداں راہ نخواہد یافت، اگر مخالف بے دین قصد آں طرف کند، ایں نیازمند بے توقف بر ہان پور رسیدہ، متوجہ پیش خواہد شد، و ازاں جانب صاحب مشفق مہربان عزیمت سمت پٹنہ خواہند فرمود، تا قدوۃ الملاحدہ با تمامی جمعیت بتفرقہ قرین خود نتواند بیک طرف پرداخت، و ہمچنیں اگر بجانب دیگر روے او بار آورد، بایں عنوان ارکان ثبات و قرار او متزلزل باید ساخت؟

ایں بود تفصیل سوال و جوابے کہ میاں آمدہ، امید کہ ایں مراتب را بہ خاطر گرامی آوردہ ہر چہ زود تر از مقتضیات راے صواب نما، اعلام فرمایند، زیادہ چہ تصدیع دہد۔

۳/۱۴۴

مخلص خیر اندیش، بعد از گذارش مراسم اخلاص معروض میدارد، کہ آنچہ از روے صدق موالات ایں نیازمند را نظر باخبارے کہ مسموع شدہ بود و بایستے بگرامی خدمت نوشت، قبل ازیں متواتر معروض داشتہ بود، و ہر چہ در یں ولا ظاہر گردید، بریں منوال است، کہ آنحضرت فی الجملہ صحتے یافتہ در فکر عدواللہ اند و از انجا کہ تا حال صورت عزم و ارادۂ آں مشفق مہربان معلوم نگشت، و جواب عرائض نرسیدہ و مجد و از توجہات وکیل دربار سمت و مفتوح گرفت کہ، چوں مذکور نتو کچیر درمیان است، الحد زادۂ خود را باجے سنگھ و ستر سال

۱ع روسے ۲ س، او، محذوف، ۳ ع متعصبہ، ۴ ع خبر،

۵ عزیمت تنبیہ فرمائند، ۶ ع تواند، ۷ ع آرد، ۸ ب متواتر محذوف، ۹ س، بود، محذوف

۱۰ س، ذہ، محذوف، ۱۱ ب منگیر ۱۲ س حیدہ؟

نوشته آید:

در جواب نگارش یافت که آنچه برادرِ عزیز[1] دریں باب[2] اندیشیده اند[3] مستحسن و پسندیده است و ما نیز برانیم که تا مخالف خود را جمع نکرده، باو باید پرداخت، اما چون خبرِ وقوعهٔ ناگزیر تا حال[4] نرسیده، و در بروزِ آثارِ صحت ظاهر میشود، از جاے خویش حرکت کردن و باظهارِ بعض مراتب پرداختن مناسب نمی نماید بلکه آن گرامی برادر نیز بایستے پیش از یں[5] استفسارِ تحقیقِ اخبار غبارِ شورش نمی انگیختند و لشکر را صعوبتِ سورتِ تگی و شتا و قلتِ آبخار را محاصره نمی نمودند[6]، اکنون که کار بجاے که نبایست برسد رسید، بزودی از استخلاصِ آن حصن خاطر جمع سازند، تا جمعیتے[7] که فراہم آورده اند در رکابِ ایشان باشند[8]، بعد از انکه ارادهٔ توجه مصمم گردد، از تاریخ ساعت اطلاع داده خواهد شد۔

ثانیاً قلمی شده بود، که چون از نوشته جاتِ وکیل ہویدا گشته که قصدِ مخالف آن است که یکچندے برائے مصلحت معترضِ حالِ اخوان[9] نگردیده، از راهِ محبت و دوستی درآید، اگر احیاناً نوشته مشتمل برایں معنی از آں جانب برسد، در برابرِ آں چه باید نوشت؟

جوابِ ایں مقدمه بدیں عنوان مرقوم شد که اگرچه ایں قسم گفتگو را اعتماد را شایاں نیست، و الحال که آں عزیز[10] بجاں برابر پرده از روے کار برداشته اند، اظہارِ ملائمت از آں طرف نسبت بایشان متصور نه، لیکن بر تقدیرے که چنیں نوشته بیاید، سر رشتهٔ رفق و مدارا از دست نداده[11] و حرفے[12] چند که موجبِ غفلتِ معاند[13] تواند بود، در جواب نگاشتن و بدیں[14] افسانهٔ شیریں او را بخواب خرگوش داشتن انسب[15] و اولیٰ است و بعزم مہود نقصانے ندارد۔

---

[1] ع عزیز محذوف، س "دریں باب" محذوف [3] س "او" محذوف [4] ع ہنوز [5] ع قبر استفسار [6] ع نمی کردند، [7] ع جمعے [8] ع شد [9] ع "اخوان" محذوف [10] ع آں برادر عزیز پرده، [11] س ندادن [12] ب چیزے [13] ب معاندان و ع موجب غفلت معاند باشد، [14] ع بافسانه [15] ع "انسب و" محذوف،

۵/۱۹۶

سلطنت[۱] و ابہت پناہ، حشمت و شوکت دستگاہ، فارسِ مضمارِ شہامت، مشید ارکانِ شجاعت، موسسِ بنیانِ بسالت، مسند نشینِ محفلِ عز و اقبال، صدر آرائے بارگاہِ جاہ و جلال، اخوی مکرم شاہ شجاع پیوستہ زینت بخشِ سریرِ عزت باشند،

از مشتاق مضاو ورنگ زیب بعد فراواں نیازات مطالعہ نمایند کہ ایں کس را از ابتدائے صبحِ شعور کہ تا حال کہ مبادیٔ قرنِ ثانی است غیر از رعایتِ ملہوفاں و حمایتِ مظلوماں و اتباعِ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم امرے دیگر بخاطر مخطور نگشتہ، ازیں نیتِ حق طویت بہر جا کہ روی آوردہ تائید غیبی و استمدادِ (د؟) لاریبی فتح و اقبال بطریقِ استعجال استقبال نمودہ، خصوصاً ملکِ دکن کہ ہندوستانِ دیگر است (د) مقرِ چندیں سلاطینِ عالی قدر و حکامِ والا مقدار بودہ بعنایتِ الٰہی در اندک زمان آں ملکِ وسیع در حیطۂ تصرف آوردہ بخطاب انا جعلناک فی الارض خلیفہ خطبہ بنام خود خواندہ مزین ساخت، سوائے آں را جہاسے دیگر کہ در کنارِ دریاے شور می ماندہ اند و امکنۂ صعب خود را حصن حصین خیال کردہ تا حدے از حکامِ دکن کلاہ انقیاد دفوتا کردہ بودند و از زمانِ طلوعِ نیرِ اسلام تا الان احدے از سلاطینِ کشور کشا و خواقینِ فرماں روا پیرامونِ حصارِ ایشاں نگردیدہ بود، بمویداتِ دینِ محمدی و شریعتِ احمدی کنائس و صوامع اینہا مساجد و مشاعرِ اہلِ ایمان گردید،

چوں تعدد نعمات الٰہی و احسانِ نامتناہی چنداں بود کہ عنانِ بیان از رو تافتہ بعذری پردازد کہ چوں ملکِ دکن و کلیدِ حصار و خزائنِ آں دیار را اللہ تعالیٰ بدستِ خازنِ ما سپرد، بیشتر حاجتِ ملک گیری نماند، ہم دریں اثنا بیماری بادشاہِ ہفت کشور حادث شد و دارا شکوہ از وہم اطراف راہا مسدود و وکلا را محبوس ساختہ افراد کائنات را مظنۂ خبرِ اندوہ اثرِ انتقالِ بادشاہ افتاد، چنانچہ یادولت خود ہم بریں مظنہ بے ملاحظۂ دیدۂ دوربیں خطبہ

[۱] یہ خط کتب خانہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ایک قلمی نسخہ میں جو رقعات عالمگیری کے نام سے ہے موجود ہے

و دیگر مردم بصوبۂ الہ آباد، و پٹنہ تعیین مینمایند، و صوبۂ گجرات را از برادر عزیز تغییر کرده کسے را کہ می خواہند وا
بفرستند، و خبر است کہ مہابتخاں و قاسم خاں را بآں طرف تعیین میکنند، بنابراں بتازگی متصدع میگردد
کہ ہرگاه کیفیت معاملات بریں نہج بوده باشد پیش نہادِ خاطر چیست، و تدبیر ایں کار کہ روے داده
چہ قسم اندیشیده اند و ایں نیاز منداکہ بے صلاح و صواب دید ایشاں قدم پیش نمی تواند گذاشت چہ باید کرد
بر تقدیرے کہ تغییر صوبۂ گجرات بوقوع بیاید، محمد زادۂ کلاں با جسونت سنگھ و جمعے کثیر کہ قرار داده
اند، بمالوه بیاید،

و خود در ایام اشتداد مرض مسفر موده اند، کہ ہمیں میخواہم کہ یک مرتبہ صحبت یافتہ خاطر خلفت[۲] محمود را
از بند و بست ملک بہ واقعی جمع سازیم تا معاملات بجاے کہ نباید نرسد[۳]
مصلحت چیست، امید کہ ہر چہ زود تر جواب ایں مراتب را عنایت فرموده قلمی نمایند، و از حقیقت
مقصود و مافی الضمیر نیز آگہی بخشند تا پیش از فوت فرصت و گذشتن وقت آنچہ صلاح باشد بعمل آید،

۴
۱۶۵

فرمان آنحضرت (شاہجہاں)، ... بالقاب محمد ... مصحوب محمد میرک گرزبردار از پیشگاہ خلافت
نزد والا شاه (شجاع) فرستادند و باو (شجاع) نوشتہ بودند کہ[۴]

"چوں ہموارہ خواہش ایں صوبہ داشتید بالفعل آں را با ولایت بنگالہ متصرف شده بجمعیت خاطر و فراغ
بال روزے چند بنظم و پرداخت آں صوبہ و جبر اختلال احوال خود بپردازید تا آنکہ جنود قاہره از تعاقب دارا بے شکوه
و کفایت مہم او فارغ شده بمستقر اورنگ حشمت مراجعت کنند، دراں وقت مطالب و مدعیات دیگر کہ داشتہ
باشید در حصول آں نیز خواہیم کوشید و چنانچہ آئین اخوت و مقتضاے فتوت است، در ہیچ چیز از مراتب
ملک و مال مضائقہ نخواہیم نمود"

۱؎ "کہ" محذوف ۲؎ تن: خلیفۂ محمود ۳؎ مس: نباید نرسد ۴؎ منقول از عالمگیرنامہ جلد ۱ ص ۲۲۳

شرمندگی پوشیدہ چناں برگشت کہ اثرے از و فرزندانِ او دریں دیار (دیا؟) نماندہ فتح نصیب اولیاے
دولت شد دیگر امراے بادشاہی مثل جعفر خاں وغیرہ کہ در ظاہر اسلام جو فروش گندم نما بودند خود آمدہ باستان
بوسی استسعاد یافتند و از راہ ابطالِ رد رافضیت و در شاہ راہِ اسلام آوردہ اند، و سی ہزار سوار راجپوت مثل راجہ
جے سنگھ وغیرہ غلبۂ اسلام دیدہ بموجبِ لاچارہ از وطن خود کاہ در دہن و تبر در گردن انداختہ آمدہ اند چوں
کسے بزبونی و اطاعت در آید با او بجنگ و شدت در افتادن از شرعِ مطہر دور می بود بنا براں از انہا
درگذشتہ خواہیم کہ پس او کردہ از طوافِ روضۂ منورہ امیر مغفور شاہ تیمور بہرہ ور شدہ بلدۂ خراسان و
ماوراء النہر وغیرہ از ابطالِ روافض مصئون نمودہ چراغِ اسلام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم روشن گردانیم کہ خبر توجہ
شما بصوبِ دارالخلافہ رسید بنا براں ازیں عزیمت ماندیم

عزیز من شما از سیلِ لادری مثل دریاے قلزم موج میزنید ایں چند روستای صحرا را جمع کردہ میدان امرا را خوابِ خرگوش پنداشتہ می آیند و تنگ یکبار صداے
کرنا و ہیبتِ کمان و تفنگ و ضربِ زنگ در گوشِ آنہا خواہد افتاد خدا سے علیم است کہ خود بخود در ہلاکت
خواہند انداخت یا خواہند گریخت سلطان محمود (محمد؟) برادرزادہ شما گفتہ کہ من براے بندگانِ ایشاں ایں قدر
حیراں شدم ایشاں بنوعِ دیگر عازم شدہ می آیند و دود لہ می سازند میخواستم باستقبال رفتہ باشارۂ منتِ پنجہ پہلوانی
معجزۂ شجاعت و مردانگی نمایم و لشکرِ اوشاں شق القلم سازم چوں خبر "صلح خیر" واقع شدہ اولاً بر شاہ راہِ ہدایت
و صلاح رہنموں گردانم اگر گوشِ نصیحت بنوش از دیدہ دوربین برداشتہ باشید از ہرچہ اندیشید ہموں گرفتار خواہند شد

عزیز من ایں مرکبِ خام طمع را بگردانید بر ہموں ملکِ بنگالہ خدا داد کہ جاے یک بادشاہ
دارد رفتہ قانع شوید براے رعایتِ بندگاں بہار دد وسیت بلکہ تا بہادر پور ہر دو برادرزادگاں را مرحمت
فرمودیم الحال ہم ہیچ نرفت بر دیدہ ملاحظہ نمی کنید کہ شما را سلیمان شکوہ ہموں مرتبہ از بنگالہ اخراج میکرد لیکن
پدرش مقہور گشتہ بنا براں سراسیمہ شدہ باز گشت من چہ قدر رعایتِ بندگانِ شما نمایم اگر نمی شنوید بیائید!
بیائید بیائید!! ع

نہ ہر کہ را ملک بخشد خدا اسے

خوانده و سکه رائج کرده بدعوی تخت و تاج بصوب دار الخلافه حضرت دهلی فضیلت (نهضت) فرموده چون
در راه مقابله بغنیم افتاده از فریب الله وردی خان لاخیر فی عهد ولا فی نشره تمامی خلق الله را از دست بگذرانیدن
خراب ساخته هر چند سپاه گری و مردانگی شمارا التقصیر سرے نشد اما ع

به تنها چه برخیزد از یک سوار

بموجب لاچار از بهادر پور مراجعت فرموده اند و سلیمان شکوه باندک عساکر فتح مآثر خیر شده تا مونگیر واپس کرده شمارا
خدا تعالی انجا امنیت نه بخشیده که استقامت گیرید، قلعه را گذاشته براه محل مراجعت فرموده اید

چون خبر وحشت اثر هزیمت و پس شدن امرای شما بمن رسید از جهت مکافات آن از دار الخلافه بیجاپور که از آگره مفاصله به مقصد
کرده دار و علم همت برپا کرده با جمعیت یک لک سوار از مردان کار گذار معرکه آزموده با نغار قطع منازل
و طے مراحل ساخته تا نواحی آگره رسیدیم، دارا شکوه که متعطش خون برادران است بقوت لشکر انبوه بمصلحت
یکدگر هم چون شمشیر بے غلاف در پے جنگ ولاف بود با جمعیت یک لک و هشتاد هزار سوار از شیران
بیشه شجاعت از سادات و راجپوت و افغان و مغل که جان بازی ایشان اظهر من الشمس است سلاح به جنگ
پوشیده چنانچه هزار میخی و زره داودی و گاو سر و بکتر چلصدی و خودهاے برق منظر و چار آئینها خورشید مظهر و غیره
آلات حرب از شمشیر و تبر و سپرهاے کرکی همچون تیر تریان نمایان شده از آگره برآمده استقبال گرفت، روز بجهم
وعده جنگ مقرر بود و دارا شکوه ترتیب افواج داده برروے فوج پیشین هفت هزار فیل کوه پیکر سحاب صور
از خرطوم تا دم دازیں غریق با جلاجل و زنگوله‌ها و ساز طلا و نقره و جگهاے مرصع و جلهاے مشجر و زربفت و غیره آراسته
به سر هر فیل دو هتنال داشته و برروے فوج میمنه و میسره پنج هزار شتر نعدی کوه تن مست گردن فیل
پیکر هیبت عفریت با نگار رنگ مهارهاے کلابتون باف و جلهاے زربفت پوشانیده بر هر شترے شترنالها
نهاده مقابله شده تا سپهیر روز صعب جنگ نموده از هر دو طرف کارزار بسیار شده دارا شکوه را هر طرف که رو
آورده بطانچه قهر الله الواحد القهار شکست برشکست افتاد چون دید که فتح نمی شود، روے عروسانه خود بجادر

نموده ایم و بعد اطلاع بر کیفیت حالات، مکتوبے متضمن ثمرهٔ مراتب اتحاد و یک جهتی بآں عزیز نگاشته مصحوب الله داد ملازم خود ارسال داشته ایم، و بعضے مطالب که از حوصلهٔ نامه بیروں بود بتقریر او حواله شده یقین که تا حال آگهی یافته باشند، قرار همان است که فیما بین معهود گشته، و انشاء الله تعالی جز آں بعمل نخواهد آمد،

ما بعنایت الٰهی از فتح قلعهٔ کلیانی و مهمات ایں طرف بقدر فرصت وا پرداخته بستم شهر محرم از ظفر آباد بصوب اورنگ آباد توجه نمودیم، آں برادر نیز از آنچه مقرر شده بهر شیوه میل نموده در آں مقام ثابت قدم باشند و با خاطر جمع و دل قوی فراخور قرارداد از قوت بفعل آورند، و حقائق را متواتر و متوالی قلمی نمایند،

دریں چند روز دو مرتبه ازیں مقوله بخدمت بادشاهزادهٔ جهان و جهانیان آنچه بایستے نوشت معروض داشته ایم و عریضهٔ آں برادر عزیز را که بگرامی خدمت ایشاں مرقوم بود مصحوب جلوداران سرکار آں کامگار فرستاده ایم،

از عرضه داشت وکیل که دوازدهم شهر مذکور نوشته بود، و بست و چهارم رسیده سمت ظهور گرفت استقلال مخالفت در رتق و فتق مهمات و تغییر متصدیان پیش گاه معلا و تفویض خدمات بملازمان خود بجدے نماید، انجامیده و بهمگی سعی مصروف فراهم آوردن خزائن و اجتماع عساکر ساخته و غائبانه خبرے که وقوع آں مظنون بود، به یقین پیوسته، ع

تا به بینیم چه از پرده بروں می آید،

از آنجا که رعایت حزم و احتیاط لازم است، دریں وقت راه اعلام مقاصد بلند از جانبین جاری خواهد بود، و نوشتن بعضے مطالب بخط متعارف مناسب نمی نماید بنابراں خط مخترع مرسل گشت، تا بعد ازیں

۱؎ ع - بره محذوف ۲؎ ع و از بهاں ۳؎ ع معبود، ۴؎ ع تا ۵؎ ع کلیاں ۶؎ ع هشتم و س ششم ۷؎ ع - از محذوف

۸؎ ع قرارداد و بعمل آورند ۹؎ ع متواتر قلمی فرمایند، ۱۰؎ ب - دو - محذوف ۱۱؎ س منقوله

۱۲؎ ع فرستاده ایم، ۱۳؎ ع بجائے که بنماید ۱۴؎ س چیزے ۱۵؎ ع بیقین ۱۶؎ س تا ۱۷؎ ع حزم و - محذوف،

بنام پادشاہزادہ محمد مراد بخش

۱/۱۶۷

برادرِ عزیز بجاں برابر کامگار نامدار عالی مقدارِ من از نخلِ حیات و زندگانی بہرہ مند و برخوردار بودہ مسرت قرین باشند، دیر یست کہ مطالعۂ مفاوضاتِ مہر افزاسے آں گرامی برادر بہجت بخشِ خاطرِ مشتاق نگردیدہ، موجبِ آں معلوم نشد، ما بعنایتِ الٰہی از فتحِ قلعۂ کلیانی وا پرداختہ یازدہم ماہ محرم ... داخل ظفرآباد بیدر شدیم، و عنقریب مقدمۂ صلح را صورت دادہ عزیمتِ اورنگ آباد را مصمم خواہیم ساخت،

معززاخبارِ در بارِ جہاں مدار نوعیکہ مذکور میشود یقین کہ از نوشتجاتِ وکیل ہویدا گردیدہ باشد از آنجا کہ خاطرِ خواہانِ خبرِ خیریت اثرِ آں برادرِ عزیز بود ایں نوشتہ را مصحوبِ اللہ یار فرستادیم، جوابِ باصواب بزودی ارسال دارند،

عزِ اشتیاقِ صحبتِ دائمی مسرتِ آں کامگار افزوں تر ازاں است کہ بتحریر در آید، وصولِ ایں امنیت ببرنہجِ مرغوب مطلوب، والسلام،

۲/۱۶۸

برادرِ عزیز بجاں برابر عالی مقدارِ من از نہالِ زندگانی برخوردار و از آشوبِ نوائب برکنار باشند، رقیمۂ الوداوی کہ نگاشتۂ خامۂ اتحاد و یگانگی بود، در عینِ انتظار رسیدہ بہجت افزا گشت،

پوشیدہ نماند کہ انچہ اخبارِ تازہ بآں گرامی برادر ظاہر شدہ باشد ما نیز از عرائضِ وکیلِ دربار معلوم

لہ تن مطالعہ، ۲ بت داشتہ، ۳ تن ہر،

۴ تن وث، ۵ بت الوادی، ۶ تن ظاہر شدہ شد مرقوم نمایند وانچہ،

ابتاً غارۂ الحاد و زندقہ از گلشن ہمیشہ بہار دیار اسلام بر افتادہ، رئیس الملاحدہ با اتباع و احزاب خویش نیست و نابود شود، و گرد تفرقہ بر ساحت احوال ساکنان عرصۂ وسعت آبادِ ہندوستان بہشت نشان کہ از میامن جد و اجداد و اجداد عظام گردوں مقام و آبائے کرام فلک احتشام علیہم اللہ تعالیٰ عن عز المسلمین خیر الجزاء از لوث کفر و شرک مصفا گشتہ بجزرہ در آمدہ بہ نشینند

برادر یکجان برابر اعز و ارشد کامگار نامدار عالی تبار بمقتضائے رائے صواب نمائے خرد آرائے دولت افزا کہ اجل مواہب الٰہی است عمل نمودہ دریں مہم عاقبت محمود توفیق موافقت و مرافقت یافتہ بودند و قواعد مواخات و موالات راکہ برو بنا عہود و مواثیق استحکام پذیرفتہ بود مجدد اً چنانچہ باید با یمانِ کثیر الایقان موسس ساختہ با خود مقرر کردہ کہ بعد استیصال آں دشمن دین و دولت و استقرار و انتظام امور سلطنت نیز بر جادۂ قدیم وفاق و اتفاق استقامت ورزیدہ بہیں وتیرہ ہمہ وقت و ہمہ جا در ہمہ کار رفیق و شریک باشند و با دوست ما دوست و با دشمن ما دشمن بودہ در ہیچ حال از مرضیات خاطر عاطر بیروں نہ روند، و از جملہ ممالک محروسۂ موروثی بانچہ حسب الالتماس آں درۃ التاج قسمت و کامگاری بایشاں واگذاشتہ شود قانع و خورسند گشتہ افزوں طلبی نہ نمایند،

بنا برآں از روئے وفور شفقت و عاطفت و نظر برا ستے کہ تعہد پاس آں نمودہ اند مرقوم قلم والا رقم می گردد کہ انشاء اللہ تعالیٰ تا زمانے کہ از آں برادر حمیدہ اطوار نکو خصال خلاف اخلاص و یکجہتی و یکرنگی و حق شناسی بوقوع نیاید اشفاق و مہربانی ہائے ما دربارۂ ایشاں روز افزوں خواہد بود و نفع و ضرر جانبین را یکے دانستہ در جمیع اوقات شرائط عنایت و امداد و مراسم یگانگی و اتحاد را بابلغ وجہے مرعی خواہیم داشت و الطاف و مراحم کہ امروز نسبت باں عزیز تر از جان مبذول است پس

ن ۔ مراضات ۲ ق قویم ۳ ق بہیند ۴ صواب اشنائے کہ وا مای و ارائی دولت افزن

۵ ق اماثت

هرچه نوشتنی باشد، بهمان خطامی نوشته باشند، والسلام

۳/۱۶۹

برادرِ عزیز بجان برابر کامگار نامدار من از نهالِ آمال بهره‌مند باشند، محبت نامه که مصحوب روح الله رفیقِ الله یار مرسل بود، بیست و ششم صفر ختم بالخیر والظفر در حینِ انتظار مسرتِ وصول بخشیده، مضامینِ آن بوضوح انجامید، و خاطرِ عطوفت مآثر را از اطلاع برقرار دادِ آن برادرِ عزیز اطمینانِ بی پایاں حاصل گردید، جواب مقدماتے که بر کاغذِ جداگانه مثبت بود مفصلاً نگارش یافته، معلومِ آن گرامی برادرِ نامدار خواهد شد، اندیشهٔ دوئی و جدائی را اصلا در پیرامنِ خاطرِ عزیزِ خویش راه ندهند، انشاء الله تعالیٰ دقیقهٔ از دقایقِ اتحاد مهمل نخواهد گشت، روح الله قابلِ تربیت است،

از اشتیاق چه نوشته شود، که بشرحِ شمهٔ از آں وافی تواند بود، حق سبحانه تعالیٰ باحسنِ وجوه دیدارِ آں برادرِ برخوردار نصیب کناد، والسلام،

۴/۱۷۰

عهدنامه که بموجبِ التماس بادشاهزادهٔ محمد مرادبخش قلمی شد[1]

چوں دریں هنگامِ خجسته آغاز فرخنده انجام که آوانِ طلوعِ نیرِ سعادت و اقبال و زمانِ سطوعِ[2] صبحِ عظمت و جلال[3] است و شاهبازِ بلند پروازِ همتِ جهاں کشاے در هواے صیدِ مقصود بال کشودِ اعلاے اعلامِ دینِ مبین سید المرسلین علیه من الصلوات اتمها و من التحیات اعمها، درپے قصد گردیده، و تمامئ نیتِ حق طویت مصروفِ آں است که بمساعئ غازیانِ ظفر نورد و زورِ بازوے مجاهدانِ نصرت

[1] از آداب عالمگیری، نسخهاے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، خدابخش خاں لائبریری، عهدنامهٔ سرکار و دار المصنفین و تاریخ سلاطین چغتائیه بوهار لائبریری،
[2] آں طلوع، [3] ق اجلال،

(ب)

عاقل خان رازی نے چند سطروں میں اس معاہدہ کا حوالہ دیا ہے اور مذکورہ بالا معاہدہ کے شرائط کے علاوہ تقسیم غنیمت کے طریقے کو بھی بتایا ہے چونکہ اصل عہدنامہ میں یہ نہیں ہے اس لیے بہت ممکن ہے کہ یہ دفعہ بعد میں طے ہوئی ہو بہرحال ہم اس کی عبارت بھی نقل کر دیتے ہیں:۔

"بنائے عہد و پیمان استحکام گرفتہ اساس کار بدیں رنگ قرار یافت کہ ثلث غنائم ضمیمۂ سلطان (مراد بخش) باشد و ثلثان بسرکار فیض آثار عائد گردد (و) بعد از تسخیر کل قلمرو سے حضرت صاحبقران و فتح ممالک ہندوستان، ولایت پنجاب و ملتان تا تہتہ و کشمیر و کابل بجناب سلطان تعلق گیرد، آنجناب در ولایت مذکورہ علم سلطنت برافرازد . . . . وکوس فرمانروائی بنوازد، و خطبہ و سکہ بنام خود بسازد"

از حصول مامول و بر افتادن ملحد نامقبول بهمه نمط بلکه بهتر از اں مامول گشته دقیقه از دقایق آں محمل نخواہیم گذاشت و بوفاے وعده پرداخته چنانچه سابق مقرر شده بود صوبه لاہور و کابل و کشمیر و ملتان و بهکر و ته‌ته تمام آں ضلع تا ساحل خلیج عمان بآں نامدار والا تبار واگذاشته درین باب مضایقه را مجال نخواہیم داد و بعد فراغ از استیصال ملحد نکوہیده افعال و قمع خاربن شر و فساد او و از چارچمن دولت خداداد ابد اتصال که رفاقت و ہمراہی آں تازه نہال بوستان سلطنت و اقبال درآں کار لازم و ناگزیر است بے توقف ایشاں را بداں حدود روانه نموده اصلاً و قطعاً به تاخیر رخصت راضی نخواہیم شد و طرف محبت مودت و صداقت و فتوت را از غبار انفاس ارباب غرض که اشرار الناس اند از صفا انداخته جز بہبود دارین و کامیابی نشاتین آں عین الانسان و انسان العین نخواہیم اندیشید در صدق ایں دعوی خدا و رسول مجتبیٰ را گواه گرفتیم و وثیقه را بجہت مزید اطمینان و استظہار خاطر آں گرامی برادر بمہر و نقش پنجه مبارک خود مزین گردانیدیم، باید که ایشاں نیز منطوق آیت کریمه واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولاً[1] مطمح نظر سعادت اثر داشته در پاس لوازم معاہده که مورث نیکنامی دنیا و آخرت است باقصی الغایت کوشیده برین منہج صواب مستقیم باشند و اوضاع پسندیده خود را از وخامت تغیر بوجہے که شاید صیانت نموده گفته ناتجربه کاران کوتاه اندیش را که از غایت دنایت ہمت و رکاکت فطرت جلب منافع رد یه و تحصیل اغراض فاسده خویش بر صلاح جان و مال ولی نعمت مقدم می دارند و از انواع طرق درآمده بتاویل باطله ہموره ہنگامه شورش و فساد را گرم می سازند و از اں طائفه اشرار درین جزو زماں بسیار و بے شمار اند به سمع رضا اصغا نکنند و پیوسته با نور شمع سعادت افروز خرد دور بین و عقل صلاح گزین[2] در مسالک معاشرت سلوک نموده ایں شعله خورشید ضیا را از باد دم سردان روزگار نگاه دارند، وفقنا الله تعالیٰ و ایاکم کما یحب و یرضاه، والله یحق الحق و هو یہدی السبیل۔

---

[1] ق ازاں دستاویز اشرار، [2] ق اصلاح [3] ق دوبینا،

وچوں آں تیرہ روزگار بدیں معنی راضی نشدہ، در قلعۂ دولت آباد محبوس گردید،

صاحبزادۂ جہانیاں سلامت! از آنجا کہ بسامع علیہ رسیدہ بود، کہ اوقات قدسی ساعات بہ نہجے کہ باید مضبوط نیست، و ایں معنی بر طبع مبارک گراں آمدہ، لہذا امر شدہ کہ ایں بے مقدار حسب الحکم طریق تقسیم ساعاتِ شباں روزے کہ بعنوانِ دستور العمل بخدمتِ سامی عرضہ داشت نمودہ، نقل آں را پیش محمد طاہر و شیخ نظام ارسال دارد، تا سر حساب نمودہ، اگر آں والا گہر رعایتِ آں مراتب بواجبی بفرمایند در صورتیکہ عرض و التماسِ آنہا پذیرفتہ، حقیقت بدرگاہِ عالی عرضہ داشت کنند، چنانچہ آں عرضہ داشت نیز با ایں عریضہ از نظرِ مبارک خواہد گذشت،

ایں بندۂ خیر اندیش امیدوار است کہ آں صاحبِ بلند قدر فرہنگِ مطالبِ عرضہ داشتِ حسب الحکم را محض ارشادِ پیر و مرشدِ حقیقی تصور فرمودہ، موافقِ آں عمل خواہند نمود، کہ ہر آئینہ ایں معنی سببِ مزید خوشنودی و رضامندیٔ قبلہ و کعبۂ تحقیقی خواہد بود،

و نیز بعرض میرساند کہ چوں معلوم رائے عالی شدہ بود، کہ آں جوانبخت گاہ گاہ در تہ بند و پیراہن بنماز می آیند، بنابراں بایں غلام خطاب رفت کہ بگرامی خدمت عرضہ داشت کند کہ ہرگاہ ایشاں ہموارہ در خدمتِ ما بسر بردہ اوضاع و اطوارِ قدسی و طرزِ نشست و برخاستِ عالی را فرا گرفتہ باشند، وقوعِ ایں مقدمہ بسیار عجیب است، یقین کہ بمقتضائے سعادت مندیٔ جبلی پیوستہ بمطالعۂ نسخۂ جامع کہ از تربیت و خدمت ما حاصل نمودہ اند پرداختہ، آں را فہرستِ ابوابِ دولت و کامرانیٔ دو جہاں تصور خواہند فرمود، حصولِ رضائے خاطرِ عاطر را مثمر برکات و سعاداتِ دارین انگاشتہ بکلی ہمت در تحصیلِ آں مصروف خواہند ساخت، زیادہ قدم از حدِ خود فراتر نہادہ بدعا ختم مینماید،

حق تعالیٰ کافلِ آمال و امانیٔ آں گزینِ ثمرۂ شجرۂ سلطنت و جہانبانی باد، و توفیقِ کسبِ مکارمِ اخلاق و محاسنِ صفات ارزانی دارادہ

بنام پسرِ کلاں بادشاہزادہ محمد سلطان بہادر

(اگرچہ یہ تمام خطوط ابوالفتح کے لکھے ہوئے ہیں، لیکن چونکہ صرف الفاظ اس کے اور خیالات و احکام اورنگ زیب ہی کے ہیں، اس لیے ان کو داخلِ مجموعہ کیا گیا۔ مرتب)

$\frac{1}{171}$

فدوی بے مقدار ابوالفتح وظائفِ عقیدت از خلوصِ طویت بجا آوردہ، معروض میدارد، کہ دو نشان خجستہ عنوان کہ بنامِ ایں کمترین زینتِ نگارش یافتہ بود، تسلیماتِ اخلاص بتقدیم رسانیدہ، بوصولِ آں گرامی صحائف مباہی گشت، حسب الامرِ سلطانی درباب عنایت کمی منصبِ ابراہیم بیگ قراول بیگی التماس نمودہ روپیہ از جملۂ آں بر منصبِ حالِ او اضافہ فرمودند، وچوں مکرر ازیں مطلب معروض داشت، بر زبان الہام بیان گذشت کہ: "بانعامِ ایں کہ ایشاں بقراولی او یک ہلہ شکار کردہ باشند، ایں مقدار کافی است، بعد از انکہ حسنِ خدمتِ او براں والا تبار کامگار ظاہر شود، باقی مرحمت خواہد گشت"۔ تاحال تصدیقِ اضافہ او از بخشیانِ حضور پرنور نگرفتہ، اگر بفرمایند، گرفتہ شود، الا بوقتِ دیگر موقوف میتواں داشت،

جوابِ التماسِ رفاقتِ سلطان دیو سواری شکار بدیں عنوان فرمودند، کہ "ما ازیں کہ ایشاں را پیش از وقت درخدمتِ خود بشکار بردہ ایم، تاسف داریم، چہ آں بلند اقبال تا لذتِ شکار یافتہ اند، از اکتسابِ کمالات از خواندن و نوشتن، و مانند آں دست باز داشتہ، چنداں رغبتے بایں امور ندارند، ایشاں را چوں خواہیم گذاشت، کہ بدیں شغل از کسبِ کمال باز مانند"۔

درباب عوضِ خوغائی پیش بخشیاں حکم شدہ بود، کہ او را تعیین خدمتِ گرامی نمودہ دستک دہند،

کرده، متوجه اندرون شوند و همیں که یک پهر از شب بگذرد، استراحت نمایند،

"و اگر در سفر اند، و روز مقام باشد، مقدار ماتے که در تناولِ ماحضر مسطور شده بهاں دستور بعمل آورده،
دو گھری به تیر اندازی و بندوق اندازی و غیر آں صرف نموده، چار گھری روز بلند شده، بخاص و عام
برآیند، و مقدار دو گھری آنجا نشسته اگر کارے رو دهد، محمد طاهر و چندے دیگر را از اهلِ خدمت که رجوع بآنها
باشد طلبیده دو گھری موافقِ کار خلوتِ غسلخانه مانند قرار دهند، بعد ازاں قیلوله بکنند، و اگر مطلبے نباشد غسلخانهٔ
خلوت را موقوف داشته، تا چهار گھری بخواندنِ عربی بپردازند، و پس ازاں استراحت نموده، بوقتِ معین
نمازِ ظهر برآمده، بعد نماز یک جزو مصحف تلاوت کرده باندرون تشریف برند، و در آنجا بمشقِ خط و امورے
که مذکور شد، اشتغال نمایند، پس ازاں نیز تا یکپاس شب نوعے که در صدر نگارش یافته بعمل آورند، و روز
کوچ دو جزو و روز مقام سه جزو مصحف باید که تلاوت کرده شود،

"و در حضر عبارت از ایامِ بودن در حضورِ اقدس است، روزے که اعلیٰ حضرت نشاط پیرائے شکار
گردند، آں جواں بخت بلند اقبال تلاوتِ یک جزو قرآن بوقتِ دیگر انداخته بعد ادائے نمازِ بامداد
پیش از طلوعِ آفتاب به حاضری میل نموده، روانهٔ دربار شوند، و چوں مردم در سواری مجری خواهند کرد، در
تمامیٔ مدت اقامتِ آں والا گهر از اردوے معلیٰ خاص و عام خواهد بود، از دربار بدولت سرائے خود
آمده استراحت نمایند، و بوقتِ معهود نمازِ ظهر پرداخته پس ازاں بتقاضائے تلاوت یک جزو مصحف و
خواندن و نوشتن مشغول گشته باندرون تشریف برند، و طعام نوش جاں کرده، بنمازِ عصر قیام نمایند،
و تا دو گھری بکمان اندازی و دیگر مراتب اشتغال داشته سه گھری یا دو گھری از روز مانده متوجه دربار شوند،
و نمازِ مغرب و عشا در خدمتِ آنحضرت خوانده، همیں که بیایند، یک گھری یا پیشتر ازاں بغسلخانه نشسته
و وظیفه و تلاوت بجا آورده، استراحت فرمایند، و روزے که سواریِ شکار در میان نباشد، بعد از تناولِ ماحضر
و تلاوتِ قرآں پیش از برآمدنِ حضرت بخاص و عام، به دربار رفته، باقی به روزے و تا یکپاس شب بنمطے

۲
۱۷۴

فدوی بے مقدار ابو الفتح بعد ادائے مراسم عقیدت و اخلاص معروض میدارد، کہ چوں خاطرِ قدسی مآثر قبلہ و کعبۂ دو جہانی از روئے عاطفت و مہربانی متوجہ آن است کہ لحظۂ اوقاتِ گرامی آں صاحبزادۂ والا گہر بے شغل پسندیدہ نگذرد، و در سفر و حضر ساعاتِ شبان روزی بوجہ شایستہ قسمت یافتہ، اوضاع و احوالِ سامی بواقعی منتظم و مضبوط گردد، و بنابراں انچہ درایں باب ارشاد فرمودہ اند حسب الامر جلیل القدر سمتِ تحریر می یابد، تا آں کامگارِ عالی تبار آں دستور العمل سعادتمندی را نصب العین خود ساختہ، مطابق آں عمل آورند و بہیچ وجہ ازاں تجاوز نہ نمودہ، رضامندی و خوشنودیٔ قبلہ و کعبۂ حقیقی را دراں منحصر شناسند،

بر زبانِ الہام بیان گذشت کہ در سفر و حضر سہ گھڑی از شب ماندہ بیدار شوند، و یک گھڑی بورزشِ شنا پرداختہ و پس ازاں تہیۂ نمازِ بامداد نمودہ، یک گھڑی ماندہ، بہ نماز برآیند و بعد فراغ از نماز و اورادِ مقرر، یک جزو مصحف تلاوت کنند، و پس ازاں باندروں تشریف بردہ، ماحضر تناول نمایند، اگر در سفر اند، و روزِ کوچ باشد، دو گھڑی از روز برآمدہ سوار شوند، و در اثنائے راہ اگر شغلِ شکار پیش آید، قصد کنند کہ وقتِ دوپہر بمنزل رسیدہ باشند،

اگر شکار نباشد ہرگاہ مسافتِ راہ طے کردہ فرود آیند، و بعد از نزول بمنزل اگر دماغ وفا نماید، و وسعتِ وقت باشد، چیزے از عربی بخوانند، والا باستراحت پرداختہ، ہمیں کہ دو پہر یک گھڑی بگذرد، و زوالِ آفتاب شود، بہ نمازِ ظہر برآمدہ، با جماعت نماز بگذارند، پس ازاں اگر اشتہا باشد بطعام میل کردہ، باز پہلو بر بستر آرام بگذارند، والا استراحت را بر غذا مقدم داشتہ، تا رسیدنِ ہنگامِ نماز [illegible] بمشقِ خط و نوشتنِ حروف و نشانہا اگر روئے دہد، بپردازند، والا بمطالعہ و سماعِ کتبِ فارسی از نظم و نثر اشتغال نمودہ، وقتے کہ پنج گھڑی روز بماندہ، بنمازِ دیگر برآیند، و بعد فراغِ نماز بخواندنِ عربی مشغول شدہ، چوں یک گھڑی بماند غسلخانہ کنند، و نمازِ مغرب ادا نمودہ، تا دو گھڑی از شب نشستہ برخیزند، آنگاہ نمازِ عشا گذاردہ و یک جزو تلاوت

و از ملازمان سرکار غیر محمد طاہر و از بندہا ے پادشاہی تا دو ہزاری ہیچ کس را نگذارند کہ از فوج پیش تواند آمد، مگر شل و زیر بیگ و جلالا و ناظر کہ اگر چپ و راست آں والا گہر می رفتہ باشند قصورے ندارد، و ہمگی اہتمام مصروف آں باید ساخت، کہ با ہر کدام ازیں جماعہ کہ پیش پیش فوج خواہند بود، زیادہ از دو خدمتگار نباشد، زیرا کہ با ہجوم توابع و پیش آمدن آنہا از فوج، انتظام و نسق فوج را بحال نمی گذارد، و در جمیع اوقات بقدر ضرور سخن چہ در روی دیوان و چہ سواری از چیلہ و التفات بجمعے کہ قابل خطاب نباشد احتراز نمایند کہ ایں قسم چیزہا شکوہ و ہیبت را زیاں وارد، و ترتیب استادہ کردن و نشانیدن بندہا ے پادشاہی و سرکار عالی در خاص و عام غسلخانہ مطابق نقشہ کہ حسب الامر جلیل القدر درست شدہ مقرر دانستہ آں را محمد طاہر بنمایند، تا وا رسیدہ خاطر نشان سازد،

دیگر امر والا بصدور پیوست کہ اگر مسودۂ عرضہ داشت کہ از نظر انور گذشتہ بود، بہ بیاض نرفتہ باشد، مقدمۂ اختیار ساعت ملازمت اقدس را نیز در آں مندرج باید ساخت و الا در عرضداشتے کہ از برہان پور بہ بارگاہ خلافت خواہند نمود، البتہ داخل کنند تا پس و رود حکم والا تاریخ ملازمت را در نظر داشتہ مرحلہ پیما گردند، میر ابو الفضل معموری را کہ از خدمت سراسر سعادت قبلۂ دو جہانی دستوری یافتہ، برائے رخصت می آید، خلعتے مشتمل بر جامۂ بافتہ پوتہ دار عنایت فرمایند، و روز پنجشنبہ ازیں منزل کوچ کردہ روز جمعہ مقام نمایند، و بعد از آں تا برہان پور منزل بمنزل روانہ گشتہ در آنجا بقدر احتیاج اقامت ورزیدہ متوجہ مقصد شوند،

نشان خجستہ عنوان کہ در جواب عرضہ داشت ایں ہیچمدان بخط فرخندہ زینت نگارش یافتہ بود صباح روز سہ شنبہ بوصول آں مباہی گشتہ تسلیمات بجا آوردہ بموجب فرمودہ، القاب بعض امرا بہ افراد جداگانہ نگاشتہ ارسال داشتہ زیادہ جرأت نہ نمود،

معروض میدارد کہ کاغذ جداگانہ نگاشتہ کہ با عنایت نامۂ نواب والا گہر سلطان جیو بحضور پرنور

کہ نگاشتہ آمد، معروف سازند، مجملاً باید کہ اوقات قدسی ساعات را مطابق ارشادِ قبلۂ دین و دنیا گذرانیدہ این معنی را موجبِ رضامندی و خلافِ آں را عیاذاً باللہ منہ سببِ خلافِ رضامندیٔ خاطرِ مبارک تصور فرمایند

۳/۱۷۳

فدوی بے مقدار ابوالفتح وظائفِ عقیدت و اخلاص بجا آوردہ معروض میدارد، کہ اگرچہ صاحبِ قبلۂ دین و دنیا درحضورِ پرنور ضوابط و قواعد کہ دستور العملِ سلاطین تواند بود، مفصل ارشاد فرمودہ اند، لیکن حسب الامر والاقدر بروے مزید احتیاط برخے ازاں مراتبِ مقدمات سمتِ تحریر می یابد،

روزِ مقام چار پنج گھڑی از روز گذشتہ بخاص و عام برآیند، و تا دو گھڑی اگر کارے روے ندہد والا موافقِ کار نشستہ باندرون تشریف ببرند، و بندہاے بادشاہی و ملازمانِ سرکارِ عالی را رخصت نمودہ غسلخانہ، روز را موقوف دارند، اگر محمد طاہر یا قیا و بیک وغیرہ متصدیاں سخنے باید گفت، الحظہ در خلوت بآنہا پرداختہ، باندرون رفتہ براے اداے نمازِ بنشیند، در خلوت برآیند و آخرِ روز یک گھڑی ماندہ، غسلخانہ کنند و بعد اداے نمازِ مغرب یک گھڑی دیگر نیز اگر مطلبے بمیاں نیاید نشستہ برخیزند، والا وقتے کہ ضرور باشد باید نشست، و نمازِ خفتن کردہ برخاستہ، و در غسلخانہ غیرِ اہلِ خدمت از بندہاے بادشاہی و سرکارِ عالی کسے نیاید،

و روزِ کوچ اگر منزل دور باشد، بعد فراغ نمازِ بامداد سوار شدہ خاطرے را در راہ صرف نمایند، و اگر منزل نزدیک باشد ماحضر تناول کردہ بابرکات بگذارند، و بسیار پگاہ پیش از طلوعِ آفتاب، بسیار دیر یکپاس روز بلند شدہ سوار نگردند کہ ایں صورت بے ضرورت مناسب نیست و پس از وصولِ منزل اگر مقتضی باشد لحظہ بخاص و عام میتواں نشست، والا بدستورِ مسطور آخر روز بغسلخانہ برآیند، و اگر بنشاطِ شکار اشتغال نمایند فوج را بخشیاں براہ راست روان ساختہ یا مردم بارہ بہ شکارگاہ متوجہ شوند، و اگر شکار نہ باشد، فوج را توزک نمودہ باہستگی و آرامیدگی قطعِ مسافت نمایند

۴
۱۹۴

ذرّه‌ای بے مقدار ابو الفتح مراسم اخلاص بجا آورده معروض میدارد، عرضداشت گرامی که در جواب نشانِ عنایت عنوان، بوساطتِ تازه نهالِ بوستانِ اقبال نواب سلطان والا. بلند اختر بحضور پرنور مرسل بوده شبِ مبارکِ سه‌شنبه[1] در خلوت از نظرِ خجسته اثر گذشت، و از آنجا که در تمهیدِ عریضه رعایتِ مراتبِ موافقِ داب و قاعده نشده و بعض الفاظِ مرشد پرست و عقیدت کیش که نگارشِ آں در عرائض مرضئ طبعِ حق جوئی و حقیقت شناس نیست بقلم آمده و با آنکه القاب بنده‌هاے عمدهٔ بادشاهی در عرائضے که بدرگاهِ معلّیٰ و بارگاهِ معالی بادشاهزادها بنویسند مذکور نمیشود، سید علی را که حالت و رتبتِ او معلوم است "سیادت مرتبت، نجابت منزلت" هرچه بیان واقع باشد نگاشته بودند، و عبارت اختتام مشتمل بود، بر کلمهٔ مطلع که بسرادقِ والا ربطے نداشت، چنانچه بعد از رجوع نقلِ عرضه داشت هویدا خواهد شد، بنا برآں بمقتضاے وفورِ رافت و مرحمت ازلی و ارشاد و تربیت برزبانِ الهام بیان رفت "ایں قسم سهوها را بچه حمل توان کرد، عرائضے که بعد ازیں خواهند نمود، باید که تمهیدِ آں بدیں عنوان بوده باشد که: بعد اداے مراسم اخلاص و ارادت یا پس از تقدیم وظائف بندگی و عقیدت بموقف عرض میرساند، و لفظ "پرستش" و "معبودیت" را که مخصوصِ حضرت کبریا است اصلا در هیچ عرضداشت ننویسند و بجاے لفظ "کیش" اگر کلمهٔ "آئین" مرقوم گردد، مناسب است؛ اسعد الله خان را "خانِ سعادت نشان" و شایسته خان و شاه نواز خان را "عمدة الملک" و علی مردان خان را "امیر الامرا" یا "عضد الخلافه" می نویسیم و جمعے که در رتبهٔ ایشاں نباشند مجرد نام آنها کافی است و هرجا خطاب ضرور شود "صاحب و قبلهٔ دین و دنیا" یا "صاحب و قبلهٔ حقیقی" یا "قبلهٔ آمال و کعبهٔ امانی" و امثالِ ایں عبارت که "زمینِ خدمت" یا "زمینِ عبودیت بلب ادب بوسیده" "قدم مثال بسامع جاه و جلال" یا "بعرضِ اقدس اعلیٰ میرساند" احتراز نمایند و امر را "احکام" ننویسند که حکم خاصه پیشگاه خلافت است و چوں بعد دریافتِ ملازمت سراسر سعادت مقدس شاهیه بتقریبے برخے از مطالبِ ایشاں را حسب الحکم الارفع بحضور موفور السرور قبلهٔ دو جهانی عرضه داشت باید کرد

[1] شب سه چهار . سکته اتی در رتبهٔ العنان ،

ارسال داشته بودند، و نشان خجسته عنوان که در جواب عرضه داشت این عقیدت آئین زینت نگارش یافته بود از نظر انور گذشته، مطالب واضح رای خورشید ضیا قبلهٔ دین و دنیا گردید، درباب مقدمهٔ اختیار ساعت ملازمت اقدس بر زبان الهام بیان گذشت که مقصود از عرضه داشت نمودن بدرگاه آسمان جاه آن بود که راه بی وساطت غیرے واشود و احکام مطاعه در جواب آن بایشان صادر والا معلوم است که وکیل نیز این قسم مقدمات را معروض می تواند داشت، اکنون در هیچ امری بوکیل دربار جهان مدار امر خواهد شد؛

و نیز امر والا بصدور پیوست، که عرضداشتے که بیارگاه خلافت پناه باید بعد از آنکه سمت تحریر یابد مهر کرده و مرتب ساخته بحضور عالی بفرستند تا بنظر فرخنده اثر درآمده مصحوب ڈاک چوکیان سرکار مرسل شود مقدمهٔ دیگر که در کاغذ جداگانه مذکور مندرج بود وقتی که از واقعه مسامع علیه برسد پرداخت آن خواهد شد، محمد طاهر اگر خواهد در شکار همراه باشد والا بتکلیف او را رفیق ساختن لازم نیست، فوج را باخود گرفته براه راست می رفته باشد، درباب کوچ روز جمعه امر شد که آنچه بخاطر آنوالا گهر رسیده صواب است، روز مسطور مقام نموده متوجه منزل پیش شوند، در روز پنجشنبه بست و چهارم شهر حال ببارکه برهانپور را از فر قدوم خود زینت بخشند،

صاحب مهربان سلامت! چون درین ولا از تقریر ملاے ترکی بعرض رسید که چون آن جوان بخت نامدار بخواندن ترکی رغبتے ندارند، او را همراه نه گرفته اند؛ امر شد که تعطیل در خواندن ترکی از ایشان عجب نموده، از آنجا که در حضور اقدس پیش ازین مکرر مذکور شد ترکی زبانی آنوالا گهر شده و شاید درین وقت نیز یاد آن بفرمایند؛ درین صورت اگر او را طلبیده هر روز ساعتی فرصت با او گفت وگو ترکی بیان آورده تقریر و سواد را درست تر و صحیح تر ازین سازند، موافق مرضی طبع والا خواهد بود؛

۱ س تکلیف ، ۲ ب تعطیل ،

برساند یقین که مطلب بفعل نیامده، درجاے خود، بماند.

پایه پایه رفت باید سوے بام"

درباب مقدمهٔ ملاے ترکی خواں، زبانِ کرامت ترجمان چنیں ناطقه پیرا گشت که "پیری و اقتضا او عذر نمیشود و اگر باشد، عذر بے فراست، آں جوان بخت در حضر نیز او را معدوم انگاشته دریں یکسال که او نوکر است و مبلغہا در وجه مواجب از سرکار بنا مدار یافته اصلا التفاتے بخواندنِ ترکی نداشتند وجه بحبت عالی از تعیینِ معلمان کسبِ کمالاتِ ایشان است والا ایں همه ممنونیت آں مردم چرا باید کشید؛ هرگاه آں والا گهر قدرِ ایں عواطف ندانسته و فرصت را مغتنم نداشته، در تحصیل امورے که سببِ آراستگی و کمالِ نفسِ انسانیت و ابناے سلاطین را پیرایه خوشتر ازاں نیست، رغبت نه نمایند مارا چه زیاں؛ الحال که به هوش آمده اند، و نیک را از بد می شناسند، در انچه بهبودِ ایشاں باشد خود کوتاهی نخواهند نمود، ما بعد ازیں عبث بانجاعه چرا چیزے بدهیم"

خودے که نزد محمد محسن مانده بود، پیش ازیں بدو روز مصحوب یکے از سوارانِ تعیین خدمت آں صاحبزادهٔ والا قدر روانه ساخته، حسب الالتماس آں شیخ زاده که بقبلهٔ دین و دنیا مکرر بتبرک فرموده اند، بمقتضاے وفورِ رافت باعطرِ گرنه مرحمت شده خواهد رسید،

و التماس بهمراهیِ هوشدار تا برهان پور بنا براں که در منازلِ پایاں گهات سگار چنداں نیست درجهٔ پذیرائی نیافت، او را تا سرحد بالاے گهات همراه برده، از آنجا رخصتِ معاودت باید داد، و دیگر از روے نهایت عاطفت و شفقت ارشاد فرمودند، که ورزشِ پوشیدنِ اسلحه را بتدریج بکمال باید رسانید و در هنگام برآوردنِ جبه جامه و فرود آوردنِ خود احتیاط بسیار بکار برده تا عرق سر و بدن خشک نشود اضطراب نباید نمود، که مبادا خدا نخواسته پیکرِ گرامی ازیں رهگذر آزار بیابد"

و از آنجا که کاغذِ نشانِ عنایت عنوان معروض ناکرده و زبون بود و بسیار از بے دماغی نگار ِ خوش

محتمل کہ آں عرائض از نظرِ انور اشرف بگذرد، و دریں صورت اگر در نوشتن احتیاط نرود و عبارت مطابقِ ذات و قاعدہ نباشد، جائے انفعال است، در اوقاتِ فرصت بمطالعۂ کتب نیز علی الخصوص اکبرنامہ پرداختہ از مشقِ انشا غافل نہ گردند، و ہمگی جہد مصروفِ آں سازند، کہ تقریر و تحریر پاکیزہ و پسندیدہ شود، تا معانی ؑالفاظ در ربطِ مناسبِ آں بواقعی خاطر نشان نہ گردد، در گفتن و نوشتن بکار نبرند، و ہرچہ بگویند، و بنویسند باید کہ فہمیدہ و سنجیدہ باشد“

زیادہ جرأت حدِ خود نہ دیدہ بدعا ختم مینماید، امید کہ در سایۂ عنایت و تربیت قبلۂ جہانیان و کعبۂ عالمیاں بمرادات دینی و دنیوی و مقاصدِ صوری و معنوی فائز شوند،

۵
۱۲۵

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح معروض میدارد، نشانِ گرامی کہ پس از مطالعۂ عرضداشت ایں عقیدت آئین زینتِ نگارش یافتہ بود، بوصولِ آں معزز گردیدہ، از نظرِ انور قبلہ و کعبۂ دوجہانی گذرانید و چوں درآں سامی صحیفہ بخلافِ سنت و ضابطہ بجائے ”بسم اللہ“ ”اللہ اکبر جل جلالہ“ نوشتہ شدہ بود، و ایں نشاں رانشانِ والا وصف فرمودہ ”مہر شریف“ را ”مہر خاص“ نگاشتہ بودند، بنا براں برزبانِ الہام بیانِ پیر و مرشدِ حقیقی گذشت کہ ”مقصود از خواندنِ اکبرنامۂ شیخ ابوالفضل تتبعِ عباراتِ آں کتاب است، نہ اتباعِ مذہبِ مصنف کہ از روے بدعت، اسلوبِ مسنون را تغیر دادہ و ہرگاہ ایشاں نشانِ خود را والا و مہرِ خود را ”خاص“ بنویسند ”نشانِ عالی“ و ”مہرِ مبارک“ بچہ عنوان موصوف خواہند داشت“ ما تا حال در عرایضے کہ ببارگاہِ خلافت می فرستیم و نوشتجاتے کہ بیقین میدانیم کہ از نظرِ اقدس خواہد گذشت برائے پاسِ مراسمِ ادب ہرگز ایں قسم کلمات ننوشتہ ایم، و نمی نویسیم آں والا گہر چرا از رتبۂ خویش غافل گشتہ و در یکمفتہ جدائی از خدمتِ باسعادت ما سررشتہ از دست دادہ آدابِ را مرعی نمی دارند، کسے کہ خواہد بہ بامِ بلند برآید، اگر پایۂ عروج بکند بآسانی بمقصد می رسد و اگر ارادہ نماید از نخستیں پایہ دستِ طلب بام

آں تامل دارند امر شد کہ مقصود از اخفا آں بود کہ خلوصِ عقیدت و یکرنگی آں عمدۃ الملک بدیں تقریبات بر بعض معانداں آشکارا نشود، ہرگاہ چنیں مناسب دیدہ اند، مضائقہ نیست بعرض اقدس برسانند کہ صاحب عالیماں در بنولا فیصلے با تلایہ مصحوب نواب سلطان جنگ برائے بندہ فرستادہ اند یقین کہ حکم ارفع نافذ خواہد گشت کہ بگیرند۔

یاد داشتِ اضافہ ابراہیم بیگ را کہ درست شدہ بود، بحضور گرامی ارسال داشت، بخشیانِ رکاب نصرت انتساب وجہ اضافہ را از تاریخ عرض مکرر باو تنخواہ خواہند داد۔

مقدمہ کہ در عرضہ داشت مندرج بود غائبا خاطر دریا مقاطر را خوش نیامدہ، باین حقیر شرف خطاب بخشیدہ، بر زبانِ الہام بیان گذرانیدند کہ ایشاں را از کجا معلوم شد کہ ما توجہے بپرداختِ مہمات نداریم، و کلفت و کدورتِ قضیہ نامرضیہ باقیست، نصیحت و موعظت باین نقطہ و معنی از ایشاں چہ گنجائش دارد، بر جہانیاں ہویدا است کہ دریافت مراتبے کہ دانشِ خدا داد ما احاطہ آں نمودہ کار ہمہ کس نیست۔

تقریرے کہ داخل عرضہ داشت شدہ، ہرچند نظر بر رفعت پایۂ مخاطب، نوشتنِ آں مناسب نبود، چہ بقبلۂ ولی نعمت نمی تواں خطاب کرد کہ ع

تو گر برہم زنی سودا سے دل نازسے زیاں دارد،

لیکن چوں قماشِ خوشی داشت مکرر بر زبان مبارک آوردہ، از خواندنِ آں خوش وقت گردیدند، نشانِ عاطفت عنوان کہ در جوابِ عرضہ داشتِ عمدۃ الملک پیرایۂ ورود گرفتہ، پرتو بر دل خواہد انداخت، عرایضے کہ دریں مدت ببارگاہ عالی مرسل گشتہ رسیدہ، و از نظرِ اکسیر اثر گذشتہ، در جواب اکثرے از آں نشانہا صادر شدہ، سببِ انتظار او جہ چہ خواہد بود، ظاہرا عرائض ایں کمترین پیشتر از نظرِ گرامی نمیگذرد، و الا حقیقت معلوم برائے منہی می شد۔

یافته بخط کاغذ مکتوبی که بخدمت عظمة الدنیا مرقوم گردیده مناسبتی نداشت امر شد که هرچه بنویسند دست نگاشته بر کاغذے لایق می نوشته باشند و بے پروای حسن خط را بهم نزنند۔

۱۶۴

فدوی بے مقدار ابوالفتح وظائف اخلاص و عقیدت از خلوص طویت بجا آورده معروض میدارد که نشان عنایت ترجمان سراسر نگاشتۂ قلم خجسته رقم و نوشته حسب الامر که بخط گرامی مزین بود، بوصول سعادت حصول آں معزز و مباهی گشته تسلیمات بندگی بتقدیم رسانید۔

عرضه داشتے که بعد عبور از گهات چانده بخدمت قدسی ارسال داشته بودند با نشان سامی از نظر انور گذشت، پس از اطلاع بر مقدم ساختن جهاز که از روئے نوشتۂ وکیل عمدة الملک شایسته خاں در نشان والا اندراج یافته بود، فرموده اند که ایں قسم مطالب را بدون تحقیق کیفیت آں باین عبارت که عجب است، از صاحب و قبله که چنیں چیزے فرموده باشند مرقوم نمودن از آداب دانی دور است، بر تقدیرے که اعلام مثل ایں مقاصد که از عرائض وکیل نیز مذکور محفل عالی میشود، و احتیاج آں نیست که ایشاں بنگارش آں بپردازند لازم میدانسته باشند بعنوانے بهتر ازیں میتواں نوشت، بالجمله اگر در پیشگاه خلافت ذکر ایں مقدمه بمیاں آید آں بلند اقبال بمسامع جلال برسانند که ایشاں جهاز نوی در سورت بندر فرمائش نکرده اند جهازے که در عمل مغلاں در تیه تباهی مانده بدست زمیندار پرگنه لکرالہ افتاده بود، و بجاگیر شریفه تعلق گرفته ثانی الحال بصاحب و قبلۂ دو جهانی مرحمت شده، چوں پیش ازیں چندگاه آنرا با جهاز سلامت رس از بندر تته بسورت آورده بودند و مرمت طلب بود، بموجب امر والا متصدی آنجا می خواست تعمیر ضروری آں بپردازد، اگر ایں معنی مرضی طبع مقدس نباشد مرمت جهاز مذکور که بیش از چند چوب صرف نخواهد شد موقوف گردد۔

درباب آنچه برکن السلطنت از حضور پرنور عالی عنایت فرموده اند، و بدون عرض در گرفتن

تا بعرضِ والا میرسانند، انچه بعد ملازمت و در مدتِ اقامت روے داده و خواهد داد، هرچند مفصل و مشروح در عرائض و نشانها مندرج گردد، انسب خواهد بود،

سایۂ عنایت و رحمت بر مفارقِ بندہاے بے ریا مستدام باد،

۱۷۷

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح وظائفِ عقیدت از صفائی طویت بجا آورده معروض میدارد، که عرضداشت گرامی مشتمل بر اظہارِ کیفیتِ ادراکِ ملازمتِ اقدس و شرحِ عنایاتِ اعلحضرت که در بارۂ آں والاگہر بظہور رسیده باعنایت نامه که بنوابِ سلطان جیو و نشانے که براے سرفرازیِ ایں کمترین زینتِ نگارش یافته بود، شبِ جمعه پانزدهم شہرِ حال از نظرِ خجسته اثر گذشت، نشانِ عاطفت عنوان که درجوابِ عرضداشت بخطِ مبارک پیرایۂ تحریر گرفته، پرتوِ وصول خواهد انداخت، ایں حقیر در ارسالِ عرائض و عرضِ اخبارِ لازم الاعتبار کوتاہی نه نموده، شاید تا حال عرایضے که مصحوبِ جلوداران سرکارِ شریف و بدست دیگر کی فرستاده، بعزِ مطالعۂ سامی رسیده باشد،

چوں از مطاویٔ عرضه داشتِ صاحب و قبلۂ دو جہانی که بوساطتِ آں نامدارِ عالی تبار از نظرِ اشرف گذشته وایشاں چناں قرار گرفته اند، که تاریخِ تحریر بخطِ دیگرے نوشته شده و اعلحضرت نیز تصدیقِ ایں معنی فرموده اند، بنابراں بر زبانِ الہام بیان گذشته که ازاں سعادت مندِ جواں بخت بغایت بعید نمود، که باوجود آنکه مکررمسوداتِ عرائضِ درگاہِ جہاں پناه در حضورِ ایشاں به بیاض رفته و می دانند، که قلمِ دیگرے دراں محرم نیست، و خطِ قدسی نمط را می شناسند، ایں قسم چیزے درحضور به نور ظاہر ساخته اند، بر تقدیرے که اعلحضرت میفرمودند، که تاریخ بخطِ مبارک نمی ماند، بایستے آں تازه نہالِ بوستانِ اقبال بمبالغه معروض می داشتند که خطِ صاحب و قبله است، ہرگاه سه بند بخطِ خود نوشته باشند، ایں دو کلمه چگونه بخطِ غیرے خواہد بود، بالجمله وقوعِ ایں مقدمه پسندِ طبعِ مبارک نیفتاده عذرِ آں را که بخاطرِ سامی پرتو صواب

کیفیت ادراکِ ملازمت باسعادتِ اقدس از عرضه داشتِ جلبی بیگ که غرّهٔ صفر روزِ ملازمت نوشته بود معروضِ انجمنِ عالی گردیده نشاط افزاے خاطرِ عاطر شد و بغایت شگفتگی فرمودند،

صاحب و صاحبزادهٔ حقیقی سلامت! از آنجا که نواب تقدس نقاب بیگم صاحب جیو دریں ایام عنایتِ تمامی ظاهر میسازند و راهِ ارسالِ مفاوضات مفتوح شده و عنایت نامه که دریں ولا فرستاده اند، مشتمل است بر لطف و مهربانیٔ بے اندازه دربارهٔ آں بلند قدر رفیع مقدار، بنابراں امرِ عالی بصدور پیوسته که آں گرامی تبار فرخنده اطوار در خدمتِ ایشاں بادب بوده، نوعے سلوک نمایند که موجبِ رضامندی و خوشنودی شود، و اظهارِ عقیدت و اخلاص بوجه اتم لازم دانسته، بسیار پسندیده دریں مقام درآیند، و چوں ظنِ غالب آن است که اعلیحضرت قرة العینِ سلطنت را تا دار الخلافه همراه ببرند و دریں صورت البته ملازمتِ نواب روشن آرائی بیگم جیو دست خواهد داد، و صحبتِ ایں دو بزرگ باهم قسمے نشسته احتیاط باید کرد که هیچ طرف از طرزِ اختلاط و گرمیٔ آں نامدار مکدر نشود، و هم از آنجا که براے مصلحت، جانبِ نواب بیگم صاحب را رعایت نمودن بهمه باب اهم است، در خدمتِ عمهٔ محترمه دیگر عذر خواهی خواهند نمود، و معذرت نیاوردنِ سوغات بجهتِ ایشاں بدیں عنوان باید کرد که چوں میدانستیم که در اجمیر بآستانبوسِ اعلیٰ فائز گردیده مرخص خواهیم شد، بنابراں ارمغان همراه نگرفتیم، الحال بخدمتِ قبلهٔ دین و دنیا معروض داشته ایم، متعاقب خواهد رسید،

خواجگی عنایت الله چیله شاید تا سلخ شهرِ حال بخدمتِ سامی برسد، اشیاے که حوالهٔ شده وصول خواهند فرمود تا نوعے که قبل ازیں کمترین غلامان حسب الامرِ والا عرضداشت نموده، بخدمتِ نواب علیه عالیه و محل فتحپوری و اکبرآبادی برسانند و احتیاط باید کرد که نوابِ علیه از سوغاتِ ایں دو کس اطلاع نیابند،

انگشترِ الماس و جدهرِ ملبست اگر تا حال رسیده باشد آمر فرمایند که خبرِ وصولِ آں به بندهٔ نویسند

هنگام وداع تسلیمات خود را بتقریر آں والا گہر حوالہ نمودہ بودند، خیلے آزار کشیدند، و طبع والاے قبلۂ دین و
دنیا را نیز ایں معنی خوش نیامد،

صاحبزادہ بلند فطرت وافی خیرت سلامت! ہر چند آئینہ سینۂ سعادت گنجینہ از غبار کدورت و
کینہ نسبت بعزیزاں مصفا است. لیکن بیتوجہی و عدم التفات بمراتب کہ وجہ ہمت اہل رسم و عادت
است، و دلیل آں میشود کہ چوں در باطن خواہش و محبتے نیست از روے تعصب دریں جزئیات مضایقہ
می رود، خود بدولت انصاف دہند کہ اختلاط چنیں را کس چہ نام کند. بحمد اللہ تعالیٰ کہ دانش و فرہنگ آں
نامدار بلند مقدار افزوں تر از انست کہ بر کاکت ایں قسم چیزہا پے برند، اگر بعنوان شایستہ توجیہ ایں مقدمہ
و مقدمہ نمودن نشان کردہ آید، البتہ بخاطر خواہد بود،

کیفیت استفسار آنحضرت از مشروعیت چیرۂ بادلہ بافت و دستار سرخ کہ آں عالی تبار بستہ
بودند، و جوابے کہ ایشاں عرض کردہ اند، از مطاوی نشانے کہ بنام ایں عقیدت کیش صادر شدہ بود،
و مفصلاً از عرضداشت عیسیٰ بیگ کہ آخر روز پنجشنبہ ہفتم شہر حال روانہ نمودہ بوضوح پیوست، بر زبان
کرامت بیان گذشت، کہ ایں طور سخنے را کہ چندیں طرف و پہلو دارد، مطالبہ انگاشتن و تفصیل
آں نہ نگاشتن گنجایش نہ داشت، لائق چناں بود، کہ ایں مقدمہ را مشروح داخل عرضداشت مینمودند
کہ آنحضرت بعلماے حضور دریں باب چہ فرمودند، کہ آہستہ خطاب بآں گرامی نسب کردہ، چہ چیز
بزبان مبارک آوردند، اظہار ایں کہ یکسال است تا ایں قسم دستار در برہان پور مشروع شدہ
است و وایں روایت نیز پیش از یں بیک سال درآں بلدہ بہم رسیدہ، و شاید بعد از یں نامشروع
شود، بنا بر بے دماغی و آزردگی است، کہ پس از مطالعۂ عرضداشت روے دادہ عجب است،
کہ آں والا تبار پے بایں معنی نبردہ ایں نوع مقدمہ را سرسری دانستہ اند، در حینے کہ از علماے حضور
استفسار می رفت بایستے آں رفیع مقدار بجد عرض میکردند کہ مشروع است و مسئلہ را ما بشما خواہیم نمود

اندازد، عرضه داشت نمودن لازم است،

دیگر معروض میدارد که دریں ولا بعرض عالی رسید که آں گرامی نسب نشان والا که دوازدهم محرم کم
بنام نامی ایشاں صادر شده بود، ودراں صحیفهٔ سعادت مندرج گردیده که بعض مقدمات که عبارت از مقدمهٔ
نسبت است از نشانهائے که بمحمد طاہر ترتیب و صدور یافته معلوم خواہد شد، بعینه از نظر مقدس گذرانیده اند
و اعلحضرت بجهت اطلاع براں مطالب نشان محمد طاہر را طلب فرموده اند و او مصلحت در اظہار آں
ندیده تغافل کرده، وثانی الحال که خاطر از آنچه بر ظہر نشاں نوشته شده بود، بخوبے جمع نموده بدست ایشاں
داده که بگذرانند، امر رفیع القدر بنفاذ پیوست که نمودن نشان مذکور که اصلا مقدمهٔ قابل عرض دراں
مرقوم نگشته، بهیچ وجه مناسب نبود، ہرگاه بر مضامین نشان محمد طاہر آگاه شده، و چگونگی آں را دریافته،
یقین می دانسته باشند که ایں مطالب ازاں قبیل نیست که آشکارا شود، نشان خود را که نمودن آں
سبب افشائے است، ظاہر ساختن لطفے نداشت، معلوم نشد که آں کامگار بچه اندیشه تجویز ایں معنی
نموده باشند، دریں مدت اندک ایں مقدار از تفاوت در اوضاع بر چه حمل تواں کرد؟

صاحبزادهٔ دانش پژوه سلامت، الحق ایں مقدمه خوب واقع نشده، چه اگر نشان از نظر انور
نمی گذشت، چنداں قصورے نداشت، مطالب نشان محمد طاہر که بر پشت آں قدسی صحیفه مرقوم بود
بر تقدیرے که بعرض ارفع می رسید، خود می دانند که قبح آں در چه مرتبه بود، بارے بخیر گذشت، احتیاط
دریں امور از واجبات است، اگر مقدمات مسطوره بر ظہر نشان علاج پذیر نبود، نمودن آں مشکل و
اخفا ازاں دشوار می شد،

دیگر معروض میدارد که دریں ولا از عنایت نامهٔ نواب تقدس احتجاب بیگم صاحبه جیو که بقبله و
کعبهٔ حقیقی نگاشته بودند، چنیں لائح گشت که آں گزین ثمرهٔ دوحهٔ سلطنت تسلیمات بهمشیرهٔ کلان و
والدهٔ ماجده و همشیرهٔ محترمهٔ ایشاں را بخدمت نواب بیگم صاحبه جیو عرض نکرده اند، و چوں ایشاں در

ایشاں موجود بود، پیش کش می نمودند، و بر تقدیرے کہ دراں زماں گذرانیدنِ اشیاے مذکورہ میسر نمی شد، روزِ دیگر باخود بردہ حاضر می ساختند، باوجود ادعاے آداب دانی ایں فروگذاشت را بر چہ حمل تواں کرد. فکر باید نمود کہ ازیں امر بخاطرِ مقدس چہ رسیدہ باشد؟

ونیز از افرادِ واقعہ مذکورِ محفلِ قدسی گردید، کہ آں عالی نسب رفیع مقدار نشانے را کہ در جوابِ عرضداشتِ عمدۃ الملک شایستہ خاں پیرایۂ ورود گرفتہ بود، واکردہ خواندہ اند، وچوں محمد طاہر دریں باب بعرض رسانیدہ، فرمودہ اند کہ "او منافق است، نشان را چرا باو باید داد؟" مرشد کہ بدونِ حکم مہرِ نشانِ والا برداشتن ویکے از عمدہ ہاے دولت ابد مدت را کہ از پیش گاہِ عالی بپاسِ خاطرِ او مامور شدہ باشد، بدیں عنوان در مجلس یاد کردن از ایشاں لائق نبود، عجب است کہ بر چنیں جرأت وگستاخی اقدام نمودہ، از مآلِ آں غافل گشتہ اند، دریں چند روزہ محرومی از خدمتِ سراسر سعادت ایں مقدار تفاوت در اوضاع واطوار چرا است، ہنوز ایشاں را آں پایہ ومنزلت بہم نرسیدہ کہ از پیشِ خود ہر چہ خواہند بعمل آورند،

صاحبزادہ دانش پژوہ عالی فطرت سلامت! ایں مقدمہ ومقدمۂ اظہار نسبت ومبالغہ در التماسِ منصب نوعے بر طبعِ مبارک گراں آمدہ کہ اگر کیفیتِ آں مشروح معروض گردد، البتہ شورش افزاے خاطرِ گرامی خواہد بود. بعد دریافتِ شرفِ ملازمت بعرض خواہد رسید، فی الواقع گنجایش نداشت کہ ایں نوعے امور کہ قبحِ آں بر ہمہ کس آشکارہ است از ایشاں بظہور رسد، بالجملہ بندہ را آگاہ فرمانید کہ نشانے بخانِ مشار الیہ رسیدہ یا نہ؟ امید کہ باسترضاے خاطرِ عاطرِ قبلۂ دوجہانی موفق بودہ، درسایۂ عنایتِ ایشاں بسعادت فائز شوند،

۹
۱۲۹

ذرۂ بے مقدار ابو الفتح وظائفِ اخلاص وعقیدت بجا آوردہ معروض می دارد، نشانِ عالیشان

واز شیخ نظام کہ رفاقتِ او در گرامی خدمت بہمیں مصلحت است، صورت آں را تحقیق نمودہ نوشتہ می بردند و می نمودند، اکنوں نیز اگر فرصت از دست نرفتہ باشد، بہ شیخ مومی الیہ بفرمایند، کہ مسئلہ را چنانچہ در حضور عالی معروض داشتہ از کتبِ فتاوی برآوردہ، خاطر نشان سازد، مارا ایں گماں نبود، کہ ایشاں در امثالِ ایں مقدمات فروگذاشت خواہند نمود؛

حقیقتِ وصولِ انگشترِ الماس بعرض رسیدہ، مادۂ پیل و اشیاے پیش کش و سوغات تاسلخ ماہ شاید برسد، آنچہ از مرگذرانیدنِ نشانِ والا از نظرِ اقدس بخاطرِ عاطر گذشتہ و بزبانِ مبارک جاری شدہ، تاکجا معروض تواں داشت، او چہ نوشتن عرائض بخدمتِ ہمشیرۂ کلاں پیشتر باعثِ وحشت گردیدہ میفرمودند کہ برما غیر از عنایت و التفاتِ ایشاں نسبت بآں بلند قدر چیزے ظاہر نشدہ، ازیں کہ ایشاں را رجوعے و مطلبے با ہمشیرۂ کلاں خود نباشد، لازم نمی آید، کہ مکتوب ننویسند، ایں چہ تعصبِ نفس است" و ازیں گونہ کلمات بسیار فرمودند، حق تعالیٰ آں سمی المکاں را باستر ضاے خاطرِ ملکوت ناظرِ پیر و مرشدِ حقیقی موفق گرداناد،

۱۴۸

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح مراسمِ صدق و اخلاصِ عقیدت، از صفائی طویت بجا آوردہ، معروض میدارد کہ دریں ولا از روزنامچۂ وقائع حضور موفور السرور بعرضِ والا رسید، کہ درحینے کہ اعلحضرت ظلِ الٰہی بدولت و سعادت از پیش دولت خانۂ عالی عبور فرمودند، آں کامگار باستقبال بر نیامدہ اند، و مجری تقدیم نمودہ، بمراسمِ نثار و پیش کش نپرداختہ،

امر رفیع القدر زینتِ صدور گرفت، کہ وقوعِ ایں غفلت کہ مخالفِ رسم و عادت است، ازاں نامدار بغایت مستبعد نمود، بایستے بمجرد استماعِ ایں مژدہ از دولت خانہ برآمدہ وظائفِ کورنش بتقدیم می رسانیدند و دیگر مرصع کہ عادل خاں براے آں مقدار فرستادہ باز بگیر مرصع کہ در جواہر خانۂ

بالجملہ عمدہ در تمشیت ایں مہم بعد مراعات مراسم حزم و احتیاط، چستی و جلدی و سبک دستی است، پیداست کہ آں بلند قدر عالیمقدار نوعے کہ پاسِ ناموسِ دولت را درخور سزا باشد بتقدیم آں امر توجہ خواہند فرمود، و ارشادِ پیر و مرشدِ حقیقی را دستور العمل ساختہ وقت و قابو را مغتنم تصور خواہند نمود، زیادہ جرأت از حدادب دور است۔

۱۰
۱۸۰

بندۂ بے مقدار ابوالفتح مراسم اخلاص بجا آوردہ معروض میدارد، کہ مثالِ گرامی بمصحوب خواجہ خسرو پرتو وصول انداختہ سرمایۂ سرفرازی گردید، تسلیمات بجا آوردہ، برقدسی مضامینِ آں صحیفۂ عزت و شرف آگہی یافت، حق تعالیٰ آں تازہ نہالِ بوستانِ سلطنت و اقبال را فراواں سال در سایۂ عنایت و تربیت پیر و مرشدِ حقیقی باعلیٰ مراتبِ دولت فائز کناد،
مسودۂ عرضداشت را با مسوداتِ دیگر بقدرِ دریافتِ ناقصِ خود ترتیب دادہ ارسال نمود، امید کہ بمطالعۂ گرامی درآمدہ پیرایۂ قبول بیابد، بر بندہ حسب الحکم عالی صورتِ وقائعِ حضورِ پرنور را متواتر بقدسی خدمت معروض خواہد داشت، دریں باب تاکیدِ بلیغ یاد نمودہ،
حقیقتِ خواجہ سرائے مذکور را بعرضِ مبارک رسانید، و فرستادنِ او مستحسن افتاد، بشیخ عبدالقوی امر فرمودند، کہ موافقِ شرع فیصل دہد، و مومی الیہ خواجہ در دمند راقسم دادہ رخصت نمود، و قضیہ آخر شد، تفصیل را او نیز باسنے کہ دارد بعرض خواہد رسانید، نشانِ گرامی را چوں مرضی نبود بنظرِ انور در نیاورد، زیادہ چہ عرض نماید۔

سایۂ عنایت بر سر بندہاے با اخلاص مستدام باد،

۱۱
۱۸۱

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح بعد اداے مراسم عقیدت و اخلاص بموقف عرضِ عالی میرساند،

که شب ... بهم از پیشگاه سلطنت و اقبال مصحوب نظر بیگ چیله مرسل گشته یقین که تا حال پرتو وصول
انداخته باشد، و بر قدسی مضامین آن اطلاع بحصول پیوسته بود، و لا بموجب امر پیر و مرشد حقیقی، این
کمترین بندها بعرض گرامی میرساند، که آنچه دران صحیفهٔ سعادت مندرج گردیده، نظر بنامردی و جبن و بددلی
و غفلت و بے پروائی قطب الملک است، چه او را نوعی که نشان می دهند، و اظهر من الشمس است
از شجاعت و مردی و غیرت و حمیت بهره نیست و بسیار نامرد و ترسنده است، لیکن ازآنجا که درین وقت
کیفیت اوضاع و اطوار او بمسامع علیه نرسیده، و معلوم نیست که اکنون هرچه آفت اصلی با جرأت
و دلیری که بمقتضاے طینت او است در وجود آمده (یا) داعیهٔ مردی و مردانگی از باطنش سر بر زده،
بنابران اگر این نامدار کامگار بحقیقت کار او پے برده باشند موافق مضمون نشان والاشان عمل نموده
بزودی فهمیده و سنجیده در آیند، و محمد بیگ را چنانچه امر شده با مردم توپخانه و باقی جمعیت بر سر حویلی او
تعین فرموده بادی داد خان و محمد طاهر را با فوجے بفرستند که راهِ گریختن بقلعهٔ گلکنده بر و بگیرند، و خود
با تمامی بندهاے بادشاهی براے پشت گرمی محمد بیگ متوجه شوند، تا موسی الیه باستظهار آن کامگار
نامدار از دل و جان بکوشد،

و اگر ظاهر شود که او از خواب غفلت بیدار گشته به بندوبست شهر قیام نموده و حرکة المذبوحی میکند
درین صورت تا وصول نصرت شمول موکب ظفر قرین افواج را از چار طرف بمحاصرهٔ شهر متعین ساخته
نگذارند که او بدر تواند رفت،

و بر تقدیر اوّل پیش از در آمدن و فرستادن محمد بیگ بوساطت بندهٔ فهمیده باو پیغام کنند که
درین چندگاه که ما باینجا رسیده ایم، منتظر بودیم که شاید او توفیق ملازمت یافته بمراسم ضیافت و اقامت
بپردازد و چون او را توفیق ادراک این سعادت و شرف میسر نشد، ما خود بآنجا تشریف می آوریم، و
مقارن تبلیغ این رسالت بے تحاشی بر سر او بروند، و اگر دست دهد گردن او را بزنجیر بسته سازند

۱۲
۱۸۲

ذرهٔ بے مقدار ابوالفتح بعد تقدیم وظائف عقیدت و اخلاص معروض میدارد، که از ورودِ نشانِ مرحمت عنوان تارکِ افتخار ایں کمترین باوجِ فلکِ دوّار رسید، عرضداشتے که بحضور پرنور مرسل بود، از نظرِ اطهر گذشت، والا منشورے که بخطِ مبارک درجوابِ آں قلمی شده پرتوِ وصول خواهد انداخت، نقل عریضه که بخدمتِ اقدسِ اعلیٰحضرت نگارش یافته بمطالعهٔ گرامی خواهد درآمد، بعد ازیں هرچه بدرگاه نوشته شود، نقلِ آں بسامی خدمت مرسل خواهد گشت،

محمد شفیع منشی را که خالِ خانه زادِ آں صاحب است و محض بفرمودهٔ عالی ترکِ نوکریٔ جعفر خاں نموده و باندک تربیت والا آں قدر خدمت خواهد کرد، که بنده سرخرو شود، و او را ترقی رو دهد، بموجب امرِ عالی روانهٔ حضور موفور السرور نموده، در پیشِ خانِ مذکور یک اسپه صد روپیه وصولی می یافت، و اوقاتش بعسرت می گذشت، ایں عقیدت کیش امیدوار است که بمقتضاے قدردانی او را بعنایتِ منصبے لائق سرافراز فرمایند، تا پاکیزه و رنگین با خاطرِ جمع، سرگرمِ کسبِ آدابِ بندگی و اداے مراسمِ بندگی و خدمتگذاری گردد، اسپے از سرکارِ مرحمت شود و خلعتے ضمیمهٔ آں گردد، از ذره پروری دور نخواهد بود، اگرچه خاطرِ اعلیٰ ماثر از بنده نوازیٔ آں صاحب مهرباں بواقعی جمع است، لیکن از غایتِ محبتے که با او دارد، فضولی کرده بریں جسارت اقدام نموده،

رخصتی که بنده مرحمت شده بود، تا حال نرسید، امید که پرتوِ التفات دریغ نه گردد، که ملبوس مکرر شده، دریں ایام تازه پاکیزه تر از سابق بعرصه باید آمد، محمد شفیع برادرِ خرد که حسنِ خطے و بقدر قابلیتے دارد، همراه آورده، اگر او نیز در سلکِ ملازمانِ سرکارِ فیض آثار منسلک گردد، باعثِ مزید سرفرازی است، زیاده چه گستاخی نماید، سایهٔ مرحمت بر مفارق بندهاے راسخ العقیده پاینده باد،

۱۳
۱۸۳

که عریضهٔ گرامی بوساطت این حقیر بنظر انور درآمده حکم اقدس زینت صدر درگرفت که بتقدیم خدمت معروض دارد که این اخبار کهنه پیش ازین بدو روز بمسامع جاه و جلال رسیده گذارش آن ما حصلی نداشت بایستی جواب آنچه بے مقدار حسب الحکم والا عرضداشت نموده بود، با کیفیت سوانح تازه که روی داده باشد معروض می داشتند، اکنون نیز هرچه بعد گذرانیدن عرائض آورده خسرو چیله و اطلاع بر مقدماتی که از تحریر موعی الیه ظاهر شده بود، بر زبان الهام بیان اعلیحضرت گذشته باشد قلمی نماید۔

درباب کدخدائی چنین ارشاد فرموده اند، ع

"هر کار خیر حاجت هیچ استخاره نیست"

"اگر آن والا تبار، رفیع مقدار می خواستہ باشند که این مقدمه بطمطراق و آئینے که باید از قوت بفعل آید، صبیهٔ خانجهان و جعفرخان مناسب است و اگر خواهش چنان باشد که از بنات اوساط مردم یکے را بگیرند، آن نیز باحسن وجہے صورت پذیر می تواند گشت، برین تقدیر کسے را که بنظر درآورده باشند بنویسند تا فهمیده اجازت فرموده شود، و اگر تا حال انتخابے نرفته اختیار این کار را بتجویز رائے خورشید ضیا واگذاشته باشند، عرضه دارند تا جائے لائقے بخاطر آورده شود، بهمه حال ما را مضائقه نیست بهر شخصے که راضی باشند مبارک است۔"

دیگر حکم میشود که بودن ایشان در شهر از مصلحت دور است بمجرد وصول این عریضه بقلعه تشریف برده در آنجا بسر برند، و ذوالفقارخان را بے توقف بحضور پرنور دستوری فرمایند تا بسعادت ملازمت رسیده باز رخصت معاودت بیابد، امید که این مراتب را بخاطر عاطر آورده خان موعی الیه را بدرگاه بفرستند و جواب مطالب عریضهٔ سابق را عرضداشت نموده درباب مقدمهٔ کدخدائی آنچه بعد تامل و تدبر قرار بیابد بوالا خدمت معروض دارند۔"

زیاده دراز نفسی نموده حصول مطالب و مآرب دارین از درگاه ایزدی مسئلت مینماید۔

ایں کمترین را بخاطر فاتر می رسد، کہ بجز و اظہار مضمون ایں عریضہ اگر عرضداشتے مشتمل بر تہنیت ایں فتح بدرگاہِ آسماں جاہ فرستادہ شود، مناسب خواہد بود، زیادہ چہ گستاخی نماید،
نیرِ عظمت و اقبال از مطلعِ کرامت و افضالِ ایزدِ متعال درخشاں باد،

۱۴
۱۸۴

قدر قدرتے مقدارا بو الفتح بعداد اے مراسم عقیدت و اخلاص معروض میدارد، کہ قبلی از یں حسب امارت و ایالت مرتبت ذوالفقار خاں حکم اقدس اعلی بسیادت و نجابت پناہ اسلام خاں بہادر صادر شدہ بود، کہ خانہائے حوالی و نواحی قلعہ اکبر آباد را بجہت سکونت بندہائے تعیین آنجا کہ بودن آنہا نزدیک بقلعہ لازم است و بنا بر ضرور درجائے دور دست فرود آمدہ اند، مقرر نماید، چوں ایں ولا مجد ذااز عرضہ داشت خان موحی الیہ معروض محفل معلی گردید، کہ منازلِ مزبورہ تا حال بتصرف آں مردم در نیامدہ بدستورِ سابق در اماکن اند و ایں معنی از پاسِ شرائطِ حزم و احتیاط دور است، حکم ارفع اعلی پر تو نفاذ انداخت کہ ایں کمترین بسامی خدمت آں بلند قدر عالیمقدار عرضہ دارد، کہ وزارت مآب ابوالقاسم دیوانِ سرکار نامدار را امر فرمایند، کہ بتحقیقِ منازلِ مسطورہ پرداختہ وا رسد کہ آں حویلیہا نزد لیست یا مالکے دارد، بر تقدیرِ اول فراخور حال بہر کدام از اں جماعہ خانہ تعیین باید کرد، و بر تقدیرِ ثانی از دو حال بیروں نیست یا مالکان خود دراں حویلیہا سکونت دارند یا بکرایہ دادہ خواہند بود، درصورت نخستین وجہ قیمت خانہ یا عوض در صورت دویم کرایہ از سرکار فیض آثار مقرر باید نمود و خانہا را بملازمان درگاہ سپرد، تا نزدیک بقلعہ بودہ گاہ و بیگاہ حاضر باشند، امید کہ ہر چہ قرار یابد کمترین را بر آں آگہی بخشند تا بعرضِ مقدس رسانند،

صاحب بندہ نواز مہربان سلامت! اگر چہ ایں داعی در ارسالِ عرائض متقاعد و مقصر است لیکن در پاسِ مراتبِ خیر اندیشی و استدعائے ترقیاتِ صوری و معنوی و حصولِ سعاداتِ دنیوی و دینی

خدوۂ بے مقدار ابوالفتح مراسم عقیدت و اخلاص بجا آوردہ معروض میدارد کہ دو عرضداشت گرامی متواتر رسیدہ از نظر انور اطہر گذشت، مطالب معروضہ معلوم راسے خورشید ضیا والا گردید حکم اشرف اقدس زینت صدور گرفت کہ ایں کمترین بقدری خدمت عرضداشت کند کہ سبب ملازمت نمودن اسلام خاں بہادر چہ بود، ایں معنی بخواہش خان مذکور بوقوع آمدہ یا آں نونہال بوستان سلطنت و اقبال تجویز فرمودہ اند، از پیشگاہ والا ہمیں قدر اجازت شدہ بود کہ اگر خان مشار الیہ درخدمت عالیمقام بدربار بیاید، دا انحضرت بتقریبے او را طلب فرمایند، بسعادت کورنش رسیدہ، ملازمت کند، امید کہ صورت ایں مقدمہ را قسمے کہ روے دادہ باشد بایں بندۂ حقیر بنویسند تا بعرض مقدس برسد،

برخاطر عاطر پوشیدہ نماند، کہ چوں پادشاہزادۂ خرد قدر تلطفات و عنایات پیر و مرشد حقیقی ندانستہ زندگانی بقاعدہ نمی نمودند و دریں ایام تغیر تمام باوضاع ایشاں راہ یافتہ در ولاسا سے مردم جد بلیغ مبذول می داشتند، در جوع سپاہ روز بروز افزوں تر شدہ، حرکات خارج دائرۂ ادب از ایشاں سرمی زد، چنانچہ جمعے از بندہاسے بادشاہی کہ در سلک ملازمان ایں درگاہ منسلک گردیدہ بودند اغوا نمودہ از راہ بردہ بمنصبہاسے کلاں می فریفتند، واز نوکران ایشاں گوناگوں تعدی و بیداد نسبت بسکنۂ اکبرآباد بظہور آمدہ بود کہ فتنۂ عظیم از خامکاریہا بر ایشاں حادث شود، واموزدکہ بعد از مدتے بخدمت والا رسیدہ بودند، در التماس رخصت یافتن بصوب پنجاب مبالغہ از حد گذرانیدہ سعی تمام داشتند کہ در اں ساعت مرخص شدہ بداں جانب بشتابند، بنابراں بمصلحت وقت و صلاح دولت نمودہ ایشاں را نگاہ داشتند، وچوں موکب اقبال قریب متوجہ شاہجہاں آباد است، ایشاں را نیز بہماں وضع تا آنجا ہمراہ بردہ، بعنوانے کہ باید در قلعہ خواہند گذاشت، از آنجا کہ ایں واقعہ در حضور پرنور انحضرت البتہ مذکور خواہد شد، اگر کیفیت و سبب آں استکشاف نمایند، ایں مراتب را با انچہ از جور و تعدی ملازمان ایشاں براں والا تبار بعرض برسانند،

بنام پادشاہزادۂ محمد معظم بہادر

۱/۱۸۵

ذرۂ بے مقدار ابو الفتح مراسم اخلاص بجا آوردہ معروض میدارد، نشانِ گرامی کہ بعد از مدتے بسرافرازی
ایں عقیدت آئین صادر شدہ بود، در اعزازمنہ پرتوِ ورود انداختہ سرمایۂ مباہات گردید، بموجب اشارات
قدسی بشارت مسودۂ عرضہ داشت را البقۂ دریافت ناقص خود ترتیب دادہ بسامی خدمت ارسال
داشتہ امید کہ بنظرِ قبول درآید، عرضہ داشتے کہ بخطِ نسخ بدرگاہِ معالی مرقوم شدہ در حینے کہ از نظرِ انورِ قبلہ و
کعبۂ دو جہانی مدظلہ العالی میگذشت بندہ حاضر بود، تعریفِ حسن خدمت (خط) بسیار فرمودہ تحسین نمودند و عبارات
عرائضے کہ بخدمتِ شاہزادۂ جواں بخت والا تبار بلند مقدار مشتمل بر سوانح وحقائق مرقوم میگردد بغایت
استوار است و مکرر ایں غلام را مخاطب ساختہ میفرمایند، کہ تقریر و تحریرِ فارسی ایشاں درست تر
از دیگران است و انشاء اللہ تعالیٰ ترقی بسیار خواہند نمود" ایں اخلاص کیش نیز سر رشتۂ عقیدت مندی
را از دست نداده انچہ سببِ خوشنودی و رضامندی پیر و مرشدِ حقیقی میداند، ہمہ وقت بعرض رسانیدہ
از خود بتقصیر راضی نمیشود، امیدوار است کہ گاہ گاہ بتقریبِ خدمات باصدارِ نشانہائے گرامی سربلندی میبخشیدہ باشند
صاحب زادۂ اقبال مند سلامت، چوں توجہ قبلہ و کعبۂ دارین از روے بندہ نوازی
معروفِ آن است کہ کلبۂ فقیر کہ در ارکِ ظفر آباد عنایت شدہ مرتب گردد، وآقا بیگ کوتاہی بسیار نمود

ملہ اگرچہ آداب عالمگیری میں اس خط کو شہزادۂ اعظم کی طرف منسوب کیا گیا ہے، لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس وقت محمد معظم دکن کا
صوبہ دار تھا اور غریب اعظم تو صرف ۶-۷ سال کا بچہ تھا۔

بکوتاہی از خود راضی نبوده و نخواہد بود، ؎

زدست من چہ برآید بجز دعاے شما

عنایت ملبوس خاصہ کہ مصحوب وکیل موجب سرفرازیٔ ایں خود کردۂ الطاف علیہ گردید، و تسلیمات بجاآوردہ بدعا خیر نشاتین مواظب برگشت، از کلفت بیاری نتوانست دراں وقت شکر عنایت والا را بخدمت عالی زینت عرضہ داشت،

چوں ایں غلام قدیم الخدمت نظر بحقوق بندگیٔ خود نمودہ بہیات کمتری پرداز د و پیر و مرشد حقیقی نیز ہمیں معنی را منظور فرمودہ، باوجود زلات و تقصیرات پرتو عنایت عمیم از حال ایں فدوی دریغ نمی دارند، امید کہ آں صاحب کریم الاخلاق نیز بندہا سے صادق الاخلاص را بکوتاہیٔ ظاہری بعرض بازخواست درنیاوردہ، معاف می داشتہ باشند،

ذرہ پروریہاے کہ دربارۂ محمد شفیع منشی بظہور آمد، شکر آں رابکدام زبان ادا تواند نمود، او را محض براے کسب آداب بندگی، درقدسی خدمت سپردہ، والا استعداد بندہا چہ خواہد بود، کہ پیرایۂ قبول بیابد، چوں ایں غلام را باوجود بے استعدادی و ہیچمدانی محض تفضل از خاک برگرفتہ بافلاک رسانیدہ اند، یقین کہ ہرکس از برادران ایں فدوی کہ بملازمت درگاہ آسماں جاہ سرفراز شود استعداد او منظور خواہد بود، زیادہ جرأت ننمودہ،

طغراے سلطانی راکہ از نظر انور گذشتہ بزیور قبول محلی شدہ بود، بخدمت عالی فرستادہ، مجریٔ طغرای نویس خواہد شد،

درسایۂ بلند پایۂ عواطف خدیو زمین وزماں بادشاہ جہان و جہانیاں بکمال مراتب دولت و سلطنت فائز گردیدہ، باستر ضاے خاطر ملکوت ناظر پیر و مرشد دارین موفق باشند، آمین،

ضمیمهٔ اوّل

مکاتیب شاہجہاں بادشاہ

(الف)

بنام شہزادہ دارا شکوہ بہادر

(۱۸۶/۱)

"روز سیوم بعد از گفت و شنود بسیار خاطر مبارک حضرت جهان پناهی برای احضار و احراز سعادت ملازمت
اقدس و تحصیل دولت زمین بوس حضور پرنور و تکمیل مراسم استرضای و خوشنودی خاطر مقدس قرار گرفت بدین
عزیمت صواب از منزل دلکشای باغ دیره بدولت و اقبال سوار شدند . . . . بمجرد توجه
والا که از دولت خانهٔ معلی سوار شده عنان سمند اقبال سبک فرمودند شایسته خان امیرالامرا و شیخ میر از پیش
رسیده معروض داشتند که تصمیم این عزیمت و تتمیم این ارادت از پیرایهٔ تصدیق خرد مصلحت شناس و زیور عقل صواب اندیش
معرا است و خیر اندیشان تمام اخلاص و فدایان عقیدت کیش را از تصور این امر دور از کار جان در قالب نمانده
و همه بخاک تحیر و تشویش تعجب کرد فرو نشسته‌اند خاطر مهربان فدویان بی ریای خود ترحم فرموده از امضای این عزیمت
مصلحت دشمن اجتناب و احتراز فرمایند . . . . در این اثنا که آنحضرت سعی
مبارک سبحان دولت سگالان داشته متردد بودند تا هر گاه (چیله) سید مرتضی که بندگان اعلیحضرت سلیمان مکان
بخط مبارک بدارا شکوه نوشته از روی کمال اعتماد و اهتمام به او حواله فرموده بودند که اصلا اعدای را بران واز
وقوف نداده خود را بعنوان بادیه گردی بدار الخلافه شاهجهان آباد رسانیده جواب بیارد، از نظر گرامی اثر گذرانید

خلاصهٔ مضمون آنکه

"دارا شکوه در شاهجهان آباد ثبات قدم ورزد، کمی خزانه و لشکر در آنجا نیست، زینهار از آنجا بیشتر نگذرد که تا بدولت
هم راه دینجا فیصل میفرمائیم"

تاحال کارے نساختہ و این معنی بعرض مبارک رسیدہ بکمترین حکم شد کہ بقدسی خدمت عرضداشت کنند بنابران معروض میدارد، کہ مومی الیہ را تاکید فرمایند تا بزودی آن خانہ را تعمیرے کہ باید موقوف بر ایام شریف عید سعید بر آن ذات ملکی آیات خجستہ و مبارکباد در سایۂ بلند پایۂ خدیو زمین و زمان پیر و مرشد جہانیان بسعادت صوری و معنوی فائز شوند،

(ج)

بنام شہزادہ اورنگ زیب بہادر

۱/۱۸۸

درین[1] وقت چناں بوقتِ عرضِ واقفانِ محفلِ عزّ و جلال رسید کہ آں فرزندِ ارجمند آں دو[2] سیدِ بیگناہ
را کہ مصدرِ انواعِ خدماتِ شایستہ و متصدیٔ صدورِ اقسامِ اعمالِ نیکو بندگی گشتہ بحکمِ کارفرمائی عقلِ ادب
آموز و خیر خواہش افزا اطاعتِ حکم بجا آوردہ، روے ارادت بجنابِ خلافت آوردہ بودند، بتحریک و اغواے
بعضے زیادہ سراں بتاراجِ نقد و جنسِ آنہا پرداختہ در قلعۂ دولت آباد محبوس ساختہ مقیّد ساختنِ کسانے کہ
بموجبِ اطاعتِ خداوندگارِ خود را خیر و ایمـان و صدورِ مخالفت را بغی و عصیان شمردہ، در شاہراہِ
اخلاص ثابت قدم و مستقیم باشند، از اخلاقِ پسندیدہ بغایت دور نمود، خردمندِ سعادت آثار[3] آن است کہ عنانِ
اختیار و خویشتن داری در جمیعِ احوال و اوقات خاصۂ ہنگامِ سلطانِ قوّتِ قاہرۂ غضبی از دست نہ دادہ،
مالکِ نفسِ خود تواند گشت، و تلخیٔ فرو گذاشت با آں مایہ مرارت در کامِ عفو از چاشنیٔ شہدِ انتقام لذیذ تر
انگاشتہ مغلوبِ نفسِ امّارہ قہری نگردد، و تکلیف دریں حالت کہ صورتِ عذرے ہم در میاں بود گنجائش
آں داشت کہ معذرتِ آنہارا عذرِ دلپسند انگاشتہ خرسند می گشت و بانعامِ نقد و جنس پایۂ اعتبارِ آنہا
فزودہ بکمالِ مہربانی رخصت می داد، نہ آنکہ بضبطِ اندوختۂ سالہا کہ از آنہا پرداختہ حکمِ قید می فرمود،
اکنوں ہم اگر عفو را بر انتقام سبقت دادہ و از روے لطف مہراندوزی را بر کینہ توزی برگزینید و براے توسّلِ عفو
و صفح اگر ایں فرمان را وسیلۂ ایں کار و موجبِ رضامندیٔ طبعِ اشرف کہ وسیلۂ رستگاری ہر دو سرا است[4] خواہد[5]

[1] منقول از عملِ صالح [2] مراد از دو سید امیر جملہ و شاہنواز خاں، [3] ن: سعادت یار [4] ن: آن است [5] ساز و خواہد بود

(ب)

بنام شہزادہ محمد شجاع بہادر

۱
۱۸۶

"چوں آں فرزند ہمیشہ از کثرتِ خرچ و قلتِ دخل عرضہ داشت می نمود، وقبولِ ایں امر بمقتضاے کل امرِ مرہونۃ باوقاتہا، در حیزِ توقف می بود، الحال از روے کمال مرحمت صوبہ بہار را بر صوبۂ عمدۂ بنگالہ او دلیسہ افزود حسب الالتماس فرزند عالیقدر بختیار مؤید والا مقدار، از باطل بتی واز حق پرسلطان اورنگ زیب بہادر باقطاع آں فرزند اقبال مند، بختیار مقرر و مسلم داشتیم کہ از ابتداے فصل ربیع یونت ئیل وکلاے خود را فرستادہ بجاگیر خود مسلم دانند، و وکلاے آں فرزند در تکثیر زراعت وعمارت ملک باید کہ نہایت سعی کردہ باشند وخود باید کہ مطلقاً از زاغمل ارادہ طرفے ننماید، واگر داعیۂ دریافت ملازمت آنحضرت ہجوم آوردہ باشد خود بعد از روزے چند طلب خواہیم نمود۔"

۱؎ منقول از تاریخ شاہ شجاع مصنفہ محمد معصوم۔ آگرہ پر قبضہ کرنے کے بعد اورنگ زیب نے شاہجہاں سے یہ خط لکھوایا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اپنا بھی ایک مصالحانہ خط بھیجا تھا، جو درج کیا جا چکا ہے۔

لقاے فرخندۂ آں خجستہ اطوار آرزو مندامست، باوجود غلبۂ افراط محبت اشرف و استیلاے اقتضاے شدت شوق توقف آں قرۃ العین خلافت دریں نزدیکی بغیر از صحت جانی وست ہمری، ودیگر چہ تصور نمودہ آید اگر بکار گری طلب صادق واز راہ تعظیم و تکریم والد ماجد پاے ارادت در رکاب سعادت آوردہ رہگرائے وادیٔ آرزو گردد از فیض ملاقات ایں نیازمند درگاہ الٰہی کہ دوبارہ زندگانی یافتہ از سر نو بعالم وجود آمدہ سعادت اندوز گشتہ، چہرۂ شادمانی را بضیاے جاودانی برافروزد ہر آئینہ از دولت دوجہانی تمتع و برخورداری یافتہ کامیاب مرادات صوری و معنی خواہد گشت،

(ب)

چوں بمقتضاے مشیت ایزد بیچوں درمیان آں قرۂ باصرۂ سلطنت و جہانبانی و غرۂ ناصیۂ عظمت و کامرانی شاہ بلند اقبال صحبت بکدورت و ملال بکشید، آنچہ در پردۂ غیب و حجاب تقدیر مستور بود، بروزے روز افتاد، از آنجا کہ در فرمان قضا و قدر و ارادۂ خالق خیر و شر کہ چون و چرا اے بشری را مدخلے نیست، اغماض عین از آں مہمات نشاشے خود شناسی و خدادانی است، باظہار امرے کہ اکنوں انشراح خاطر و انبساط طبع اقدس بداں متعلق و منوط آمدہ، بذل توجہ والا ناگزیر شرف وقوع پذیرفت،

غرض از تبیین ایں مقولہ آنکہ تقاضاے باطن و تمناے خاطر بتماشاے جمال لقاے فرحت انتماے آں فرزند ہوشمند بیدار خرد کہ چراغ ضیا و فروغ افزاے ایں دودمان دولت و اقبال است، بغایتے است کہ اندازہ حوصلۂ تقریر و بیان تحریر آں را بر نمی تابد، خاصہ کہ درۃ التاج خلافت و دارای ذرثمین فریدہ

لہ ایضاً بر فروزد لہ ایضاً صورت،

لہ منقول از ظفر نامہ عالمگیری، لہ ق نیت لہ ق محذوف، لہ ق مستور بود کہ بر روے، لہ ق دوشہ ق پذیرد را کہ مدخلے نشود، مگر بشری مدخلے، لہ ق مہمات نشہ، لہ ق خود شناسی لہ ق اندازہ، محذوف،

۲/۱۸۹

بابا سے من، دلپسند حاصلِ عمر ہفت سالہ من!!

چوں پیش ازیں بچند روز بحسب تقدیرِ الٰہی و تغیرِ سماوی ذاتِ اقدس و شخصِ مقدس را از انقلابِ آب و ہوا کہ در مخلص پور سرایت کردہ تکسیر بدنی عارض گشتہ بود، چنانچہ چند روز صاحبِ فراش بودیم بدیں جہت کہ در ممالکِ محروسہ ہرج و مرج روداده بود، باقتضاے مصلحت بجہتِ رفعِ فتنہ و فسادے کہ برخاستہ از دار الخلافت شاہجہان آباد برآمدہ بمستقر الخلافت اکبرآباد رسیدیم، کہ زبانِ ژاژ خایاں بستہ شود، دریں لا چنیں بسامعِ حقایق مجامع رسید، کہ آں فرزندِ جان پیوند لشکرِ عظیم فراہم آوردہ روانۂ ایں صوب شدند، ایں معنی باعثِ استغراقِ خاطر و ملالِ طبیعتِ اقدس گشت کہ بایں ہمہ اضطراب و ناشکیب آمدنِ آں فرزند با فواجِ گراں از چہ راہ است؟ اگر مطلبِ او دریافتِ ملازمت بود، بایستے اول عرضداشت میکردند، اگر شوقِ ملازمت دامنگیر شدہ، بعد از حصولِ جواب عازمِ حضورِ انوری شدند، و اگر داعیۂ تقسیم دیگر است، بعنایتِ الٰہی ما چاق و تندرست ایم و در پیکرِ استخوانی تا حال ہیچ وجہ تفاوتے راہ نیافتہ در کامرانی و کامروائی سلطنت اشتغال داریم، صلاح بعضے این است کہ آں فرزندِ دلپسند بمجردِ ورودِ مثالِ کرامت تمثال از ہر جا کہ رسیدہ باشند، عطفِ عنان نمودہ باورنگ آباد مراجعت کنند، زیادہ عمر باد و ثمرۂ آں۔"

۳/۱۹۸

چوں کوکبۂ جاہ و جلالِ آں فرخندہ کوکبِ برجِ اجلال را در نزدیکہاے دار الخلافت اتفاقِ نزول افتاد، و جز قرب و حصول و وصالِ آں یوسفِ کنعانِ اقبالِ قبول کہ در مدتِ دوری ضروری از ملازمتِ قبلۂ حقیقی و خداے مجازی خویشتن حرمان نصیب و بے شکیب بود، بنواحیِ ایں مصرِ عزت رسیدہ، بحکمِ استیلاے شدتِ اشتیاق کہ لازمۂ بعدِ عہدِ فراق و مقتضاے قرب و وصال است، خاطرِ اشرف بے اختیار بدریافت

---

۱ منقول از نسخۂ قلمی انشاے قدسی علو کہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نمبر ایف ۷ و ۲ منقول از رقعاتِ عالمگیری [illegible] قبول و اقبال۔

آیده[1] متعجب است، که باعث این همه نامهربانی و علت این سرمایهٔ[2] گرانی در واقع چه باشد، این معانی اگرچه بنا بر سعایتِ[3] اربابِ غرض و عناد و تخریب و افسادِ اربابِ فتنه و فساد رو داده، نزدیک است که از شیمهٔ کریمهٔ آن فرزند دور نما باشد،

چون غرض پرستارانِ فتنه انگیز کیفیتِ عنایت و اشفاق و الالتباسِ نامناسب و بدترین صورتی که هرگز در خاطرِ اقدس خطور نکرده. در نظرِ آن فرزندِ ارجمند جلوه داده اند، اگر بنفسِ نفیس از ملازمتِ فیضِ تربیت استعداد یافته بوجوهِ معقوله کیفیتِ حال را بفهمد و معامله را بطرح انداخته ما را و دشمن کام نسازد، گنجائش دارد، چه درین ضمن هم گردِ کدورتے که بر صفاخانهٔ خاطرِ انورِ آن فرزند نشسته بزلالِ لطفِ مقال و حسنِ بیان محو ساخته می شود، و هم مطلبِ صحیح ما را که ناراستان[4] همداستان شده آن را مفسده نامیده بوجه ناشائسته خاطر نشان نموده اند، پرتوِ راستی بر ساحتِ ضمیرِ انور انداخته رفعِ کلفت گردد،

(ب)

حضرت صاحبقرانی باز خلیل الله خان و فاضل خان را نزدِ آن نوبادهٔ ریاضِ خلافت و جهانداری فرستاده[5] فرمانے مزین بدستخطِ مبارک مصحوبِ آن دو خانِ سموالمکان صادر فرمودند، حاصلِ کلامِ بلاغت نظامِ خاقانِ گردون اعلام آنکه،

"باوجود حقوقِ پرورش بناز و نعم و تربیت و[6] تلقین و تعلیم بتواترِ شاتِ بیکران و عنایاتِ بے پایان اختصاص بخشیدن و بمناصبِ[7] بلند و مراتبِ ارجمند فائز گردانیدن با اینهمه حقوقِ ابوت اجتنابش ازاں مسلاً ادبو مربکیه بفرمانِ شهنشاه علی الاطلاق اطاعت و امتثال ما لازم و واجب و کلامِ ربانی و کتابِ آسمانی بدان

[1] ایضاً آمده [2] ایضاً این مایهٔ سرگرانی [3] ایضاً اگرچه هنگامه یافت [4] ایضاً ناراستان و همداستان،

[5] منقول از ظفرنامهٔ عالمگیری، [6] ت: "و" محذوف

[7] ق: ناربوبیت، نسخهٔ دیگر با این حق ابوت والوالامر که،

ذریعهٔ تکمیل فرمان روائی را بنا بر سعی سابقهٔ ازلی و ارادت لم یزلی سپس روزگار دراز و زمان طویل[1] اتّه
همه قرب مکان و محال[2] قریب نزول اتفاق افتاده و ما را چناں امراض متضاده[3] و شدیده که رشتهٔ امید توقف
در پی نشاسے اهل سوز حوادث اندوز قطعاً مقصور[4] و منقطع بود، از شفاخانهٔ عنایت حکیم علی الاطلاق بمقتضاے
قُل و مرضت فهو یشفین شربت گوارا سے صحت کرامت وصول پذیرفته فی الحقیقه حیات تازه و زندگی دوباره
عطا گردید، التهاب[5] میزانِ شوق و نوازع اشتیاق ما[6] علی نهایه رسیده، یقین که خواهش قلبی و آرزوے باطنی آن
فرزند نیک اختر والا گهر درین باب از تاب[7] غلیان[8] نشهٔ محبت و کیفیت طلب مانند[9] عزیز مصر بلقاے
بزرگ خواهد بود، چون[10] زیاده برین حوصلهٔ طاقت بار[11] انتظار را برنمی تابد، پسندیدهٔ عالم استحسان آن است،
که آن آداب دانِ خرد و رسم شناسِ عقل بزودی هر چه تمامتر مراهم راحت بر جراحت مترصد نهاده، خاطرِ اقدس
را بمشاهدهٔ جمالِ لقاے فرحت[12] افزاے خود فرحت آگین و مسرت آمود سازد، مصرعه،

زود آی دل تنگ مرا مونس جان باش،

۱۹۱

درین[1] مدت آن فرزند ارجمند همواره در صدد تحصیل خرسندی و همه جا در مقام اقامت مراسم رضامندی
ما شده، پیوسته در پے تقدیم خدمات پسندیده بود[2]، چنانچه در حصول مرضی اشرف اصلا بتقصیر از خود راضی
نگشته، اکنون وجه این همه سو ادب و این مایه کم مهری نسبت بوالد[3] والا قدر که مستلزم بدی دارین است،
و این همه[4] دل گرانی و رنجش خاطر بے وجه و بے سبب ظاهر نیست، و با آنکه چشم داشت انواع رضاجوئی و اخلاص
پژوهی داشت، بے آنکه مراسم عیادت و استفسار کوفت جسمانی ما بظهور[5] رسد، در رعایت حقوق تربیت بیاں

[1] ق: مجال [2] ق: و محذوف [3] ق: منتفی [4] مقصور [5] ق: والتهاب [6] ق: ما [7] ق: تاب محذوف [8] ق: غلیان،
[9] ق: مانند محذوف [10] ق: چون محذوف [11] ق: بار [12] ق: بهجت افزاے [13] منقول از ریاض القوانین و محل ملاحظ
[14] محل ملاحظ بوده، [15] ایضاً والا [16] ایضاً همه محذوف [17] ایضاً بآن ظهور رسیده،

چون [illegible] چو سست | جوشش بسیار مکن زیر پوست
گوش کن این گفت، مکن گفت کس | بشنو و بشنو سخن است و بس

۵/۱۹۲

(الف)

خدای را است بزرگی و ملک بی انباز | بدیگرے که تو بینی بعاریت داد است
کلید فتح اقالیم در خزائن اوست | بکس بقوت بازوے خویش نگشاد است
گر اہل معرفتی دل بآخرت بندی | نه در خزائن دنیا که محنت آباد است
جہاں بر آب نہاد است، عاقلاں دانند | که روے آب نه جاے قرار و بنیاد است

در انجاح حاجات و برآمد مرادات بخت مساعد و اقبال موافق بوده در ہر وقت و ہر حال از دوار چرخ و انقلاب لیل و نہار بکام آں فرزند ارجمند باد،

ازیں واقعہ حیرت افزا که نصیب خلیفۂ زمین و زمان گردیده و ایں مایه کدورت و الم که گرد صفوت ضمیر منیر خدیو ہفت کشور گشته کار بجاے رسیده که فلک[2] در ہیچ مرتبه از مراتب آزار بہیچ وجه کوتاہی نمی کند و اقبال در سر ہر بلیه از دستیاری پا کشیده، از تقدیم پامردی دست باز می دارد، لاجرم از افسردگی خراش سپہر بیداد حرکت ناہنجار و گردش بے روش روزگار دست از کار، و کار از دست رفته رخصت بیان آں نمی دہد، و مایه حزن و ملال و جذبۂ خواہش خاطر صفا پرور دل سنگین آں بے مہر را از جا در نمی آرد،

دریں مدت متمادی خود، دقیقه از دقائق ترک ادب و عدم حفظ مراتب ازاں فرخنده فرزند بظہور نیامده و جز تحصیل رضا و سعی در مرضی والد بزرگوار خود امر دیگر از و بوقوع نه پیوسته، اکنوں که ما بتوفیق عنایت [illegible] زوالی از سلطنت صوری درگذشته بادشاہی معنوی اختیار نموده ایم، و باعلام الہی از کیفیت و ماند آگاہی یافته،

[1] منقول از ریاض القوانین و عمل صالح [2] عمل صالح، ملک

ناحق، ازاں فرزندِ سعادتمند کہ آراستۂ خصوصیتہائے مزایائے حسنِ اعتقاد و مجموعۂ دانش و بینش خداداد است[1]،
و پیوستہ عمرِ گرامی را برضاجوئی و نیک نامی و حق شناسی و خدادانی صرف کردہ بسیار بعید می نماید کہ قدرِ مہربانی
و رتبۂ[2] شوق و خواہشِ خاطرِ اقدس[3] را بدریافتِ دیدارِ فرحت آثارِ خویش ندانستہ بنا براغواء و اضلالِ صاحبِ
اغراضِ فاسدۂ چند بیت،

دور شوند از بد ما سغے رسند، | باد شوند ار بچہ زاغے رسند،

از احرازِ سعادتِ حضور باز ایستند، و بواسطۂ دستگائی مشتے بے ہنر و بدطینت مارا دشمن کام پیوستند
و خفت[4] مارا در فرمان فرمایانِ جہاں و اہلِ روز تجویز کردہ، از وخامتِ عاقبت نیندیشید و برائے دور روزہ
زندگی ایں سرائے حادثۂ زائے شرمساری و خجالتِ ابد در پیشِ خدا و رسول بر خود ہموارہ و آساں گیرد،
زنہار اے فرزند بکارے جرأت منمای کہ آخر نتیج ندامت و پشیمانی گردد، و ندامت سود نہ دہد، مثنوی

اے خلف از راہِ مخالف بتاب | تیغ مغگن[5] کہ منم آفتاب
گر ز خود ایں نقش گرفتی بدست | سوئے خدا بیں و مشو خود پرست
ور ز بد آموز شد ایں رہ پدید | گفتِ بد آموز نباید شنید
گرچہ کنی دعوئ دانش، و لیک | نیک بدانم کہ ندانی تو نیک
چوں تو شب و روز ادب افزوں کنی | بے ادبی با چو منے چوں کنی،
گرچہ جوانی ہمہ فرزانگی است | ایں نہ جوانی است کہ دیوانگی است
اے پسر ار بہ پسری درخوری | لیک مکن با پدر ایں سروری
بر سرِ خوان آنکہ ہمہ توشۂ[6] | یاد نمک کن کہ جگر گوشۂ

---

۱ ق، را، محذوف، ۲ ق: مرتبہ ۳ ق: خاطرِ اشرف
۴ ق: دستگی و خفت، ۵ ق: میغگی ۶ ق: بر سر ق: اند،

پریشانی و حسرت، اگر گزندے از چشم بد روزگار بایں مایۂ آبرو و آن پایۂ اعتبار رسد و آسیب دست برد حوادث گیتی بایں دولت و مال و خواستۂ مکتسب و موروث در خور جمعیت حواس شرافت اساس بہ تشویش نمی گراید، و در تشئید مبانی ثبات و قرار و نیروی توکل با فتور و وہن و سستی اعتقاد راہ نمی یابد،

ہمانا منظور نظر فیض اثر از ہیں معانی اظہار مافی الضمیر و اعلام قرار داد خاطر خطیر بر آنست کہ ظاہر بینان سپے بباطن امر بردہ راہ گم نکنند، و ہمگناں علی الخصوص آں فرزند سعادت مند از تقلبات لیل و نہار و گردش روزگار حجابے برداشتہ، مغرور بکار کشائی اقبال ظاہر کہ فی الحقیقت اعتبار و وجود وسے ندارد نگردد، بہمہ حال اگر نظر دور بیں بمنتہائے مطلب و سر انجام کار برگماشتہ بر وفق احکام کتاب مستطاب آسمانی و سنت حضرت سید المرسلین و طریقۂ انیقۂ ائمۂ دین مبین عمل نمودہ اطاعت والد والا قدر کہ در حقیقت خدائے مجازی است در عداد عبادت و اطاعت معبود حقیقی معدود داند عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور خواہد بود،

(ب)

مالک الملک تعالیٰ شانہ کہ مملکتش از تغیر و زوال مصئون است کوکب اقبال فرزند برومند قوی طالع را چوں کوکب شرف فروغ بخش شبستان دولت و دنیا افزائے ساحت جہاں دارد،

از لجبازی سپہر نیرنگ ساز و ناسازی روزگار شعبدہ باز امرے کہ اصلا بحیطۂ تصور و حیز تعقل در نمی آید بعین الیقین مشاہدہ افتاد، آں فرزند اقبال مند طالع بلند بیکبارگی مہر فرزندی بریدہ بر آتش شوق کہ در کانون درون اقدس سمت التہاب پذیرفتہ نظرے نیفگندہ و چشم از حقوق ابوت و تربیت عمری پوشیدہ، مراد دشمن کام پسندیدہ، و ایذا و آزار مارا کہ موجب بدنامی دنیا و مورث ناکامی عقبیٰ است سہل و آسان انگاشتہ انبازپرس روز شمار غافل و بے خبر افتادہ، اما در یوم یقوم الحساب از یں جرأت ارتکاب حق شکنی چہ جواب خواہد داد،

منقول از ظفرنامۂ عالمگیری ست آن شرف محذوف، ع عمل متالم دست برد حوادث،

درزاویۂ عزلت بپرستاریٔ حضرت باری تعالیٰ جلّ شانہ، درآمدہ ایم، ردائے کارفرمائی [illegible] بردوش کارخانۂ خدائی برآن است، او بخود متعلق می شناسد، و نگاہداشتِ سررشتۂ نظامِ عالم کہ از عہدِ الست بعہدۂ تعہدِ ما بود، بہر کہ خواہد باشد، چہ بریں داشتہ کہ باقتضائے بداندیشیہائے غرض پرستان و بجرو شہائے نارسائان بخیالِ محال و پندار بودہ از کار ایں مکانِ ظاہر آباد، باطن خراب کہ کار و بارش فی الحقیقۃ خوابیست بیداری نما، و سرابیست آب سیما، اثر جا درآمدہ، خود را بدنام و ما را خفیف می سازد، و بخلافِ سعادت منشیہا بخاطر نمی آرد، کہ والدِ والا قدر را چہ قدر تطاولِ کوتہ اندیشان راگذرانیدہ. تحمل چرا تہائے ایں مشتے دراز دست بے ادب مینماید، ہر کہ اندک مایہ خرد و سلیقہ یاب دارد، حقیقتِ ایں حقیقت بر او چون روز روشن است، کہ در دار المکافاتِ دنیا کارکنانِ قضا و قدر ہمہ وقت بر سر کار بودہ، از احوالِ ماہ تا ماہی چنیں حرکتے کہ بہ ناہنجار کنند، و از نفسے کہ نہ باندازہ زنندہ قیاس و شمار بر می دارند،

اے کہ وقتے نطفہ بودی در رحم ... وقتِ دیگر طفل گشتی شیرخوار

مدتے بالا گرفتی تا بلوغ ... سرو بالائے شدی سیمیں عذار

ہمچنیں تا مردِ نام آور شدی ... فارسِ میدان و مردِ کارزار

آنچہ دیدی بر قرارِ خود نماند ... ویں چہ می بینی نماند بر قرار

پیش از آں کز دست بیرونت برد ... گردشِ گیتی، زمامِ اختیار

شکرِ نعمت را نکو می کن کہ حق ... دوست دارد بندگانِ حق گزار

با ولی نعمت سلوکِ نیک کن ... تا ہمہ کارت برآرد کردگار

ازیں رو کہ دیرینہ آئینِ ایں کہن دہرِ بے بقا در آخر کار مقتضی تعجب[3] است و بر سم معہود ایں بنائے بے ثبات ہر عافیت را عاقبتِ برنج نوائب و در عقب عشرتش آمادۂ حسرت است و جمعیتش سرمایۂ

[1] عمل صالح بحق محذوف، [2] ایضاً نہ [3] ایضاً تعب،

اے پسر تو عجب مسلمانی　　زندہ جانم باب ترسانی

اے فرزند کامگار بر اقبالِ دنیاے غدار مغرور مباش و خاک بغفلت و تکبر بر سر عقل مپاش کہ دنیاے فانی ننگ نامے ظلمانی است و بیادِ حق بودن و بر خلق شفقت نمودن دولت جاودانی،

من انچہ شرط نصیحت بود بتو گفتم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال[1]

[1] منقول از نسخہ انشاے فارسی نمبر ایف ۵۶ مملوکہ بنگال ایشیاٹک سوسائٹی، برطانوی عجائب خانہ کی کتاب نمبر ۱۰۰۵۰ میں مذکورہ بالا خط اس طرح ہے :- اورنگ زیب نے اس کا جواب اسی خط کے حاشیہ پر لکھ کر واپس کر دیا تھا،

بابا ے من!

دیروز صاحب نہ لک سوار بودیم و امروز بہ یک آبدار محتاج، مثنوی

آفریں بر ہنود در ہر باب　　مردہ را می دہند دائم آب
اے پسر تو عجب مسلمانی　　زندہ جانم بہ آب ترسانی،

پیش که گویم ز خودت شرم باد | کز پئے خونِ خودم اندر فتاد
بنده که با شاه بود کینه جو | خلق چه گویند تو هم خود بگو
ور ز تو در قلب من آمد غبار | هم تو شوی در رخِ حق شرمسار
باش بکامم که بکامم تو ام | زنده و تا زنده بنامم تو ام
بهرِ خدا صورتِ خویشم نما | روے مگردان و بترس از خدا

لائق آن است که آں قرۂ باصرۂ دولت و دارای برصفِ شکنی و کشور کشائی خود مغرور نبوده تکیہ و اعتماد بر سازگاری زمانہ و رفاقت روزگار نکند، که چرخِ پر نیرنگ و جہانِ ورنگ اصلاً اعتماد را نشاید و از یں پیماں شکن بدعہد قطعاً وفا نیاید،

دریں صورت شایستۂ خود آں است کار یکہ موجبِ وہن و فتور ایں دودمانِ عالیشان گردد، از ارتکابِ آں اجتناب واجب شمرده بحفظِ ناموسِ سلطنت چندیں سالہ ما کہ طنطنۂ عظمت و شکوہ و کنت واقتدار ایں دولت در ساحتِ زمین و زمان پیچیده سائر فرماں روایانِ روے زمین از آں شمارے می گرفتند کوشیده انچه از فرزندانِ قابل توقع باشد بظہور آرد، که نامِ نیک و رسمِ قابلیتِ آں نوبادۂ گلشنِ جاه و جلال در صحیفۂ روزگار و صفحۂ لیل و نہار ثابت و پائدار بماند،

۶
۱۹۳

بابائے من! بہادر من!!

من چرا گریہ کنم از بد و سستیِ بخت
کہ بجز امرِ خدا برگ نجنبد ز درخت

سبحان اللہ! دیروز صاحبِ نہ لک سوار بودم و امروز بیک کوزۂ آب محتاج ام،

آفریں بر ہنود در ہر باب | مرده را می دہند دائم آب

لہ ق: "خود"

(۵)

بنام مہابت خاں صوبہ دار کابل

۱
۱۹۹

عمدۂ مخلصانِ عقیدت کیش مہابت خاں بعنایت و توجہاتِ بادشاہانہ مستظہر و مباہی بودہ بداند کہ از ناسازگاری روزگارِ غدار و شناعتِ خراسانیانِ بد کردار شنیدہ باشد، کہ چہ قسم چشم زخم بایں دولتِ پائدار رسیدہ و بے سعادتانِ حرام خوار چہ سلوکِ ناہنجار نمودند، و می نمایند، چوں فرزند مظلوم داراشکوہ بعد از شکست روانۂ لاہور شدہ، دریں وقت مخلص درست اعتقاد کہ نظر بر حطامِ بد فرجامِ دنیوی نینداختہ جویائے نام و ننگ باشد، بغیر ازاں خلف الصدق مہابت خاں یعنی مہابت خاں ثانی دریں جہانِ فانی نیست لہٰذا درد دلِ خود را بر روے کار و اظہار آوردہ چشم داشتِ تدارک دارم و آں ایں است وقتے کہ خراسانیاں بر جنت مکانی عرصہ تنگ نمودہ، بے اختیار ساختہ بودند، آں شیر بیشۂ وفا از کجا تا کجا طے منازل نمودہ آں غفران پناہ از چنگلِ دیو ساراں برآوردہ روزے چند در اختیارِ خود داشتہ بر تختِ سلطنت و سریرِ خلافت استقلال بکمال از سرِ نو دادہ بود، و ایں نیاز مندِ درگاہِ الٰہی را ازز او یۂ خمول و وادیٔ محنت برآوردہ کامروا ساخت، بعد از قضیۂ آں رضوان منزلت بدار السلطنت آوردہ کامروا ساخت، الحال معاملہ ازاں مشکل تر روے دادہ و شخصے کہ متکفلِ ایں امرِ خطیر تواند گردید، بجز آں امیرِ با تدبیر سراپا شجاعت دیگرے نیست،

داراشکوہ من بلاہور میرسد از خزانہ لاہور کمی نیست، و آدم و اسپ در کابل وافر و شل

ۓ منقول از منتخب اللباب خافی خاں جلد ۲ صفحہ ۳۵،

بنام شہزادہ محمد مراد بخش بہادر (۵)

۱/۱۹۴

چوں[۱] آں فرزند مراسم رعایت ادب واندام را بباد نسیان و سیلاب فراموشی دادہ، انواع بدسلوکی و بے روشی کہ اصلاً بآئینِ حق شناسی و عقل نسبت نداشت پیش نہادہ، مصدرِ کمالِ تقصیرات شدہ، دیدہ و دانستہ چشم از نعمتہاے او پوشیدہ بمقام انتقام ناسپاسہاے حق تربیتہا و نوازش درمی آیم و سائر کوتاہیہا و زلات اقدام را حوالہ بعفوِ معذرت آموز و حلم جرم سوز فرمودہ حکم می فرمائیم کہ بمجرد وصولِ ایں فرمانِ واجب الاذعان روانۂ بار کہ در تیولِ جاگیرِ او مرحمت شدہ گردد، و در برابر برداشت ایں مایۂ جرأت و بذلِ ایں گونہ بگوناگوں سپاس گذاری قیام نمودہ دقیقہ از دقایقِ ایں مراتب مہمل و معطل نہ گذارد، و اگر آمادۂ حق شناسی نگشتہ، راہِ بغی و طغیان خواہد سپرد، و از فرمودہ تخلف و تجاوز نمودہ روانۂ بار نخواہد گردید، بحکمِ آنکہ برادیبِ روزگار یعنی جہانبانان واجب است کہ بے ادبانِ نامعاملہ فہم را بتادیب گوشمال آگاہ ساختہ بر سرِ راہ آورد، و چندے در زندانِ مکافات کہ دبستانِ آگاہی کودک منشانِ غنودہ خرد است بپاداشِ کردارِ نابکار گرفتار دارد، و بسرِ انگشتِ تنبیہ پنبۂ غفلت از گوشِ آں سرمستِ بادۂ نخوت و پندار برآوردہ بیدار و ہوشیار سازد۔

۲/۱۹۵

بادشاہی[۲] کل ہندوستان بطیبِ نفس و طوعِ ضمیر بآں فرزندِ سعادت پیوند حوالہ نمودہ ایم، باید کہ دریں باب کمالِ آگاہی و بردباری بتقدیم رسانیدہ مطلقاً ایں رازِ سربستہ را بہیچ کس از نزدیک و دور ظاہر نسازد، و بعد از روزے چند برادر را و برادرزادہ را بہ بہانۂ ضیافت بخانۂ خود طلب داشتہ کارِ ہر دو بپایاں رساند، و خطبۂ ملک باسم و لقبِ خویش مزین گرداند کہ من برضاے خاطر عہدۂ ایں امرِ خطیر را بآں فرزندِ عقیدتمند سپردہ ام، ایں کارِ عالی را از روے کمالِ آگاہی سرانجام بخشد۔

---

۱ منقول از عمل صالح ۲ منقول از تاریخ شاہ شجاعی۔

ضمیمۂ دوم

مکاتیب جہاں آرا بیگم

(الف)

بنام شہزادہ اورنگ زیب

۱/۱۹۷

از انجا کہ مرتبۂ ظلیتِ الٰہی نظر بعموم کائنات مقتضی پایۂ نگہبانی است، بر بادشاہانِ عظیم الشان که متحملانِ بارِ امانتِ خلافت اند، لازم است کہ نسبت بکافۂ برایا و عامۂ رعایا کہ ہمہ رمۂ حضرت پروردگار اند دقیقہ از دقایقِ مراعات و رعایتِ طرفِ حمایتِ ایشان مہمل و معطل نگذاشتہ، در ہمہ باب لوازم پاسبانی بجا آرند۔ الحمد للہ کہ اعلیٰحضرت عموم اوقات فرخندہ ساعات شبان[2] روز بے را بعد از ادائے طاعات، باہتمامِ نظامِ ملک[3] و ملت مصروف داشتہ ہموارہ توجہ اشرف بمعموری و امنیتِ مملکت و رفاہیت خلائق مبذول دارند و از مبادیٔ احوالِ فرخندہ فال تا حال پیوستہ بر وفقِ احکامِ کتاب و سنت حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام[4] اطاعتِ طاعتِ حضرت رب العزت پیشہ نمودہ شیوہ کہ شبیہ بل مشتبہ بہ بے روشی و بے طریقی باشد از ہیچکس قبول ندارند علی الخصوص از فرزندانِ سعادتمند کہ آراستۂ مزایائے ادب و اخلاق اند،

[1] منقول از فیاض القوانین و عمل صالح۔ [2] عمل صالح شبانروزی [3] ایضاً نظام الملک،
[4] ایضاً علیہ الصلوٰۃ والسلام محذوف،

مہابت خاں کہ زمانہ از مہابتِ او در تزلزل و سردارے ہمچوں شاہجہاں منزوی باشد، غرابت دارد
ہمیں کہ آں شیر بیشۂ تہوری با لشکر آراستہ عزیمت بکند و جلو ریز بلاہور رسیدہ بمدد و رفاقت دارا شکوہ
بابا پرداختہ بمقابلہ و جزائے اعمال ہر دو نابرخوردار پردازد، و صاحبقران ثانی زندانی را برآورد، ببینید
کہ نامِ نیک بہ از گنجِ قارون و مناصب و مراتبِ دنیائے دوں چہ قدر حاصل خواہد شد، ع

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

و بفرزندانِ خود نوشتہ ام کہ خود را باو گذاشتہ بہبودِ حال و مآلِ خویش در اطاعتِ آں سپہ سالار
دانند، و خلاصیٔ من دریں شناسد،

مکرر نوشتہ میشود، کہ دنیا جائے سہل ناپائدار است و باہیچکس وفا نکردہ و نخواہد کرد، و نیکنامی
بر صفحۂ روزگار یادگار خواہد ماند، و مہابت خاں چگونہ خواہد پسندید کہ صاحبقرانِ ثانی زندانی در اقسام
بلا گرفتار باشد و شخصے کہ بدامِ تزویر عالمے را رام نمودہ بکامِ خود ساختہ بر تختِ خلافت کامرانی کند
و بایں حال اگر آں عمدۃ الملک اغماض نماید، فردائے قیامت دستِ من و دامنِ او،

شاہ بجزرد آورد، خلاصۂ مضمون آں نامہ کرامت مشحون آنکہ،

للّٰہ الحمد والمنہ کہ ذات مقدس شاہنشاہ معدلت پژوہ دقیقہ رس الٰہی حضرت ظل سبحانی منظور انظار عنایت ربانی صاحبقران ثانی از سائر عوارض و امراض جسمانی کہ لازم نشأۂ بشریت و طبیعت انسانی آں منزہ و مبرا است، و توجہ عالم آرا در باب رفاہیت برایا کہ ودائع بدائع الٰہی اند بانیت نیک بوجہ اتم مبذول و بمقتضاے طبع نصفت آگین اشرف متقضے رائی پسندند کہ مصدر حرکتے و مظہر امرے کہ ملزم بے جمعیتی خلائق و متضمن ضرر و ضیر طوائف انام باشد گردد، خاصہ از وزرلے نامدار و دانا سے کامگار سیما دریں ایام کہ خاطر مقدس بتدارک و تلافی وہن و فتورسے کہ بسبب بیماری آں برگزیدۂ انفس و آفاق بحال کافہ برایا و عامہ رعایا راہ یافتہ باقصی غایت متوجہ و متعلق است، التہاب نوائر فتنہ و فساد و اشتعال آتش کین و وغا کہ مورث ویرانی بلاد و خرابی عباد است معاذ اللہ موجب مزید آزار خاطر ہمایوں و سبب کثرت حزن و ملال طبع مقدس خواہد بود، بتخصیص ظہور ایں نشہ نا پسندیدہ و وقوع ایں امر نامرغوب ازاں برادر ہوشمند بیدار مغز کہ آراستہ پیرائے لطیفہ و اخلاق کریمہ و صاحب آداب حمیدہ و طبع سلیمہ است بغایت زشت و نازیبا، لاجرم بنابر خیرطلبی ایں کلمہ چند کہ ہر آئینہ متضمن فوائد عظیمہ تمیز (؟) و تقدیس ساحت باطن و تصفیہ مصارق معاد از خس و خاشاک امور ردیہ و شیون ذمیمہ است، حسن نگارش پذیرفت،

اگر غرض آں برادر والا گہر ازیں توجہ تہیج غبار و فساد و عناد و التہاب نوائر حرب و قتال است، خود انصاف فرماید، کہ در برابر مرشد و قبلۂ حقیقی کہ رضا و خوشنودی خداے عزوجل و رسول[1] اللہ علیہ وسلم رضامندی او ست ہنگامۂ جنگ و جدال و حرب و قتال آراستن و بسفک دماے بے گناہاں ہمت گماشتن و برروے آنحضرت تیر و تفنگ انداختن بچہ مایہ پادشاہی است،

[1] یہ دراصل خط کا سبق کا وہ خلاصہ ہے جو عاقل خاں رازی نے دیا ہے، منقول از ظفرنامۂ عالمگیری، [2] ۲ آں صاحبقرانی۔

دریں وقت کہ بسبب وقوع ہرج و مرج کہ خاصیت ایام فترات و از لوازم ماہیت امثال
این اوقات است، از زیادہ سری فتنہ پرستان دہن و دستی بکشاد و بسبب امور ولایت نزدیک و
دور راہ یافتہ، ضرر کلی عاید حال رعایا و ضعفا گشتہ، تلافی و تدارک بی اندامی اشرار نابکار و ترمیم احوال خستگان
و ستمرسیدہا منظور نظر فیض اثر است، بگفتہ نافرمودگان روزگار کہ نہ عقل آزمون کار دارند نہ خرد آموزگار[1]
ہیچ فتنہ و فساد گشتن و ارتکاب بر افعال ناصواب نمودہ، در صدد[2] حرز جان و مال و ناموس سپاہی و رعیت
کہ ہمگی مسلمانان پاکیزہ اعتقاد و صاف دین اند، در آمدن و از ملاحظۂ صواب دید ہنگام و ایام اغماض عین
نمودہ، تجہیز جیوش و جنود و تسویۂ صفوف مصاف با برادر کلان و ولی عہد پادشاہ جہان کہ در ظاہر و باطن
مبارزت بقبلۂ کونین است پیش نہاد ہمت ساختن، از آئین حق پرستی و خداشناسی و رسم و راہ سعادت
کیشی و دوراندیشی بسیار بعید است، باید کہ آن برادر کامگار خود[3] را بوادی صدق ارادت و حسن اعتقاد
نزدیک ساختہ و سرتاسر احکام را از تہ دل و جان بقبول تلقی نمودہ، در اظہار لوازم اخلاص و شرایط خلوص و
یکرنگی ایستادگی نمایند، و از سوء وخامت مقابلۂ ولی نعمت و بقتل رسیدن مسلمانان در ایام فیض
نظام رمضان الذی انزل فیہ القرآن، احتراز واجب دانند، و در ہر مقام کہ رسیدہ باشند، توقف
ورزیدہ بر مکنون ضمیر و مرکوز خاطر آگاہ سازند، کہ مطابق خواہش شریعت حقیقت بعرض اشرف رسانیدہ جمیع
امور ساختہ و پرداختہ آید،

(ب)

دریں وقت محمد فاروق بخشی سرکار فیض آثار خورشید اوج عظمت و اقبال رونق افزای سرادقات
جاہ و جلال نگین خاتم عز و تمکین و فخر نسای روی زمین پادشاہزادۂ جہان و جہانیان نواب بیگم
صاحب بسط اللہ ظلال عصمتہا از دار الخلافہ رسیدہ و نامۂ آن بلقیس زمان مریم دوران بنظر کیمیا اثر

[1] ایضاً خرد آموز ہیچ، [2] ایضاً صدد [3] ایضاً خود،

(ب)

بنام راجہ بدھ پرکاش زمیندار آسام

۱
۱۹۸

زبدۃ الاماثل والاقران قابل مرحمت والاحسان راجہ بدھ پرکاش بالتفات امیدوار بودہ بداند عرضداشتے کہ دریں ولا با چند جانوروانیات حسب تفصیل مرقوم فرد جداگانہ بطریق پیشکش ارسال داشتہ بود بوساطت باریافتگان آستان اقدس نشان رسیدہ از نظر مبارک گذشت وانچہ در عرضداشتہ بود کہ سفارش در انجذمت حضرت خدیو زمین و زمان خداوند مکین و مکان ذریعہ آرامش عالمیان نمودہ آید معلوم راے عالم آراسے گردید چوں حضرت سلاطین پناہ بہ یارکی در مستقر الخلافہ اکبرآباد تشریف دارند ... درباب ... دریں تجا ایم ... تحصیل مطلب او در توقف باشد توجہ ما را شامل حال خود داند۔

بتاریخ شانزدہم جمادی الثانی سنہ سیزدہ جلوسی۔

۲
۱۹۹

زبدۃ الاماثل والاقران لائق المرحمۃ والاحسان مطیع الاسلام راجہ بدھ پرکاش بعنایات التفات سرفراز بودہ بداند عرضداشتے کہ دریں ولا با طیلہ ... تر تش و ترنبی و مرغ زریں ... بآستان اقدس نشان ارسال داشتہ بود رسیدہ بوساطت تخت نشینان عظمت و جلال بنظر فیض اثر گذشت مرغ زریں دیگر ہم رسانیدہ ارسال دارد، و از راہ عنایت از پیشگاہ فضل و کرم خلعت براسے او عطا شدہ پرتو وصول افگندہ ... خواہد گردانید التفات ما را شامل حال خود داند۔

تاریخ یازدہم شہر شوال سنہ چاردہ قلمی شدہ۔

۱۔ یہ خطوط مسٹر ایچ اے روز نے رسالہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں شائع کرائے ہیں۔ منقول از جلد ۷ نمبر ۱ سلسلۂ جدید جولائی ۱۹۱۱ء

و ثمرهٔ آں دریں نشئه جز بدنامی و دراں نشئه غیر بد سرانجامی نیست و اگر آرایش هنگامهٔ مخاصمه و مقاتله از بهر شاه بلند اقبال است نیز در آئین دین و خرد صواب ... زیں پسندیده نباشد، زیرا که برادر بزرگ شرعاً و عرفاً حکم پدر دارد، و ایں معنی را بامرضیات خاطر مقدس حضرت ظل الٰهی و متبعات طبع والا شاهنشاهی منافات تمام متحقق است، بالجمله ابنحاب غبار بیجا و اطفاء نوائر وغا و ترتیب اسباب رزم خونریزی و تصمیم عزیمت حرب و فتنه انگیزی از آں برادر هوشمند والاگهر که بمحامد اوضاع و محاسن اطوار و مکارم اخلاق موصوف و معروف جهاں گشته و پیوسته در استرضائے خاطر اقدس، خاقان خجسته منظر و شهنشاه فرشته سیری کوشید، بهیچ وجه باهیچ کس پسندیده نیست، چه توقف چند روزه دریں دار بے ثبات و قرار و مستلذات ابله فریب ایں سرائے مستعار که باعث ارتکاب چنیں امور ناسنجیده و ناپسندیده باشد ملامت نشئه ابد طراز ساحت سرائے مخلد است،

مکن مکن که نکو گوهراں چنیں نکنند

مناسب آنکه آں برادر نامدار ازیں امور ردیه و افعال شنیعه که منتج سوء خاتمت و مثمر وخامت عاقبت است، اجتناب لازم شمرده و در استرضائے خاطر قدسی مناظر شهنشاه دین پرور و خاقان معدلت گستر تا ممکن مقدور سعی نماید، و خوشنودی آنحضرت را از موجبات حصول سعادت دارین فرا گرفته لزاماً قدم متابعان خادم النبیین در ماه مبارک رمضان محترز باشد و احکام مطاعه مرشد و ولی نعمت و والی سلطنت و ولایت را بجان و دل امتثال نماید، که فی الحقیقه بمقتضائے اولوا الامر منکم امتثال امر شهنشاه حقیقی است و قدم در راه خلاف خلیفهٔ الٰهی سپردن مخالفت فرمان مالک الملک نمودن است،

و اگر مطلبے و غرضے غیر ازیں مرکوز خاطر عزیز بوده باشد پس پسندیدهٔ عالم خرد آن است که در سر زمینے که مضرب خیام شده باشد، توقف اختیار کرده، هر مطلبے که مکنون خاطر گرامی است مرقوم گردانند، تا بعرض اقدس ارفع اعلیٰ رسانیده مطابق التماس خاطر عزیز و مناسب طبع گرامی سرانجام داده آید، و در اسعاف و انجاح مقاصد و مآرب آں قرهٔ باصرهٔ سلطنت جهانبانی سعی و اجتهاد و فی تقدیم رسانیده شود

گدھوال نوشته بود که من فرستاده ام والله اعلم و دیگر آنکه معروض داشته که بعرضِ مقدسِ معلی رسانیده،
چنان شود که حق بحقدار برسد ما را آنچه بایست کیفیت قبل ازیں بعرضِ حضرت رسانیدیم چنانچه حضرت مکرر بخشیان
حکم فرمودند که حسب الحکم بنویسید که هر که تعدی و زیادتی خواهد کرد بجزاے کردارِ خود خواهد رسید و او ایں طور
عرضداشت نموده و پیش احدئی پادشاهی هم گفته که من بر کسے تعدی نکرده ام ایں حد از قدیم از آبا و اجدادِ
من بوده اینها تعدی گرفته بودند الحال که من قابو یافتم حدودِ خود گرفتم او ایں طور می گوید و شما ایں طور میگوئید
تا که بادشاه امین نخواهند فرستاد و تحقیق نخواهند نمود و نفس الامر معلوم بندگان حضرت نخواهد شد که فوج تعین
نمودن حکم خواهند فرمود، باز درایں اثنا که بسمتِ دکن و کابل لشکر میباید عجب است که طرفِ دیگر فوج روانه
کنند صندوق سابق هم رسیده بود بهر سه صندوق سابق و حال رسیدند،

تحریراً فی التاریخ هفتم شهر جمادی الاول سنه ۲۱ قلمی شده

۵/۲۰۲

الله اکبر

زبدة الاماثل و الاقران لائق العنایت والاحسان راجه بده پرکاش بعنایت و التفات امیدوار
بوده بدانند عرضه داشتے که مع نافهاے مشک و ڈالی انار دریں ولا ارسال نموده بودید بوساطتِ باریابان
حجابِ سرادقِ عظمت و جلال رسیده از نظرِ فیض اثرِ ما گذشت، چوں از مشک اوّل بسیار محظوظیم ازینجهت
تاکید نموده می شود که مشکِ تقشیری نفرستید در گرفتنِ مشکِ مذکور احتیاط تمام نموده اصل آنرا ارسال می نموده
باشید، عنایتِ ما را شامل حالِ خود دانید،

تحریراً فی التاریخ ۲۰ شهر رمضان سنه ۲۱ جلوس والا

۶/۲۰۳

زبدة الاماثل والاقران لائق العنایت و الاحسان راجه بده پرکاش بعنایت امیدوار

۳

زبدة الاماثل والاقران لایق رحمت واحسان مطیع الاسلام راجه بده پرکاش بعنایت والتفات

امیدوار بوده بداند عرضداشتے که درین ولا بانامهاے مشک وچیزے بطریق پیشکش ارسال داشته بود رسیده

بساطت تتق نشینان سرادق عظمت وجاه بنظر کیمیا اثر گذشت وجه پیشکش مذکور درجهٔ پذیرائی یافت وآنچه

حقیقت سوندها وغیره تحویلداران خود ومال ضامن وحاضر ضامن شدن زمینداران پرگنه ساڈهورا وباز

گریزانیدن زمینداران مسطور آنها را با متاع نقد وجنس واستدعا اینکه درین ماده بروح الله خان فوجدار میان

دوآب وداود خان فوجدار سهرند وعلی اکبر امین فوجدار پرگنه ساڈهوره نشان عالیشان شرف صدور

یابد معروض داشته بود (معلوم) راے عالم آرا گردید معلوم باد که آن زبدة الاقران خطا کرد که باز آنها را باعتماد

ضامنی زمینداران پرگنه مذکور نگاهداشت چون ما درین قسم معاملات پادشاهی دخل نمیکنیم وبکسے چیزے

نمی نویسیم الحال او درین باب عرضداشت بدرگاه سلاطین پناه ارسال دارد تا از حضور لامع النور بنام

هرکدام حکم صادر شود آنها برطبق حکم والا زمینداران وتحویلداران او را بسته با متاع نزد او بفرستند تا آنکه این

حقیقت بعرض شرف اقدس اعلی نرسد روح الله وغیره هرگز بسته نخواهند فرستاد،

بتاریخ بست ویکم ربیع الثانی سنه جلوس

۴

الله اکبر

زبدة الاماثل والاقران بده پرکاش بعنایت امیدوار بوده بداند عرضداشتهاے متواتر

که مع دو صندوق برف بجناب قدسیه ارسال داشته بود رسیده از نظر علیه گذشت کیفیت مبرهن راے عالم آرا

گردید شما نوشته اید که سید شفیع وبهوری از ذخیره سرکار برآورده ارسال داشته اند ونوشته آنها ما رسیده

وبرف هم بسیار چرکین وتلخ مطلقاً درو نبود ازین بخاطر ما رسیده که شاید از تخواهاے ما نباشد وزمیندار

بوده بودند، عرضداشتے کہ مع پیشکش با نو شہد مرسول نموده بودید رسیده از نظر فیض اثر ما گذشت باز چونکہ عرض کرده گر قیم و شہد نیز پسند طبع اقدس افتاد و دیگر از مفسدی و متردی زمیندار سری نگر کہ معروض نموده بودید ہمیشہ میان شما و او عناد میگذرد، و از بدبختی خود باز نمی آید خوب گردید کہ این مقدمہ را بجناب مقدس معلی عرضداشت نمودید و حقیقت باریدن برف و کوتاہی نمودن عبد الرحمن داروغہ در گرد آوری برف و اجوره مزدوران کہ عرض نموده بودید معلوم رائے عالم آرا گردید بموجی الیہ نشان عالیشان بتاکید تمام فرستاده شد کہ گرد آوری برف بوقتی بکند و اجوره مزدوران موافق قرارداد میرسانیده باشد، و اگر مثل سال گذشتہ کوتاہی خواہد کرد نتیجہ نیک نخواہد یافت،

تحریراً فی التاریخ بست و پنجم ماه محرم سنہ ۲۳

هو الله
مثنوی سلطان ولد
بخط مبارک ایشان
راقمه محمد داراشکوه
۵

داراشکوہ کی دوسری تحریر

وصلی مرقومہ داراشکوہ
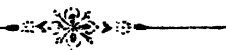
دیوان کامران کا پہلا صفحہ جس پر جہانگیر اور شاہجہاں کے ہاتھ کی تحریریں ہیں

ضمیمۂ سوم

مکاتیب شاہ بلند اقبال شہزادہ دارا شکوہ

(الف)

بنام شاہ دلربا،

یا اللہ　　　　　$\frac{۱}{۲۰۴}$　　　　　یا اللہ

الحمد[1] گوناگون و عشقِ فراوان و سجداتِ شکر و تسلیماتِ بندگی بدرگاہِ آں ذاتِ مقدسِ معلّٰی از جانبِ این بے جانب برسد و امید کہ قبول افتد، ایں بندہ شرمندۂ خود را کہ بعنایت نامہ و شعر سربلند سرافراز ساختہ بود و بقدر سید و کمال بہجت و سربلندی بخشید، ایں ذرہ چہ لائق آں کہ آں شاہِ محققان و عین الحق ایں را بستایند و دربارۂ ایں فقیر بفرمایند،

چوں تو گفتی بندۂ من　　　　　از خوشی بگذرد ہ بندۂ من

اے در صفتِ ذاتِ تو حیراں کہ ومہ　　　　　در جملہ جہاں خدمتِ درگاہِ تو بہ

اشائے فقیراں، ایں فقیر را ہمیشہ اشتیاقِ ملازمتِ آں حضرت در خاطر می باشد، تا کدام وقت ایں وصل رو بدہد و ایں تمنا از بدر شود،

ہر کجا ایم دل مقیدِ تست　　　　　خواہ در آگرہ ایم خواہ در لاہور

امید کہ ایں کمترین سگانِ درگاہِ خود را فراموش نکنند،

---

[1] واضح رہے کہ یہ تمام خطوط جو شاہ دلربا اور شاہ محب اللہ الہ آبادی کے نام ہیں فیاض القوانین سے ماخوذ ہیں،

بنامِ آنکہ دل را دلبری کرد — بدلہا خود دیجز دیپغمبری کرد

بنامِ آنکہ او نامے ندارد — بہر نامے کہ خوانی سر بر آرد

نظر کردن برویش نیم ساعت — ہمی ارزد بہزاراں سالہ طاعت

نیاز و سلام و دعائے بسیار از حدِ بے شمار بخدمتِ عارفِ ربانی، محبوبِ سبحانی، مظہرِ رحمانی حضرت میاں صاحب برسد، آں ذاتِ مقدسِ معلی را ہمہ جا و ہمہ وقت حاضر و ناظر می داند و می بیند، عنایت نامۂ عالی چوں آیۂ رحمت رسید و مشتاق تر ساخت، تعریفِ مرید تمام اخلاص سید صلابت خاں نوشتہ بودند، سعادتِ دارین او کہ مقبولِ اللہ تعالیٰ گشتہ و گناہِ برادر چودی از تۂ دل بخشیدہ شد، و نصلابت خاں گفتہ شد کہ جائے چودی و زمینداری او برادر مقرر باشد، گناہِ یک بیگناہ چہ باشد کہ بخشیدہ نشود کہ بخشانیدۂ گناہاں تلقینِ آں زبدۂ عارفاں را می داند، ملک و صوبہ ہمہ ایشان است، ایں نیست، جز کو توالی میش نیست، ہر چہ خواہند بکنند و ہر چہ خواہند بفرمایند و ہر چہ بہر کہ خواہند بدہند، ہمہ از شماست، امیدوار است کہ ہمہ وقت ارشاد و نصیحت بایں مرید تا دُن میشد و باشد و باعثِ سعادتِ کونین می داند،

من نیم بالتہ جاناں من نیم — عشق تو عاشق تو معشوق تو .

رسالۂ نفیسہ رسید و در خلوت مطالعہ کرد، بسیار مفید است ،

۴
۲۰۷

ھوالکل کاتبہ

بنامِ آنکہ نامش عینِ ذات است — وجودِ او منزہ از جہات است

ہمہ وجہ و ہمہ سمع و ہمہ عین — ہمہ تنزیہ و پاکی و حیات است

عنایت نامۂ نامی گرامی کہ بعد از عفوِ گناہِ ایں فقیر حقیر سراپا تقصیر مصحوبِ ابونصر عنایت شدہ بود، در بہترینِ اوقات رسید، نہایت خوشحالی و دلجوئی رو دادہ ،

من کیستم اندر چہ شمارم چہ[۱] | تا ہم ہیٔ سگانت باشد ہوسم
در قافلہ کہ اوست دانم نرسم | این بسکہ رسد ز دور بانگ جرسم

۲/۲۰۵

یا اللہ یا اللہ یا حاضر یا ناظر، از فانی مطلق و نیست معدوم ہستی موجود شاہ اولیا، بندگی و سلام بسیار برسد امید کہ از ہوا داران خود این ذرۂ بے مقدار را دانند و از روشنی نور رخ خود این ذرہ را یاد آورد و نور تازہ و خوشئی بے اندازہ گاہ گاہ می بخشیدہ باشند، و لیکن نیست در یاد حضرت تست و جان کہ نیست در طلب دیدار و وصلت است، العفو العفو، این نیست را چہ قدرت کہ طلب وصل از اہل نماید ؎

من کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم

کرم و عشق ذات مبارک حضرت میان است کہ ذرہ را ہوا می آرد و از عشق می درخشاند، ہر کجا شمعے است پروانہ ایست و ہر جا معشوقے است با او دیوانہ ایست، اشتیاق ملازمت و پابوس از حد و نہایت بتحقیق زیادہ از ہر چہ نویسد و بزبان آرد بودہ ہست و اگر میسر می بود سر را قدم ساختہ خود را بگان آن آستان درشاہاں می رساند، کیست کہ او دیدار خدا را نخواہد و کیست کہ آں وصل را نطلبد، اما معشوق تا کرا خواہد و میلش بکہ باشد، بسیار معشوق صفتی و بے نیازی از عاشق خود فرمودند، یا کریم یا رحیم بیک تجلی و نظارہ از حضرت شما چہ می رفت کہ این جانب مردہ زندہ می شد و دے تازگی می یافت، دیگر ہر چہ رضائے حضرت تست، عاشق راضی است، یا رضا یا رضا، درین ایام این دو بیت گفتہ شدہ بود ؎

نادیدہ رخ تو در جفا ئیم، | لطفے بنما کہ بے نوائیم
بیگانہ چرا شدی تو از ما | ما و تو قدیم آشنائیم

۳/۲۰۶

بنام آنکہ بر ما مہربان است | بنام آنکہ او خود عین جان است

۱؎ اصل میں "چہ کسم" ہے۔

بتر سازادہ وادم دل بیک بار   مجرد گشتم از اقرار و انکار

۵
۲۰۸

ھواللہ احد۔ بنام آنکہ در وحدت ویگانگی بے نظیر و بے شبیہ و بے بدل است و ہیچ کثرتے وحدت آں ذاتِ مقدس معلی را کہ ہزاراں جانِ عاشقان و عارفاں فدا سے او باد نتواند حجاب و پردہ گشت، ظاہر و ہویدا است، با وجودِ ایں ہمہ کثرت آں وحدت چوں عدد واحد در اعداد پاکی و شناپا دانِ دیدہ را کہ بینا شدہ بہ بینائی او وآں گوش کہ شنوا گشتہ بہ شنوائی او وآں دل کہ از معرفتِ او، فانی بہستئی باقی گشتہ

دلِ صوفی صفائی باشد و بس   ہمہ را پیشوائی باشد و بس

دلِ صوفی نہ زاب و گل باشد   دلِ صوفی خدائی باشد و بس

عاجزانِ گم کردہ دل را چہ مجال کہ ازیں قسم گفتگو در میاں آرند (و) دریں باب حرف مذکور نمایند، نہایتش چوں فکرِ ذاتِ مقدس آں صاحبانِ دل فرو میرود، باثر آں توجہ دلِ بیدلاں را قوتے ہم می رسد و بہ برکتِ ایشاں بے اختیار ازیں ہماں قسم حرف سر میزند، چہ لازمۂ دلِ حضرتِ انسان است کہ در ہر فکرے و ذکرے کہ فرو میرود دلِ بے اختیار در خواب با وجودِ غفلتِ دل ہماں فکر و ذکر می باشد و اگر ہذیاں بگوید ہم از ہماں قسم حرف از زباں ش بر می آید، لہذا چوں ہمیشہ در دل ایں ہیچ اندیشۂ اہل دل میگذرد، دلِ ایں بیدل ہماں برکت بطریقِ ہذیان ایں چند کلمہ گفتگو نمودہ، العفو، العفو،

ایں قطرہ را چہ مجال کہ از دریا بگوید اماں چوں قطرہ را امید دریا شدن نیست بے اختیار است کہ خود را بدریا بکشد و از دریا گفتگو نماید تا باشد کہ صفتِ بے نہایتی دریا را دریابد، چہ قطرہ در اصل دریا بود، و الاآں ہم دریا ہست، اما از نادانی و دوریٔ خود قطرہ ماندہ و از بے نہایتی بہ نہایت رسیدہ، اما ہماں ساعت کہ دم از دریا زند بیشک دریا شود کہ استعدادِ دریا شدن بر کمال دارد، بہر حال چوں پیشِ اہل نظر قطرہ را دریا شدن در کمال آسانی است، امیدوار است کہ بہ برکتِ ایشاں اگر نقصانے در دریا شدنِ ایں قطرہ

نامۂ عفو ماست ایں نامہ　　　خاطر ما چرا نہ خوش گردد

در تعریف نامہ چہ تو اند نوشت کہ ذات صاحب نامہ منزہ است از وصف و تعریف اگرچہ تعریف کنندہ ہم غیر نیست، عیاذاً باللہ لفظ غیر ہم غیر او نیست، عارف و معروف، شاہد و مشہود، محب و محبوب، طالب و مطلوب جز یک ذات نیست، ہر کہ جز یک ذات است معدوم محض است ؎

موجود بجز یکے نباشد ہرگز　　　باشد کہ دریں شکے نباشد ہرگز

وایں مقر است کہ معدوم ہرگز موجود نگردد و موجود ہرگز معدوم نگردد،

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت　　　لاجرم عین جملہ اشیا شد

در چشم بینا حقا و ثم حقا کہ در ہر جزوے کل ظاہر و ہویداست، و در ہر ذرہ آفتاب جہانتاب پیدا، و در ہر قطرہ بحر حقیقت جلوہ گر، و در ہر حرفے وجود سیاہی اظہر است، نہایتش چوں یک اسم شریف او ہو الباطن است، از چشم بعضے پنہاں شد، چوں یک اسم مقدس او ہو الظاہر در چشم بعضے ظاہر گشت،

گاہ پردہ بروے درگیرد　　　گاہ بے پردہ روے بنماید

الحمد للہ الحمد اللہ کہ از برکت صحبت ایں طائفۂ شریفہ مکرمہ معظمہ از دل ایں فقیر اسلام مجازی برخاست و کفر حقیقی روے نمود و معنی ایں رباعی عارف نامی مولانا عبد الرحمٰن جامی ظاہر گشت ؎

در دیدہ عیاں تو بودۂ من غافل　　　در سینہ نہاں تو بودۂ من غافل

از جملہ جہاں نشان تو می جستم　　　خود جملہ جہان تو بودۂ من غافل

اکنوں قدر کفر حقیقی دانستم زنار پوش و بت پرست بلکہ خود پرست و دیر نشین گشتم،

مسلماں گر بدانستی کہ بت چیست　　　بدانستی کہ دیں در بت پرستی است

اگر کافر ز اسلام مجازی گشت بیزار (؟)　　　کرا کفر حقیقی شد پدیدار

درون ہر بتے جانیست پنہاں　　　بزیر کفر ایمانیست پنہاں

(ب)

بنام شیخ محب اللہ الٰہ آبادیؒ

۱/۱۳۰

نقل اللّٰھم اللہ ھم، جامع علوم ظاہری و باطنی حاوی مراتب صوری و معنوی میاں شیخ محب اللہ را از محب فقرا دعا و سلام برسد، از گرفتن صوبہ الٰہ آباد بیشتر خوشحال از وجود شریف ایشان است ہر کاری و مہمے کہ دراں رفاہیت مومناں باشد بباقی بیک امری نمودہ باشند، و اخلاص ایں جانب را بفقرا بدرجۂ اعلیٰ شناسند و امید کہ ایں چند سخن را جواب واضح بنویسند کہ حقیقت آنہا مفہوم شود،

۱- چیست اندریں راہ بدایت کار و نہایت کار، (۲) چیست کہ معنی قول سید الطائفہ در جواب "ما النہایۃ" کہ فرمودہ "الرجوع الی البدایۃ" (۳) و کدام علم است کہ آنرا حجاب اکبر گفتہ اند (۴) و انبیائے سابق را معرفت و توحید بود یا نبود، (۵) و ترقی را نہایت بود، یا نبود، (۶) "ظلوماً جہولاً" در مذمت انسان یا در مدح، (۷) و ہرگاہ معدوم شدن موجود محال باشد اشیا را چوں معدوم تواں گفت (۸) و تصور را اعتبار بود یا نبود، (۹) و شغلے باشد کہ بے اختیار شاغل صادر شود (۱۰) و نماز بے خطرہ کسے میسر شود، (۱۱) انسان را استعداد شناخت محض برابر بود یا نبود، (۱۲) از تربیت ارواح معرفت حاصل گردد یا نہ (۱۳) و بے نہایت در دل چگونہ گنجد (۱۴) و طالب فانی گردد یا مطلوب، (۱۵) طالب را بعد از موت وصل مطلوب ممکن باشد یا نہ (۱۶) و تفرقہ درد و عشق چیست؟

(ب)

جواب سوالات مذکور از جانب شیخ مذکورؒ

سوال اوّل چیست اندریں راہ بدایت کار و نہایت کار،

ماندہ باشد بر طرف گردد و دریا بدریا شود،

چوں اشتیاق و شوقِ ملازمت آں فرید عصر بسیار و از حد بیرون است اگر قدم مبارک رنجہ فرمودہ یک گام بشہر ما نہند از خود خلاص می یابیم و ہستی موہومی ما مبدل بہستی اصلی ایشاں میگردد و دل بآرزوی خود می رسد و دیگر بہر روش رضا باشد ما راضی ایم کہ بے مطلباں را مطلب نمی باشد، و السلام،

۶
۲۰۹

اللّٰہ اللّٰہ

بعد از سراپا نیازمندی و اشتیاق می رساند کہ عنایت نامۂ گرامی مانند وحی آسمانی پر تو نزول انداخت

آں را کہ وصل دوست بود از رو یقین   از نامہ و پیام تسلّی کجا شود،

بشغولی ظاہر و باطن کہ مامور بود ان شاء اللہ تعالیٰ تقصیر نخواہد کرد، چوں ہم نکند بہتر و خوشتر از یں چہ کار خواہد بود، خلاص ایں ہیچ نسبت بخاک آں زمین کہ محل و مکانِ آں بے مکان است از حد و نہایت گذشتہ و چہا ہم نگذرد، ؎

دلیکہ عاشق و صابر بود مگر سنگ است   ز عشق تا بصبوری ہزار فرسنگ است

میانجیو سلامت اللطیفۃ النفیسہ کہ از زبانِ وحی ترجمانِ شما در باب از ترقی ماندنِ صوفیٔ کامل شنیدہ بود، از زبانِ خود کردہ بحضرت پیر دستگیرِ خود نوشتہ بود، بسیار خوش کردہ اند و در جواب بدستخط مبارک ایں مرید نوشتہ فرستادہ بود و ما در ہمیں دو سہ روز رسیدہ بود، بعینہ فرستادہ کہ مطالعہ فرمودہ، ایں شجرۂ فقیر را باز در عنایت نامۂ خود پیچیدہ بفرستند و در بابِ فانی شدنِ وجود و بعد از بقا ہم انچہ میانجیو باین نسبت فہمانیدہ اند، خوب حالی و خاطر نشینِ ایں فقیر شدہ بتحقیق چنانکہ فرمودہ اند،

و اگر بذاتِ بعضے گدایاں متوجہ شوند، نیک روشن میشود کہ ہیچ دورہ نبود کہ خالی از عارفِ کامل باشد،

سوال پنجم - ترقی را نہایت بود،

جواب - ؎

اے برادر بے نہایت درگہے است
بر ہر آنچہ میرسی بروے مایست

در مرتبۂ ذات بحث آنچنانکہ میدانی،

سوال ششم :- ظلوماً جہولاً در مذمتِ انسان است یا در مدح،

جواب :- در مقامِ ترحمِ انسان است،

سوال ہفتم، ہرگاہ معدوم شدنِ موجود محال باشد، اشیا را چوں معدوم تواں گفت،

جواب - بموجبِ کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ اشیا معدوم است، باستعدادِ خویش موجود است، بوجہ کنایت از حقیقتِ مطلقہ است[1]،

سوال نہم :- شغلے بود کہ بے اختیار شاغل صادر شود؛

جواب :- جانِ من: ہمہ ذی انفاس بشغلِ خویش مشغول اند، بے اختیار، اما منصبِ عارف بہمیں واسطہ والاتر است کہ آگہی ازیں شغل بے کد وجہد تو دانستہ شاغل و ذاکر است۔

سوال دہم - نماز بے خطرہ کے میسر شود

جواب - نماز بے خطرہ وقتے دست دہد، کہ رجا و امیدِ قلبی و قالبے کہ صفتِ مرأت است از قوتِ جاذبِ عشق بذاتِ ساذج برکندہ شود، و نہالِ ناامیدی بر ارض اللہ کہ دل باشد استقرار یابد، و چشمِ ظاہر و باطن بتماشائے امواجِ وحدت آں قدر محو شود، کہ علمِ ایں معنی ہم نماند و پس از اقامت بلسانِ حال گویا گردد ؎

[1] اس کے بعد سوال ہشتم چاہیے تھا، لیکن نہ سوال ہے اور نہ جواب،

جواب - بدایتِ کار رستن از اعتبار غیریت است و نهایت کار پیوستن باعتبار عینیت،

سوالِ دوم چیست، معنی آنکه سید الطائفه در جوابِ "ما النهایة" فرمود "الرجوع الی البدایة"

جواب - در آغاز بر داشتن نظر از عین بتوہم غیر و در انجام پیوستن بجز و بدریافت عین؛ وجه دیگر سلوک
بدایتِ ناسوت است که مقام عرش الرحمن است، غایتِ سلوک از عروج بنزول است که بمرتبهٔ ایلهٔ دانیه
عرفان است، ہمیں ناسوت است چه عالم در رنگِ حرکتِ دوریست، ہماں نقطه که نهایتِ دائره است
بدایتِ او ست،

سوال سیوم کدام است که گفته اند، حجابِ اکبر

جواب :-

علم گر بر دل زند یارے بود   علم گر بر تن زند بارے بود

ہر علم که منفیٔ توہم دوئی است حجابِ او ست، بنظرِ دیگر ہر علم که تعلق بر نورِ تعینات بے ملاحظهٔ
صاحبش یقین که حجابِ اکبر است و بیافتِ ایں شکسته ہر علم که باشد حجاب است، بجهت آنکه صفات حجابِ ذاتست
ازیں سبب که عارفاں در مقام ارشاد بطالباں در عبادت علم را مقید بقیدے نگرفته اند،

سوالِ چهارم - انبیاے سابق را معرفتِ توحید بود یا نبود،

جواب - پوشیده نماند که کمالِ معرفت که مذاقِ صوفیان است از لوازم مرتبهٔ نبوت باشد، معلوم
نیست و جمیع انبیا را بایں مرتبه از روے فضل بهره ور باشند، ہمه لازم نه، اما جمیع انبیاے سابق ازیں مرتبه
بهرهٔ تمام نداشته باشند، وایں ہم نه، بلکه بیقین دانسته شده که نصیبِ عینِ ایشاں تجلیٔ ذات بے حجب
صفات بود، غایة الامر اتباعِ ایشاں بمرتبهٔ توحید رسیده اند، و دیگر احوالِ انبیا، در قرآن مجید بروجه احسن
مذکور است، از انجا بادنیٰ تامل بطریقِ اعلیٰ احوال تفاوت ظاهر میشود، لیکن چوں شانِ انبیا مسند می
آن است که اسرار باشاره میفرمایند که احکامِ فکرِ عامه دریابد، تصریح لائح نمی سازند نظر بحالِ ذکی و غبی

بے نہایت بگذرد، خلاص،

سوال چہاردہم - طالب فانی گردد یا مطلوب؟

جواب - جانِ من! ایں دو اسم از زحمتِ طلب بہم رسیدہ پس از حصولِ عرفان نفسِ ایں زحمت

کہ برخواست زحمتِ اتحاد پیش آمد ع

اتحادِ یار با یاراں خوش است

سوال پانزدہم طالب را بعد از موت وصلِ مطلوب ممکن باشد یا نہ؟

جواب - الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب، کامل ہرچہ فرمود رسیدہ فرمود، بلکہ

کمالِ انساں بے موت ممکن نیست،

سوال شانزدہم، تفرقہ در درد و عشق چیست،

جواب، درد نردبانِ عشق است ؎

ہرچہ در کائنات جزو و کل اند

در رہِ عشق طاقہاے پل اند

تم کلامہ،

۲
۲۱۱

جامعِ علومِ ظاہری و باطنی، حاویٔ مراتبِ صوری و معنوی، الفانی فی اللہ شیخ محب اللہ را از

محبِ فقرا دعا و سلام برسد، مکتوبِ ایشاں کہ مشتمل جوابِ سوالہا و اظہارِ شکر و رضامندی از زمانہ خود رسید،

از مطالعۂ آں مسرت و خوش وقتی روے داد، ہم مشربیٔ ایشاں معلوم خاطر گردید، کجا است کسے کہ معتقد

ایں مشرب بود یا از اہلِ ایں مشرب بود، چہ جاے آنکہ ایں مشرب را صاف دریافتہ باشد، بعضے از

جوابِ ایشاں کہ مطابقِ خواہشِ ایں جانب بود، و بعضے را از ذوق و وجدانِ خود کہ موافقِ کتاب اللہ

صبا با چو خویش موے دارد   خس بنماز و کرا تماشا بادوست

دیگر نماز بے خطرہ میسر گردد کہ از خطرۂ امواج تعینات لجۂ وحدت نجات یابد، بعض نیز انے کہ نماز
بے خطرہ مراد می دانند حاشا کہ نماز بے خطرہ باشد، آرے ایں قدر ہست کہ تفاوت بہ تبدیلات خطرہ
ہم میرسد، زیراکہ انک لعلیٰ خلقٍ عظیم انچہ اشارہ می فرمایند و بچہ دلالت مینمایند، اگر بنظر تحقیق ملاحظہ
نمائی دریابی کہ نماز بے خطرہ است، از وجہ آنکہ صلوٰۃ کاملہ معراج مومن فرمودہ اند، ہرچہ واسطۂ عروج
است، خطرۂ ملکی است، ویک وجہ نماز بے خطرہ بعارف حاصل است بمعرفت آنکہ جمیع خطرات
را از مبدأ فیاض دانستہ وبس ،

سوال یازدہم :- درانسان استعداد شناخت محض برابر بود یانہ ؟

جواب :- اگر جمیع اراضی باستعداد باران رحمت مستعد روئیدن نبات باشد پس درانسان
ہم استعداد شناخت محض برابر بود، ہرگاہ دراصول مفردہ تفاوت بودہ، درفروع مرکب بطریق
اولیٰ، چنانچہ زبان حال مولوی بدیں معنی ناطق است ؎

ماہی از سر گندہ باشد نے زدم

فافہم فتأمل،

سوال دوازدہم :- از تربیت روح معرفت تمام حاصل گردد یانہ ؟

جواب :- از موحد محقق ایں استفسار بس عجب است، ہرگاہ انسان جامع باشد و چون
تربیت حقیقی از ارواح خودی ببار سے تا بگرداب وہم گرفتار است نمودات را غیر می یابد و نیفتان
را بدان منسوب می سازد،

سوال سیزدہم :- بے نہایت در دل چگونہ گنجد،

جواب :- دل را بمرتبہ بے نہایت است، فافہم و اگر ایں معنی مستبعد می نماید پس از گنجید

(۷)

بنام شہزادہ مراد بخش بہادر

۱/۲۱۳

"تا حال ہیچ پسرے قصدِ پدر نکردہ و شما کہ قدم از جادۂ عقیدت و عبودیت بیروں گذاشتہ و سالکِ مسالکِ تخلف و انحراف شدہ در عالم و عالمیاں شورشِ فتنہ انداختہ اید، وقوعِ ایں معنی از پاسِ ادب و بندگی بعید نمودہ پس ثمرۂ آں غیر از ندامت و پشیمانی دیگر عائد نخواہد شد"

(۸)

بنام شہزادہ سلیمان شکوہ پسرِ خود

۱/۲۱۴

"در ملکِ گجرات محمد مراد بخش کمرِ مخالفت بربستہ و لشکرِ عظیم فراہم آوردہ و بخیالِ باطل سر بر دائرۂ خلافت گردیدہ، عوام وانمود کہ خود را بسارعت بر بہ تمام تر درینجا رسانیدہ و سر بشورش و فتنہ پردازد، بنا بر آں قرۃ العینِ سلطنت با سرعِ اوقات کارِ محمد شجاع بہر گونہ با تمام رسانیدہ، خود را نیز زودی درینجا رساند کہ بہنگامِ آمدنِ آں مخالف را تنبیہ و تادیب رسانیدہ آید"

ٹہ منقول از فتوحاتِ عالمگیری مصنفہ ایشری داس، ق ۱۰ الف، ایضاً،

سنّتِ رسول اللہ بود دریافت و آنکہ در جواب ہا ہمہ جا حوالہ بقولِ قدما کردہ بودند تحقیق دانند کہ نزدِ ایں فقیر
وجدے کہ موافق نیفتد بقولِ خدا و رسول بے بہتر آنست داستے) از آنچہ در کتابہا نوشتہ باشند، چہ مدتے
کتبِ حالِ مشائخ مطالعہ میکرد، چوں اختلاف بسیار ظاہر شد، مطالعۂ کتب را بالکل متروک ساخت و
بمطالعۂ دل کہ بحریست لا محدود و ازاں ہر شبہ گوہر ہائے تازہ بیروں می آید، پرداخت، ؎

مرا ہیچ کتابے دگر حوالہ مکن .. کہ من حقیقتِ خود را کتاب می دانم

آنچہ ازاں بحر بیروں آوردہ بود میخواست کہ در سلکِ تحریر آوردہ نزدِ ایشاں بفرستد تا انصاف بدہند
اما چوں لباسِ ظاہر و ادبِ باطن تقاضائے آں نمیکرد و موقوف بر خواہش و اشارۂ ایشاں می داشت
اگر از آنجانب اشارہ رود بتفصیل ظاہر نمودہ خواہد شد،

(ج)

بنام شہزادۂ اورنگ زیب

۱/۲۱۴

رقعۂ سلطان دارا شکوہ کہ در حالتِ قید بہ بادشاہ عالمگیر نوشتند۔

بھائی صاحب من، بادشاہِ من!

خیالِ بادشاہی اصلا در دل نماندہ بشما و فرزندانِ شما مبارک، و فکرِ کشتنِ من بخاطرِ مبارک ناحق است، اگر یک حویلی قابلِ سکونت و کنیزکے از کنیزانِ مخصوصِ ما برائے خدمت عنایت شود، بگوشۂ عافیت در دعائے آں صاحب اشتغال نمائیم۔[1]

[1] منقول از نسخۂ قلمی متحف برطانیہ اورینٹل اینڈ سیل [illegible] و نسخۂ رقعاتِ عالمگیری مملوکہ کتب خانہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ص ۳۲۵-۳۲۶، اورنگ زیب نے اسی رقعہ کی پشت پر قرآن کی ایک آیت لکھ کر واپس کر دیا تھا،

ظاہر و باطن مامصروف آں دارد کہ ہر چہ ازیں مرید وقع شود مطابق احکام واجب الانقیاد والاکرام باشد خاصہ دریں عبودیت میمنت قریں لوازم بندگی وجاں سپاری بطریقی اتم بدرجہ ظہور رسد بعنایت بیغایات خداوندی واقبال گیتی کشاے شاہنشاہی ملک ماوراء النہر و بدخشاں کہ ملک موروثی ایں خاندان والامکان است داخل ممالک محروسہ شود، عنایۂ ساماںنے کہ لازم ایں قسم یورشہاے معظم باشد بخاطر ملکوت ناظر پوشیدہ نیست و چہ احتیاج کہ درچنیں امور حرفے بعرض حجاب علیۂ علیہ رساند ؎

کہ شاہ خود روش بندہ پروری داند

۲
۲۱۶

تسلیمات مبارکباد نوروز جہاں افروز بتقدیم رسانیدہ و فزونی عشرت و خورمی دہری[1] بذات اقدس اعلی کہ سلامت و خورسندی مریدان عقیدت سرشت بلکہ حیات و فلاح عالمے باں منوط و مربوط است از واہب لعطایا مسئلت نمودہ بموقف عرض ایستادہاے حواشی سریر عرش نظیر میرساند، فرمان قضا جریان مرحمت تبیان کہ درباب خدمت او دیسہ بدستخط خاص ہمایوں کہ جانہاے آزادگاں بہر حرف آں خط بندگی دادہ، رقم یافتہ بود، در خوب تریں وقتے عز ورود ارزانی داشت، بتقدیم سرشتافتہ مراسم استقبال بجا آوردہ، بوصول ایں مرحمت کبری جبہ سائی آستاں سپاس گری گشت، و تارک سربلندی بآسماں سود، اضافۂ ہزار سوار کہ از روے بندہ نوازی مرحمت شدہ بود، موجب افزونی فخر و مباہات گردید،

قبلۂ دوجہانی سلامت! احتمال قریب آن ہست کہ خبر تغیر صوبہ بشاہ نواز خاں رسیدہ باشد، ہرگاہ بعد از رسیدن خبر تغیر مدتے در آنجا باشد یقین کہ باعث دست اندازی او در ملک و خرابی رعایا میگردد و چوں پیوستہ ایں مریدی خواہد کہ ملک بادشاہی از صدمات جور و بیداد و آسیب خرابی و برہمزدگی محروس ماند، مناسب آں میداند کہ خدمت صوبۂ مذکور از ابتداے فصل ربیع توشقان ئیل[2] (کذا) بایں مرید متعلق باشد،

---

[1] اردو ن بنیاں ن بنیان ن،
[2] م - ربیع وئیل،

ضمیمۂ چہارم

مکاتیبِ شہزادہ محمد شجاع

(الف)

بنام شاہجہاں بادشاہ

۱/۲۱۵

سعادتِ صوری و معنوی بسجداتِ آستانِ خلافت آشیاں کہ قبلۂ دوجہانی و کعبۂ آمال و امانی سلاطینِ هفت اقلیم است دانسته بوقفِ عرضِ ایستادہاے حواشی سریرِ سلطنت مصیر می رساند کہ فرمانِ جہاں مطاعِ عالم مطیع کہ بہ دستخطِ خاصِ ہمایوں محلی بود و از ہر سطرِ آں دریاے مرحمت و عطوفت جوش میزد، در بہترین وقتے شرفِ ورود بخشید، و تسلیماتِ غلامی بتقدیم رسانیده بوصولِ آں حرزِ کرامت و افضال تارکِ عز و مباہات را فرقدساے گردانید،

مرقوم خامۂ قضارقم بود کہ "ما ایں خدمت بفرزندے می خواہیم بفرمائیم کہ بودنِ خود را در بلخ و بدخشاں بلکہ در ماوراء النہر کہ سمرقند باشد تواند قرار داد"

قبلۂ جہانیاں سلامت، سعادتمند فرزندے کہ در راهِ رضاجوئی و بندگی مرید پدر، خود سرموے تجاوز ننماید بلکہ امتثالِ امرِ جلیل القدر و برآمد کارِ قبلہ گاہ خود را سرمایۂ سعادت و فتوحات دانستہ از تہِ دل مراسمِ جد و کوشش بتقدیم رساند، چہ قسم بے توفیقی باشد کہ در کار و خدمتِ آنحضرت مصلحت و بُرکاری سپرد و اغراضِ مشومِ فاسدۂ خود را بنظر داشتہ باشد، ایں مرید رضاجوئی مزاجِ اقدس را ثمرۂ حیات و حاصلِ زندگانی شمرده، پیوستہ خواہشِ

[1] یہ تمام خطوط فیاض القوانین سے منقول ہیں۔ ان میں سے بعض خطوط مشرقیہ مدراس کے ایک ناکمل نسخہ نمبر ۱۸۰ میں بھی ہیں؛

جلال و نوبت جلال خود افزودہ، ما نیز ازاں فرزند ایں معنی را پسندیدیم، و دعاے برخورداری در حق او
کردیم، و دانستیم کہ آں فرزند قدر عنایات ما دانستہ بمقتضاے لئن شکرتم لازیدنکم، آں ہزار سوار
اضافہ را کہ برآوردی بود دو اسپہ مرحمت فرمودیم، و تنخواہ ایں اضافہ را نیز از خریف پونت ئیل از اودیسہ
متصرف گردد، اگر در صوبۂ بنگالہ جاے باشد کہ بہ از اودیسہ باشد و خالصہ نباشد تنخواہ ایں اضافہ را کہ یک کرور
و شصت لک دام میشود بگیرد۔

قبلۂ دینی و دنیوی سلامت! ناصیۂ بندگی بزمین بوس ایں مرحمت نورانی و تارک افتخار بہ تسلیمات
ایں عنایت سربلند ساختہ گویاے شکرے کہ از احاطۂ دل و زبان بیرون است گردیدہ در صفت شکر نعمائے
خداوند حقیقی و خلاق مجازی مضمون ایں بیت حکیم ثنای (سنای ؟) را مناسب دید۔

گر کسے شکر او فزوں گوید ‖ شکر توفیق شکر چوں گوید

نجابت مرید پروری نگارش یافتہ بود کہ نشانے کہ درین ولا بدستور اعظم اسلام خاں نوشتہ بود شاں
آں را از نظر اشرف گذرانید، در آں درج بود کہ تن و تنخواہ صوبۂ اودیسہ مقرر شدہ کہ محمد زماں از پیش خود باتفاق محمد
بیگ دیوان صوبہ سرانجام می نمودہ باشد، چوں قبلہ و کعبۂ حقیقی صوبۂ مذکور را بایں جاں نثار مرحمت فرمودہ اند یقین
کہ باز پرس نیک و بد آں نیز ازیں کمتریں خواہند فرمود، امیدوار است چنانچہ بعضے از حکام سابق تن و تنخواہ
را خود سربراہ می نمودند الحال نیز مطابق آں عمل آید و محمد بیگ دیوان نیز چنانچہ ملتفت خاں در حضور است
در حضور بودہ، مہمات مالی و ملکی معروض داشتہ فیصل می دادہ باشد، حکم میفرمائیم کہ صوبہ را بآں مرید عنایت فرمائیم
چہ امکان دارد کہ تن و تنخواہ بدیگرے متعلق باشد، خصوص صوبہ را کہ تن و تنخواہ آں بصاحب صوبہ تعلق داشتہ
باشد تن و تنخواہ و کل اختیار ایں صوبہ بہم شل اختیار صوبۂ عمدۂ بنگالہ در قبضۂ اقتدار آں مرید ارادت پیوند گذاشتیم
می باید کہ خود از ہر چیز خبر گرفتہ پرداخت آں صوبہ بنوعے نماید کہ رو بآبادانی آرد۔

تسلیمات بندگی ایں ذرہ نوازی بجا آوردہ مسرور و مباہات بیکراں گردیدہ، و نگارش ایں مدعا ہم

امیدوار است که فرمان جهان مطاع عالم مطیع بدین مضمون که صوبهٔ مذکور از ابتدای فصل مذکور بگماشتگان
این غلام حواله نماید باسم شاه نواز خان چه صدور یابد تا بزودی محال مذکوره متعلق بحراست این مرید گردد و
دست اندازی متغلبان بی انصاف از رقبهٔ محروسه زبردست کوتاه شود،

چون بحکم قضا نفاذ صادر شده که معز زمان طهرانی را از دهاکه طلب نموده بخدمت آن صوبه تعیین نماید بنابر
بمجرد رسیدن حکم محمد زمان مذکور را از آنجا طلب نموده حراست جهانگیر نگر را بدستور میر ابوالقاسم مقرر ساخت
و بتازگی پانصد سوار دیگر تعیین جهانگیر نگر نمود که از کومکیان میر ابوالقاسم بوده مراسم خدمت آن حدود بتقدیم رسانیده
باشند، و در باب سرانجام نواره بمیر مشار الیه نوشته شد، سایهٔ پادشاه عالم ابدی اتصال باد،

۳۱۴

پیشانی سعادت را بسجود آستان زمین آسمان که قبلهٔ آمال جهان و جهانیان است نورانی ساخته
این معنی را توفیقات و اصل سعادات دانسته بدره و عرض حبه سایان سدهٔ خلافت و فرمان پذیران بارگاه
سلطنت میرساند که فرمان جهان مطاع عالم مطیع که هر سطر آن جوی از بهشت رحمت و فیض بود،
سایه ورود بر این جان نثار عقیدت کیش انداخت و تارک سربلندی بدریافت این منشور کرامت
افتخار بآسمان رسانید،

مرقوم کلک قضا امضا بود که آن فرزند ارادت مند فزونی مواهب و نعمای ما را بیش از اندازهٔ شکر
و سپاس دانسته بعجز اعتراف نمود، هرگاه موسی علیه الصلوة والسلام اداء شکر و سپاس بجانب کبریای
سبحانی جلت عظمته بعجز معترف گشت باعث قبول شکر او گردید، این مرید را چه یارا که در مقابلهٔ مواهب و نعمای
قبلهٔ دو جهانی بعرض شکر و سپاس قیام نماید، این معنی معلوم رای جهان آرا گردیده، از آنجا که پادشاه ظل الله
خلافت و نیابت خود را بما ارزانی داشته باشد و عنایات بی غایات ما را منتسب باخلاق خود ساخته و مظهر

۱؎ نموده مثل شاه عالم شدن و سپاس معذرت،

بجز اہ بحضور طلب نموده، پرداخت آں محال را حسب دلخواه نموده بجهان آباد و از آنجا بسا نگام و ہنگلی و مخصوص آباد و غیره
استشار کنان با کبر نگر بیاید، درین ضمن هم سیر و شکار که خاطر آں فرزند از ضبط ملک بآں بیشتر راغب است
بفعل می آید، و هم بر حقیقت ملک که اطلاع بر آں از لوازم است وقوف حاصل میگردد و هم منافع کلی مترتب
می شود۔

قبلۂ جهانیاں سلامت: مدتیست که ایں داعیه را بخاطر فدویت گزیں جزم نموده که به بردوان رفته
از حقیقت حال صوبه اودیسه و مضافات آں قرار واقع مطلع شده، تنظیم مهمات آنجا بنوعے که پسند خاطر مقدس معلی
باشد نماید، خدا شاهد است که در اشارهٔ ایں امر غیب دانی و کرامات ذات قدسی ملکات صورت ظهور گرفت
چنانچه در عرائض که قبل از یں روانۂ حضور تمام فیض سراسر سرور کرده، بعرض ایں معنی مبادرت نموده، معروض
کارگزاران بارگاه سلیمانی شده باشد، امیدوار است که درین زودی به امر والا کاربند شده، روانهٔ آں حدود گردد
دیگر رقم یافته بود که همیں که محمد زمان پیش آں مرید برسد بزودی رخصت اودیسه نماید، بعد ازانکه
محمد زمان به صوبهٔ مذکور برسد در باب میر حسن که قبل ازیں رفته چه خواهد کرد، اگر او را در آنجا بگذارد باید که در اموری
که تعلق بصوبه داران است[1] دخل نه کند، و از صلاح و صواب دید محمد زمان بیروں نرود، و بطریق کومکیان در آنجا
بوده بهنگام سواری و کار ممد و معاون باشد که محمد نیز از آں فرزند است (کذا) درین صورت که با التماس
آں مرید صوبه داری اودیسه مقرر گشته بیقین حاصل است که از ته دل مخلص آں فرزند خواهد بود، هرگاه چنین باشد
او را مستقل باید ساخت که از عهدهٔ خدمت برآید۔[2]

مرشد دستگیر سلامت: میر حسین را تا رسیدن محمد زمان فرستاده بود که مردم را ازیں خبر که آں ملک بجاگیر ای[ں]
ایں مرید مقرر شده اعلام نماید، تا دست تطاول و تحکم متصدیاں کوتاه گردد، و هیچکس پاے از دائرهٔ حق و حساب
بیروں نگذارد، و هرگاه محمد زماں برسد، میر حسین با جمعیت که با و تعین آں حدود داشت داخل کومکیان محمد زمان

[1] نواب «به» محذوف [2] نواب «است» محذوف

فیض آغاز سعادت انجام را محض ارشاد و عین ہدایت انگاشتہ امیدوار است کہ بوجہے کہ مامور گشتہ بے تفاوت بعمل آوردہ، دریں ولا مقرر نمودہ کہ یکبار محمودبیگ دیوان را بحضور طلب نمودہ از تغیر و تطہیر ایں ملک مطلع نمودہ بہ یمن انفاس وحی اساس چناں کنند کہ در اندک زمانے آں ملک کہ از حرص غرض دوستان انقصات دشمن دست زد خرابی و بر ہمزدگی شدہ بمعموری و آبادانی روآرد، و تدارک مافات بخوب ترین وجہے شود،

درباب استقلال بخشیدن محمد زماں کہ حسب الحکم بہ نیابت ایں غلام نامزد خدمت آں صوبہ شدہ مرقوم خامۂ گہر بار شدہ بود، بینش افروز بصیرت گشت،

قبلۂ دوجہانی سلامت! شخصے کہ نامزد خدمت شد اگر استقلال او دراں کار از قرار داد و لفع نیابد کارہاے ملکی و مالی نامنتظم و مہمل می ماند، و معاملات از نظم و نسق بیروں میرود، محمد زماں کہ بندۂ کار کردہ است و صاحبؓ قبلۂ دوجہانی التماس ایں مرید را دربارۂ او بشرف قبول رسانیدہ با ایں خدمت عمدہ مقرر فرمودہ اند، چوں استقلال او دراں خدمت نباشد و حرف کسے کہ مبنی بر غرض باشد درباب او گوش کند، ہرگاہ ایں عقیدت کیش را دل و جاں مصروف آں باشد کہ ملک بادشاہی از صدمات ستم و تعدی کہ مستلزم خرابی و ویرانی است محروس ماند و آثار رفاہیت و معموری روز بروز صفت تزاید گیرد در دلجوئی و تربیت کسے کہ بر جادۂ نیک اندیشی و خیر خواہی صاحب در عقیدت ثابت قدم باشد، چگونہ اغماض و تغافل خواہد نمود،

دیگر حکم شدہ بود کہ بالفعل کہ آں مرید در اکبر نگر اقامت دارد، باید کہ آں ضلع را بتفصیل سیر کند، از اکبر نگر بہ بردوان و از انجا بہ میدنی پور کہ سرحد اڈیسہ است برود و از انجا از متصدیان اڈیسہ ہر کرا

لہ نواب، دراں کار از قرار، محذوف ٹہ نواب ،، د، محذوف ٹہ نواب ایں مرید را و بشرف قبول
ٹہ نواب بتفصیل،

امیدوار است که بشرف قبول باریافتگانِ درگاه ممتاز گردد،

چون معموریٔ بلاد و آسودگی کافۂ عباد را از مرضیات خاطرِ مقدسِ حضرتِ شاهنشاهی میداند، درین مدت بمعموری و آبادانیٔ این هر دو صوبه بنوعے اهتمام و جهد نمود که روز بروز آثارِ آن آشکارا میگردد، صوبه اودیسه که از ستم حکامِ پیشین خراب بود، درین ولا رو بآبادانی گذاشته، بنابرین تسلیماتِ غلامی بجا آورده بعرض میرساند که چون درباب آبادانی و تنظیم و تنسیقِ این هر دو صوبه بقدر امکان سعی نموده اگر تتمه هم باین جان نثار مرحمت می شد، خان زادانِ خورد سال را آنجا گذاشته در خبرداریٔ این صوبها سعیٔ مشکور بتقدیم میرسانید و[1] از عهدۂ جواب نیک و بدِ این ملک برمی آید، درین صورت هم خانه زادانِ صغیر از لطمات و صدماتِ بیماریهاے متضاره که شمارِ آن از تعداد بیرون است اخلاص می بودند، و هم بعنایتِ الٰهی و اقبالِ جهان کشاے شاهنشاهی ربط و ضبطِ این سه صوبه مطابق مرضیٔ کارگذاران خلاف صورت سرانجام میگرفت، اگر سرموے ازین که معروض داشته تهاون و تقصیر می نمود از عهدۂ جواب برمی آمد و اگر بنظرِ ملکوت ناظر رسد که ضبط و نسقِ هر سه صوبه بار شخصے[2] متعذر است و یک حاکم بتنظیم این ممالک نتواند پرداخت پس امیدوار است که عوضِ صوبه اودیسه تتمه مرحمت شود،

من نگویم که لطف و احسان کن
بنده ام هرچه بایدت آن کن

سایۂ جهان پروری ممدود باد،

---

[1] نواب "از" محذوف،

[2] تم هر سه صوبه از یک کس متعذر، نواب "باره"

صاحب و قبلۂ حقیقی سلامت! چوں خانہ زادان دریں ملک بوجہ ناسازی آب و ہوا
اینجا در ایام صغر و ہنگام رضاع ہر روز بکوفت ولے گرفتار می باشند، بنا براں معروض داشتہ بود کہ اگر پٹنہ با بہین
مرید ازلی اعتقاد مرحمت می شد، خانہ زادان در ایام برسات کہ موسم ہجوم بیماری ہائے غیر متناہی (رہگذار) است
در آنجا اقامت نمایند، اگرچہ جمیع وقائع و سوانح بمقتضائے مشیت سبحانہ و تعالیٰ و آنچہ شدنی است ہمہ جا از
مکمن قوت بفعل می آید، لیکن از روئے ظاہر بسبب ناگوارندگی آب و ہوائے اینجا چنان ظاہر میشود کہ اگر
دریں ہنگام خانہ زادان دراں حدود باشند احتمال دارد کہ از وادی وکہاج کہ متاع روئے دکان آب و
ہوائے ایں ملک است خلاص باشند و از عمر ایں قدر روزی مند شوند کہ یکبارگی بر آستان حضور
رسیدہ لذت عمر و ثمرۂ زندگانی از آستاں بوسی والا برگیرد،

دیگر امر جلیل القدر شدہ کہ اورنگ زیب بہادر انتظام صوبہ دکن را موافق مرضی خاطر مقدس نکردہ
بآں غلام بندگی سرشت امر می کنیم کہ اگر ہر چہار صوبہ دکن را میخواستہ باشد و توانداً باوان ساخت باو مرحمت فرمائیم

قبلۂ عالمیاں سلامت! سعادت دینی و دنیوی نصیب بندہ ایست کہ بندگی خدائے صوری و
خلاق مجازی را سرمایہ بہبود دنیا و آخرت خود شناسد و محروم کسے کہ در خدمات و کارہائے قبلہ و کعبۂ خود
اغراض فاسدۂ خود را منظور نظر داشتہ برخلاف مرضی بندہائے آں درگاہ عمل نماید، الحمد للہ والمنہ کہ حقیقت
ہر صوبہ و خدمت آنکس کہ بجراست آں معمور است، از خاطر نہفتہ ناظر فیض مظاہر پوشیدہ نیست تا ایں فقیر
باین حدود رسیدہ بنوعے کہ در ضبط و ربط و نظم و نسق ایں ملک کوشیدہ اگر بواقعی بعرض باریافتہائے درگاہ
میرسید امیدوار بود کہ صوبۂ پٹنہ را ہم مرحمت میفرمودند، زمیندار مورنگ کچار و غیر ذلک کہ ہیچ یک از حکام
سابق پیش کش نداده بودند، مکرر وکلائے خود را معہ عرائض مشتمل بر دولتخواہی و اطاعت فرستادہ طریقہ
بندگی و انقیاد مسلوک می دارند و چند زنجیر فیل بطریق پیشکش فرستادہ اند کہ چوں بنظر قدسی اثر بگذرد

[1] نواب وقائع،

ضمیمۂ پنجم

مکاتیب شہزادہ مراد بخش بہادر

(الف)

بنام شاہجہان بادشاہ

۱
۲۲۱

کمترین مریدان مرشد پرست تقبیل عتبۂ فلک رتبۂ خلافت و تقدیم تسلیمات بخلاص آیات تہنیت
که سنت سینۂ حلقه بگوشان ارادت و منتظمان سلسلۂ عبودیت است بموقف عرض و اقفان حواشی بساط
فیض انبساط جاه و جلال و طائفان حریم کعبۂ دولت و اقبال میرساند که دریں روز مسعود و بخت افروز که زمین
و زمان را سرمایۂ میمنت و فرخندگی و معمورۂ جهان را پیرایۂ معموری و پایندگی است، بدستور مستفیضان حضور
موفور النور و بہجت اندوزان حسن سعادت و سرور بلوازم مبارکباد و نثار بجا آورده سر بفلک میسائید
و بداب محرومان دوری گزین که دعاے الغائب اسرع اجابته در شان آنها ست سجدہاے تضرع
بدرگاه ایزد جہان آفرین برده، زبان اخلاص طراز را بدعاہاے نیاز می آراید، امید که این مقبول والا
جناب کبریاے الٰہی و آں پذیراے بارگاه پادشاہی شود،
آفتاب خلافت و جہانداری و عالم پروری پیوسته از مطلع دوام و بقا طالع باد،

۲
۲۲۲

کمترین مریدان فدوی بعد از گزارش سجدات عبودیت و تسلیمات تہنیت بموقف عرض
سعادت اندوزان دولت گزین حضور موفور النور ملازم السرور اقدس اعلیٰ میرساند که آداب تہنیت

ؔ مراد کے بھی تقریباً تمام خطوط فیاض القوانین ہی سے منقول ہیں، البتہ جہاں کسی دوسری کتاب سے لیے گئے ہیں وہاں اسکا حوالہ دے دیا گیا ہے

(ب)

بنام ملا محمود جونپوری:

۱
۲۲۵

افادت و افاضت پناہ فضائل و کمالات دستگاہ ملا محمود بعنایت بے غایت خسروانی ممتاز گشتہ بداند کہ چون بیامن برکات الٰہی خاطر فیض مآثر ما ہمیشہ متوجہ آن است کہ ارباب علم و حکمت اصحاب دین و ملت از ملتزمان محفل فیض منزل بودہ، دقایق علمی و حکمی را بموقف عرض می رسانیدہ باشند و آنچہ بر ضمیر الہام پذیر ما کہ آئینہ صور غیبی و گنجینہ اسرار لاریبی است پرتو انداختہ باشد، با جماعت مذکور ظاہر نمودہ باشیم تا کارہا بر وفق احکام الٰہی و سنت نبوی بعمل می آمدہ باشد، بنا بر آن از روی مہربانی یاد آن دانش آگاہ حقائق انتباہ نمودہ طلب فرمودہ ایم کہ بہ بدرقۂ الطاف سلطانی طریق سعادت پیمودہ خود را بشرف حضور تمام فیض سراسر سعادت معزز گرداند، بعد از آن کہ شرف اندوز ملازمت گردد و چندے فیض ظاہر و باطن از حضور معلی برگیرد، اگر خواہد بوطن معاودت نماید، او را مشمول عنایات و مورد توجہات فرمودہ رخصت انصراف ارزانی خواہیم داد و اگر خواہش بودن درین آستان سلطنت آشیان داشتہ باشد، بنوعے کہ باطمینان دل و ذوق خاطر گذراند، در باب او توجہ مبذول خواہیم داشت، باید کہ بمجرد وصول این منشور کرامت و افضال بے توقف و وغدغہ روانہ عتبہ بوس گردد، و در عہدہ شناسد،

لہ نواب "بموجب"

لہ نواب "با جمعہ"

۴
۲۲۴

عرضداشت کمترین مریدان مرشد پرست بعد از تقدیم آداب عبودیت و پرستاری (و) لوازم ارادت جان سپاری بموقف عرض باریافتهاے حضور انور اقدس اشرف اعلی میرساند که این مرید فدوی همان بندهٔ سراپا اخلاص و مریدی اطاعت و ضراعت است، و بر طریقهٔ قدیم خود که ارادت و مرشد پرستی و فرمانبرداری است، ثابت و مستقیم بوده، سواے بندگی و پرستاری و رضاجوئی پیر و مرشد حقیقی امرے دیگر پیش نهاد خاطر اخلاص سرشت هرگز نداشته و ندارد و نخواهد داشت، لیکن ازانجا که آدمی مرکب از سهو و نسیان است بمقتضاے خبر وحشت اثر مصدر و مصدر بعض تقصیرات و جرائم عظیم شده، در پیش ارادت و عقیدت خویش خجل، و از عفو و کرم حضرت ظل الهی عذرخواه است،

چون دادا بهائی جیو در ایام عارضهٔ مزاج مقدس مصدر اداے چندین که همه مخالف طرز پسندیدهٔ حضرت اعلی بوده گشته، راه هاے نوشتجات وکلا و آمد و رفت اخبار دربار جهان مدار مسدود ساخته عالم را بشورش درآوردند و با برادران خصوصاً با این مرید بدسلوکی که با وجود ذات مقدس مبارک امکان نداشت پیش گرفته نگذاشتند که عرائض کمترین مریدان که بهیم بدرگاه آسمان جاه ارسال داشته بود بنظر اشرف اقدس اعلی درآید تا بجواب چه رسد، بجهت دفع مظنهٔ رفتن خود با ایران که دادا بهائی جیو از دربار نوشتن دستاویزهاے بارگاه خلافت اعلی و سائر اهل عالم نموده بودند مرتکب بعضے امور گردید، بعد از تحقیق و تفتیش بسیارے که حقیقت حال بظهور پیوست و خواست که جبین ارادت بر آستان قدسی نشان که کعبهٔ مریدان است سوده، خود را از آلودگیهاے گناهان پاک ساز و دامان بگذر یکی آب را وجا الوردا چمیر را گذاشته از راه مالوه احرام بارگاه مقدس بسته نزدیک با وجین رسید، دران نواحی با برادر والاقدر بهائی اورنگ زیب بهادر که لازم دریافت کورنش حضور مقدس معلی اند اتفاق دست داد، و برداشتن راجه جسونت سنگه که سنگ راه این سعادت عظمی گشته بشدت تمام مانع بود ضرور گردید، روئداد آنچه روئداد چنانچه تفصیل آن از عرضداشت

بمبارکبادی کہ دریں روز شادی افروز و ساعت فیض اشاعت کہ خلاصۂ نتائج حرکات سپہر و قرار دفعات مقصود و آمد و شد لیل و نہار ہمایوں تواند بود، آداب مریدان فدویت شعار و وظیفۂ بندہا ے اخلاص گذاشت بجا آوردہ، و جبین نیاز بر جناب مقدس کبریاے داد آسمان و زمین تعالیٰ شانہ گذاشتہ از دیاد و استمرار دولت ابد قرین و روز افزونی اقبال جہاں پیراے کشورستان حضرت شاہنشاہی را مسئلت و استدعا مینماید، امید کہ بعز اجابت مقرون گشتہ روز بروز سایۂ چتر خلافت و فرمانروائی بر عرصۂ عالم گستردہ و مقالید امور چہار سوے دنیا بقبضۂ اقتدار جہاں داران اقبال دا الابسپردہ باد،

۳
۲۲۲

چوں در یں مدت شہرت چناں یافتہ کہ تخت سلطنت و وسادۂ دولت از جلوس فیض مانوس جہاں خالیست و مدتیست کہ سلطان دار اشکوہ یکے را کہ بصورت قدسی طینت بادشاہ جہاں شباہتے تمام دارد گاہے از دریچہ یا غرفہ برآوردہ بمردم مینماید، و آں صورت بے معنی سلام مردم میگیرد، و لاجرم خاطرہا از استماع ایں اراجیف کثیف کمال وحشت و نگرانی دارد، و طاقتہا طاق گشتہ از روے فرط بے اختیاری عنان توسل بایں طرف آوردیم و ہمگی ہمت براں مقصود گشتہ کہ تا یکبارگی بدار الخلافۃ العلیہ نیائیم و پادشاہ جہاں را بکوری اعدا بچشم خود نہ بینیم و ایں گرہ سربستہ بانامل تحقیق نکشائیم، و ایں دیدۂ محروم را بانوار دیدار نورانی نتائج بہیچ طرفے معاودت ننمائیم، الکنوں استدعا از الطاف بے غایت آں است، کہ آمدن بحضور معلی و ادراک سعادت بے منتہا ماذون و مامور فرمایند، کہ بقدم اخلاص سطے ایں راہ نمودہ بکورنش مقدس مشرف شویم، و بادشاہ جہاں را بنوعیکہ می خواہیم، ملازمت نمودہ و خاطر از یں وساوس جانفرسا و اخبار شکیب ربا وا پرداختہ مسرور گردیم، بعد از ادراک ملازمت و دفع ہر گونہ ملامت حسب الحکم مبلکے کہ بجراست ما بندگاں مفوض است بطیب نفس و طوع ضمیر روانہ شویم،

لہ منقول از تاریخ شجاعی مصنفہ معصوم ہریہ خطا دا دنے اپنے اور اورنگزیب کی طرف سے اس خط کے جواب میں لکھا جو حضرت شاہجہاں نے شاہ شجاع کو لکھا تھا کہ جہاں تک پہنچے ہیں وہاں سے واپس ہو جائیں،

آفتاب خلافت و جہانبانی تا انجام دو نیلی سپہر فیض رسان عالم و عالمیان و جہان و جہانیان باد،

نہم ربیع الاول سنہ ۲۹ (سنہ ۳۱)

ؔ میرا خیال ہے کہ یہ تاریخ بالکل غلط ہے کیونکہ محمد فاروق، اورنگ زیب کے پاس اس وقت پہنچتا ہے جبکہ وہ مراد سے مل چکتا ہے، دونوں کی ملاقات ۱۲ رجب سنہ ۱۰۶۸ھ (۱۴ اپریل سنہ ۱۶۵۸ء) کو ہوتی ہے، دوسرے دن دھرمات کی لڑائی ہے اور محمد فاروق اس جنگ کے بعد جوابیلیجاتا ہے، اور مراد بھی ایک خط اورنگ زیب کے علم میں لکھتا ہے، اس لیے یہ خط اس نے پوشیدہ طور سے فاروق کو دیا تھا اور اس سے اس کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک طرف اورنگ زیب کو بھی خوش رکھے اور دوسری طرف شاہجہاں کے سامنے بھی اپنی معصومیت کا اظہار کرے، یہ دورنگی قابل لحاظ ہے، کہ اس سے مراد کی تلون مزاجی یا دورخی حکمت عملی پر روشنی پڑتی ہے،

بعائی معروض مستعدانِ حضورِ انورِ اقدس خواہد گشت،

مہرِ سپہرِ سلطنت و اقبال ہموارہ تابان و فیض رسان باد،

۵/۲۲۵

کمترین مریدانِ مرشد پرست بعد تقدیم مراسم عبودیت و لوازم پرستندگی و جباجہان افتقار و اقتدار و انکسار و شکستگی بموقف عرض باریافتہاے درگاہ کیوان جاہ می رساند کہ اگرچہ جرایم و خطاہاے این بندۂ شرمسار کہ از رہگذرِ اشتہارِ مقدمات بے اصل و دور از کار و نارسیدنِ اخبارِ واقعی از دربارِ سپہر مدار و نامہربانی ہاے والا بعائی جیو کہ در پے عزت و خفت این مرید مرشد پرست شدہ بودند پاسِ عزت را زیادہ از جان و زندگی مستعار خود دانستہ، در پیشگاہِ خلافت بوقوع آمدہ، افزون تر از آن است کہ بوادیٔ استشفاع آں درآید، و از غایت خجالت و انفعال روے عذرخواہی و استغفار ندارد، و از ین جاست کہ تا حال درین باب بدرگاہِ آسمان جاہ عرضداشت نکردہ، لیکن چوں درین ولا از مطاویٔ نشانِ نوابِ قدسی الالقاب فلک احتجاب علیۂ عالیہ کبریٰ و شاہزادۂ جہان و جہانیان برادرِ بزرگوار محبوب محمد فاروق بخت سرکارِ علیہ صادر شدہ بوضوح پیوست اگر دیدکہ ہنوز ابوابِ عفو و بخشائش بر روے بندہاے سراسر تقصیر مسدود نشدہ، بنا بران جبین بر زمینِ اعتذار سودہ باعالم عالم ندامت و پشیمانی از گناہانِ کبیرہ و معاصیٔ عظیمۂ خویش استغفار مینماید امیدوار است کہ چوں ایزد تعالیٰ و تقدس جرایدِ ذنوب و آثامِ بندہاے مذنب معترف بمعصیت را از آیاتِ مغفرت خود می شوید و عیوب آنہا را بذیلِ ستاریٔ خویش می پوشد، آنحضرت خلافت منزلت کہ سایۂ رحمت آفریدگار اند رقم عفو بر صفحات اعمالِ نکوہیدہ و حرکاتِ ناپسندیدۂ این مرید و بندۂ شرمسار گنہگار کشیدہ از سرِ تقصیراتِ این مرید مجرمِ معترف بگناہ در گذرند کہ این سراپا جرم و جنایت و سراسر خجالت و ندامت را جز عنایت و مرحمت پیر و مرشدِ حقیقی خطابخش پوزش پذیر پناہے و دستگیرے نیست، و درباب این ماہیٔ تائب نادم ہرچہ حکمِ اقدس و ارفع شرفِ نفاذ یابد کاربند گردیدہ از ین شرمساری برآید،

(ج)

بنام شہزادہ دارا شکوہ

[1]
۲۲۷

زہے خلف الصدق سعادتمند کہ پدر عالی قدر را کہ بہ توجہات و تفضلات آنحضرت کامروائی سلطنت باشد بقید در آوردہ برادر بجاں برابر را باساں دشمن جانی کمر بجانستانی بر بستہ، بے نام و نشان سازد، و سوانحش بر علانیہ این است، کہ ایں ہمہ علامات سعادت جاودانی است، و چون استخلاص پدر والا قدر بر ذمت ما ہم آرب است، بنا علیہ پنبہ غفلت از گوش برآوردہ و سامان و سرانجام تیار نمودہ آمادۂ جنگ باشید، و مارا عنقریب بر جناح استعجال رسیدہ دانید،

---

[1] منقول از فتوحات عالمگیری معنفہ ایشری داس ورق ۲۲ ب نسخہ مملوکہ عجائب خانہ برطانیہ نمبر اڈیشنل ۲۳۸۸۴،

(ب)

بنام جہاں آرا بیگم

۱/۲۲۴

مخلص تمام شوق بعد از گذارش آداب اخلاص و اظہار مراتب آرزومندی بموقف عرض میرساند که در منزل دوراہہ که انتظار آمدن برادر والاگہر بھائی اورنگ زیب بہادر می کشیده به ورود دو نشان مرحمت عنوان که مصحوب معتمدان لائق العنایۃ والاحسان خسرو بیگ و محمد سعید شرف صدور یافته بود بہجت تمام و انبساط کلی اندوخت و تسلیمات عنایت ماده فیل و سپرہا وغیره بجا آورد،

دویم شہر صفر ختم بالخیر و الظفر بھائی جیو بآں منزل تشریف آوردند، دو سه کروه باستقبال رفته ایشان را دریافت، سیوم و چہارم ما و مذکور مقام کرده، از روے اتحاد و یگانگی صحبت داشته شد،

چوں خلوص اخلاص و وفور عقیدتے که ہر دو طرف را در خدمت آں صاحب مہربان والاقدر متحقق است، فی مابین جہت جامع بود، ہنگامۂ محبت و صداقت گرمی تمام پذیرفت، اخلاص بھائی در خدمت سراسر سعادت سامی بیش از پیش دیده شد، امید که بنائے ایں دوستی و یگانگی ہا روز بروز استحکام تازه پذیرد، و حقیقت مفصل از تقریر معتمد لائق المرحمۃ خسرو بیگ که دریں چند روز روانۂ حضور گرامی خواہد گردید، بعرض خواہد رسید،

اللہ تعالیٰ سایۂ عاطفت ممدود و مخلد داراد،

از قرار بتاریخ پانزدہم ربیع الاول (۱۰۴۴ / ۲۶)

و دور نظر به بدسلوکی و جبلی او بیدیهاے او داشته متردد خاطر و دودله اند و روے توجه آنها بطرفهاے دیگر نگران و پریشان بوده بجان و دل با او نگرویده و نساخته اند بر داشتن او آسان تر از ین است که این اراده بعد از چندے بفعل آید که تا آں وقت امالۂ خاطرہاے رمیده و گرد آوری و لہا تا مطمئن نموده جمعیتهاے متفرقه را فراهم آورده استقلال و تسلط دیگر خواهیم رسانید،

اگرچه از انجا که وجه همت و قبلۂ مقصود ترویج دین محمدی و مخالفت شرع احمدی است بعنایت الٰہی و تائید حضرت رسالت پناهی علیه افضل الصلوٰة و اکمل التحیات استیصال او همه وقت آسان خواهد بود اما بحسب ظاهر این وقت بقابو تر است، بهر حال مخلص از صواب دید و فرموده آں صاحب بیروں نیست و اقتدا براے انور خواهد نمود.

نهایت ایں قدر لازم است که ما هر سه کس را از جاهاے خود آنچناں حرکت باید کرد که روز بروز و منزل بمنزل مسافت منزل مطلوب از ما هر سه کس مساوی و برابر بوده از هیچ جانب در راه رفتن سستی و جلدی و بهیچ وجه کمی و زیادتی واقع نشود، تا در یک روز و یک وقت باتفاق بر سر پله برسیم، درین صورت امیدوار است که از تاریخے که آں هر دو صاحب والاقدر که از سر پله نسبت به مخلص بسیار دور دست واقع شده اند براے حرکت از جاهاے خود مقرر سازند مخلص را خبردار ساخته اصلا از آں ساعت تجویز تخلف ننمایند که موافق آں عازم آں صوب گردد،

دیگر آنکه اگر ایما تا مخالفت بمقتضاے فریب کاریهاے خود بملائمت و مدارا پیش آمده بزرگ داشتن خود را خواهش نموده چیزے بنویسد صاحب در برابر آں چه جواب خواهند نوشت و گفت مخلص را نیز از آں آگاه سازند و نوشته چه قسم خواهد بود؟ همیں دستور معمول قدیم که بر عرضداشت و دیگر آداب آں داشته باشد یا طرزے تازه اختیار خواهند فرمود، درین مراتب هرچه در پیشگاه و راه صواب نماے والا قرار یابد مخلص را هم از آں مطلع باید ساخت تا در خور آں بکار برد،

(د)

بنام شهزاده محمد شجاع بهادر

۱
۲۲۸

مخلص راسخ العقیده بعد از تقدیم آداب اخلاص و عقیدت مندیهاے مخلصان بے ریا بموقف عرض میرساند که اخبار دربار و سعی اهل دربار در اخفاے آں از غایت ظهور مستغنی از اظهار است. لهذا عنان قلم ازاں سو منعطف ساخته و بعریضه مجملے که سابق مصحوب جلوداراں ارسال داشته بود اکتفا کرده بتفصیل و استفسار ضروریات بالیستهاے وقت می پردازد، امید که دارنده را بسرعت تمام با جواب منتج رخصت معاودت فرمایند که وقت تاب توقف و تاخیر ندارد،

صاحب مهربان من! از خلوص اخلاص خود و وفور عنایت خاص آں صاحب والاقدر و دیگر خصوصیات اتفاق و اتحاد و یکجهتی و یگانگی چه عرض نماید، امیدوار است که امروز ثمره و نتیجهٔ آں بعرصه بروز آمده، چنانچه مکنون خاطر و مخزون ضمیر است بر عالمیاں ظاهر و باهر و هویدا گردد،

الحمد لله والمنه که مخلص برانچه در خدمت سامی قرار داده بتوفیق الهی ثبات و استقامت تمام داشته با مدار علیه دربار یکرو کرده بالکل بر هم زده، انتظار امر و اشارهٔ گرامی می برد، شنیده اند قرار داد خاطر والا همان است یا بطرز دیگر شده، اگر همان دستور است پس صلاح دولت و مقتضاے وقت چه دیده اند، اگرچه وقت و سکے و بچه روش از مستقرهاے خود حرکت باید در همین نزدی خواهد شد یا بعد از چندروز دیگر که درین زود دست بسم الله حاضریم و اگر پس از چندروز دیگر مقرر گشته سبب توقف چیست. بعقیدهٔ مخلص وقت همین است مخالف را فرصت بخود پرداختن و استقلال گرفتن نباید داد، هنوز که او بر جاے خود استقامت نیافته و عساکر نزدیک

الحمد للہ والمنہ کہ قلعہ و شہر بندر مبارک سورت از روے غلبہ و استیلاے تمام مفتوح و مسخر ساختہ تا سرحد دکن تصرف در آوردہ شد، از استماع خبر گرفتن پتنہ و متصرف شدن آں ملک خاطر اخلاص سرشت آں قدر محظوظ و خوش وقت گشتہ کہ زیادہ براں متصور نباشد، مبارکباد باشد، اللہ تعالیٰ روز بروز فتح و نصرت قرین روزگار سعادت آثار گرامی گرداناد، امید کہ بہمیں طرز کہ از آنجا متوجہ شدہ اند، روز بروز پیش آمدہ اطراف و جوانب راہ را از دست غنیم مستخلص کناں عازم مطلب عالی باشند،

دوازدہم شہر جمادی الاولیٰ بہائی سلطان اورنگ زیب از اورنگ آباد روانہ مالوہ شدہ اند، دوم شہر جمادی الثانیہ کہ تا آں وقت بھائی جیو یکبارہ نربدہ خواہند رسید، مخلص ازیں طرف با لضروب برآمدہ باتفاق غنیم را کہ بآنجا آمدہ است بعنایت الٰہی برداشتہ روے توجہ باکبر آباد آوردہ خواہد شد، امید کلی است کہ ازاں طرف آں صاحب قبلہ وازیں جانب ما ہر دو برادر بمنزل مقصود رسیدہ غنیم را حسب المدعا مستاصل می سازیم بعنایت الٰہی کار چنانچہ باید ساختہ شدہ ہمیں مقصود می باید کہ ع ۔ مہمات مصمم بودہ در راہ توقف و اہمال واقع نشود، چوں رو داد ہا مکرر تفصیل عرضداشت نمودہ بتکرار آں نمی پردازد، امید کہ فرستادہاے سابق مخلص را زود تر رخصت فرمایند، از قرار تاریخ سیوم جمادی الثانیہ دبست سیوم جمادی الاول ہ سنہ ۱۰۶۸ھ؛

٣
۲۳۰

مخلص صافی عقیدت بعد از تقدیم لوازم اخلاص مندی و نیازگذاری بموقف عرض میرساند کہ دوم شہر جمادی الآخر بعزیمت مسعود از شہر احمد آباد برآمدہ، متوجہ استیصال معاندان دین و دولت گردید و دریں منزل عنایت نامۂ سامی پرتو وصول افگند باعث استظہار گشت، نگارش یافتہ کہ تمامی صوبہ بہار را در تصرف آوردہ از پتنہ روانہ پیش شدیم آں برادر بسیار توقف کردہ، سبب درنگ معلوم نمی شود" صاحب قبلہ من! تا از گرفتن سورت (سورت نے) فارغ شدہ، ہمیشہ مستعد برآمدن و راہ مطلب گرفتن است، بموجب نوشتجات صاحب مہربان بہائی اورنگ زیب کہ اضطراب نباید کرد، وفہمیدہ برآید،

و دیگر از جملہ قرار دادہا یکے ایں بود کہ اگر مخالفت با یکے ازیں سہ کس بہ پیدا می باید، دوی دیگر مدد

و اعانت او بکنند، اگر احیاناً تا ہم چنیں وقوع شود، صورت امداد یکدگر چہ خواہد بود، بدو در دست چگونہ می تواند رسید،

دیگر آنکہ در باب مردم محل چہ کند، و در کجا و بچہ قدر جمعیت بگذارد، و بہترین قلعہ متعلقہ مخلص جونہ گڈہ

است، اما از احمد آباد بغایت دور است، اگر بآنجا الغر شد، مردم شہر و ملک ہمہ بیدل و نا امید می شوند، در احمد آباد

باید گذاشت یا نہ،

دیگر بعد ازیں وضع نشست و برخاست و سلوکات و دیگر اوضاع ہمیں طرز حال خواہد بود یا تغیر

خواہد یافت،

دیگر دریں روزہا لازم است کہ یک معتمد مخلص در خدمت صاحب بودہ عرائض را گذرانیدہ جواب

میفرستادہ باشد، و بودن معتمدے از آں صاحب ہم در پیش مخلص نیز ضرور، اما فکر آمد و رفت قاصدان و نوشتجات

باید کرد کہ از راہہاے متعارف و معمول نمی تواند آمد، و دانچہ گیاں ہم نمی تواں نشاند، فکر بر اصل باید کرد،

کہ در رسیدن نوشتجات توقف و وقع نشود، اگر راہ حیدر آباد چنانچہ باید معمول و جاری باشد، بہتر است، چوں مخالف

میخواست راہ آمد و رفت کسان مخلص و بھائی او را [illegible] مسدود باشد، چنانچہ متصدیان سورت دریں باب

بسیار نوشتہ بود، و آں نوشتہا بجنس بدست کسان مخلص در آمد، و بندر رندیر کہ از مضافات ایں صوبہ بود، و بنا

بر اں فوج آراستہ بجہت گرفتن آنجا فرستادہ شہر را بتصرف در آوردہ قلعہ را محاصرہ نمودہ مورچالہا را نزدیک

رسانیدہ اند، انشاء اللہ تعالی، دریں دو سہ روز قلعہ ہم مفتوح خواہد شد، بلکہ تا روز تحریر ایں عرضداشت شدہ

باشد، سایہ عاطفت ممدود باد،

۲ / ۲۴۹

مخلص صادق العقیدہ بعد از تقدیم آداب اخلاص و لوازم اختصاص بموقف عرض میرساند کہ حقائق

احوال ایں حدود و از عرائض سابق کہ مفصل و متواتر ارسال داشتہ معلوم راے صواب نماے گرامی شدہ باشد

بتاریخ نوزدهم جمادی الاخری از بندر سورت ([illegible])

۵
۲۲۳

مخلص سراپا شوق و راستی بعد از گذارش آداب اخلاص و آرزومندی بوقف عرض میرساند که
عنایت نامهٔ سامی گرامی که بهژدهم شهر جمادی الثانیه که مخلص از احمدآباد برآمده روانهٔ اکبرآباد گشته بود رسید و وصول
افگنده، شگون فتح و نیک انجامی گردید، از آنکه تمام صوبهٔ بهار بتصرف در آمده و آن قبله گاه بآنجا داخل شده
بعزیمت نیست و نابود ساختن فرستادهای معاندین دین و دنیا متوجه پیش شدند، ابتهاج فراوان اندوخته
باعث استظهار دولت خواهان گشت مبارک باشد و یقین که تا حال چنانچه بر السنه و افواه مذکور و مشهور
است، افواج غنیم را شکست نمایان داده، بفتح و نصرت عازم اکبرآباد شده باشند،
رفتن مخلص بایران خلاف واقع است، و سبب توقف جز انتظار توجه آن صاحب والاقدر
بصوب مطلب امری دیگر نبوده، الحال عنقریب انشاء الله تعالی بنواحی اکبرآباد رسیده واتند، برگشتن افواج
غنیم که باین طرف تعیین شده بود، از نوشتهٔ وکیل معلوم رای انور والا شده خواهد بود،
ایام شفقت و مهربانی همیشه بماناد،

۶
۲۲۳

مخلص بتمام شوق بعد از ادای مراسم عهود مخلصان عقیدت کیش بوقف عرض میرساند که عنایت نامهٔ نامی
سامی که به بیست و دوم شهر ربیع الاول رقم زدهٔ کلک عطوفت سلک شده بود در روز شنبه هژدهم شهر جمادی الاولی
که بموجب عهد و پیمان فیمابین بعزم قلع و قمع ملحد بی دین از راه مالوه روانهٔ اکبرآباد گشته داخل سرحد مالوه شده
بود رسید و از استحکام و درستی عهد و پیمان عهود خاطر را اطمینان تمام بحصول پیوست،
خاطر مهربان گرامی از ینجانب مجموع بوده باشد که بموجب قرارداد اول کسی که با ملحد بر هم زده و برده
از روی کار برداشته مخلص است، چنانچه در همان ایام قلعهٔ بندر مبارک سورت با جمیع مضافات بندر

تا حال توقف ورزیده‌اند، چون حیو با یکدیگر واقع شده و باہم اتفاق داریم بخلاف صلاح ایشاں عمل کردن مناسب نبود، احال کہ ایشاں از راه رنگ آباد برآمده اند و محتمل کہ از انجا نیز روانۂ مالوه شده باشند مخلص از آنجا عازم مطلب گردید،

دمعروض گشته کہ از انطرف بھائی جیو واز یں طرف مخلص با وجین درآمده راجه جسونت سنگھ را کہ با جمیعے درانجا نشسته برداشته روانۂ اکبرآباد شویم انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ازیں کار فارغ شده، راه مطلب گرفته میشود امید کہ آں صاحب والا قدر فوج مقابل را برہم زده خیلے راه بمقصد نزدیک شده خواہند بود، ما ہر دو بلادر راہم با آں حدود رسیده دانند،

نوشتجات بسیار دیر تر میرسد و ہر چند سعی فراواں بکار رفته پیہم فرستاده می شود، امّا طول بعد مسافت و ناایمنی راہہا را چه باید کرد، سایۂ رافت ممدود باد،

از قرار بتاریخ دوازدہم شہر جمادی الثانیه سنه (۱۰۶۸ ۳۲)

۲۳۱/۴

مخلص آرزومند بعد از گذارش آداب اخلاص و اختصاص بموقف عرض میرساند کہ بورود عنایت نامۂ نامی سامی مسرت تمام اندوخت و از یں آمدن کہ بسیار بوقت و دلخواه دوستاں واقع شده بغایت محظوظ و مستظہر گردید، از درگاه الہی امید وار است کہ ایں عزیمت منتج بنتیجہ ہاے عمده گردد،

مخلص دوم شہر جمادی الاخری از احمد آباد برآمده از راه مالوه عازم مطلب است، انشاء اللہ تعالیٰ باتفاق صاحب مہربان بھائی اورنگ زیب بہادر فوج ظلمه را کہ با وجین آمده برداشته و تنبیه نمایاں نموده از ہماں راه روانۂ اکبرآباد خواہد گشت، تا آں وقت آنصاحب نیز خاطر از فوج او جمع ساخته متوجه خواہند شد از انجا تا اکبرآباد آں قدر مسافت نیست کہ بوقت یکه نتوانند رسید، ہرگاه آں صاحب با آں حدود نزدیک میشوند، از یں جانب بہر طریق خود را شریک خواہد ساخت، ظلکم ممدود باد،

عمل خواهد نمود، (از قرار تاریخ بست و پنجم[ل] (یا پانزدهم؟) شهر رجب المرجب سنه احد)

۸
۲۳۵

مخلص عقیدت سرشت بعد از گزارش آداب اخلاص بموقف عرض میرساند که حقیقت برآمدن مخلص از احمدآباد و برادر والاقدر بهائی اورنگ زیب بهادر از برهانپور از عریضهٔ سابق معلوم شده باشد، بعد ازان آنچه روی داده این است که روز پنجشنبه بست و یکم شهر رجب المرجب در دیپالپور با برادر والاقدر یکجا شده ملاقات نمودیم، جسونت سنگه با سی هزار سوار از سادات و راجپوت و افغان و مغل و غیرهم از غایت غرور و خیرگی با اسباب و اشیاے پرمال و بساتی از اجین برآمده، دو سه چهار کروهی از آنجا در جاے بسیار قلب که بر چهار طرفش تا بزیر جمعه گرد آمده بود دائره نموده نشست، و روز جمعه فوجها آراسته تکیه بعنایت الهی و امداد حضرت رسالت پناهی و اصحاب عظام و آل قدسی نژاد آن سرور کائنات علیه الصلوٰة والسلام نموده از دست راست مخلص و از دست چپ بهائی جیو متوجه جنگ و دفع غنیم لئیم شدیم، بعد از فراغ از جنگ توپخانه و آتش بازی بندهاے جانسپار اسپ انداختند و مخلص نیز در پے آنها در آمده، سرگرم قتال و جدال میداشت، از طرفین داد مردی و مردانگی داده فتح و ظفر نصیب این جانب گردیده و راجه مذکور و قاسم خان نیم جانی بپاے فرار بدر بردند و مکند سنگه هادا و افتخار خان و دیالداس جهاله و رتن راتهور و ارجن گور و غیره که تفصیل اسامی بعد ازان معلوم خواهد شد کشته گشتند و دیبی سنگه بوندیله امان طلبیده داخل دولتخواهان گشت و پنج و شش هزار کس بقتل رسیدند و خزینه و دفینه و فیل و اسپ و شتر و خیمه و توپخانه بسیارے بدست در آمد،

بعنایت الهی اینچنین فتح که درین صد سال کسے یاد ندارد روزی شد، شکر این عنایت الهی که درین وقت شامل حال ما گردیده طاقت بشری از اداے آن عاجز و قاصر است انشاء الله تعالی بعد ازین رایات باکبرآباد و دهلی میرود، می باید آن صاحب قبله هم زودتر متوجه آن طرف شوند که باتفاق ملحد را از بیخ و بن بر انداخته شود

ل آخری تاریخ یقیناً غلط ہے، کیونکہ اورنگ زیب مراد سے ۲۱ رجب کو ملتا ہے اور ۲۲ کو دھرمات کی لڑائی ہوتی ہے۔

قدر مفتوح مسخر ساختہ وبندوبست صوبہ گجرات را از قرار واقع نمودہ عازم اکبرآباد است چوں فرستادہ ہائے ملحد کہ راجہ جسونت سنگھ و جمعے دیگر باشند آمدہ باوجین نشستہ اند و رائے برادر والاقدر کامگار بہائی اورنگ زیب بہادر براں قرار یافتہ کہ اولاً باتفاق مشارالیہ را بر داشتہ قدم پیشتر باید گذاشت، بنابراں از احمدآباد راہ اوجین اختیار نمودہ شد، و دریں آمدن اکثرے از محال متعلقہ مالوہ کہ سر راہ و اطراف آں واقع شدہ تصرف در آمد، انشاء اللہ دریں پنج و شش روز کار راجہ ملحد پرست را خاطر خواہ ساختہ روانۂ اکبرآباد میشود، امید کہ آں صاحب والاقدر از ہر جا کہ رسیدہ باشند بسرعت تمام متوجہ مطلب شوند کہ مخلص دریں نزدیکی انشاء اللہ تعالیٰ بانجا می رسد، باقی حقائق از عرائض سابق کہ مکرر بتفصیل نوشتہ معروض رائے سامی شدہ باشد،

۲۳۴

مخلص آرزومند بعد از تقدیم آداب اخلاص و نیازمندی بوقف عرض میرساند کہ روز دوشنبہ یازدہم شہر رجب المرجب در منزل دوحد در عین انتظار عنایت نامۂ نامی سامی پرتو وصول افگندہ جمعیت بخشید و از خبر فتح و ظفر از تقریر حاملان معلوم گشتہ بہجت تمام حاصل گشت، وقوع واقعۂ ناگزیر حضرت اعلیٰ در پردہ است کہ مخلص را محقق و متیقن شدہ نہایت د؟ بہائی اورنگ زیب ہنوز در تردد اند مخلص نظر بعہد و پیمان فیما بین بنا بر قرب جوار کارہا را بر ایشاں معروض داشتہ حرکت و سکون و دیگر امور باشارت ایشاں واگذاشتہ بود، چنانکہ از طرفین مقرر گشتہ کہ ایشاں از برہانپور و مخلص از احمدآباد در یک تاریخ و یک روز کہ دوم شہر جمادی الاخری باشد برآمدہ باتفاق بمالوہ برسیم و افواج ملحد را برداشتہ متوجہ اکبرآباد شویم مخلص در ہماں ساعت برآمدہ داخل مالوہ گردید و از ایشاں خبرے نیست، نمی دانند از برہانپور برآمدہ اند یا مانعے رو دادہ، بہر حال چوں غنیم روبرو نشستہ مستعد جنگ میباید توقف و انتظار مناسب نیست، از کرم الٰہی و امداد حضرت رسالت پناہی امیدوار است کہ دریں دو سہ روز تنہا لشکر کفار فجار را انشاء اللہ تعالیٰ بطرزے کہ باید و اہل عالم بپسندند مقتول و منہزم گردانیدہ مظفر و منصور شود و مالوہ بتصرف در آوردہ بعد از فراغ ایں کار ہر قسم خبرے کہ از آں صاحب والاقدر برسد

(۵)

بنام شهزادهٔ اورنگ زیب بهادر

۱
۲۳۷

مخلص راسخ العقیده بعد از گذارش آداب اخلاص و مراسم نیاز بموقف عرض میرساند که از خبر وحشت اثر استیلاے ضعف مزاج مقدس مبارک حضرت پیر و مرشد حقیقی آن قدر آزرده خاطر و محزون است که بگفتگو در نیاید، جز دعاے صحت و سلامت خیریت ذات قدسی سمات که واسطهٔ نظام جهان و آرام جهانیان است علاج دیگر از دست بر نمی آید، الله تعالی دعاے سحری و نیاز هاے نیم شبی را که ناشی از خلوص صدق ارادتست قرین اجابت گردانیده، عالم و اهل آن را امنیت و آرامے تازه بخشاد،

صاحب والاقدر مخلص پرور من! چون درین وقت اظهار و استفسار بعضے مقدمات ناگزیر طریقهٔ اتحاد و اتفاق و یک جهتی بود، معتمد مزاج دان محمد رضا را با جریده بخدمت والا فرستاده، آنچه بایست با و گفته شد یقین در خلوت خاص بمعروض داشتن آن مامور خواهد گردید، و در خور مصلحت وقت و تنگی فرصت در اسرع اوقات بجواب سرفراز گشته بزودی دستوری مراجعت خواهد یافت، تا بمقتضاے فرموده راه رفته و مترصد اشارهٔ دیگر بوده باشد، چون حامل عریضهٔ اخلاص معتمد و زبان دانست اکتفا بتقریرش نموده، مقید بنگاشتن ضروریات دیگر نشد، سایهٔ عاطفت ممدود باد،

۲
۲۳۸

مخلص تمام شوق بعد از گذارش آداب اخلاص و آرزومندی معروض میدارد که از نوشتهٔ وکیل دربار معلی ظاهر شد که مهم بیجاپور بصلح انجامید و یک کرور روپیه بر عادل خان مقرر گردید، ازین معنی بغایت خوش وقت گشته امیدوار است که خاطر از آن طرف بالکل جمع نموده عنقریب بفتح و فیروزی بقرب جوار

۹
۲۳۶

مخلص راسخ الاعتقاد بعد از تقدیم مراسم اخلاص و لوازم اختصاص بموقف عرض میرساند که نشان عالی که بعد از مدتها نامزد مخلص شده بود، پرتو وصول افگنده باعث استظهار و ابتهاج خاطر گردید و از انچه از توجه رایات عالیات باین سمت و رسیدن تا بموجب مرقوم فرموده بودند انواع مسرت و بهجت حاصل گشت، چون حقیقت اتفاق و رفاقت برادر والاقدر بهائی محمد اورنگ زیب بهادر و فتح یافتن بر ملحد و شکست خوردن آن مردود و تصرف در آمدن اکبرآباد سابق مفصل نوشته معروض داشته و یقین که بنظر عالی در آمده باشد بتکرار آن پرداخته نشد، بستم این ماه برادر والاقدر داخل شهر اکبرآباد شده در حویلی ملحد فرود آمدند، مخلص بجهت جمع بودن مردم و آسودگی در فاهیت لشکر داخل شهر نشده، در باغ دیره بودن خود قرار داده امید که انچه بعد از شنیدن مژده فتح بخاطر انور رسیده باشد، بمخلص صمیمی اعلام فرمایند تا بر قرار داد خاطر مبارک آن صاحب مهربان اطلاع حاصل نماید،

ایام شفقت و مهربانی دائما باد،

چوں القدر آزار کشیدہ کہ بشرح راست نیاید واگر مجملاً ازاں بر نگارد بتازگی ملال انگیز خاطر مہربان گرامی می گردد و ہیں
وادی بہترین گفتنیہا وکردنیہا ہماں گفتگوے متعارف و معہودِ اہل زبان است کہ رضا بہ قضاے الٰہی باید داد و
بصبر و شکیبائی متمسک باید شد کہ خلافِ آن ہر چہ واقع شود بخلافِ مرضیاتِ خداوند جہاں آفریں است،
چوں آں بہائیصاحب مغلوبِ بیماریٔ معہودِ خود بودند تا حال ایں خبرِ وحشت اثر از ایشاں نہاں داشتہ شدہ
بود کہ باعث ازدیادِ آں مرض خواہد شد، لہٰذا دریں باب بخدمتِ آں صاحبِ مہربان ہم خبرے نوشتہ نشد، دیں والا
گفتہ شد چہ نویسد کہ ازیں معنی آزار و بے تابیٔ ایشاں در چہ مرتبہ بود، در اہلاکِ خود تقصیر نکردہ بودند، اما خدا تعالیٰ
نگہدار است آخر جز صبر چہ می تواند کرد،

ایامِ شفقت و مہربانی بماناد، (از قرار بتاریخ بست و دوم رجب[1] (صفر؟) سنہ ۱۱۰۱ھ

۴
―――
۲۴۰

مخلص بتمام شوق آدابِ مخلصانہ و مراسم آرزومندانہ بجا آوردہ معروض میدارد، اگرچہ دیریست کہ مشاہدۂ
وضعِ جدید دربارۂ بے انتظامیٔ معاملات ایں دور و وقوعِ واقعہ ناگزیر تردد سے نماندہ، اما بتازگی از نوشتجاتِ
مہاجنان و از گفتارِ یکسانِ معتمدِ مخلص کہ آنہا را بجہتِ اطلاع بر حقیقتِ حال فرستادہ بود بیقین گردانید، اما چوں
اتفاقِ ما ہر سہ برادر باہم از اسبابِ قویہ شکستِ بر ہمزدگی مخالفت خصوصاً وقتے کہ دو کس در جوارِ یکدیگر باشیم و در یں
صورت نگاہداشتِ بندر سورت ہم بر وجہ بغایت متعذر بلکہ محال بنا براں او چندے دیگر ہم ایں معنی مخفی نماند داشتہ
بجہت برہم زدنِ قرب جوار مکر و حیلہاے فراواں خواہد انگیخت اگر شاید ایں صوبہ را از مخلص تواند گرفت و دریں
بابِ احکام و فرامین کاذبہ بسیارے را اختراع خواہد نمود، چنانچہ روزِ تحریرِ ایں عریضہ خبر رسیدہ کہ از زبان

[1] یہ خط اورنگ زیب کی حرم محترم کی وفات کے متعلق ہے جو اواخر محرم میں واقع ہوئی تھی، ۲۱، رجب کو تو مرگ اورنگ زیب سے ملاقات
کرتا ہے، پس یہ خط ۲۲ رجب کا نہیں ہو سکتا،

مراجعت خواہند فرمود،

صاحب مہربانِ من! از اخبار تازہ چہ نویسد کہ معلوم راے گرامی نباشد، دریں ایام ہرج و مرج توقع
چناں بود کہ آں صاحب والاقدر از ارادہاے خاطر والا کہ بمقتضاے وقت و وضع جدید روزگار بہم رسیدہ باشد
مطلع ساختہ، بانچہ مخلص را بایستے کرد اشارہ می فرمودند یقین کہ کثرت مشاغل ہم و ہجوم معاملات مشتغلہ ازیں
تفقد و مہربانی ضروری باز داشتہ خواہد بود، والا دریں وقت دریاد آوریہا مساہلت گنجایش ندارد،
ہرچند چیزے کہ شایستۂ اعتماد بناشد نمیرسد اما اجمال ظاہر شد کہ از طرف استقلال و تسلط تمامی کر
نداشت، یافتہ حل و عقد امور حضور اقدس بقبضۂ اقتدار خواہد آورد، ازینجاست کہ کیفیت حالات از قرار واقع
معلوم نمی شود، نشانہاے کہ بوکیل برادر والاقدر عالیمقدار بہائی شاہ شجاع بہادر و بوکیل اینجانب دادہ کہ
اگر در راہ مزاحم عرائض آنہا نشود، دلیل ایں معنی است، نقل آں نشاں را کہ وکیل فرستادہ بود، بجنس
ارسال داشتہ شد،

چوں اخبار و استخبار ناگزیر عہد و پیمان است کہ فیما بین مستحکم و موکد گردیدہ، امید کہ ازیں عالم و از عالم دیگر
ہرچہ بآں صاحب رسیدہ باشد نیز اعلام فرمایند تا برطبق آں بخود پرداختہ شود، متعاقب معتمد فہمیدہ را روانہ
خدمت سامی ساختہ مفصل تر معروض خواہد داشت،

دو کلمہ مجملے ازہمیں باب بخدمت صاحب قبلہ بہائی جیو نیز نوشتہ مصحوب ہمیں جلوداران
سرکار عالی خود فرستادہ آنہا را رخصت بنگالہ نمایند و بمتصدیان بفرمایند کہ دستک را بآنہا بدہند کہ بے
مزاحمت کسے توانند بآنجا رسید،

سایہ ممدود باد (از قرار تاریخ بست و یکم شہر محرم الحرام ۱۱۰۲ھ)

۴۳
۲۳۹

برادر اخلاصمند بعد از تقدیم مراسم نیازمندی معروض میدارد کہ از استماع قضیۂ مکروہہ بہائی جیو

سایهٔ عاطفت ممدود باد (بست و سیوم صفر ۱۲۰۸ھ ۳۱)

۵
۲۴۱

مخلص عقیدت کیش آداب اخلاص و لوازم نیاز بجا آورده (بموقف) عرض میرساند که از اوضاع مجدد روزگار سوانح تازه در بار معلی چه نویسد که مفصل تر از آنچه تواند نوشت معروض رای انور والا شده خواهد بود ملخص آنکه اگرچه راه آمد و رفت نوشتجات را بسته نمی گذارند که خبرے از قرار واقع به بیرون نه رسد و واحدے بحقیقت نفس الامر پی برد اما این قدر بیقین پیوسته که طرف ثانی را استقلال و اختیارے که نبود بهم رسیده، کلید بست و کشاد مہامے کار حضور مقدس بدست آورده است، نشانہائے که بوکلائے آں صاحب مہربان و مخلص داده اند که کسے در راه متعرض عرائض آنہا نشود، دلیلے است قوی بر کمال تسلط و تمام استیلا، اگر تفصیل این معنی معلوم آں صاحب والا قدر شده باشد مخلص را هم مطلع گردانند و از هر فکرے که درین صورت بخاطر مبارک رسیده و قرار دادے که درین طرز پیش نهاد همت گرامی شده باشد نیز خبردار سازند تا بر طبق آں عمل نماید،

از آنجا که عهد و قول فیما بین بہمیں موکد گردیده که تارا پہائے ہر سہ برادر متفق و یکے نشود، ہیچ کارے را پیش نباید گرفت، یکدیگر را از اراده ہائے باطن و پوشیده ہائے ضمیر خود زود تر آگاہی دادن ناگزیر وقت و فرض اتحاد است مخلص از خود چه نگارد، که اراده مخلص فرع و تابع ارادہائے آں صاحب عالی مقدار است، ہرچه مامور شود بر آں عمل خواهد کرد بیقین حاصل است که تا حال آں صاحب مہربان ہم درین باب ارشادے که به مخلص باید کرد، نوشته روانهٔ این حدود نموده باشد چوں راہہائے امنیتے ندارد، معتمد فہمیده را فرستاده نشد بعد ازیں بچند روز انشاء الله العزیز از ہماں راہے که جلوداراں رفته اند یکے را فرستاده بتفصیل حقائق و مطالب خواهد پرداخت، امید که جواب ایں عریضه زودی مرحمت نموده آنہا را رخصت فرمایند، (از قرار تاریخ ہفتم شهر ربیع الاول سنه الیه (۱۲۰۸ھ ۳۱)

مقدس بخلیل الله خاں نوشته که اگر راضی باشی صوبهٔ احمد آباد را بتو بدهیم، و ترا و پسران و برادران و برادرزادهای
ترا اضافهٔ معتد به میکنم، و از بنده‌های درگاه هر کرا بخواهی همراه مینمایم و سوای این مددهای دیگر می کنم،،

مخلص از این آگهی در پے استعداد و سرانجام است که هرگاه مشخص شود که کسی را باین صوبه فرستادند
بیشتر رفته هر چه باید کرد بکند، اگر آنصاحب مهربان نیز از آں طرف متوجه شوند بهتر، والا مخلص بهیچ وجه درین باب
توقف بخود قرار نمی تواند داد و سوای این مراتب در ضمن اخفاے این مقدمه کارها بجلدی خود می تواند
ساخت، از انجمله آنکه تغیر منگیر از بهانی جیو و برار از آں صاحب و محال مالوه از این مخلص شهرت داده میرزا بیدا
خود بگیر و این احکام را بنام نامی حضرت اعلیٰ بسته نوشتهاے حسب الحکم از نواب علیه و جعفر خاں نویسانیده
جا بجا فرستاده یا بعد از این بفرستد، از آنجا که مالوه از احمد آباد دور است، می تواند جاگیرهاے آنجا را بتصرف در آورد
که مخلص درینوقت باین جزئیات مقید شدن و لشکرها را مستغرق ساختن مصلحت نمی داند، اما ارادهٔ منگیر و برار که داخل
صوبهاے آں برادر و صاحب والاقدر است خیالے است باطل،

صاحب مهربان من! قبل از این معروض داشته بود که از نوشتهٔ وکیل ظاهر گشته که مخالف بالفعل
ارادهٔ تعرض و پیچش بحال برادران ندارد و از روے ملائمت در تکلیف نگاهداشت بزرگی و کلانی خود
خواهد نمود، لیکن باور نمی تواں کرد، درینولا ظاهرا مقرر کرده که پسر کلاں را با میرزا راجه جے سنگه و جمعے دیگر مردم بجانب
دکن و صلابت خاں و قاسم خاں و غیرهما را بصوب احمد آباد تعیین نماید، بر تقدیر صدق انسب بصلاح دولت
و اقرب بجمعیت چناں مینماید که بتائید و توفیق الٰهی فرستادهاے او را نباید گذاشت که بسرحدهاے ما در آیند
و پیش قدمی نموده در همان سرزمین او جواب دندان شکن باید داد، مخلص بالکل با او یکرو کرده، این عزم تمام
مصمم ساخته، و در پے سرانجام و سامان است، بارادهٔ صواب نماے انور رساله که پیشواے مخلص است چه فرمایند امید که آنرا نگاشته

صاحب من! درین ایام بر نوشتجات وکلا اصلا اعتماد نباید کرد، آنها در معنی مقید اند و محکوم، در کار
خود بهتر از این باید جنبید،

بعد ازیں از طرفین خبرہا بلاتوقف خواہد رسید و وکیل الٰہی نیز متعاقب ایں عریضہ روانۂ خدمت گرامی میشود
چون یقین میداند کہ ایرانیان بے تحریک حرکت نمودہ انتقام گذشتہ خواہند کشید اضطراب و
ہدایت ازیں طرف مناسب نمی نماید، از کرم الٰہی امید تمام است کہ مژدہاے نمایاں از غیب برسد، کرم
ہمایہ بست، سایۂ شفقت ہمیشہ بماناد،

بعد از تحریر نوشتجات سرداران لشکر سورت رسیدہ کہ روز یکشنبہ بست و چہارم شہر ربیع الاوّل نقبہا را
آتش دادہ چہل گز دیوار شیر حاجی را کہ استحکام قلعہ در آن است پرانیدہ، شیر حاجی را بتصرف درآوردند، یقین
کہ تا امروز (کہ) بست و ہفتم است ارک قلعہ ہم کہ اندک جاے داشت بتصرف درآمدہ باشد، الحمد للہ کہ ازیں
کار نیز خاطر جمع گردید، (از قرار بتاریخ صدر سنہ الیہ (۱۲۰۹ھ))

۷
۲۴۳

مخلص مشتاق بعد از گذارش آداب خلوص اخلاص و نگارش لوازم اختصاص معروض می دارد،
کہ روح اللہ رسیدہ مقدمات قلمی و زبانی کہ حوالہ شدہ بود رسانیدہ و خاطر اخلاص سرشت مہربانی پژوہ
را از ان استظہار و فرحتے تازہ بحصول پیوست، ہمہ مطالب را جوابہا مشبع و مفصل نگاشتہ بخدمت سامی ارسال
داشتہ شد، بعضے از ان را کہ جواب طلب است زود تر جواب قلمی فرمایند،

آنچہ اندراج یافتہ کہ چون تا حال خبر وقوع قضیۂ ناگزیر بپایہ ثبوت نرسیدہ بلکہ آثار صحت ظاہر میشود از جاے
خود حرکت کردن و باظہار بعضے مراتب پرداختن مناسب نمی نماید، اگر آن برادر نیز بعد از تحقیق اخبار افواج بسمت
می فرستادند، و دریں کار تعجیل نمیرفت بہتر بود،

در واقع نظر بنوشتجات وکیل چنین بایستے کہ مرقوم فرمودہ اند، اما دریں ایام برایشان اعتمادے نیست کہ
از تقاریر جاسوسان معتمد بیقین پیوستہ کہ در اواسط شہر ذی الحجہ حضرت را ہنگام موعود رسیدہ و وکلاے ما

٦/۲۴۲

صاحب والاقدر مهربانِ من! بعد از تقدیم مراسم اخلاص مندی معروض میدارد که بورود عنایت نامهٔ
گرامی مستظهر گردیده از کیفیت محاصرهٔ سورت و وجه توقف استفسار فرموده بودند، بجهت صرفهٔ مردم یورش کرده
نمی شود، واگرنه روز اول گرفته می شد، مدار بر مورچالها است، اینهم از خندق گذشته بقلعه رسیده است، چون قلعه
در اصل بغایت متین و استوار بود و درین چند روز که بسبب تشخیص خبر انتظار کشیده شد، اندرونیان سامان بیشتر
و استحکام بهتر کردند، چندگاه کار بتعویق افتاد، الحال کار بسیار نزدیک رسیده، انشاء الله تعالی عنقریب مفتوح خواهد
شد، خاطر مهربانِ گرامی ازینطرف جمع باشد،

حقیقت رفتن ملحدزاده با جمعے صوب پتنه بوجہے که قلمی شده وکیل هم نوشته بود، هرچه از دستش
بیاید بکند و هرچند زودتر بکند برای ما بهتر است نهایت،

درین وقت اگر آن صاحب عالیمقدار از آنطرف و مخلص ازین سو حرکت نموده او را مذبذب می ساختیم
بهبود موعود فیمابین انسب بود، مخلص را سوای اجازت آن صاحب مهربان مانعے نیست، بهرحال در
جمیع امور اقتدار برای صواب نمای گرامی دارد، و از رسیدن نوشته جات بنگاله و اطلاع بر حقیقت حال آنجا
خاطر را که بسیار نگرانِ این معنی بود، اطمینان تمام حاصل گشت، امید از درگاه جل شانه آنست که چنانچه در ابتدای
حال بهبود از هر سه ساعت بفعل آمده بهمین نهج انجام رسیده کار حسب المدعا صورت پذیرد،

هرچند آن صاحب والاقدر از اورنگ آباد بطرف برهان پور بصوب مالوه زودتر متوجه شوند
هم بمصلحت وقت و هم بوفای عهد اقرب است،

بمجرد رسیدن عنایت نامه پنجهزار سوار مسلح رسلح و) وکیل رخصت نموده شد که رفته در وادی و نتی
... نشینند که این آوازه هم از اسباب تردد خاطر مخالف می تواند بود، بعد از فتح سورت که درین زودی می شود،
خود نیز بآنجانب برآمده منتظر اشارهٔ سامی خواهد بود، از احمدآباد تا بسرحد دکن بهر پرگنه دو دو کس داکچوکی نشانده

جاگیر این جانب در برابر این طرف فرستاده، نمی داند گرامی برادر والا مقدار بهائی جیو در چه فکر باشند، مخلص خود حال
فرزندان را تا حال نگاه داشته اصلا بعرض جواب نشده، بعد از فتح قلعهٔ سورت که ان شاء الله تعالی درین زودی
خواهد شد، جواب در خور قرار داد خواهش گفته، او را با اراده خود در تلبیس ابلیسانهٔ او که باعتقادش دیگرے بآن
جاے بزوده خبردار و آگاه خواهد ساخت و عزم مصمم کرده که هرگاه جمعے از آن طرف روانهٔ این حدود شوند خود از سرحد
گجرات پیشتر رفته بتائید الهی سزاے آمدن آنچنان در کنار آنها بگذارد که دیگر این خیال فاسد بخاطرش نگذرد،
و کسے را مجال اقدام برین معنی بیهوده نباشد، این است قرار داد خاطر مخلص که از آن استفسار فرموده بودند،

مختصر همهٔ این مقدمات آنکه قرار و مدار کار بر خود را بر محاربه و جنگ گذاشته همه جا مستعد و آمادهٔ کارزار
است، و سواے این فکر دیگر نمی گردد و پیرامون خاطر نمی گذرد، و اگر انتظار آن صاحب والا قدر مانع نمی بود تا حال
خود را بآن نواحی میرسانید هنوز هم خواهان اشارتست، در اخذ این عزیمت متین و هر چه از امداد و تدبیر و ارشاد بخاطر
مهر مآثر آن صاحب مهربان برسد بعمل آورند و آنچه مخلص باید فرموده بفرمایند،

صاحب والا قدر سلامت! پیش ازین بجهت نگاهداشت اهل و عیال مردم قلعهٔ جوناگده بخاطر آورده بود،
چون از احمدآباد بنهایت دور دست است، درین ولا جمعے برمت و آباد ساختن قلعهٔ چاپانیر که بادنی مرمت آباد و
طیار میشود فرستاده جهد تمام دارد که زودتر بابت سکونت مردم بهم رساند، و دیگر اینست که از احمدآباد تا سورت
ڈاک چوکی نشسته، الحال از سورت تا به سرحد دکن هم نشانده شد، الاقرار بتاریخ بست و هشتم ربیع الاول سنه ثمان
واحد (سنه ۳۱ ۱۰۶۸)

۸ / ۲۴۴

برادر اخلاص مند حقیقی بعد از گذارش آداب اخلاص و اشتیاق معروض میدارد که محمد باقی و قاصدان صاحب
و قبله بهائی پیهم رسیدند، بورود عنایت نامجات سامی گرامی که مصحوب آنها صدور یافته بود بمسرت بر مسرت و جمعیت
بر جمعیت افزوده، آنچه از تقریر و تحریر گرامی مفهوم شده که در وقوع آن واقع هنوز تردد دارند بخود معقول نمی توان کرد،

برادران بمعنی نظر بید الله که مطهر جمعے را گماشته که در حضر و سفر بر در خانهٔ آنها می باشند و مقرر نموده که اخبار و سوانح آنجا را مطابق گفتهٔ میر صالح برادر روشن قلم منشی بجا بنویسد و مطهر خود تقلید خط اقدس را بمرتبهٔ کمال رسانیده بر فرامین دستخط خود میکند از انجمله فرمانے است که درین ولا به مخلص رسیده،

و معروض محال اگر شهرت دادهاے نفس الامر میان واقع باشد نوبت اختیار و عدم استقلال حضرت اعلیٰ یقینی و قطعی است خواه بسبب اشتداد و غلبهٔ مرض مزمن خواه تسلط و استیلاے مطهر که وجودش بدترین بیماریهاے دین و دولت است بهر حال تقدیر انتظار جز بردن وقت و قابو را از دست دادن و بگفتگوے ارباب عناد بازی خوردن و اطاعت او که اصلا طبیعت بر نمی تابد کردن است اگر این معنی را بخود می توانست قرار داد در ابتداے شورش که او از در صلح و صداقت در آمده وکیل مخلص را در خلوت طلب داشته مقرر ساخته بود که او را با معتمدے از خود باین جانب فرستاده طریقهٔ یکجهتی را بعهد و پیمان موکد و موید گرداند (با) صوبهٔ گجرات، مالوه و جاهاے دیگر را منضم کرده بمخلص وا گذارند اگر چه درین ضمن هم غرضهاے اینها داشته از نیکویان عهد ارکان محبت راستان دکر) از امکان و احتمال اختلال و تزلزل بری خالی بری [illegible] غافل است، بایستے این طور را که براے خوابانیدن مخالفت و ضبط و پرداخت احوال خود بهترین طرزها است اختیار نمود، اما از آنجا که صورتے از اطاعت و اتفاق با او و اختلاف با برادران والا مقدار داشت، ابا مخلص آورده و در بیراو حرفهاے صداقت آئین جواب هاے صریح و درست داده شد،

سبب تغیر و تبدل جاگیر مالوه که از آن استفسار رفته همین است، بنا برین امور و مقدمات، پرده از روے کار برداشته یکبارگی یکرو کرده اند امیدوار درگاه حضرت ولی التوفیق جل شانهٔ چنان است که چنانچه سرگروه بانجام رسد و برین قرار داد کمال ثبت و رسوخ تمام دارد،

الحمد لله علی التوفیق اخبار تازه از عرائض وکیل معلوم راے صواب نماے گرامی شده خواهد بود، که مطهر زاده را با میرزا راجه جے سنگه و غیره بصوبه پتنه روانه ساخته و فرمانے مشتمل بر تغیر صوبهٔ گجرات و تنخواه

این قدر یقین حاصل ست که حضرت اعلیٰ را مطلق اختیار نمانده و آں حضرت را ملحد البته بقید خویش در آورده
است که افواج بر سر بهائی جیو شاه شجاع رفته در پئے برہم زدن ماہا است. بعض رفتن بهر نہجے که روے
دہد آں ملحد را از میان برداشته و حضرت اعلیٰ را از دست او بر می آریم. بہر حال عازم مقصد شدن اولیٰ
است. اگر ایں طرز پسند خاطر اقدس صاحب و قبلهٔ بهائی جیو راہم دریں باب متفق ساخته در یک ساعت
و یک وقت از جاہاے خود روانهٔ مطلب باید شد که ان شاء الله تعالیٰ کار حسب المدعا صورت خواہد یافت.
باقی امر ازاں صاحب است.

(از قرار تاریخ چهارم ربیع الثانی سنه الیه ۳۱ / ۱۰۶۸)

۱۰ / ۲۴۶

صاحب عالیقدر مهربان من، بعد از پرانیدن تیر حاجی قلعهٔ سورت را که سابق معروض داشته
چوں تمام خویشان و برادران قلعدار با جمع کثیر بباد فنا رفتند، قلعه دار عاجز گشته و جز امان طلبی علاج دیگر
ندیده امان خواسته قلعه را تسلیم کسان مخلص نمود. نظر بپاداشت کرده جان بخشی نموده شد. الحمد لله والمنه که بضرب
زور و زبردستی قلعه را مفتوح گردیده بتصرف در آمد. الحال ایں فتح اول را شگون خجسته انجامی کارہاے
عمده دانسته از هر چه زودتر بمطلب اصلی باید پرداخت که خاطر مخلص ازیں طرف بالکل جمعیت پذیرفته لشکر
که مشغول آنجا بود دریں زودی بحضور میرسد. منتظر اشاره و اجازت آں صاحب مهربان است. ہر چه بفرمایند
بعمل آورده. چوں میدانست که خاطر مهر آگین بجهت فتح سورت بسیار متعلق خواهد بود، بنا برآں بمجرد رسیدن
خبر از روے عجلت مجملے نوشته روانه نموده شد. بعد ازاں کیفیت گرفتن قلعه را بتفصیل خواهد معروض داشت.

(از قرار تاریخ هژدهم شهر ربیع الثانی سنه الیه ۳۱ / ۱۰۶۸)

۱۱ / ۲۴۷

بهادر عقیدت منش مراسم اخلاص و اشتیاق بجا آورده معروض میدارد که عنایت نامهٔ سامی نامی

یقین که در اظهار این تردد زبانی مصلحت معتد به منظور نظر دور بین انصاف خواهد بود، بهرحال چون هرچه بعد از تحقیق این معنی بایستی کرد بفعل آمده برگشتن از آن صورت امکان ندارد، و جز استقامت و ثابت قدمی درین وادی امرے دیگر توقع نداشته باشند روزے که افواج مخالفت بیاید حقیقت کار ظاهر خواهد شد،

و شکر که بسورت رفته بود بالکل از آن کار فراغ حاصل کرده مراجعت نموده، عرضداشت در جواب نامهٔ والا بهائی جیو مصحوب قاصدان ایشان فرستاده شد،

سایهٔ عاطفت ممدود باد، (بتاریخ دهم شهر ربیع الاوّل (اثنی؟) سنه الیه (۱۰۶۸ء ۳۱))

۹
۲۴۵

برادر مهجور مشتاق آداب اخلاصمندی و اشتیاق بجا آورده معروض میدارد که حقایق روئداد ہاے سابق مثل فتح سورت وغیره سابق مکرر بخط متعارف و مرموز عرضداشت نموده یقین که بمطالع گرامی در آمده باشد درین ولا عنایت نامهاے صاحب و قبله بهائی جیو بهمان مضمون که بانصاحب مهربان نوشته بودند پیهم رسیده الحمد لله والمنه که درستی عزم و ثبات قدمی ایشان بر نهج و بمرتبهٔ کمال است،

صاحب من! مکرر معروض داشته که مخلص را بدلائل عقلی و نقلی ظهور ارادهٔ الهی متضمن و مبرهن گردید، بهیچ وجه شک و گمان گرد پیرامون آن صاحب الاقتدار درین وادی متردد خاطر بوده کارہاے ضروری آن وقت را موقوف تشخیص جزمی دارند و هرچند روز میگذرد، مخالف قوت و استقلال دیگر میگیرد، بنابرین بخاطر میرسد که بجهت عیادت نواب علیه که در اکبرآباد بیمار شده بودند آن صاحب و مخلص از صوبجات خود رفته برویم و بهائی جیو هم بخواستند بیایند، می دانند آخر بچه سبب نیامدند، هرگاه بدیدن ایشان رفته باشیم در کوفت پیر و مرشد حقیقی چرا نرویم، می باید، همین معنی را که حضرت اعلی آزار صعبے کشیده رو بهی آورده اند بدیدن ایشان میرویم شهرت داده باتفاق ما هر سه برادر با جمعیت آراسته روانهٔ مقصد شویم،

درین ضمن دو فائده است، اگر آنچه یقینی مخلص شده، راست است، از ارادهٔ الهی چاره نیست،

ساخته بطرف دیگر متوجه خواهد شد، واگر دو فوج از هر دو راه باتفاق دریک روز و یکبار بسرحدهاے ایشان
برسند، اوّل فوجے را که از راهِ اجمیر بیاید برداشته ان شاء الله تعالیٰ بجانب دو حد میرود، لهذا آں قدر جمعیت
از مردم قدیم و خوب بدو حد فرستاده که بر تقدیر بد کردن تا آں وقت که مخلص از نیست و نابود ساختن آمدگان راهِ اجمیر
فارغ شود آنها را توانند دران جنگل انبوه و کوهستان پر نشیب و فراز سرگردان داشت و معطل ساخت، از قرار
دادِ خاطر و عزم مصمم چنین است تا بتوفیق الٰهی نیز نگهدارے تقدیر بچه صورت رهنمونی کند، واگر چندگاه در آمدن آنها
توقفے واقع شود، باتفاق آں صاحب بهر جانب که باید خواهد برآمد،

وانچه قلمی گشته که بمالوه دو راه است، یکے از سورت گذشته بگذر اکبر پور و یکے از میان مندسور باید آمد، معلوم
نشد که راهِ دو حد که بهترین و نزدیک ترین راه هاست گذاشته راه دور و دراز را بچه سبب مرقوم ساخته اند،
امید که ازیں سبب اعلام فرمایند،

مندرج فرموده بودند که ظن بلکه یقین که حضرت صحت و ارند، از شنیدن خبر معظم خاں خود بدکن خواهند آمد
بعقیدهٔ مخلص حضرت در میان نیست (نیستند؟) واگر بفرض محال هستند جز نامے پیش نیست، بهر حال
معامله یکرو شد، و کار را تا اصلاح گذشت، چون نیت امداد و اعانت دین محمدی است صلی الله علیه وآله وسلم
بیقین میدانیم که فتح و نصرت غیبی و جنود الٰهی با ماست، خاصه وقتے که هم متفق باشیم، مصرعه

دو دل یک شود بشکند کوه را

هرگاه آں صاحب مهربان معظم خاں را مقید ساخته بکرو کرده اند، ایں مقولها بپیرامون خاطر راه نباید
داد، در سامان و استعداد شکستن غنیم و بر انداختن مخالف باید بود، هر که خواهد شد، و هر که خواهد بیاید، عقلاً و شرعاً
حفظ خود و دفع شر ضروری است،

صاحب والا قدر قبل ازیں درباب تحریک ایرانیاں ایما فرموده بودند، دریں ولا ظاهر اخیر واقعه
ناگزیر آنجا رسیده ایلچی عمده معتبرے را با سوغات نزد مخلص فرستاده اند، دریں چند روز خواهد رسید

که حسب ملازم مخلص صادر فرموده بودند نوزدهم شهر ربیع الثانی پرتو وصول انداخت، و از مقید ساختن معظم خان
که وجودش در آن دیار صورت فتنه و فساد بود صنوف مسرت و جمعیت روی آورد، شایستگی این کار بمصلحت
وقت زیاده برآنست که درین مختصر توانند گنجید، بدین یقین کار تائیدات الهی باین معنی ملهم شده اند، بعد
ازین توقف در اورنگ آباد بهیچ وجه صلاح دولت نیست، هر چند شتاب تر متوجه برهانپور و بیشتر شوند
کار و مدعا بهتر ساخته میشود، سایهٔ عاطفت ممدود باد،

۱۴
۲۴۸

صاحب مهربان من! نگارش یافته که از قرار داد خود مفصل معروض دارد که بکدام سمت و جهت
و بچه قصد و اراده بچه تاریخ از جای خود حرکت خواهند نمود،

صاحب الاقدر من! تا تعین افواج بانطرف شنیده بود، داشتن آنها بر همه ارادها مقدم و مرجح است
تا خاطر ازین کار جمعیت پذیرد بمطلب دیگر نمی توان پرداخت، بالفعل سه ساعت که پنجم و یازدهم شهر جمادی الاول
و دویم شهر جمادی الثانیه باشد قرار داده، انتظار جاسوسان معتبر که از مدتی بجهت تحقیق احوال افواج غنیم
رفته اند دارد، بعد از رسیدن خبر راست و واقعی هر ساعت از آن ساعتها که مناسب باشد اختیار کرده بجد
خواهد نوشت، چون تا حال مشخص نگشته که فرستاده های از کدام راه بگجرات خواهند آمد، اگر کلهم از راه مالوه
بیایند پس برای مخلص بهترین راه ها راه راست و وحده است، انشاء الله تعالی از وعده گذشته
بعنایت الهی غنیم را نیست و نابود می سازد، اگر در آن وقت رسیدن آنصاحب اتفاق افتد نور علی نور،
کفار فجار را مابین دو جیش و وحده از آنطرف آنصاحب و ازین جانب مخلص در میان گرفته آنچنان شلاق
می توانیم زد که متنفسی از مخذولان جان بر نشود، و اگر از راه اجمیر بیاورند بیاوری توفیق ایزدی بدانی وار
رسیده آنها را معدوم و منهزم می گرداند، و اگر از هر دو راه بیایند از هر طرفی که اول برسد کار او را

لہ یہ ... خاطر ہوز میں ہے؛

روسے احتیاط چہار پنجہزار سوار خوب بیگر را بسرداری یکے از مردم قدیم بطرف دوحدکہ درمیان احمدآباد و مالوہ است رخصت نمودہ کہ ازاں راہ خبر دار باشند، اما بہترین صورتہاے دفع و تنبیہ غنیم آن است کہ بموجب معہود آنصاحب مہربان خود از آنجانب درآمدہ فوجے راکہ بمالوہ بیاید باراوہ کہ آمدہ باشند، بر دارند، و مخلص ازیں طرف آمدگان راہ اجمیر را بعنایت الٰہی برداشتہ از راہ مندسور خود را بمالوہ برساند و باتفاق روانہ مطلب گشتہ در استیصال ملحد کوشش نمائیم، اما دریں وقت رفتن مخلص بمالوہ بجہت بدست آوردن خانجہان دخزانہ و راہ اجمیر را بامید جمعے گذاشتن خلاف مصلحت بصلاح دولت مینماید، ایام عاطفت ہمیشہ بماناد،

۱۵/۲۵۱

صاحب والاقدر من! (مقتضاے یکجہتی) و یکرنگی از معہودات فیما بین آنست کہ ہرگاہ ملحد بیکے از برادراں بپیچد، دیگراں امداد بکنند، دریں وقت او افواج را بطرف گرامی برادر عالی قدر فرستادہ، چوں امداد دیگر صورت ندارد، میباید از جاہاے خود حرکت نمودہ مخالف را دو دلہ ساختہ ایفاے موعود نمائیم، مخلص خود مستعد و حاضر است، بہرچہ اشارہ شود، عمل نماید، ایماے درتحریک اہل ایراں و توراں شدہ نفرت و اکروگیہاے سابق آنہا را مرکے است کافی، آنہا قابو را از دست نخواہند داد، (از قرار تاریخ بیست و دویم شہر ربیع الثانی سنہ الیہ (۱۱۳۱ھ)

۱۶/۲۵۲

برادر اخلاصمند مشتاق بعد از گذارش آداب راستی و درستی عقیدت و اخلاص معروض میدارد کہ آنچہ بمعتمد لائق المرحمۃ والتربیہ اللہ یار بیگ فرمودہ بودند، ہمہ را از روے فہمیدگی بطرزے کہ شایستہ محرمان مزاجداں باشد، مذکور ساختہ و ہمہ را جواب مشخص گفتہ روانۂ گرامی خدمت نمود، منازل راہہاے مالوہ را نوشتہ باو سپردہ شد، بہرحال مخلص مستعد و آمادۂ کار است، امیدکہ آں صاحب والاقدر بیاعے

ملے یہ مکتوب بھی "مظاہر موز" میں ہے۔

بہر قسم و بہر عنوان کہ ارشاد فرمایند، در آں باب نوشتہ شود (از قرار تاریخ صدر سنہ الیہ) (۱۰۶۹ھ)

۱۳
۲۴۹

برادر بتمام اخلاص بعد از شرح مراتب حسن اخلاص و درستی عقیدت معروض میدارد، کہ عنایت نامجات سامی گرامی بتواتر و توالی شرف وصول ارزانی داشتہ، از اخبار در بارہ بے انتظام و بے مدارکہ از دیر باز می رسد آگاہ ساختہ آناً فاناً شکر عنایت و مہربانی ہاے بے پایان آں صاحب تمام شفقت و مہربانی را بر ذمہ اخلاص واجب و لازم میگردانند، ظاہر میشود کہ ملحد سر رشتہ کار را گم کردہ، گاہے بہ بنگالہ می رود و گاہ با حمد آباد می آید، از شنیدن خبر مہیر جملہ بیقین کہ بیشتر بے دست و پا گشتہ عقلے کہ ندارد از دست خواہد داد تا خلف او بہ بنگالہ رفتہ بود چہ کرد کہ فرستادہاے اینجانب بکنند، دین محمد توسیت، انشاء اللہ تعالیٰ ازیں جا رفتن است و بر داشتن او سہلے خواہد بود، خاطر گرامی ازیں طرف جمع باشد، بموجبے کہ مکرر عرضداشت نمودہ ہماں روز کہ آں صاحب از برہان پور متوجہ مالوہ شوند، مخلص ازینجانب کوچ نمودہ نزدیک بہم سرحد مالوہ خواہم رسید امید کہ در ہماں ساعتے کہ قرار دادہ اند بمبارکی عازم مطلب شوند، ایام شفقت بماناد،

۱۴
۲۵۰

الحمد للہ والمنہ کہ قلعہ سورت مفتوح گشتہ و نید و بست ایں ملک از قرار واقع صورت یافتہ مستعد آمد و آمادہ جواب و برداشتن فرستادہاے ملحد است، بست و چہارم شہر حال لشکر منصورہ از سورت باحمد آباد خواہد رسید، پنجم جمادی الاول مخلص خود بیروں آمدہ، انتظار آنہا خواہد کشید، چوں معلوم نیست از کدام راہ بیایند جہت توجہ خود را مشخص نمی تواند کرد، نہایت غالب این است کہ فوجے کہ مخلص ایں جانب باشد میباید از راہ اجمیر یا احمد آباد بیاید، لہذا مقرر نمودہ کہ خود با تمامی جمعیت سر راہ اجمیر را گرفتہ بنشیند، بالفعل دو ہزار سوار مستعد و آمادہ فرستادہ شد کہ بیشتر در نواحی سیت پور و بہانی پور بودہ باشند و از

لـه یہ مکتوب «خطاطِ رموز» میں ہے،

را آنچه را آں قدر مسرت و خوشحالی روداد که بشرح در نیاید، هرچند ایں مقدمات در جنب اراده که پیش نهاد خاطر
است چه نماید، اما از آنجا که کسر شکنیهاے اعداء و تقویت دل افزائی اولیاے دولتست هر قدر امثال ایں
امور بعزیز و مغتنم داشته آید گنجایش دارد،

چوں از تقریر جاسوسان بتحقیق ظاهر گشته که راجه جسونت سنگه وغیره با جمعیت قلیلے می آیند و از یں جمله
جمعے بطرف گجرات هم خواهند آمد، امید که آنصاحب مهربان [illegible] قرار داده متوجه مالوه شده فرستادهاے
خود را نیست و نابود گردانند، و از تاریخے که بجهت برآمدن از برهان پور مقرر گردد آگاه سازند که در همان تاریخ
مخلص نیز از راه [illegible] که بهترین طرق است روانه اجین گردد، و اگر چنانچه بر افواه مذکور میشود وے
از مخالف اراده آمدن داشته باشد او را بعنایت الهی از پیش برداشته بمالوه میرسد، از یں راه که نزدیک است
آنصاحب تا رسیدن [illegible] مخلص هم بنواحی اجین خواهد رسید،

و آنچه از احوال دربار قلمی فرموده بودند معلوم شد، امیدوار است که بتائید الهی و امداد آں صاحب
مهربان انتظام ایں امور بوجه احسن کشیده شود، هرچه عوض دارد گله ندارد، اما از شکر عنایت و مخلص نوازیهاے
آں مشفق مهربان که دریں ایام در بارهٔ ایں مخلص است درست واقع میشود قاصر است، الله تعالی سالهاے
بسیار بسلامت دارد، (از قلمی بتاریخ صدر سنا الیه،)

که مقرر ساخته اند بارادهٔ تسخیر مالوه و تنبیه افواج ملحد متوجه شوند و از تاریخی که برای برآمدن خود از برهانپور اختیار نمایند اینجانب را هم مطلع سازند تا در آن ساعت مخلص ازین جانب از راه مورا سه و مندسور که بهترین راه هاست رفته عازم اوجین شود. انشاء الله تعالی تا رسیدن آنصاحب به زبدهٔ مخلص نیز بنواحی اوجین خواهد رسید. از مراتب اخلاص و شکر مهربانیهای آن صاحب مهربان که درین روزها نسبت بخود مشاهده مینماید چه معروض دارد که زبانی قلم گویا حال است. ایام قرار بتاریخ چهارم شهر جمادی الاول سنه الیه (سنه ۱۰۶۸ه)

۱۷
۲۵۳

برادر سراپا شوق بعد از گذارش لوازم اخلاص و آرزومندی معروض میدارد که روز تحریر پنجم حال جاسوسان از اوجین خبر آوردند که صاحب و قبله بجائی آمده بنارس را متصرف گشتند، لهذا رئیس الملک مهابت خان را که به گوالیار رسیده بود (و) قاسم را از کهوگره که نزدیک بدور اهه است بر گردانید طلبیده و راجه جسونت با ... پات که در سواد اوجین واقع است رسیده و شائسته خان روانه اکبرآباد شده راجه مذکور زیاده از سه چهار هزار سوار همراه ندارد، وقت آن است که آنصاحب مهربان بزودی زود از برهانپور روانهٔ مالوه شوند و تاریخ برآمدن مخلص بنویسند که در همان تاریخ ازینجا کوچ نماید و مخلص پیش خانه را برآورده انتظار گرامی دارد تا بموجب آن عمل کند. سایهٔ عاطفت و رافت ممدود باد.
ایام قرار بتاریخ صدر پنجم جمادی الاول سنه ۱۰۶۸ه)

۱۸
۲۵۴

برادر تمام اخلاص خیر اندیش بعد از ادای لوازم اشتیاق و آرزومندی معروض میدارد که عنایت نامجات سامی گرامی پرتو وصول افگنده به حقائق و سوانح دربار معلی وغیره اطلاع حاصل گشت. شکر مهربانیهای آن صاحب والا قدر بنهایتی نیست که بادای شکر آن پردازد، از خبر گرفتن صاحب و قبله بهائی

امکان نداشت پیش گرفته نگذاشته که عرائض ما که پیهم بدرگاه آسمان جاه فرستاده بودیم بنظر
اشرف انور اقدس اعلی درآید، بجهت رفع مظنها که بسبب قرب بندر و دریا دادا بھائی را ہم رسیده
خاطرنشین ایستادہاے بارگاه و خلافت اعلی و سائر اہل عالم نموده بودند، بعضے چیزہا بفعل آمد،

بعد از تحقیق و تفتیش بسیاری که حقیقت حال بظهور پیوست، خواستیم که جبین ارادت بر آستان
قدسی نشان که کعبهٔ مریدان است، سوده خود را از آلودگیہاے گناهان پاک سازیم و اندر
ہمی آب راه جالور و اجمیر گذاشته از راه مالوه احرام درگاه مقدس بسته نزدیک باوجین رسیدیم،
درآں نواحی با برادر والاقدر بھا ۔ اورنگ زیب بهادر که عازم دریافت کورنش حضور اقدس معلی
اند اتفاق ملاقات دست داد، و باتفاق باراده عتبه بوسی درگاه سلاطین پناه روانه گشته، امیدواریم
که عنقریب آن سعادت عظمی روزی شود، و دیدن آں جمدة الملکی نیز دست بہم دہد، ہرچہ باید،
بالمشافه گفته خواهد شد،

چوں دریں وقت که بایستے عرائض ما بدرگاه والا برسد، اہل ضرار نگذاشتند، که بنظر مقدس
درآید، احوال خود در روے آں نماند بنهایتہ اظہار حقیقت حال خود را ضرور دانسته بآں جمدة الملکی
نوشته شد، ع

کرم اوست عذرخواه مستہ[1]

---

[1] اس کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ہے جو شاید خواجہ شہباز یا مرشد پرست خاں کے نام کے خط کی تکرار ہے کہ وہی صورت
کو فتح کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے،

بست و نہم شہر صفریہ اکبرآباد داخل خواہد شد، و فوج بھائی شاہ شجاع ہم بہ پٹنہ رسیدہ، امید کہ آں فدوی ایں قلعہ را مع بیگم
ساختہ بجهود بسعی کہ دیگر کارہا در پیش است آں بلدہ بیدین جہانگیر را از بھائی شجاع و برار از بھائی اورنگ زیب جاگیرہا ے
از عالم تغیر کرده خود گرفته مایهٔ ادبار خود را فراهم می آورد، و در فکر فرستادن افواج آں جانب پٹنه و دکن و احمد آباد است،

(۹)

بنام امرا و ملازمان شاہجہان بادشاہ

(۱) عمدۃ الملک جعفر خان

۲۵۵

جعفر خان با لقابہ بعنایت ما مستظہر و مستبشر بودہ بدانند کہ نہ ماہ شدہ کہ عرائض آں عمدۃ الملک نرسیدہ این معنی خلاف متوقع است۔ چوں بندگان حضرت پیر و مرشد حقیقی آں خان عظیم الشان را حکم جہاں مطاع مقدس فرمودہ بودند کہ حسب الحکم اقدس و اعلیٰ مطالب و مدعیات را بایں جانب می نوشتہ باشند بایستے دریں مدت سپے ہم نوشتجات میفرستادند، اگرچہ بعضے امور کہ بوقوع آمدہ ننوشتہ اند حقیقت معاملہ چنیں است کہ ما ہماں بندہ سراپا اخلاص و مریدیگی اطاعت و ضراعت ایم، در طریقۂ قدیم خود کہ ارادت و مرشد پرستی، و فرمانبرداری است ثابت و مستقیم بودہ سوائے بندگی و پرستاری و رضاجوئی حضرت پیر و مرشد حقیقی امرے دیگر پیش نہاد خاطر اخلاص سرشت، ہرگز نداشتیم و نداریم و نخواہیم داشت، از آنجا کہ آدمی مرکب از سہو و نسیان است بمقتضائے خبر وحشت اثر مصدر تقصیرات و جرائم شدہ در پیش ارادت و عقیدت خویش خجل و از منبع کرم حضرت ظل الٰہی عفو خواہیم۔

چوں از واد لبھائی جیو در ایام عارضۂ مزاج مقدس ادائے چندے کہ ہمہ مخالف سنت سنیہ و طریقۂ مرضیہ حضرت اعلیٰ بود، بوقوع آمدہ، راہ نوشتجات وکلا و آمد و رفت اخبار دربار جہان مدار مطلق مسدود گشتہ، عالم شورش فراواں پذیرفت، و با برادراں خصوصاً با ما سلوکے کہ با وجود ذات مقدس مبارک

نشد و اسباب وحشت روز بروز آماده تر گشته استماع سرگذشت بیک برادر و آنچه در آن طرف از مکر و
تزویر و غیره سانح شده حیرت بر حیرت افزود. ولاجرم حفظ نفس و پاس عرض و ناموس را که عقلاً و شرعاً
واجب است لازم دانسته و چارهٔ کار خود در ادراک سعادت ملازمت والا منحصر انگاشته در حوالی چین
با دو شاهزادهٔ جهانیان که ایشان نیز بقصد دریافت این عطیهٔ عظمیٰ بآن مرز و بوم رسیده بودند ملحق شدیم
تا باتفاق آن مشفق مهربان که همگی همت ایشان بر دولتخواهی و رضاجوئی پیر و مرشد حقیقی مصروف است
با استلام آستان خلافت سرفرازی یافته جبین انکسار بر زمین اعتذار بسائیم و عذر تقصیرات کرده و
ناکرده در خدمت مرشد خطابخش پوزش پذیر که مرید نوازی و بنده پروری از شیم مرضیهٔ آنحضرت است
نمائیم و بر دانای سرائر ضمائر آشکار است که مقصود و مطمح نظر جز این نیست و حاشا که اندیشهٔ خلافت مرضی
مقدس پیرامن متخیلهٔ مریدان صافی طویت بگذرد،

چون خاطر از مهربانیهای والا بهائی جیو بهیچ وجه اطمینان ندارد چه یقین معلوم است که تا ممکن و
مقدور باشد ترک شیوهٔ جدال نخواهند نمود، اگر از میامن توجهات اعلیحضرت که مرشد کامل و ادب آموز
عقل کل اند، خاطر متوحش این مرید جمع شود و از فیض زمین بوسی اقدس که منتهای امانی و آمال است
بهره مند و کامیاب گردیده بعد ازین مطابق حکم گیتی مطاع بعمل خواهد آورد. رفاقت برادر مهربان که
ایشان نسبت باین جانب نه امروزی است و صفاتی که بدیشان منسوب داشته دست آویز تحذیر
و توهم ساخته اند، وصف الحال دیگران است، و از ایشان غیر آثار رأفت و عاطفت بظهور نیامده چرا
از دست داده شود، سلوکی که همه وقت از جانبین بفعل می آمد اکنون نیز معمول است و مراتب
بزرگی و خوردی بهمان آئین مرعی و منظور. الحمد لله این مرید اعلیحضرت بیمن شاگردی و تربیت پیر و
دستگیر سود از زیان و دوست از دشمن باز میتواند شناخت و از هیچ کس بازی نمی خورد،
آن عمدة الملک که رکن رکین این دولت ابد پیوند و از دولتخواهان بارگاه خلافت اند در پی

۲/۲۵۶

مستشار الدولة الکبری، مؤتمن السلطنة العظمی، زبدهٔ امرای رفیع الشان، عمدهٔ خوانین بلند مکان، مورد مراحم بی پایان، مهبط الطاف فراوان، خان عظیم الشان، جمدة الملکی جعفر خان بعنایات و توجهات ما مستبشر بوده بدانند، عریضه که حسب الحکم جهان مطاع اعلی نگارش یافته بود، مصحوب جلیو دلرا رسید، مضامین آن سمت وضوح گرفت، و بر قدسی احکام اطلاع حاصل گشت ۔

پوشیده نماند که حقوق نعمت و تربیت اعلی حضرت بر ذمهٔ مریدان چنانچه بر زبان الهام بیان پیر دستگیر گذشته افزون تر از آنست که از عهدهٔ شکر هزار یک آن بیرون تواند آمد، و کدام بی سعادت خواهد بود که چشم از الطاف و مراحم بی پایان قبله و کعبهٔ حقیقی و خدای مجازی پوشیده عار عصیان و کفران اختیار کند و خطا از صواب باز نشناخته رضای خاطر ملکوت ناظر نجوید، و راه عدوان بپوید، بسبب ظهور ذلاتی که از روی اضطرار بعد اشتهار سوانح وحشت آثار و عدم اخبار واقعی از دربار جهان مدار و آشکارا گردیدن بی التفاتی و نامهربانی برادر بزرگوار که تغیر صوبه گجرات و تعین مهاراجه جسونت سنگه با خلاصهٔ افواج از نتائج آنست بوقوع آمده بود، قبل ازین به درگاه جهان پناه عرضداشت نموده امیدوار بودیم که چون ایزد تعالی و تقدس بطالع مریدان و بندگان ذات مقدس اعلیحضرت را صحت کامل و شفای عاجل بخشیده، شاید صورت نیرنگ سازئی دادا بهائی جیو که نقش بر اوراق را در آئینهٔ خیال نمی توانند دید، درین مدت چها که نکرده اند، و نمی کنند در مرآت ضمیر منیر پرتو انداز د، این دو مریدان بیکس را که جز عنایت و مرحمت آنحضرت پناهی ندارند از شر ایشان صیانت نمایند و ولایتی و جاگیری که بعض تفضل عطا فرموده اند، بحال داشته افواج را از تعرض و مزاحمت مانع آیند، لیکن از آنجا که جواب صادر

بقیه حاشیه صفحه ۴۷۷) انشاء الله تعالی بکرم الهی و بتوجهات حضرت رسالت پناه ذاتش عنقریب بمحضر دل منکوب بجمع و اصل خواهند

عنایت خاص الخاص ما را بخود زیاده از حد و عد دوانند،

ما را در بارۂ خود بمرتبہ اتم و وافی دانند ،

۲
۲۵۸

عمدۃ الملک خان جہاں بعنایات توجہات والا مسرور و مستظہر بودہ بدانند، آنچہ از روے نوشتۂ ہمشیرۂ خود نوشتہ مصحوب قاصدان وجلوداراں فرستادہ بودند معلوم شد عقیدۂ ما ہماں است کہ سابق مفصل قلمی شد اینہا ہمہ ساختگی و فریب است بر عالمیان ظاہر و ہویداست کہ تا حضرت پیر و مرشد حقیقی بر سر ما سایہ گستر بودند، باوجود کمال بے توجہی و بے عنایتی آنحضرت کہ نسبت بما داشتند بر جادۂ اطاعت و مرشد پرستی مستقیم بودہ ہرگز مرتکب خلاف مرضی آنحضرت نشدیم و برادر کلاں را نیز بزرگ و کلاں خود دانستہ پیوستہ در مقام اخلاص و فرمان پذیری بودیم چنانچہ در اوائل بیماری حضرت بمقتضاے اخلاص قدیم مکرر عرضداشت ہا مشتمل بر حسن عقیدت و یک جہتی بخدمت ایشاں فرستادہ کار و بار و اختیار خود را بایشاں سپردیم، و در برابر اظہار ایں مراتب، مہربانی کہ ازآنجانب واقع شد ایں بود کہ جاگیر ہاے مالوہ را کہ حضرت پیر و مرشد تعلق حاصلہاے صوبۂ گجرات بما مرحمت فرمودہ بودند تغیر کردہ خود متصرف شدند، و تنخواہ نقدی را کہ بخزانۂ سورت بود نیز منع کردند و قتیکہ بدستور ہمیشہ کسان ما بجہت نقدی بسورت رفتند قلعہ دار دروازہاے قلعہ را کشیدہ در برابر توپ و تفنگ سر می داد، ہمدریں اثنا نوشتۂ پسر قلعدار کہ از دربار بہ پدر خود نوشتہ بود، بدست کسان ما در آمدہ واز آنجا ظاہر شد کہ حضرت پیر و مرشد جہانیاں را واقعۂ ناگزیر پیش آمدہ، منع تنخواہ و نقدی از جانب برادر کلاں است، چوں بجہت بندوبست ایں صوبہ بر تمرد و مفسد جمعیت زیادتی نگاہ داشتہ شدہ بود و نقد مالوہ از دست بر آمدہ بالضرور سورت و مضافات آنرا در عوض جاگیر ہاے مالوہ متصرف شدیم،

دیگر مہربانی کہ برادر کلاں در بارۂ ما فرمودند ایں است کہ میخواہند ایں صوبہ را از ما بگیرند و صوبۂ برار کہ شاہ بیگ خاں مغلوک در آنجا بودہ است بما دہند حاشا و کلا کہ ایں تجویز حضرت اعلیٰ

مراتب غور نموده کیفیت عجز و نیازمندی و حقیقت ارادۂ مارا بعرض اشرف اقدس برسانند و بزبان
واخلاص و خیراندیشی التماس کنند که حکم رخصت ادراک ملازمت والا صادر شود، و داد ابجائی جیورا
معقول سازند که گرد ستیز و پرخاش بے موقع نگردیده از آں حال قتال و جدال غفلت نورزند، و در
بدنامی خود و مریدان صادق العقیدۂ بیش ازیں نکوشند، و تهیۂ اسباب شماتت اعدا نپردازند تا که
مقصود مریدان است بر عالمیان آشکار شده غبار آشوب فرونشنید، و آتش فتنه بالا نگیرد، و عنایت
بے غایت ما را در بارۂ خود بمرتبۂ اعلیٰ دانند،

ششم شهر رمضان المبارک (۱۰۶۸ھ) قلمی شد،

(۲)

شائسته خاں المخاطب بخان جهان

۱ / ۲۸۷

عمدة الملک خاں جهاں بالقابه بخصوص عنایات بے پایاں و بوفور توجهات بیکراں
ما مسرور و مبتهج بوده بدانند که چوں دریں قسم هرج و مرج آں زبدۂ امرائے والاشاں در آنجا تنها
واقع شده اند و یقین میدانم که میلان خاطر بآں طرف ندارند، از غایت توجه و عنایتے که از قدیم نسبت
بآں خالوے تمام اخلاص داریم، خاطر والا پیوسته باخبار احوال متعلق میباشد، لهذا جلو داران را
فرستاده شد، میباید احوال خود و سوانح آں دیار را چه تواں نوشت، معروض دارند و اگر از اراده باطن
خویش نیز ظاهر سازند، دور از اخلاص که متوقع است نخواهد بود، با ما که کمال عنایت داشته بالطبع
خواهان خیریت و بهبود آں خان والاشانیم، اظهار ایں مقدمات خلاف مصلحت نمی تواند بود و بموجبے
که سابق عرضداشت نموده بودند، بمتصدیان مالوه حکم لازم الاتباع بصدور پیوست که یکهزار سوار خود
نگاه دارند و نظر بآدم واسپ خوب داشته مقید بعلوفه ما ...... نباشند و عنایات و توجهات

۲
۲۶۰

معلوم دوست حقیقی مخلص راست و درست تحقیقی راجه جسونت سنگه بوده باشد که قبل ازین فرمانِ عالی شان صادر شده بود، تا حال جواب نفرستادند یقین که نرسیده باشد بر حال اوّل ترا نموده بودیم که از راه اوجین بفسخ و فیروزی متوجه اکبرآباد شویم چون مهاراجه بآنجا آمدند و دستهای قدیم برهم بخوردو فسخ آن عزیمت نموده براه جالور رو اجمیر عازم مطلب گشته ایم در آنچه صلاح دولت دانند بمقتضای اخلاص قدیم عرضداشت نمایند که مطابق آن بعمل آید و در فکر این باشند که بندگان حضرت اعلیٰ در قید حیات اند که این شهرتها محض بجهت فریب و دغاے ما برادران است می باید بزودی از زود جواب معروض دارند و عنایات بے غایت ما را در بارهٔ خود بیش از بیش دانسته مارا از خود و خود را از ما دانند که عهد و قول همان است که درمیانِ ما و شما مقرر و موکد گردیده،

بتاریخ سیوم شهر جمادی الاخری این فرمانِ عالیشان بمطالع تلکی شد

(۴)

مخلص خان

۱
۲۶۱

مخلص خان خیراندیش، و فاکیش تمام اخلاص خان عظیم الشان من بعافیت باشند از عنایات باطنی خود که در بارهٔ آن مخلص یکرنگ دارم چه نویسیم که اظهار آن درین وقت مناسب نیست بهر حال نمی دانیم که در چه فکر اند و از هر سه طرف میلانِ خاطر بکدام طرف بیشتر است چون ما با اصلاً جدائی نیست هر جا که باشند در حقیقت رفیق ما خواهند بود، ما خود جمعیت آراسته و سامان شایسته که درین سه سال درین ملک نشسته فراهم آورده ایم، مستعد و آماده ایم، اگر میل برفاقت ما دارند بسم الله جا برسید یا ما بشما، هر چه مصلحت دانند بنویسند که بعمل آید، بعد از حصول مطلب عظمی انشاء الله العزیز الکریم شریک

باشد، ہرگاہ در ایام بے توجہی و کمال بے عنایتی آں قسم جاہا را نامزد بجاہ فرمودہ بودند، الحال چہ گنجائش دارد، بہر حال ما دریں ملک کہ عنایت فرمودہ حضرت اعلیٰ است نشستہ ایم، اگر ما را بحال خود بگذارند ما ہم با کسے کارے نداریم و اگر متعرض و مزاحم حال میشوند، دراں وقت ہرچہ از دست ما برآید خواہیم کرد، ہرگاہ حال ایں باشد و یقین ما چناں است مطلبے کہ خان عظیم الشان بموجب اند، چہ قسم صورت می بندد، انچہ ارادۂ الہی است خواہد شد،

ازقرار بتاریخ ششم ... ۱۰۶۸ھ (۱۶۵۸ء)

(۳)

راجہ جسونت سنگھ

۲۵۹/۱

دوست حقیقی مخلص خاص یکرنگ من مہاراجہ جسونت سنگھ بعنایات بے غایات مسرور و مبتہج بودہ بدانند کہ بمقتضائے عہد و قول کہ درمیان ما و آں مہاراجہ بدست معتمد مزاجداں خواجہ شہباز بموجب نوشتہ ہم کہ ازو گرفتہ بودند در خاطر خواہد بود، مقرر گشتہ یقین حاصل است کہ در نوبت شریک و رفیق ما خواہند بود و بآں عہد وفا خواہند کرد، بلکہ بہمیں ارادہ بہر بہانہ خود را از دربیرون کشیدہ باین حدود آمدہ اند کہ پیش ما بیایند، می باید سبب آں و ارادۂ خاطر خود از قرار واقع عرضداشت نمایند تا در خور آں بعمل درآید، اگر خود را از ما و ما را از خود دانستہ بجہت وفائے عہد معہودی آمدہ اند، مبارک است بیایند کہ شریک دولت ما ہستند و خواہند بود، و اگر بگفتار اہل دربار بارادہ دیگر آمدہ اند آنچناں بنویسند کہ مطابق آں فکر کردہ شود، بہر حال ما ہر سہ برادر متفق و یکدل گشتہ با جمیع اہل دربار یکرو گروہ مستعد و طیاریم بر ارادہ و اندازی کہ داشتہ باشند در خور آں پیش آمدہ سلوک را موافق ہماں خواہیم کرد، و عنایت ما نسبت بخود بسیار دانند،

خدمتِ اولیاے دولتِ قاہرہ بستہ بود۔ قبل ازیں مکرر فرامینِ مطاعہ صادر شدہ کہ می باید در نیوقت ایفاے آں نمودہ بخدمت سراسر سعادتِ اقدس برسد کہ شمول مراحم و نوازش بادشاہانہ خواہد گردید جوابے نرسیدہ یقین کہ فرامین نرسیدہ خواہد بود،

دریں ولا از شیخ محمد امین ظاہر شد کہ آنخانِ سعادت نشان بہ طریقہ معہود خود مستقیم بودہ ارادۂ بندگی درگاہ آسماں جاہ دارند، لیکن از آنجا کہ چوں از خدمت صاحب والاقدر بھائی جیو برخصت آمدہ متوہم است و بے اطمینانِ خاطر اناں طرف نمیتواند آمد، بنابراں از خدمت بھائی جیو تقصیرات آں خانِ سعادت نشان را بخشانیدہ و عہد گرفتہ شد کہ از کردہاے او را اصلاً بخاطر نیاوردہ آنچہ لازمۂ عنایت و بندہ نوازی است بفعل آورند، می باید ہم از طرف عنایت ما و ہم از طرف بھائی جیو من جمیع الوجوہ مطمئن و مجموع خاطر بودہ بمجرد ورود ایں فرمانِ عالیشان عازمِ ملازمتِ فیض خاصیت مقدس گردد، کہ بعنایت و نوازش بے کراں سرفرازی یافتہ بمنصبِ عمدہ و جاگیرہاے قدیم سربلند خواہد گردید،

بست و پنجم شہر جمیدا سنہ احد (۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۸ء)

(۷)

بیکے از امرا

۲۶۴/۱

حکم لازم الاتباع واجب الاذعانِ والا موکد بعہد قول خدا و رسولِ خدا صادر میشود کہ فلاں بعدازاں کہ خدمات عمدہ کہ تعہد نمودہ از قرار واقع کہ بتقدیم رسانند و حقِ اخلاص و لازمۂ فدویت و دولتخواہی را چنانچہ باید بخدمت لازم السعادت ثابت و محقق گردانند در ہر باب ہر چہ التماس نمایند درجۂ پذیرائی یافتہ بانواع عنایت و اصناف رعایت دیگر کہ دریں مدت نسبت باں امارت پناہ

غالب دولت ما آں خلاصۂ امرائے رفیع القدر خواہند بود، از آنجا کہ دریں ہنگام راہِ ما چناں است
کہ میدانند تبرکات فرستادہ نشد عنایات و توجہات ما را نسبت کہ بشرح و بیان درآید،
دہم شہر صفر ۱۰۳۱ھ (۱۶۲۱ء) قلمی شد،

(۵)

افتخار خاں

۲۶۲

افتخار خاں بداند کہ بموجب عبارادت و بندگی کہ ہنگامِ رفتنِ رایاتِ ظفر آیات بشاہجہان
آباد ما بین اکبر آباد، و متھرا، در خدمتِ سراسر سعادتِ اقدس ما بستہ بود ثابت و مستقیم بودہ خود را
از ما داند و بمقتضاے قرار دادِ خود کہ در ایامِ فتور ہر جا کہ مواکبِ معلّٰی مقدّس باشد خود را برساند عمل
نمودہ بادراکِ سعادتِ کورنش والا شتابد کہ باعثِ انواعِ ترقی و کلانی آں خانِ سعادت نشان
خواہد بود،

از آنجا کہ ما ہر سہ برادر باہم متفق و یکدل و یکرو گشتہ ہمت بر حصول مطلب عالی بستہ ایم، و دریں ضمن
مقصدِ اصلی رواجِ دینِ محمدیست یقین حاصل کہ فتح و ظفر نصیب اولیاے دولتِ ماست، وقت
دریافتِ شرفِ حضورِ پر نور ہمین است کہ اردوے ظفر قرین نزدیک رسید و عنایتِ ما را در بارۂ
خود بمرتبۂ اعلیٰ شناسد،

(۶)

نصیری خاں

۲۶۳

امارت و ایالت پناہ، مورد مراحم نمایاں نصیری خاں بداند کہ بمقتضاے عہد و قول کہ

بعد ازاں بخاص و عام آمدیم و بندہ ہا را بعنایت منصبہا سرفراز ساختیم، جاے آں فدوی بسیار پیدا بود، اما
ازانجا کہ عنایت خاص بہ آں مخلص یکرنگ داریم، او را در خدمت اقدس اشرف حاضر تصور فرمودہ
آں فدوی را بہ منصب سہ ہزاری ذات و ہزار سوار سرافراز ساختیم مبارک باشد، انشاء اللہ تعالیٰ ما بار دیگر
بانواع مراحم و اقسام عنایت ممتاز خواہیم فرمود، و سروپاے خاصہ ایں جشن والا را بجہت آں سعادت
نشان فرستادہ شد، انشاء اللہ تعالیٰ بزودی مظفر و منصور بملازمت والا مشرف شدہ در جشن کلان دیگر کہ
علانیہ خواہد شد، و خطبہ و سکہ بنام مبارک اقدس ما خواندہ و زدہ خواہد شد، آں فدوی سرخ رو
حاضر باشد، انشاء اللہ العزیز جز ایں جشن مبارک را بسیادت و نقابت پناہ مخلص خاص با اخلاص
میر ابوالقاسم رسانیدہ از دیگراں مخفی دارد، و بجہت میر سر و پاے خاصہ فرستادہ بمنصب دو ہزاری و پانصد
ذات و ہزار سوار سرافراز ساختہ باز بدیگر مراحم ہم ممتاز خواہیم ساخت، ایں عنایت برہم مبارک باشد،
بست و دوم شہر صفر سنہ ۱۰۶۸، (۱۶۵۸ء)

۲
۲۶۶

مخلص شجاعت نشان فدوی مرزا جان خلف خواجہ شہباز بعنایت بادشاہانہ ما مفتخر بودہ بداند
کہ امروز روز شنبہ نہم شہر ربیع الاول است، یک پہر و یک گھری روز برآمدہ در خاص و عام بدولت
و سعادت بر تخت دولت بہ مبارکی نشستہ و خطبہ و سکہ بنام نامی مبارک ما مشرف شد، اللہ تعالیٰ
بتوجہات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ ایں جلوس میمنت لزوم را بر ما و فرزندان ما و
بندگان ما مبارک گرداند، درین جشن عظیم الشان کہ چشم روزگار ندیدہ جمیع بندہ ہا را بقدر مراتب و
حالت بانواع عنایت سرافراز ساختیم، و آں فدوی خود را در آں مجلس عظمی بسیار یاد فرمودیم، علم و
نقارہ بجہت آں مخلص جدا نمودہ می خواستیم کہ با ہر خطابے کہ اختیار بکنند، در فرمان عالیشان مندرج
نمودہ مرحمت فرمائیم، چوں نوشتہ او رسید کہ بعد از فتح و ملازمت بایں عنایت سربلند سازند، بموجب

واقع شده باشد ممتاز و سرفراز فرمائیم و پیوسته آں حکم والا را زینت استمرار و دوام استقلال بخشیده بخلاف آں عمل ننمائیم لهذا به پنجهٔ خاص مبارک مزین محلی ساخته شده، بتاریخ هفدهم جمادی الاخری سنہ ۳۱ (۱۱۷۱ھ / ۱۷۵۸ء)

(ذ)

بنام ملازمانِ خود؛

(۱)

خواجه شهباز

۱/۳۶۵

مخلصِ شجاعت نشان فدوی خاص مزاجدان خواجه شهباز بعنایت بادشاهانه سربلند بوده بداند، که چوں تقدیر حضرت ایزد سبحانه و تعالی چنیں بود، که بزودی جلوس میمنت مانوس ما بعرصهٔ ظهور آمده خلائق مرفه و آسوده شوند، منجمان بعرض رسانیدند، که اتفاق جمیع اهل نجوم باین است، که روز مبارک جمعه که روز عید حضرت رسالت پناه صلوات الله علیه و سلم است و ببرکت ایں روز عید حضرت رسالت مبارک اهل سما و ارض جشنها کرده به "عید محمدی" ملقب ساخته اند، یازده گهری روز برآمده باید که پایهٔ تخت دولت فسیح بمبارکی بگذارند، که ایں چنیں ساعت بسالها بدست نمی آید، بنابراں تقولِ کلام الهی نموده بعد از حکم در روز مبارک جمعه یازده گهری روز برآمده که روز سالگره مبارک هم همان بود، به تخت دولت و سعادت بمبارکی و فیروزی نشستیم و شکر رحسب الهی را بجا آورده عالمے را مستبشر و مسرور ساختیم الله تعالی بتوجه حضرت ایں جلوس مبارک را و بر فرزندانِ ما و به بندهاے ما و تمام عالمیاں مبارک و میمون گرداناد، و بحرمتِ النبی و آله الامجاد، دریں جشن مبارک بنابر بعض مصلحتها و بجهت خبر رسیدن احوال برادران مشفق در آرامگاه، دریں جلوس واقع شده چندیں از معتمدان قدسی الحکم باریافتن آں مجلس خاص شده

بدبخت خبردار شده باطل کرد، و مارا کارہاے عمدہ در پیش است و آمدۂ ایں معاملہ چہ خواہد شد،
بالفعل خود صفدر خاں را با چہار ہزار سوار فوج رخصت می کنم کہ در سرحد رفتہ بنشیند، و زمینداران
آں نواحی را استمالت ساختہ از خود بکند، بلکہ قابو یافتہ تنبیہ قرار واقعی زمیندار ملعون سروہی را کہ بے
اعتدالی او از حد گذشتہ کردہ، او را از ملکش زدہ بدر کند، و از سرحد و آمدن غنیم خبردار باشد، انشاء اللہ
در اوائل ماہ ربیع الثانی ما ہم پیش خانہ با نظرت برآوردہ می خواہیم، بعزم شکار برآئیم، گاہ بہ وغیرہ اکثر
زمینداران بسعادت بندگی رسید، و چندے کہ ماندہ اند ہم پے در پے می آیند و بانواع عنایت
سرافراز میشوند،
علی قلی خاں را فرستادیم، کہ رفتہ قلعہ جانپانیر را بجہت بودن بسائی ہاے مردم ملاحظہ
کردہ انچہ دریں وقت تواند کرد، کردہ بحضور بیاید،
زمیندار جام تا حال نیامدہ، بسلطان نیاز خاں و تہور خاں حکم شدہ کہ شہرت تنبیہ او را دادہ
بارۂ آں طرف او حرکت بکنند کہ ملاحظہ کردہ بحضور بیاید، ازیں قسم مقدمات خود الحمد للہ ہمہ خوب
شدہ، سرانجام مقہور کردن لشکر ملحد بعنایت الٰہی شدہ و میشود، انچہ نگرانی تمام است و خاطر متفکر
است از معاملہ فتح سورت است کہ بہیچ وجہ خبر خوش قرار واقعی از آں سمت نمیرسد، توپہاے
کہ از جوناگدہ، امانت خاں فرستادہ می بایست کہ حال بسورت رسیدہ بود، نمی دانیم در راہ چہ
واقع شدہ کہ تا حال نرسید، بغیر اینکہ ہر وقتے کہ رسیدہ باشد آنرا پرانیدہ یورش بکنند و قلعہ را فتح
نمایند، چندے را کہ اجل موعودہ شدہ باشد سعادت آنہا کہ بکار صاحب و قبلہ خود آمدہ سرخ روئی
دنیا و آخرت بہم رسانیدہ باشند،
دیگر آں قدر می دانند قضیۂ زمین بر سر زمین کارے باید کرد کہ قلعہ مفتوح شود و خاطر ازیں
نگرانی برآید، پنج شش توپ کلاں از جوناگدہ روانہ شدہ یقین کہ رسیدہ باشد آنہا را یکی بقلعہ بندند

التماس آں فدوی در ساعت سعد خانی و علم و نقارہ عنایت نمودہ پیش خود نگاہداشتہ ایم اگر بگوید ایلحال بفرستیم، والا روزے کہ انشاء اللہ تعالی مظفر و منصور ملازمت خواہد نمود، عنایت فرمائیم، ہر قسم معروضی میدارد، بدرجۂ قبول خواہم رسید، و سروپائے خاصہ ایں جشن مبارک را بدست حاضر جلو بجہت آں فدوی فرستادہ شد، اگرچہ آں مخلص را حاجت تاکید نیست اما چوں خواہان آمدن او در خدمت اشرف ایم تاکید میفرمائیم، کہ بزودی قلعہ را مفتوح سازد، و حقیقت قلعہ و مورچلہا را مفصل بزبانی حاضر جلو گفتہ بفرستند کہ معلوم شود، کہ تا کے ایں قلعہ تصرف خواہد در آمد، باید کہ بمجرد رسیدن ایں فرمان شادیانہ بادشاہی را بآواز بلند بنوازد، و خطبہ کہ در اینجا خواندہ شدہ و نقلش را پیش آں فدوی فرستادہ شد، در مساجد بگوید کہ بخوانند و تمام عالم را بایں نوید سرافراز سازد و عنایت اشرف را بخود در مرتبۂ کمال داند، شب دوم نوشتہ شد

(در بیع الاول ۱۰۶۵ھ)

(۹)

مرشد پرست خاں

۱/۲۶۷

مرید شجاعت نشان مخلص خراجداں مرشد پرست خاں فتح جنگ بعنایت بادشاہانہ سر بلند بودہ بدانند کہ نامہ بھائی اورنگ زیب کہ دریں ولا آمدہ بود نقل آں را بایں فرمان والا نشان فرستادہ شد، حقیقت معلوم آں فدوی خواہد گشت، بلکہ شنیدہ میشود کہ آں محدب بے دولت قلی خاں و دلاور خاں پسر بہادر خاں روب۔ را مقرر و سید مظفر و سید نجابت پسران شجاعت خاں را با جمعے کثیر مقرر کردہ روانۂ ایں طرف نماید، و چشم دوست و دشمن بجانب فتح سورت است کہ پر سند بندہائے فدوی مای توانند گرفت یا نہ، می دانیم آں مخلص در چہ کار است و چہ فکر کردہ کہ ہیچ خبر واقعی نویسد، کہ آں قلعہ را میتواند گرفت یا نہ، و چہ قسم خواہد گرفت، ہر نقبے کہ کردہ خود آں قلعہ را

افتاد، اما رخصت بے آنکہ بملازمت اشرف بیارد، بدنماست قول شما قول ماست، ہرگاہ مثل آں عمدہ قول بجاں بخشی کہ معنی قول مبارک ماست دادہ باشد دیگر چہ گنجائش دارد کہ قلعہ دار ایں ہمہ بخاطر بیارد و ایں را ہم قول دادیم اکہ بعد از ملازمت بدو سہ روز بہر طرف کہ خواہد و راہ کہ داند برود، بدرقہ ہمراہ دادہ بسلامت مرخص می سازیم بیقین کہ تا رسیدن ایں فرمان بجاے نرفتہ باشد مرد معقولے را فرستادہ او را دلاسا نمودہ ہمراہ بیارد کہ در باب او انچہ آں فدوی التماس خواہد نمود بعمل خواہیم آورد، و اگر آں فدوی او را قول ایں دادہ باشد کہ ترا از ہمیں راہ رخصت خواہم کرد، پس مارا با او کار ہاے عمدہ باید نمود قول او قول ماست خیر ہم چنیں باشد بجہنم برود، اما آں بے شعور را باید فہمانید کہ آں راہ را خود بھائی اورنگ زیب وا زند، ترا خواہند گذاشت کہ بروی؟ بہر حال اگر ہمراہ خود آں قلعہ دار را می آورد، خوب بود، دیگر او داند،

للہ الحمد کہ قلعہ خرد بعنایت الٰہی بضرب شمشیر گرفت، دیگر چوں ملک و قلعہ نوی بتصرف در آمد، و ہمسایہ خوبی ندارد باید کہ خزانہ ایلچی روم و توپہاے را با جمعیت خوب با اسپاں وغیرہ روانہ حضور سازد، و خود آں قدر کہ ضرور داند، و خاطر خوب جمع شود در آنجا بودہ روانہ ملازمت والا شود کہ تا حال خود خاطر جمع از ہمہ طرفہا است و بکرم الٰہی آں ملحد را یارا دری نشدہ کہ فوجے را کہ باایں سمت تواند فرستاد، میباید کہ از ہمہ جہت چنانچہ مکرر نوشتہ خاطر خود را بتانی جمع نمودہ روانہ ملازمت والا شود،

آں اسپاں را کہ بکار ما نمی آید، خوب کرد کہ پکس گفت کہ بجہت صاحب خود انتباع نماید، در باب توپہاے جناگدہ بموجبے کہ نوشتہ بود مرد ماں سربراہ باگاوان وغیرہ سرانجام نمودہ فرستادیم، باید کہ توپہا را زود روانہ نماید، توپ خورد (خرد؟) بجہت جنگ صفی اقلاً صد دو صد خود بیارد کہ بسیار بکار خواہد آمد، بشرطیکہ از توپہاے قلعہ دست نہ کند، قلعہ را استحکامے خوب بدہد

امید کلی است که دیوارِ قلعه منهدم گشته راهِ یورش پیدا خواهد شد، امید داریم که الله تعالیٰ شرم سر گردن ما را نگاه داشته فتح و نصرت آں فدوی کند،

شبِ سه شنبه بست و ششم ربیع الاوّل تحریر یافت،

بشرح دستخطِ خاص، سپاه پناه مخلص خاں سید مصطفیٰ بعنایات شرف سربلند باشد، باید که بوجهے که در یں فرمان حکم شده بعمل آورد،

۲/۲۶۸

مرید خاص شجاعت نشان مخلص فدوی مزاج دان یکرنگ مرشد پرستخاں فتح جنگ بعنایات بادشاہانہ ناممتاز بوده بداند که عرضداشت مبارکباد فتح سورت با کلید آں قلعه که فرستاده بود دیگهر از روز شنبه سیوم شهر ربیع الاوّل برآمده در خاص و عام بنظر اشرف گذشت، بدست مبارک باد گرفته شکر عنایت الٰهی بجا آورده شادیانهٔ فتح نواخته شد و آفریں و تحسین و رحمت باد از حد بیش انعم مریدان شجاعت نشان را دادیم الله الحمد که سرخروئی دنیا و آخرت گشته اوّل خدمتے که در ابتدائے دولت خداداد و جلوس مبارک ما کسے که کرد آں فدوئی مرشد پرست جانباز بود، انشاء الله تعالیٰ در خورِ ایں خدمات و جانسپاریها بمراتب بلند و مدایح ارجمند روز بروز رسیده نتایج ایں نیکو خدمتیها پیوسته شاملِ حالِ آں فدوی خواهد بود، امید واریم که همیشه فتوحات عظیم نصیبِ آں فدوی می شده باشد، از روے عنایات تمام و یمتا جمدهر خاصه مینه کاری با پهول کتاره که در یں روز مبارک در کمر اشرف بود مصحوب محمد مراد حاملِ ایں فرمان بجهت آں فدوی عنایت نموده فرستاده شد دیگر عنایت در روز ملازمت بفعل خواهد آمد،

انچه از برآمدنِ قلعه دار و آمدنِ او پیش آں فدوی و خرچی و باربردار داده رخصت دادن نوشته بود، معلوم شد که قولِ جان بخشی دادن و خرچی و غیره سرانجام او کردن خوب بود مستحسن

روز شنبہ چہار دہم (ربیع الثانی ۱۰۶۸ھ) (جنوری ۱۶۵۸ء) تحریر یافت،

دیگر حکم میفرمائیم کہ ہمہ کارہا بجہت کمیٔ زر معطل است باید کہ خزانہ بسرعت ہرچہ تمامتر مصحوب بدیع بحضور پر انور بفرستد، اگر ہمہ نتواند زود فرستاد، پنج شش لکھ روپیہ بر شترہا بار کردہ بزودی زود بفرستد کہ زر کم ماندہ، ہرچند کارہا زود بشود، بہتر است،

(ح)

متفرقات

(۱) سید جعفر صاحب سجادہ گجرات

۱/۲۷

سیادت و نقابت پناہ، حقائق و معارف آگاہ، سلالۂ خاندان مشائخ عظام سید عزیز القدر ذوالاحترام، سید جعفر بعنایت توجہات بادشاہانہ مخصوص بودہ بدانند کہ بست و یکم رجب المرجب در دیپالپور با برادر والاقدر، کامگار، نامدار، بھائی اورنگ زیب یکجا شدہ ملاقات نمودیم، و روز جمعہ بست و دوم بدفع غنیم کہ پنجاہ شصت ہزار سوار و توپخانہ و فیل بسیار از غایت غرور از اوجین برآمدہ، و چہار کروہی شہر زمین بسیاکرد(؟)، ز ہر چہار طرفش نالۂ آب بر وجہ داشت دائرہ نمودہ بر دور لشکر مورچال ساختہ بود، متوجہ شدیم بعد از روبرو شدن جنگ عظیم کہ در مدت صد سال در ہندوستان واقع نشدہ بود، روداد جوانان جانسپار از طرفین حملہاے شیرانہ آوردہ داد مردی و مردانگی دادند، راجپوتیہ تہور و جاں فشانی زیادہ بر آنچہ از آنہا متوقع بود بعمل آوردہ در حلال نمکی و جاں سپاری ہیچ وجہ کوتاہی نہ کردند، و بے صرفہ خود را بباد فنا می دادند، اما از آنجا کہ عنایت الٰہی و تائید حضرت رسالت پناہی شامل حال اولیاے دولت ابد پیوند است سعی ہاے کفار فجار کارے نساختہ، آخر کار جسونت سنگھ و قاسم خاں خودہا زخم کاری برداشتہ و بسیارے از سرداران کلان لشکر خود را بکشتن دادہ باچندے بپاے فرار نیم جانے بدر بردند

وعنایت اشرف را بجز و دمرتبۂ کمال داند،

آخر روز شنبہ تحریر یافت،

دیگر آں فدوی معلوم بودہ باشد کہ متعاقب ایں فرمان یکی از بندہاے بابعضی سوغات ونامہ مشتمل بر خبر جلوس مبارک و فتح سورت پیش حضرت شاہ بولایت میفرستیم، باید بزودی یک دو فرنگی خوب تیار کردہ نگاہ دارد، وہمیں کہ ایں کس رسید بلا تاخیر باید کہ بجہاز نشستہ روانہ شود، دریں باب تاکید تمام داند وباینہا تاکید سرکار کنند،

۳

۲۶۹

مرید شجاعت نشان مخلص فدوی مزاجدان بیکرنگ مرشد پرست خان فتح جنگ بعنایات بادشاہانہ امیدوار بودہ بداند کہ دریں ولا متواتر ومتوالی خبر رسید کہ آں ملحد بے دین بتاریخ بست و سیوم شہر ربیع الاوّل دو فوج عمدہ روانہ نمودہ یکے بسرداری راجہ جسونت سنگھ بطرف اوجین پیش بھائی اورنگ زیب ویک فوج بسرداری مہابت خاں وقاسم خاں وغیرہ از راہ اجمیر با حملۂ با غرض بسیار خوب واقع شدہ نقل خط بھائی اورنگ زیب فرستادہ شد، انشاء اللہ تعالیٰ بتوجہات حضرت رسالت پناہی عنقریب لشکر آں کافر ظالم نیست ونابود خواہد شد، الحال وقت توقف آں فدوی نیست بمجرد ورود ایں فرمان کوچ بر کوچ روانہ شدہ بست و چہارم بملازمت اشرف برسد وساعت چہارم جمادی الاوّل را اختیار نکند کہ دور است ہمیں کہ آں فدوی ملازمت نمودہ بعزم درست باہم بساعت سعد روانہ میشویم، بست ویکروز شدہ کہ از اکبرآباد لشکر آمدہ، دیگر زیادہ ازیں بودن در شہر لائق نیست، توپ وغیرہ مصالح جنگ انچہ مناسب داند با خود بیارد، وسپہر را ہم پیش خود بطلبد کہ الحال وقت متفرق ساختن لشکر نیست، بااتفاق باید فوج غنیم ملحد را بر داشت باید کہ بسرعت تمام بیاید ودریں باب تاکید تمام داند،

بدرگاه بفرستد تا بر مطالب و مدعیات آن عمدۃ الاشباه اطلاع یافته نشانِ استمالت تبیان به پنجۂ مبارک و مشتمل بر عنایات موفوره بفرستیم، خاطر بهمه ابواب جمع داشته بزودی وکیل اعتمادی خود را روانه سازد، و گوناگون عنایت سلطانی را شاملِ حالِ خود شناسد،

تحریراً فی تاریخ دهم شهر ربیع الاوّل سنہ ۲۲ جلوس همایون مطابق سنہ هزار و هفتاد و نه هجری (۱۴ مارچ سنہ ۱۶۷۹ء)

بر رسالت کمترین بندهاے فدوی عبد اللطیف،

۲/۲۷۲

امارت و ایالت پناه، شهامت و بسالت دستگاه، عمدۂ نیکوخواهان خلاصۂ عقیدتمندانِ باخلاص، مهبطِ عنایات کامله سیواجی بهوسله بعنایت بیغایت سلطانی شرفِ افتخار و عزّ استظهار یافته بداند، که چون از روے نهایت لطف و کرم قلم عفو بر جرائم و تقصیرات پدرِ آن زبدة الاماثل و الاعیان کشیده بشد و ابوابِ بخشش و عنایت بر روے صدقِ ارادت و اخلاصِ او مفتوح گردیده، وقت آنست که بمساعدتِ بخت و موافقتِ طالعِ نیک با پدر و اقوام خود بعزم استلام عتبۂ علیه و سدۂ سنیه روانهٔ حضور پر نور گردد، که بعد از ادراکِ ایں سعادت بمنصبِ پنج هزاری پنجهزار سوار و انعامات و تفقدات لائقه بین الاماثال سرفراز و ممتاز خواهد گردید و پدرِ او بهمه منصبِ سابق شرفِ افتخار خواهد یافت، از برادران و اقوام او نیز هر کس دریں سعادت همراهی او نموده بآستاں بوسی سرفراز شود، در سلکِ بندها منتظم خواهد گردید، خاطر بهمه ابواب جمع داشته ایں نشانِ عنایت عنوان را که مزین منقش بپنجۂ مبارک گردیده حرزِ بازوے معاهدات و ارادتِ خود ساخته غاشیۂ طاعت و بندگی بر دوشِ جان گذارد و عنایتِ گوناگون را شاملِ حالِ خود شناسد،

تحریراً فی تاریخ پانزدهم شهر شعبان المعظم سنہ ۲۳ جلوس میمنت مانوس مطابق سنہ هزار و

مال و متاع و اسپ و فیل و شتر و خیمہ و توپخانہ وغیرہ تمام آنچہ او و ہمراہیانِ او داشتند ہمہ را در صحرا، گذاشتہ عار و بے ناموسی تمام برائے خود و اسلاف و اخلافِ خود ماندہ رفتند، قریب پنج شش ہزار کس نامی و روشناس غنیم بقتل رسید، از انجملہ اکثرے سردارانِ عمدہ بودند، و معرکۂ بزد و تلاش مرتبۂ گرم گردید آنچہ نہایت پشت گرمی بود و لدہی دلاورانِ اخلاص منش و دلیرانِ فدویت شعار از جائے خود پیش آمدہ با ہراول و برنقار یکجا شدیم، و از دستِ مبارک خیلے ترددات نمایان بوقوع آمدہ، الحمد للہ حمدًا کثیرًا کہ اینچنیں فتح عظیم و ظفر نمایاں، بمحض فضل و کرمِ الٰہی نصیبِ روزگار گردید شکر ایں موہبت عظمیٰ و دولتِ کبریٰ برما و بر جملہ مخلصانِ ما واجب و لازم است، نہایتہ طاقت و قدرتِ انسانی با دائے آں و فائی نماید،

بعد از فتح سہ روز در اوجین توقف فرمودہ، عازم اکبرآباد شدہ ایم، امید چنان است کہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مظفر و منصور رشیم میابد پیوستہ بباطنِ آبا و اجداد خود متوجہ بودہ باشند و متوقعم کہ چنانچہ دریں فتح کہ بعنایتِ الٰہی و توجہاتِ بزرگانِ آں سلالۂ دودمانِ عز و علا نصیبِ ما شدہ، متوجہ بودند، دیگر در فتح ہم ایں توجہ داشتہ بدعا و اورادِ مستجابہ مشغول باشند،

(۲) شیواجی بھوسلہ

۱
―
۲۷۱

موردِ عواطفِ نمایاں لائق العنایت و الاحسان عمدۃ الاماثل سیواجی بھوسلہ مستمال و امیدوار عنایتِ سلطانی گشتہ بداند، عرضہ داشتے کہ از روے کمالِ ارادت و عقیدت ارسال داشتہ بود، از نظرِ عالی متعالی گذشت، در بابِ آمدنِ خود بحضور پرنور و التماس صدورِ نشانِ طلب مشتمل بر قول معروض داشتہ بود، وظیفۂ حسن اخلاص آن است کہ اول وکیلِ معتبرِ خود را کہ محلِ اعتماد بودہ باشد،

چوں مشتمل بر حسنِ امانت و بندگی بود، باعثِ وفورِ توجہاتِ سلطانی گردید، در بابِ عفوِ جرائم و استخلاص پدرِ خود معروض داشتہ بود، از آنجا کہ رایاتِ فیروزی آیاتِ جہانبانی بانجیر و خوبی بصوبِ درگاہِ معلی متوجہ اند، آں اخلاص کیش را نوید توجہِ خاطرِ والا و عنایتِ بے منتہاے سلطانی مستمال و مستبشر گردانیدہ امر میفرمائیم، کہ خاطرِ ارادت گزیں را بہمہ ابواب جمع داشتہ باشد، کہ بعد از رسیدن بدربارِ سپہر آثار جمع مطالب و مدعیاتِ او را بعرضِ مقدس رسانیدہ بانجاح مقرون خواہیم گردانید، طریقہ بندگی و اعتقادِ درست آنست کہ وکیلِ معتمدِ خود را بفرستد، کہ مصحوبِ او فرمانِ جہانمطاع مشحون بر قول و مزین بہ پنجۂ مبارک شرفِ صدور بیابد، سنبھاجیو و غیرہ پسرانِ آں عمدۃ الاشباہ نیز توجہ و التفات یافتہ بہماں منصبِ سابق و عنایاتِ گوناگوں سرفرازی خواہد یافت، در حسنِ اخلاص و رسوخِ بندگی کہ باعثِ حصولِ جمع مدعیات و ملتمسات است، کوشیدہ خاطرِ جمع دارد، و از راہِ کمالِ عنایت و بندہ نوازی خلعتِ سراپا سعادت فرستادہ شدہ، بورود و مسعودِ آں مستسعد خواہد گردید، و عنایتِ سلطانی را شاملِ حالِ خود شناسد،

تحریراً فی تاریخ پنجم شہر ذیقعدہ ۳۳ جلوس ہمایوں، (۳۱ اکتوبر ۱۶۸۹ء)

برسالۂ کمترین بندہاے فدوی . . . . عبداللطیف،

جلد اول رقعاتِ عالمگیر بپایاں رسید،

پنجاه و نه ہجری (۱۸۱- اگست ۱۶۴۹ء)

برسالۃ کمترین بندہائے فدوی . . . . عبداللطیف .

۳/۲۷۳

موردِ الطافِ نمایاں لائق العنایت والاحسان عمدۃ الامثال سیواجی بھوسلہ بعنایت بیغایت سلطانی سرافراز گشتہ بداند، عرضہ داشتے کہ بدست راگھوپنڈت از روئے کمال اخلاص فرستادہ بود از نظرِ انور گذشت و باعث وفور توجہاتِ سلطانی گردید، درباب خدمت دیسمکھائی پرگنہ جنیر و احمد نگر معروض داشتہ بود، ازین ممر خاطر جمع داشتہ باشد، کہ چون بدربار سپہر آثار برسم این مطلب صورتِ انجاح خواہد یافت، لائق آنست کہ وکیل خود را گرزود بفرستد، کہ مدعیاتِ آن عمدۃ الاشباہ را آنچہ خواہد او و پرسند، بعرض برساند، تا در انصرام مہمات او تعللے واقع نشود، باید کہ در مزید اخلاص و عقیدت کوشیدہ خود را معاف ندارد، و عنایت سلطانی را شامل حال خود شناسد۔

تحریراً فی تاریخ پنجم شہر ذی الحجہ سنہ بست و سہ جلوس میمنت مانوس مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و نہ ہجری (۳۰ نومبر ۱۶۴۹ء)

برسالۃ کمترین بندہائے فدوی . . . . عبداللطیف ،

(۳) ساہوجی بھوسلہ

۱/۲۷۴

امارت و ایالت پناہ، شہامت و بسالت دستگاہ، عمدۂ نیکوخواہان خاص، خلاصۂ عقیدتمندان باخلاص، مہبطِ عنایات کاملہ ساہوجی بھوسلہ بعنایت بے غایت سلطانی سرفراز گشتہ بداند، عرضہ داشتے کہ سیواجی پسر آن عمدۃ الامثال درین ولا فرستادہ بود، از نظر انور گذشت

تصحیح تغلیط

صفحه	خط	غلط	صحیح
۲	۱	جعفر نهری	جعفر نهروی
۲۴	۲/۱۷	شرست	سرشت
〃	〃	بعنائت	بعنایت
۲۹	۷/۲۲	بقدم اطاعت	بقدم اطاعت پیش آمده اورا می‌بینید
۳۱	۸/۲۳	پانزدهم	یازدهم
۴۰	۲/۲۶	وافی خبر دار	وافی خبر، در
۱۰۰	۷/۵۵	لعطیه	بعطیه
۱۲۱	۱۲/۶۸	دولت آباد و در سیر	دولت آباد و اسیر
۱۲۴	۱۳/۶۹	کرناتک باوجود	کرناتک که باوجود
〃	〃	عدالت مرتب	عدالت مرتبت
۱۲۵	〃	او دررجهٔ	او درجهٔ
۱۳۰	۱۶/۷۳	سایهٔ او گشیده	سایهٔ او کوشیده
۱۴۶	۱/۸۲	پرتوِ صواب	پرتو صواب
۱۷۵	۱۲/۹۸	بنال بران	بنا بران
۲۴۷	۲۴/۱۵۶	۲۴/۲۵۶	۲۴/۱۵۶
۲۸۳	۷/۱۶۷	است و ز این	است، و این
۲۹۸	۳/۱۹۰	۳/۱۹۸	۳/۱۹۰